فتاویٰ رضویہ سے ماخوذ احادیث کا مستند مجموعہ

امام احمد رضا اور علم حدیث

افادات

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہٗ

ناشر

شبیر برادرز اردو بازار لاہور

Marfat.com

Marfat.com

فتاوٰی رضویّہ سے ماخوذ احادیث کا مستند مجموعہ

اَلْاَحَادِیْثُ النَّبَوِیَّۃ مِنَ التَّصَانِیْفِ الرَّضَوِیَّۃ

المعروف

اِمَام احمد رَضا اور عِلمِ حَدیث

جلد اول

افادات

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہٗ

جمع و ترتیب

محمد عیسٰی رضوی قادری

الجامعۃ الرضویۃ مظہر العلوم گرسہائے گنج قنوج

شبّیر برادرز ۴۰۔ بی اُردُو بازار لاہور

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	———	امام احمد رضا اور علم حدیث
افادات	———	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ العزیز
جمع و ترتیب	———	مولانا محمد عیسیٰ رضوی قادری
تعداد	———	500
طبع اول	———	2001ء
ناشر	———	شبیر برادرز اردو بازار لاہور
قیمت	———	مکمل تین جلد 540 روپے

ملنے کا پتہ

شبیر برادرز

40-B اُردو بازار لاہور فون 7246006

Marfat.com

انتساب

گہوارۂ علم ودانش یادگار اعلیٰ حضرت مرکز اہلسنت جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف

کے نام

جس کی عرفاں انگیز فضائیں ہزاروں لاکھوں عارفین و محدثین عظام و علمائے اسلام اور فقہائے کرام کی آماجگاہ تربیت بنیں اور جس کے در و دیوار سے بھی مجھے قلبی لگاؤ ہے۔ میں اپنی یہ تالیف معنون کرنے میں فرحت وانبساط محسوس کرتا ہوں

محمد عیسیٰ رضوی قادری
(فاضل حنفی اسلام)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم

حضرت علامہ لیس آختر صاحب مصباحی۔ بانی و مہتمم دارالقلم، ذاکر نگر، نئی دہلی[1]

طبقۂ انبیاء و مرسلین میں پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہی یہ امتیاز حاصل ہے کہ صحابۂ کرام و راویان حدیث نے آپ کی حیات مقدسہ کے ایک ایک گوشہ کو انسانیت کی ہدایت و رہنمائی کیلئے کہیں اجمال اور کہیں تفصیل کے ساتھ تاریخ کے سینے میں محفوظ کر دیا ہے۔ اور آپ کے قول و فعل کا اتنا عظیم و مستند ذخیرہ جمع کر دیا ہے کہ اسے سمجھنے اور جاننے کے لئے علم حدیث و اصول حدیث و اسماء الرجال کے نام سے کئی فنون علم عالم وجود میں آگئے۔

صحابہ و تابعین کرام کو پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہر چیز سے اتنا والہانہ عشق تھا کہ وہ اسے جاننے اور دیکھنے کیلئے ہمہ وقت بیتاب رہتے تھے اور ان کے ایمان کی پختگی کا یہ عالم تھا کہ صاحب زبان ہونے کے باوجود قرآن حکیم کا وہی معنی و مفہوم وہ معتبر سمجھتے تھے جس کی تصدیق آپ فرمادیا کرتے تھے اور قرآن حکیم کے اندر کسی چیز کا صراحت کے ساتھ کوئی حکم انہیں نہیں ملتا تو وہ فوراً بارگاہ رسالت کی طرف رجوع کر کے یہ دیکھتے کہ اس سلسلے میں آپ نے کیا ارشاد فرمایا، آپ کا عمل کس چیز کی تائید کرتا ہے، اعتقاد و ایمان سے لیکر اخلاق و کردار اور دنیاوی امور و معاملات وغیرہ میں صحابہ کرام کا یہی انداز اور یہی معمول تھا۔

مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ و بغداد و قاہرہ و سمرقند و بخارا وغیرہ مختلف ادوار میں مراکز علم حدیث رہے اور یہاں کی عظیم و جلیل اسلامی ہستیاں اپنے نام و خدمات کے ساتھ اہل علم کے درمیان مشہور و متعارف ہیں۔ ان کے اسماء ان کے طبقات اور ان کی خدمات کے سرسری ذکر کیلئے بھی طویل دفتر درکار ہے اور یہاں تو اتنی گنجائش بھی نہیں کہ اشارۃً بھی کچھ کہا اور لکھا جاسکے۔ کیونکہ مجھے صرف دو تین صفحات میں اپنے کچھ تأثرات پیش کر کے ایک خواہش کا احترام کرنا اور اپنے لئے کچھ سرمایۂ سعادت جمع کرنا ہے۔

متحدہ ہندوستان میں یوں تو بہت سے مقتدر علمائے کرام نے علم حدیث کی اپنے اپنے طور پر گراں قدر خدمت انجام دی ہے لیکن عاشق رسول شیخ الہند شاہ عبدالحق محدث دہلوی کی شخصیت ان سب میں نمایاں ہے اور حضرت شیخ محقق محدث دہلوی نے حدیث نبوی کی نشر و اشاعت میں کافی دلچسپی

Marfat.com

اور سرگرمی کے ساتھ حصہ لیا ہے، اس کے ذریعہ دین کی ایک نازک دور میں نصرت و حمایت کی۔ اور حدیث نبوی کی تدریس و تبلیغ کے ساتھ عشق نبوی کو بھی مسلمانان ہند کے درمیان عام کیا۔ اور یہ ایک حسن اتفاق ہے کہ عاشق رسول امام اہلسنت حضرت مولانا احمد رضا قادری فاضل بریلوی کو حضرت شیخ محدث دہلوی کے علم راسخ و تبحر کامل و عشق رسول کے سبب غایت درجہ کی محبت و عقیدت ہے۔

امام احمد رضا قادری فاضل بریلوی اپنے عہد کے ان علماء راسخین میں سے ایک ہیں جن کے وجود اور جن کے علم و بصیرت پر اس پورے عہد کو ناز ہوا کرتا ہے۔ تفسیر قرآن ہو کہ حدیث و اصول حدیث، فقہ اسلامی ہو کہ ادب و شاعری یا ریاضی و سائنس ہر شعبہ علم و فن میں آپ کو اس حد تک مہارت و ژرف نگاہی حاصل تھی کہ اس کے سارے گوشوں پر بڑی حد تک آپ کی نظر محیط تھی اور کئی درجن علوم و فنون کے اندر آپ کی یادگار اور شاہکار تصانیف بھی موجود ہیں جن میں سے بہت سی تصانیف ابھی تک منتظر طباعت ہیں۔

فتاویٰ رضویہ کے نام سے بارہ ضخیم جلدیں آپ کا اتنا زبردست دینی و علمی و فقہی کارنامہ ہے کہ جس کا مطالعہ کر کے فتاویٰ عالمگیری کی یاد تازہ ہو جاتی ہے، جو عہد اورنگ زیب کے سو سے زیادہ اکابر و نامور فقہائے کرام کی مشترکہ کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ جب کہ فتاویٰ رضویہ فرد واحد کے علم و فضل کا شاہکار ہے۔ فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ رضویہ فقہ حنفی کے مستند ترین مراجع ہیں۔

عزیز گرامی قدر مولانا محمد عیسیٰ رضوی قادری فاضل منظر اسلام بریلی شریف کی زیر نظر کاوش و محنت رضویات کے موضوع پر تحقیق کرنے والے علماء و دانشوروں کے لئے ایک سنگ میل ہے کہ انہوں نے ایک نئی طرح ڈالی ہے، ایک نیا انداز اپنایا ہے، اور جماعت اہلسنت کی طرف سے ایک فرض کفایہ ادا کیا ہے۔

آپ نے فتاویٰ رضویہ کی بارہ ضخیم جلدوں کا بنظر غائر مطالعہ کیا ہے، گویا ایک سمندر کی غواصی کی ہے اور پھر اس سے بے شمار گوہر آبدار نکال کر اصحاب علم و ارباب ذوق و عاشقان رسول مقبول کے مطالعہ کی میز کو ان سے اس طرح مزین و مرصع کر دیا کہ بصارت و بصیرت دونوں مزید روشن و منور ہو جائیں۔ ایمان و اسلام کی بزم میں اجالا پھیل جائے اور قلب و روح کا ہر گوشہ جگمگا اٹھے۔

فتاویٰ رضویہ کی سبھی جلدوں میں جتنی احادیث کریمہ مذکور و مسطور ہیں ان سب کو بڑی عرق ریزی و کدو کاوش کے ساتھ برسوں کی محنت کے بعد آپ نے جمع کیا اور آپ کی تحقیق و ترتیب کے مطابق فتاویٰ رضویہ میں شامل احادیث کریمہ کی مجموعی تعداد ۳۵۹۱ ہے۔ جنہیں آپ نے اسی ترتیب سے جمع کیا ہے جس ترتیب کے ساتھ فتاویٰ رضویہ میں ہیں، البتہ احادیث کی تخریج میں آپ

Marfat.com

نے کہیں ابواب و فصول اور کہیں مزید مراجع وماٰخذ کا اضافہ کیا ہے۔ جہاں کہیں اردو ترجمہ نہیں لکھا گیا تھا وہاں خود اپنی طرف سے آپ نے ترجمہ کیا۔ اور پھر ان دونوں ترجموں کو فرق وامتیاز کیلئے آپ نے قوسین میں، مولف، درج کر دیا ہے۔ اسی طرح قارئین کی سہولت کیلئے آپ نے ایک اچھا کام یہ کیا کہ فتاویٰ رضویہ کے اندر مشمولہ رسائل کے آغاز میں خود اپنی طرف سے اس کا خلاصہ کیا اور آسان زبان میں پورے رسالہ کی بحث کو قارئین کے سامنے پیش کر دیا۔ حدیث لکھنے سے پہلے آپ نے ہر حدیث کے ساتھ ایک ضمنی سرخی بھی تحریر کر دی ہے جس سے قارئین کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ اس حدیث کے اندر کیا حکم وہدایت ہے یا اس سے کونسا فقہی مسئلہ مستنبط ہوتا ہے۔

تین ضخیم جلدوں میں فتاویٰ رضویہ کی احادیث کو آپ نے مرتب کیا ہے جن میں سے پہلی جلد کا آپ مطالعہ فرما رہے ہیں۔ اس جلد کے اخیر میں متن حدیث کو بھی ابواب کے ضمن میں بشکل فہرست شامل کر دیا گیا ہے۔ تینوں جلدوں کے اندر جتنی بھی احادیث کریمہ کی کتابوں کے نام ہیں ان سب کی فہرست تیسری جلد کے آخر میں درج کر دی گئی ہے۔

مذکورہ باتوں کے علاوہ فاضل مرتب مولانا محمد عیسیٰ رضوی قادری نے تقریباً ساٹھ صفحات پر مشتمل ایک دیباچہ بھی تحریر کیا ہے جس میں امام احمد رضا فاضل بریلوی کی علمی وفنی حیثیت کے ان پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے جن کا تعلق علم حدیث میں آپ کی مہارت وجامعیت سے ہے مثلاً تعریف حدیث، تدوین حدیث، کتب حدیث، طبقات حدیث، اسماء الرجال وغیرہ وغیرہ۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ اسی طرز پر ہمارے محققین و مصنفین دوسرے موضوعات پر بھی قلم اٹھائیں اور رضویات کے باب کو اور زیادہ وسیع کریں۔ اسی کے ساتھ اس کی بھی ضرورت ہے کہ ایسے اصحاب قلم کی حوصلہ افزائی پوری جماعت اہلسنت کی جانب سے کی جائے تاکہ یہ سلسلۂ علم و تحقیق وخیر وبرکت دراز سے دراز تر ہو سکے۔

رب کائنات فاضل مرتب مولانا محمد عیسیٰ رضوی قادری کی اس محنت وجاں سوزی کو اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل میں قبول فرمائے اور انہیں مزید دینی وعلمی خدمت کی توفیق عطا فرمائے! آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین

لیس اختر مصباحی۔ ۴۲۳ مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ۶

جمعۃ المبارکہ بتاریخ ۱۱ر صفر ۱۴۲۰ھ مطابق ۲۸ر مئی ۱۹۹۹ء

Marfat.com

۷۸۶
۹۲

سرنامہ رسخن

انسانی تاریخ میں نہ جانے عروج وزوال اور ادبار واقبال کے کتنے دور آئے اور ہر بار ایک نئی تاریخ مرتب ہوئی چونکہ خلاق عالم کو انسان کی بقاء و سلامتی منظور تھی اس لئے اسے ہر موڑ پر محفوظ رکھا اور اس کی نسل کو جِلا بخشتا رہا کیونکہ یہ قدرت کی صناعی کا مظہر اتم ہے۔ اولاد آدم علیہ السلام میں جلیل القدر انبیاء بھی ہوئے اور اولیاء وعلماء اور صلحا بھی، اور جب زمین کی وسعتوں میں نسل آدم پھیلی اور کائنات کی پہنائیوں پر اولاد کا قبضہ و تسلط ہوا تو انہوں نے شر و فساد بھی کیا اور جنگ وجدال بھی، جو انسانی تاریخ کا ایک عظیم اور المناک باب ہے۔

انسانی فتنوں کے سمندر میں ہزاروں مرتبہ طغیانی آئی اور اس موج بلا کا شکار اگرچہ زیادہ تر محکوم ہی ہوتا رہا مگر کبھی ایسا بھی ہوا کہ حاکم بھی اس کی زد سے محفوظ نہ رہ سکا کہ بسا اوقات حاکم ، محکوم ہو گیا پھر جو اس پر حاکم ہوا اس کی گرفت سے وہ محفوظ و مامون نہ رہا۔

اس حیرت انگیز اور عبرت آموز تاریخ کے پردوں پر انبیاء و صلحاء کا وجود بھی مسلم رہا جو انسان کی تربیت واصلاح کا کام انجام دیتے رہے اور ان نفوس قدسیہ کے وجود و برکت سے صالح اور نیک معاشرہ تشکیل پاتا رہا (صالح معاشرہ اسی کو کہا جاتا ہے جس میں انسان کی معاشرتی زندگی کے لئے ہر وہ چیز موجود و فراہم ہو جس کی ایک صالح سیرت انسان کو ضرورت ہے) پیغمبران عظام اور صلحاء عالم کے ذریعہ سے رب کائنات کے انوار و برکات کا ظہور ہوتا رہا اور گم گشتگان راہ کو ہدایت و رحمت کی منزلیں ملتی رہیں۔ حق کے سب سے بڑے اور اوالعزم داعی سید الانس والجان نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر باب نبوت تو بند ہو گیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ رحمت انسانی وجود کی صلاح و فلاح کا زمانہ تھا اور حضور کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد کسی دوسرے نبی کے آنے کی توقع تو نہ رہی کیونکہ وہ خاتم النبیین ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، مگر انوار ربانی کا ظہور و وقوع ہوتا ہے اس لئے قرناً بعد قرن نسلاً بعد نسل علمائے امت کے ہاتھوں ان کا اظہار و ورود ہوتا رہا اسی طرح اسلام کے فروغ واستحکام پر صدیاں گزر گئیں پھر ایک پر فتن دور ایسا آیا

Marfat.com

جس میں نئے نئے فتنے پیدا ہوئے اور بمصداق حدیث کہ میری امت تہتر فرقوں میں منقسم ہو جائے گی ایک فرقہ ناجی ہوگا باقی سب جہنمی ہوں گے (مشکوٰۃ) لوگ مختلف فرقوں میں بٹ گئے اور ہر فرقہ دوسرے فرقہ پر سبقت و برتری حاصل کرنے کی سعی و کوشش میں لگا رہا جس سے اسلام کا شیرازہ منتشر ہونے لگا اور ہر باطل فرقہ اپنے باطل عقائد و نظریات کی ترویج و اشاعت میں طرح طرح کے مخترعہ اصول و مبادی ایجاد کئے جو سراسر دین و شریعت کے خلاف تھے۔

ایسے وقت میں اہل حق کی سربلندی اور اسلام و سنت کی حفاظت و صیانت کے لئے خالق عالم جل و علا نے مجدد ملت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا الشاہ امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۸۵۶ھ شہر بریلی میں پیدا فرمایا۔

صحیح حدیث میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجددلھا دینھا

اللہ تعالیٰ ہر صدی کے اختتام پر اس امت کے لئے ایک مجدد ضرور پیدا فرمائے گا جو امت کے لئے اس کا دین تازہ کرے (ابوداؤد)

یعنی اسلامی اصطلاح میں مجدد اسے کہتے ہیں جو امت کو بھولے ہوئے احکام شرعیہ یاد دلائے، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مردہ سنتوں کو زندہ فرمادے، فقہ و کلام وغیرہ کے الجھے ہوئے مسائل کو سلجھادے، اپنی علمی سطوت و حشمت کے ذریعہ سے اعلاء کلمۃ اللہ فرما کر باطل اور اہل ہوا کی جھوٹی شوکت کو مٹادے۔

جب ہم چودھویں صدی پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمیں مجدد ملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ نظر آتے ہیں جو چودھویں کے بدر اور آفتاب نیمروز کی طرح اپنی شان مجددیت میں تاباں و درخشاں ہے۔

فضل و کمال میں بلند مرتبہ اور علوم و فنون میں نابغۂ روزگار جس کے سامنے عرب و عجم اور حل و حرم کے عظیم المرتبت فضلاء اور جلیل القدر علمائے نے سر نیاز خم کئے، جس کے علمی دبدبے کے سامنے یورپ و ایشیا کے فلاسفہ مرعوب و طفل مکتب نظر آتے ہیں۔

جب کہ نیچریت، دہریت وہابیت و دیوبندیت کی تیز و تند آندھیوں سے پورے ملک کی فضا غبار آلود و مسموم ہو چکی تھی، الحاد و بے دینی کے تاریک بادل چھا گئے تھے، بدمذہبی اور بدعقیدگی کی کالی گھٹاؤں نے ایمان و ہدایت کی روشنی کو ڈھانپ لیا تھا، خود ساختہ مفکرین نے اپنی اختراعی

Marfat.com

تاویلات سے اسلامی مسائل اور شرعی احکام میں ترمیم کردی تھی، مولوی اور محدث کہلانے والے خدائے ذوالجلال کی عظمت و تقدیس پر جھوٹ کے بد نما داغ لگا رہے تھے، مولانا اور مفتی بننے والے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان رفیع میں توہین و گستاخی کرتے ہوئے نظر آرہے تھے، دین کے رہزن، مسلمانوں کے متاع ایمان و اسلام بے دریغ لوٹ رہے تھے، خونخوار بھیڑیئے مذہب کے نام پر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑوں پر مسلسل بے رحمانہ حملے کر رہے تھے۔

ان نازک حالات میں مجدد اعظم اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید الانبیاء کے سچے وارث کی حیثیت سے اپنے علم و عرفان سے بدمذہبی اور بدعقیدگی کا پردہ چاک فرمایا، جلال موسیٰ کا پرتو بن کر خدائے قدوس کی ردائے عظمت میں داغ لگانے والوں پر قہر الٰہی کی بجلی بن کر گرا، حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والوں کو اپنی شمشیر قلم سے موت کے گھاٹ اتار دیا، آفتاب رشد و ہدایت بن کر وہابیت کی تیز و تند آندھیوں، ایمان و اسلام کے رہزنوں اور مذہبی بھیڑیوں کا قلع قمع کیا اور اپنے تجدیدی کارناموں سے امت مرحومہ کا دین تازہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مردہ سنتوں کو زندہ کیا۔ غرضیکہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی تمام فرق باطلہ کے سامنے سینہ سپر رہے اور ہر ایک کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جو ان کی تصنیفات و تالیفات سے ظاہر و باہر ہے۔

مجدد اعظم رزم گاہ حق و باطل میں

آج دنیا میں مشرکین و کفار، مرتدین اشرار اور گمراہان فجار کا کوئی ایک بھی ایسا مشہور فرقہ نہیں جس کے رد و ابطال میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی متعدد تصنیفات نہ ہوں۔

دہریہ، فلاسفہ، آریہ سماجی، یہود و نصاریٰ، ہنود و مجوس، قادیانی و نیچری، وہابی و دیوبندی و ندوی، رافضی خارجی و تفضیلی اور صلح کلی وغیرہ بے دینوں بدمذہبوں کی جس قدر فتنہ گر جماعتیں ہیں ان سبھی کے خود ساختہ اصول اور باطل اعتقادیات و نظریات کو خود انہیں کے مسلمات و مخترعہ قواعد سے اس طرح پر خچے اڑائے ہیں کہ سب ہباءً منثورا ہو گئے۔

ہندوؤں کے ایک تعلیم یافتہ طبقہ نے جب دیکھا کہ ہندو برابر مسلمان ہو رہے ہیں یا نصرانیت کے چنگل میں پھنستے جا رہے ہیں تو ان کے اگوا پنڈت دیانند سرستی نے آریہ سماج کے نام

Marfat.com

سے ایک مذہب جاری کیااور مسلمانوں پر علمی دھونس جمانے کے لئے اسلامی تعلیمات کے خلاف لایعنی اعتراض کرنا شروع کیااس لئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضانے آریہ سماج کا بھی رد فرمایا جس کا نمونہ ''کیفر کردار آریہ ،اورانفس الفکر فی قربان البقر، ہے۔''(سوانح اعلیٰ حضرت)

آپ کے زمانہ سے پہلے ہی ہندوستان میں اسلامی سلطنت کو تہہ وبالا کر کے انگریزوں نے اپنی حکومت قائم کرلی تھی، انگریز اگرچہ اعتقاد أو عملاً نرے بے دین ہیں لیکن پھر بھی رومن کیتھولک مذہب کے نام لیوا ہیں اسی مذہب کی اشاعت میں طرح طرح کا جال پھیلاتے اور لاکھوں روپے تبلیغ میں خرچ کر کے لوگوں کو نصرانی بنانے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں اس لئے اعلیٰ حضرت،امام احمد رضانے ان کے رد میں تین کتابیں تصنیف فرمائیں۔''(سوانح اعلیٰ حضرت)

انگریز کے ٹکڑوں پر پلنے والے اوران کی کاسہ لیسی کرنے والے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا پر انگریز نوازی کا بے بنیاد الزام لگاتے ہیں وہ آئین اور تاریخی حقائق و شواہد کی روشنی میں دیکھیں کہ اعلیٰ حضرت مجدد ملت امام احمد رضانے انگریز کا کس طرح تعاقب فرمایا۔

یہ تینوں فرقے یعنی ہندو، آریہ سماج اور نصاریٰ غیر مسلم ہیں، جو نہ مسلمان ہیں اور نہ اپنے کو مسلمان کہلانا پسند کرتے ہیں ان کے علاوہ وہ فرقے جو اپنے کو مسلمان کہلاتے ہوئے بھی اسلام کی جڑ کاٹنے میں لگے ہوئے تھے ان کے ردوابطال پر امام احمد رضانے خاص توجہ فرمائی۔

انہیں باطل پرست فرقوں میں ایک فرقہ نیچری ہے، نیچری لوگ زمانے کے مطابق رنگ بدلنے والے اور انگریزی سلطنت کی حمایت وطرفداری کرنے کی بدولت دنیوی حیثیت میں مرجع العوام رہتے تھے ان لوگوں نے سلطنت برطانیہ کی خطرناک سازش کو بھرپور قوت پہنچانے کے لئے مسلمانوں کے دین وایمان لوٹنے اور اسلامی نشانات مٹانے کی پوری کوشش کی امام احمد رضانے ان کے رد میں سات کتابیں تحریر فرمائیں اور انگریزوں کی خطرناک سازشوں کو کچل کر رکھ دیا۔

جب انگریزوں کے دلی خیر خواہ وہابیہ نے شش مثل کا فتنہ برپا کرتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت آدم، حضرت ابراہیم حضرت نوح وغیرہم انبیائے علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مثل زمین کے باقی طبقوں میں اور بھی محمد، آدم، ابراہیم وغیرہ نبی ہیں، تو امام احمد رضانے ان کے رد میں۔'' تنبیہ الجہال بالہام الباسط المتعال'' اور جوابہائے ترکی بہ ترکی ۱۲۹۲ھ میں تصنیف فرما کر شائع کیا جس سے یہ فتنہ ہمیشہ کیلئے معدوم ہو گیا۔(سوانح اعلیٰ حضرت)

جب انگریزوں کی شہ پاکر مرزا غلام احمد قادیانی نے پہلے امام مہدی اور مسیح موعود ہونے کا

Marfat.com

پھر نبی اور رسول ہونے کا اعلان کیا اور حضرات انبیاء عظام کی مقدس شانوں میں گستاخیاں کرنا شروع کیں تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے اس کے رد میں چھ کتابیں تصنیف فرمائیں اور ایک ماہنامہ بنام "قهر الديان على المرتد بقاديان" جاری کیا۔

جب انگریزوں کے دلی خیر خواہ وہابی دیوبندی عالموں نے مسئلہ ختم نبوت کا انکار کیا، اللہ سبوح وقدوس کے جھوٹ بولنے کو درست بتایا۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر میلاد مبارک کو کتھیا کا جنم قرار دیا، سرکار دوعالم مدینۃ العلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم پاک کو بچوں پاگلوں اور جانوروں کے علم کی طرح ٹھہرایا، اور غیر مقلد وہابیوں نے امام اعظم ابو حنیفہ وغیرہ ائمہ اسلام کی تقلید واتباع کو شرک وکفر کہا تو امام احمد رضا نے ان وہابیہ اور غیر مقلدین کے رد میں دو سو سے زیادہ کتابیں تصنیف فرمائیں۔

الغرض جب اور جہاں بھی کسی بدمذہب بدین نے سر اٹھایا وہیں مجدد اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے اس کا پر غرور سر کچل کر رکھ دیا اور اس کے رد میں کتابیں تصنیف کیں اور اشتہارات شائع کئے۔

"کنزالایمان" یہی وجہ ہے کہ امام احمد رضا کو قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کی ضرورت پیش آئی کیونکہ قرآن کریم کے کچھ ایسے ترجمے شائع ہوئے تھے جن سے ایمان واسلام اور شرعی معتقدات پر کاری ضرب پڑ رہی تھی کہ اردو ادب کے جدید معماروں نے قرآن کے عربی کلمات کو اردو میں ضرور تبدیل کر دیا تھا لیکن اس تبدیل کو کلام الٰہی کا ترجمہ ہرگز قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ عربی جملے کو اردو کے قالب میں ڈھال لینا الگ بات ہے اور قرآن حکیم کی ترجمانی کرنا اور بات ہے۔

ایک انسان اپنی صلاحیت واستعداد اور دماغی کوششوں سے معیاری مصنف وقابل صد افتخار ادیب تو بن سکتا ہے، اپنی ذاتی قابلیت ومطالعہ کے زور سے اردو، عربی، فارسی، انگریزی وغیرہ مختلف زبانوں کا ماہر تو ہو سکتا ہے، اپنے ذہن ثاقب کی ذکاوت وتیزی سے نحو وصرف، معانی وبیان، تاریخ وفلسفہ وغیرہ کا محقق تو ہو سکتا ہے۔

لیکن قرآن حکیم کا مترجم بننا تو یہ اس کے اپنے بس کی بات نہیں، قرآن مجید کی ترجمانی کرنا، کلام الٰہی کے اصل منشأ ومراد کو سمجھنا، آیات ربانی کے انداز کو پہچاننا، آیات محکمات ومتشابہات میں امتیاز کرنا یہ صرف اس عالم دین کا کام ہے جس کا دماغ انوار ربانی سے روشن، جس کا قلب وسینہ عشق مصطفیٰ کا مدینہ اور جس کا ذہن بصیرت دینیہ کا حامل ہو۔

Marfat.com

جب اس معیار پر ہم کنزالایمان کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ قرآن حکیم قادر مطلق کا مقدس کلام ہے اور کنزالایمان اس کا مہذب ترجمان ہے۔ اور کیوں نہ ہو کہ یہ ترجمہ اس کا پیش کردہ ہے جو عظمت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا علمبردار، تائید رحمانی کا سرمایہ دار، انوار ربانی کا حامل، حقائق قرآن کا ماہر، دقائق آیات کا عارف ہے جو ہمیشہ اپنے کو عبد المصطفیٰ سمجھتا کہتا اور لکھتا رہا اور جس کو ہم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کہتے ہیں۔

دور حاضر کے اردو کے شائع شدہ ترجموں میں صرف ایک ترجمہ کنزالایمان ہے جو قرآن کریم کا صحیح ترجمان ہونے کے ساتھ ساتھ

☆ تفاسیر معتبرہ قدیمہ کے مطابق ہے

☆ عقائد حقہ ومسائل اسلامیہ کا محافظ وجامع ہے

☆ اہل تفویض کے مسلک اسلم کا عکاس ہے

☆ اصحاب تاویل کے مذہب سالم کا مؤید ہے

☆ زبان کی روانی اور سلاست میں بے مثل ہے

☆ عوامی لغات وبازاری بولی سے یکسر پاک ہے

☆ قرآن حکیم کے اصل منشا ومراد کو بتاتا ہے

☆ آیات ربانی کے انداز خطاب کو پچھواتا ہے

☆ قرآن کے مخصوص محاوروں کی نشاندہی کرتے ہوئے اردو زبان وادب کے محاورات سے روشناس کراتا ہے

☆ قادر مطلق کی عظمت وتقدیس پر نقص وعیب کا دھبہ لگانے والوں کیلئے شمشیر براں ہے۔

☆ حضرات انبیاء علیہم السلام کی عظمت وحرمت کا محافظ ونگہبان ہے

☆ عامۂ مسلمین کے لئے بامحاورہ اردو میں سادہ ترجمہ ہے

☆ علماء ومشائخ کے لئے حقائق ومعارف کا امنڈتا سمندر ہے

☆ اور زبان وادب کے شائقین کے لئے اردو ادب کا بہترین صحیفہ وتحفہ ہے

تصنیفات : رد وہابیہ کے ساتھ ساتھ امام احمد رضا کی مختلف علوم وفنون میں تصنیفات وتالیفات موجود ہیں جو ان کے جودت طبع فکر رسا اور تجدیدی کارناموں پر شاہد عدل ہیں۔

امام احمد رضا نے اپنے اساتذہ خصوصاً اپنے والد ماجد تاج العلماء خاتم المحققین حضرت مولانا

Marfat.com

شاہ نقی علی رضاخاں صاحب محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اکیس علوم پڑھے اور کسی استاذ سے بغیر پڑھے محض خداداد بصیرت نورانی سے ۳۸ علوم وفنون میں دسترس حاصل کی جن کے شیخ وامام کہلائے اس طرح جتنے فنون پر امام احمد رضا کو مہارت تامہ حاصل تھی ان کی تعداد انسٹھ ہے۔ (سوانح اعلیٰ حضرت)

مگر جدید تحقیق کے مطابق امام احمد رضا کو ایک سو پانچ علوم وفنون پر عبور تھا اور نہ صرف یہ کہ امام احمد رضا نے ان علوم وفنون میں کمال حاصل کیا بلکہ پچاس سے زائد علوم وفنون میں انہوں نے کتابیں تصنیف کیں جن کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہے۔

تصنیفات اعلیٰ حضرت کی فہرست کے لئے ملک العلماء حضرت مولانا ظفر الدین صاحب بہاری علیہ الرحمہ کی "المجمل المعدد لتالیفات المجدد، اور حیات اعلیٰ حضرت" اور حضرت علامہ و مولانا مفتی بدرالدین صاحب کی سوانح اعلیٰ حضرت اور ماہنامہ المیزان یا ماہنامہ قاری کا، امام احمد رضا نمبر "اور "انوار رضا" ملاحظہ کرنا مفید وکار آمد ہے جن میں ساڑھے پانچ سو سے زائد کتابوں کے اسماء درج ہیں۔ اس فہرست کو بھی ہم کامل نہیں کہہ سکتے ہیں کیونکہ اعلیٰ حضرت نے ایک ہزار سے زیادہ کتابیں تصنیف کیں۔

یہ اگرچہ مسلم ہے کہ زمانے کے دست برد سے کچھ کتابیں ضائع بھی ہو گئی ہیں اور یہ المیہ بیشتر مصنفین کے ساتھ پیش آیا ہے۔

مگر ایک روایت کے مطابق حال ہی میں مولانا عبد الستار ہمدانی پور بندر نے کتب امام احمد رضا کی ایک جدید فہرست نہایت تتبع وتلاش کے بعد مرتب کی ہے جو ساڑھے نو سو کتابوں پر مشتمل ہے۔

اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی نے بہت سے مردہ فنون مثلاً علم جفر، تکسیر، ہیئت اور نجوم کو نئی زندگی عطا کی اور علم توقیت میں ان کا کمال تو درجہ ایجاد پر تھا۔

امام احمد رضا فاضل بریلوی کے مختلف علوم وفنون میں مہارت ودسترس، زور استدلال، اسلوب تحقیق، ذکاوت وتیزی اور ان کی تصنیفات میں دلائل وبراہین کے انبار دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ انہیں کسبی علوم وفنون کے ساتھ وہبی علم بھی حاصل تھا جس پر علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر سر ضیاء الدین کا واقعہ اور ان کا تاثر شاہد وناطق ہے۔

امام احمد رضا کی تقریروں، تحریروں اور تمام تصنیفات کا خلاصہ تین باتیں ہیں۔

Marfat.com

۱- دنیا بھر کی ہر ایک لائق محبت و مستحق تعظیم چیز سے زیادہ اللہ ورسول کی محبت و تعظیم

۲- اللہ ورسول ہی کی رضا کے لئے اللہ ورسول کے دوستوں سے دوستی و محبت

۳- اللہ ورسول ہی کی خوشی کے لئے اللہ ورسول کے دشمنوں سے نفرت وعداوت۔

جلا جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اپنی ساری عمر دنیا کو انہوں نے یہی بتایا کہ جس مسلمان کے دل میں ان تینوں باتوں میں سے ایک بات بھی کامل نہیں تو اس کا ایمان بھی کامل نہیں۔

شہنشاہ اقلیم سخن : مجدد ملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ جہاں بے پناہ گوناگوں خصوصیات کے حامل اور اوصاف متعددہ کے مالک ہیں وہاں ان کا ایک وصف ایسا ہے جو تمام اوصاف و کمالات کا جامع اور ممتاز ہے اور وہ ہے "عشق مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" عشق رسول ہی کو انہوں نے سرمایہ زندگی اور متاع آخرت سمجھا، عشق رسول ہی ان کا محور و مرکز تھا آپ ان کی تصنیفات کا مطالعہ کرتے جایئے تو آپ کو ان کے ورق ورق میں عشق مصطفیٰ کے جلوئے اور ان کی سطر سطر سے عشق رسول کے سوتے پھوٹتے ہوئے نظر آئیں گے خصوصاً ان کا نعتیہ دیوان ان کے عشق رسالت کے بلند مینارے پر فائز ہونے کے ثبوت میں ایک عظیم شاہکار ہے کہ جب وہ عشق رسالت میں بے چین و مضطرب ہوتے تو اپنے محبوب آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح و نعت میں نعتیہ اشعار کہہ کر سوزش عشق سے تسکین حاصل کرتے۔

آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ "جب سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد تڑپاتی ہے تو میں نعتیہ اشعار سے بے قرار دل کو تسکین دیتا ہوں ورنہ شعر و سخن میرا مذاق طبع نہیں۔"

انہوں نے ہزلیات اور لغولیات سے بہت دور رہ کر فن سخن کے بیشتر اصناف میں طبع آزمائی فرمائی۔ غزل، قصیدہ، مثنوی، مستزاد اور قطعات و رباعیات وغیرہ جس میدان کی طرف آگئے سکے بٹھا دیئے۔

فن سخن میں ان کی خصوصیات و کمالات کا عالم یہ ہے کہ فصاحت و بلاغت، حلاوت و ملاحت، لطافت و نزاکت، تشبیہات و استعارات، حسن تعلیل، ندرت تخئیل، جدت تمثیل، صنعت تلمیح و ترصیع، صنعت تجنیس و تسجیع، زور قوافی، بیان تسلسل، تنوع مضامین، انتہائی جوش و جذبہ والہانہ عقیدت و ارادت وغیرہ سب چیزیں ان کے کلام میں پائی جاتی ہیں۔ جس کا منہ بولتا ثبوت ان کا نعتیہ دیوان، حدائق بخشش" ہے جو حمد و نعت، دعا و التجا، سلام و منقبت، عشق و محبت، حقیقت

Marfat.com

و معرفت، معجزات و کرامات، شرح آیات واحادیث وغیرہ مضامین کا ایک ایسا بحر ذخار ہے جس کی وسعت اور گہرائی کا اندازہ کرنا اہل بصیرت ہی کا کام ہے۔ (سوانح اعلیٰ حضرت)

امتیازی خصوصیات (۱) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایسے الفاظ اور ایسے استعارے استعمال کئے ہیں جو انتہائی ادب و محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں تمام کلام شروع سے اخیر تک پڑھ جایئے لفظ یثرب آپ کو کہیں نہ ملے گا کیونکہ پیارے رسول دافع البلاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے قدوم ناز سے تمام بیماریوں اور برائیوں کو دور فرما کر یثرب کو طیبہ بنادیا ہے۔

(۲) حدود شریعت سے ناواقف شعراء جوش عقیدت میں اولیائے کرام کو صحابہ عظام پر فضیلت و فوقیت دے جاتے ہیں یا سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقابلہ دیگر انبیاء کرام سے اس طرح کرتے ہیں کہ حضرات انبیاء کا احترام باقی نہیں رہتا۔ امام احمد رضا کے کلام میں اس قسم کی باتیں نہ ملیں گی۔

(۳) اکثر شعراء کعبہ، عرش، حرم، مسجد، جنت رضوان وغیرہ کی حرمت پر ٹھیس لگا جاتے ہیں اور بت خانہ مے خانہ کفر و زنار وغیرہ کی عظمت ثابت کرتے ہیں یہ بہت معیوب چیز ہے امام احمد رضا کا کلام اس قسم کی لغویات سے بالکل پاک و صاف ہے۔

(۴) آپ کا کلام جھوٹ، مبالغہ، ریا، تصنع تکلف سے بالکل منزہ ہے ہر جگہ خلوص و عقیدت صدق و حقانیت اور جذب دل کی ترجمانی ملے گی۔

(۵) عقائد اہلسنت کی تبلیغ اطاعت و محبت رسول علیہ الصلاۃ والسلام کی تلقین اور باطل پرستوں کی تردید بھی آپ کے کلام کی خصوصیت ہے۔

(۶) سرکار غوثیت مآب میں بے پناہ نیاز مندانہ عقیدت بھی آپ کی امتیازی شان ہے۔

(۷) آپ کے کلام میں کہیں تو قرآن و حدیث کے بعینہٖ کلمات و عبارات ہیں، کہیں ان کے ترجمے ہیں اور کہیں تلمیحات و اشارات ہیں۔ غرضیکہ آپ کے اشعار کے مآخذ کلام الٰہی واحادیث نبویہ کے مضامین و معانی ہیں۔

(۸) دشمنان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تقبیح و تقصیح میں آپ کا شعر و سخن بارگاہ رسالت کے شاعر سیدنا حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاکیزہ کلام کا آئینہ دار ہے۔

سرنامہ کی طوالت کا خوف اگر دامنگیر نہ ہوتا تو میں ان کی ہر ایک خصوصیت کو شرح وبسط

Marfat.com

کے ساتھ تحریر کرتا مگر چونکہ میرا مطمح نظر امام احمد رضا کی حدیث دانی میں بصیرت ووسعت ہے اور قلت صفحات بھی دامن کشاں ہے لہذا اسی پر اکتفاء کرتا ہوں۔

شکار ماہ کہ تسخیر آفتاب کروں
میں کس کو چھوڑوں کس کا انتخاب کروں

امام احمد رضا کی بصیرت حدیث

جب ہم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی ہمہ جہت شخصیت اور ان کی تصانیف عالیہ کو دیکھتے ہیں تو فن حدیث، طرق حدیث، علل حدیث اور اسماء الرجال وغیرہ میں بھی وہ انتہائی منزل کمال پر دکھائی دیتے ہیں اور یہی وہ وصف ہے جس میں کمال وانفرادیت ایک مجدد کے تجدیدی کارناموں کا رکن اہم ہے۔ فن حدیث میں ان کی جو خدمات ہیں ان سے ان کی علم حدیث میں بصیرت ووسعت کا اندازہ ہوتا ہے۔ حدیث کی معرفت اور اس کی صحت وعدم صحت، ضعف وسقم، حسن وغیر حسن وغیرہ جملہ علوم حدیث میں جو مہارت تامہ ان کو حاصل تھی وہ بہت دور تک نظر نہیں آتی ہے اور یہ چیزیں ان کی کتب ورسائل میں مختلف انداز پر ہیں کہیں تفصیل کے ساتھ مستقلاً ذکر ہے اور کہیں اختصار کے ساتھ ضمناً اور کہیں کہیں حدیث ومعرفت حدیث اور مبادیات حدیث پر ایسی نفیس اور شاندار بحثیں ہیں کہ اگر انہیں امام بخاری ومسلم بھی دیکھتے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں۔

مستخرجہ احادیث میں کہیں کہیں پر میں نے ان کی طرف اشارہ بھی کیا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے تعریف حدیث، ضرورت حدیث اور تدوین حدیث پر قدرے روشنی ڈالی جائے۔

تعریف حدیث: علم حدیث کی دو قسمیں ہیں علم حدیث روایۃ علم حدیث درایۃ

علم حدیث از روئے روایت اس علم کو کہتے ہیں جس سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقوال اور احوال واوصاف کی معرفت ہو اس علم کا موضوع خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ ہے۔

حدیث از روئے درایت وہ علم ہے جس سے راوی اور مروی عنہ کے حالات بحیثیت رد اور قبول معلوم ہوں۔

Marfat.com

اس علم کا موضوع راوی اور مروی عنہ ہیں۔ (مقدمہ ترجمہ بخاری)

ضرورت حدیث : حدیث پاک کی عظمت اور شریعت میں اس کا مقام اس سے ظاہر ہے کہ حدیث اصلاً حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقوال وافعال کا مجموعہ ہے اور اس کی عظمت ومقام کو اس چیز نے اور بڑھادیا ہے کہ احادیث دراصل قرآن کریم کی شرح وتفسیر اور تمام مسائل دینیہ کا مرجع ومنبع ہیں اس لئے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منشا سے صحیح واقفیت اور مکمل اسلامی زندگی اپنانے کے لئے قرآن وحدیث دونوں کا علم، دونوں سے تعلق اور دونوں کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انسانی معیشت کے اصول ومبادی اجمالاً بیان فرمائے ہیں جن کی تعبیر وتشریح بغیر احادیث نبویہ کے ممکن نہیں ہے، نیز احکام شرعیہ کی عملی صورت واضح کرنے کے لئے اسوۂ رسول کی ضرورت ہے، احادیث رسول ہمیں قرآنی احکام کی عملی تصویر مہیا کرتی ہیں، علاوہ ازیں صلوٰۃ، زکوٰۃ تیمم حج اور عمرہ یہ محض الفاظ ہیں لغت عربی ان الفاظ کے وہ معانی نہیں بتاتی جو شرع میں مطلوب ہیں، پس اگر احادیث رسول علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام موجود نہ ہوں تو ہمارے پاس قرآن کریم کے معانی شرعیہ متعین کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہے گا، اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد جگہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت وپیروی کا حکم دیا ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے :

(۱) اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو

(۲) من یطع الرسول فقد اطاع اللہ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی

(۳) ماآتاکم الرسول فخذوہ ومانھٰکم عنہ فانتھوا رسول تم کو جو حکم دیں وہ لے لو اور جس چیز سے روکیں اس سے رک جاؤ۔ (مقدمہ ترجمہ بخاری ملخصا)

تدوین حدیث : کتابی شکل میں باضابطہ طور پر تدوین حدیث اگرچہ عہد رسالت میں نہیں ہوئی تھی مگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں متعدد صحابۂ کرام نے کتابت حدیث کا اہتمام وانصرام شروع کر دیا تھا۔

عہد رسالت میں جن صحابہ کرام نے کتابت حدیث کی ابتداء کی تھی اور جن کے پاس احادیث کا کوئی مجموعہ یا صحیفہ تھا ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص، حضرت انس بن مالک، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت سعد

Marfat.com

بن عبادہ، حضرت سعد بن ربیع، حضرت سمرہ بن جندب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم حتی کہ وہ صحابہ جنہوں نے خود اس سلسلے میں کچھ لکھایا لکھوایا ان کی تعداد بعض حضرات نے باون تک ذکر کی ہے، جن میں حضرات خلفائے راشدین عبادلۂ اربعہ اور بعض امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام بھی شامل ہیں۔

نیز حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تحریری صورت میں جو کچھ لکھولیا وہ بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے، خاص طور سے وہ نوشتے جن میں کسی قسم کے احکام آپ نے لکھوائے مثلاً عمرو بن حزم کے نام حضور کا گرامی نامہ اور ابو شاہ یمنی کے لئے حضور کا فرمان نامہ وغیرہ۔

پہلی صدی ہجری کے اخیر تک اسی طرح متفرق طور پر کتابت کے سہارے تدوین حدیث کا کام آگے بڑھتا رہا، احادیث کے یہ صحیفے اور نوشتے کسی نقطہ پر مشترک اور مجتمع نہ تھے۔ بغیر کسی ترتیب کے تابعین کرام نے اپنی مرویات کو اپنے سینوں اور صحیفوں میں محفوظ رکھا تھا یہاں تک کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ خلافت آیا تو کثرت فتنہ اور ضیاع حدیث کے خوف سے انہوں نے احادیث کو یکجا کرنے کے لئے وقت کے ممتاز و معتمد افراد کو مقرر فرمایا جن میں ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم قاضی مدینہ، قاسم بن محمد بن ابی بکر، ابو بکر محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب زہری اور سعد بن ابراہیم کے اسماء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ساری مملکت اسلامیہ میں اپنے احکام بھیجے اور مختلف علاقوں سے احادیث کا لکھا ہوا ذخیرہ جمع کیا جس کے نتیجے میں مشہور امام فن محمد بن مسلم بن شہاب زہری نے حدیث کی اولیں باقاعدہ کتاب کی ترتیب و تدوین کی سعادت حاصل کی، اس کی نقلیں ادھر ادھر بھیجی گئیں، اس کے بعد دوسرے حضرات نے یہ کام کیا پھر رفتہ رفتہ یہ کام وسیع پیمانے پر آگے بڑھتا چلا گیا اور مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ اس کی اہمیت و ضرورت بڑھتی ہی گئی یہاں تک کہا گیا ہے کہ اگر اس کی طرف توجہ نہ کی جاتی تو حدیث کا وسیع اور بڑا ذخیرہ سارا کا سارا ضائع ہو جاتا۔ (علوم الحدیث ملخصا)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا یہ بات اچھی طرح جانتے تھے کہ کتاب اللہ کے بعد احادیث ہی کا مرتبہ و مقام ہے۔ اس لئے عموماً مسائل کو جب آپ نے دلائل و براہین سے آراستہ و مزین کیا ہے تو سب سے پہلے آیات قرآنیہ پیش فرمائی ہیں پھر احادیث مبارکہ اس کے بعد جزئیات فقہ اور اقوال ائمہ و علماء اس طرح انہوں نے ایک ایک مسئلہ کے ثبوت و تحقیق میں دلائل کے انبار لگا دیئے ہیں

Marfat.com

حالانکہ ایک یا چند دلائل ہی سے مسئلہ مبرہن وواضح ہو جاتا مگر وہ متعدد دلیلوں سے اس طرح روشن کرتے ہیں کہ اس کا کوئی بھی گوشہ تشنۂ تکمیل نہ رہے۔ جہاں ایک حدیث کے ذکر کر دینے سے مطلوب ومدعا ثابت ہو جائے گا وہاں پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کئی کئی حدیثیں بلا تامل پیش فرماتے ہیں جس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فقہ کی نہیں بلکہ حدیث کی کتاب لکھنا چاہتے ہیں، وہ اپنے اسی ممتاز وصف سے علماء میں منفرد ونمایاں نظر آتے ہیں اور اسے ان کی حدیث دانی میں وسعت ومہارت ہی کہا جائے گا۔

پھر یہ کہ ایک حدیث کے لئے ایک یا دو کتابوں کا حوالہ کافی ہوتا ہے مگر امام احمد رضا ایسا نہیں کرتے ہیں بلکہ ایک ایک حدیث میں کئی کئی کتب حدیث کا ذکر کرتے ہیں اور یہ بھی نشاندہی کرتے ہیں کہ فلاں کتاب میں ان الفاظ کے ساتھ حدیث مذکور ہے اور فلاں کتاب میں یہی حدیث ان الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ۔ اور کہیں پر یہ واضح کرتے ہیں کہ یہ حدیث فلاں کتاب میں فلاں راوی سے مروی ہے اور یہی حدیث فلاں فلاں کتابوں میں فلاں راوی سے۔ اور یہ انکشاف بھی کرتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے یا ضعیف، حسن ہے یا غیر حسن، متواتر ہے یا مشہور، مرفوع ہے یا مقطوع۔ اور یہ کہ فلاں محدث نے اس حدیث کی تصحیح کی ہے اور فلاں نے تضعیف اور کس محدث نے اسے کیا کہا۔ مستخرجہ حدیثوں میں ان سب کی طرف کہیں اجمالاً اور کہیں تفصیلاً اشارہ موجود ہے۔ امام احمد رضا ایک حدیث کے لئے کئی کتابوں کے حوالے اور مختلف راویوں کے نام درج کرتے ہیں اس پر مزید تمثیلات سے اجتناب کرتے ہوئے صرف ایک مثال پر اکتفا کرتا ہوں کہ جس میں امام احمد رضا بریلوی کی علم حدیث اور کتب حدیث اور اسماء رواۃ پر وسعت نظر کی جھلک موجود ہے۔

"فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۴۸۶" میں سائر بنی ہاشم وسادات کرام پر حرمت زکوٰۃ ثابت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اول تا آخر تمام متون مذہب قاطبہ بے شذوذ شاذ وعامہ شروح معتمدہ وفتاوی مستندہ اس حکم پر ناطق اور خود حضور پر نور سید السادات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متواتر حدیثیں اس باب میں وارد، اس وقت جہاں تک فقیر کی نظر ہے بائیس صحابہ کرام اور تین ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس مضمون کی حدیثیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیں۔

حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہ احمد والبخاری ومسلم، حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہ احمد وابن حبان برجال ثقات، حضرت سیدنا عبد اللہ بن

Marfat.com

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روی الامام الطحاوی والحاکم وابو نعیم وابن سعد فی الطبقات وابو عبید القاسم بن سلام فی کتاب الاموال، وروی عنہ الطحاوی حدیثاً آخر، والطبرانی، حدیثاً ثالثاً، حضرت عبد المطلب ابن ربیعۃ بن حارث بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہ احمد و مسلم والنسائی، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہ ابن حبان والطحاوی والحاکم وابو نعیم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہ الشیخان، ولہ عند الطحاوی حدیثان آخران، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہ البخاری ومسلم، ولہ عند الطحاوی حدیث آخر، حضرت معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہ الترمذی والنسائی، ولہ عند الطحاوی حدیث آخر، حضرت ابورافع مولی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روی عنہ احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی والطحاوی وابن حبان وابن خزیمۃ والحاکم، حضرت ہرمز یا کیسان مولی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روی عنہ احمد والطحاوی، حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، روی عنہ اسحٰق بن راھویہ وابو یعلی الموصلی والطحاوی والبزار والطبرانی والحاکم، حضرت ابو یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو عمیرہ رشید بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہما الطحاوی، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضرت عبد الرحمٰن بن علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یقال لہ صحابی، حضرت عبد الرحمٰن بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ علق عن الثلثۃ الترمذی۔ حضرت ام المومنین صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما روی عنہا الستہ، حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روی عنہا الطحاوی، حضرت ام المومنین جویریہ بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا روی عنہا احمد ومسلم۔

یہ تو کتب حدیث اور راویان حدیث کے نام ہیں جو ان کی بصیرت حدیث پر دال ہیں، لیکن کسی فقہی مسئلہ پر جب ان کا قلم چلتا ہے تو ایک مسئلے کے ثبوت و تحقیق میں کئی کئی کتابوں کے حوالے بلا تامل درج کرتے ہیں، اسی مذکورہ مسئلے کے ثبوت میں جب انہوں نے کتب فقہ کی طرف رجوع فرمایا تو اٹھارہ کتابوں کے حوالے تحریر کئے یہ ان کی فقاہت و بصیرت فقہ کی ادنی مثال ہے ورنہ وہ جب حوالہ دینے پر آتے ہیں تو سو سو کتابوں کے حوالے سپرد قلم کرتے ہیں۔

چودھویں صدی کے اس مجدد کی حدیث و فقہ میں عبقریت ہی ان کا طرہ امتیاز ہے۔

کتب حدیث کے جتنے بھی اصناف وانواع ہیں ان تمام اقسام کتب کے حوالے امام احمد رضا کی کتابوں میں دیکھنے کو ملتے ہیں، جو ان کے فکر رسا اور طرز استدلال پر شاہد ہیں۔

ذیل میں کتب حدیث کے اقسام وانواع ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

اقسام کتب

جامع کتب احادیث کی تدوین و تالیف مختلف انداز پر کی گئی ہے اسی نوعیت و مناسبت کے اعتبار سے ان کے مختلف عناوین ہیں مثلاً جامع، مسند، سنن، علل، جزء، اطراف، مستدرک، مستخرج، مجمع، زوائد، مصنف و مؤطا وغیرہ۔

جامع : وہ کتب حدیث جن میں دین کے تمام ابواب اور ہر پہلو یعنی اعمال کے ساتھ عقائد و تفسیر، سیر و مغازی اور آداب و مناقب وغیرہ سب کے متعلق روایات کو جمع کیا گیا ہو جیسے بخاری و مسلم و جامع عبدالرزاق (مصنف عبدالرزاق کے نام سے ان کی جو کتاب معروف و مشہور ہے وہ دوسری ہے) جامع ثوری، جامع ابن عیینہ اور جامع ترمذی۔

مسند : اس سے مراد عموماً وہ کتب حدیث ہوتی ہیں جن میں ہر ہر صحابی سے منقول روایات یکجا ذکر کی گئی ہیں خواہ صحابی کی ترتیب حروف تہجی کے اعتبار سے ہو یا ان کے باہمی مراتب و فضائل کے اعتبار سے، ایسی کتب حدیث کی تعداد سو سے زائد ہے اہم حسب ذیل ہیں مسند احمد بن حنبل، مسند حمیدی، مسند ابوداؤد طیالسی، مسند عبد بن وغیرہ ان میں سے اولیں مسند طیالسی ہے۔

کبھی محض احادیث مرفوعہ کی جامع کتب حدیث کو بھی "مسند" کہہ دیا کرتے ہیں جیسے مسند بقی بن مخلد اندلسی جس کی ترتیب ابواب فقہ کے مطابق ہے۔ سراج الامۃ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف بھی مسند کے نام سے ایک مجموعۂ احادیث منسوب ہے جو دراصل ان کا ترتیب دیا ہوا یا تصنیف کردہ مجموعہ نہیں ہے بلکہ ان سے مروی احادیث کا مجموعہ ہے۔

سنن : اس سے مراد وہ کتب حدیث ہیں جن کی ترتیب فقہی ابواب کے مطابق ہے اور ان میں عقائد و مناقب اور غزوات و تفسیر وغیرہ سے متعلق روایات نہیں ہوتیں اور عموماً مرفوع احادیث ہی مذکور ہوتی ہیں ان کی تعداد بھی کافی ہے۔ چند اہم و مشہور یہ ہیں سنن ابی داؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، سنن بیہقی، سنن دار قطنی، سنن دارمی، سنن شافعی۔

معجم : وہ کتب حدیث جن میں حروف تہجی کی رعایت رکھتے ہوئے راویان حدیث کی روایات کو جمع کیا گیا ہو خواہ ان راویوں میں صحابہ کا لحاظ ہو یا اپنے اساتذہ یا کسی شہر و مقام کے محدثین و شیوخ کا۔ ان کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے ان میں مشہور طبرانی کی تینوں معاجیم ہیں۔ یعنی المعجم الکبیر، جس میں اسماء صحابہ کی رعایت ہے۔ المعجم الاوسط اور المعجم الصغیر، ان دونوں میں شیوخ کی

Marfat.com

رعایت کی گئی ہے۔

اگر مشائخ کا ذکر حروف تہجی کے اعتبار سے نہ کیا جائے تو بجائے معاجیم کے "مشیخہ اور مشیخات" کہتے ہیں جیسے مشیخہ عبداللہ بن حیدر قزوینی۔

علل : وہ کتب حدیث جن میں محض ان احادیث کو جمع کیا گیا ہو جن میں کسی قسم کا کوئی سقم بتایا جاتا ہے اور ان اسقام کا بھی بیان ہو جیسے علل ابن ابی حاتم اور علل دار قطنی۔

جزء : وہ کتب حدیث جن میں کسی ایک راوی کی تمام روایات یا کسی ایک موضوع و پہلو سے متعلق تمام احادیث کو جمع کیا گیا ہو اول جیسے جزء ماروا ابو حنیفة (مصنف ابو معشر عبدالکریم طبری متوفی ۴۷۸ھ) دوم جیسے امام بخاری کی، جزء رفع الیدین فی الصلاۃ اور جزء القرأة خلف الامام۔

اطراف :اس سے مراد وہ کتب حدیث ہیں جن احادیث کا ایک حصہ ذکر کرنے کے بعد تمام متون حدیث یا بعض میں مذکور اس حدیث کی تمام اسناد کو جمع کیا گیا ہو ان کی تعداد بھی بہت ہے چند مشہور حسب ذیل ہیں۔

حافظ ابراہیم بن محمد ابو مسعود دمشقی کی "اطراف الصحیحین" اور علی بن حسین ابن عساکر کی "الاشراف علی معرفة الاطراف" جو سنن اربعہ سے متعلق ہے اور ابوالحجاج مزیٰ کی "تحفة الاشراف بمعرفة الاطراف" اور ابوالعباس کی "اطراف الکتب الخمسه" جو صحاح سے متعلق ہے۔

مستدرک : وہ کتب حدیث جن میں کسی خاص کتاب کے مصنف کی رعایت کردہ شرائط کے مطابق رہ جانے والی احادیث کو جمع کیا گیا ہے جیسے ابو عبداللہ حاکم کی "المستدرك علی الصحیحین"۔

مستخرج : وہ کتب جن میں کسی کتاب میں ذکر کردہ احادیث صاحب کتاب کو واسطہ بنائے بغیر دوسری اسناد کے ساتھ جمع کی جائیں۔ ان کی تعداد بھی بہت ہے۔ صحیحین سے متعلق ہی دس دس ہیں دوسری کتب سے متعلق ان کے علاوہ، مثلاً بخاری سے متعلق، مستخرج اسماعیلی، (ابو بکر احمد بن ابراہیم اسماعیل ۳۷۱ھ) مسلم سے متعلق، مستخرج اسفرائنی، صحیحین سے تعلق، مستخرج ابی نعیم اصبهانی، اور ابوداؤد سے متعلق "مستخرج قاسم بن اصبغ"

مجمع : وہ کتب حدیث جن میں حدیث کی کئی کتابوں کی احادیث کو یکجا جمع کر دیا گیا ہو۔ ایسی کتابیں بھی اچھی خاصی تعداد میں ہیں چند اہم و مشہور حسب ذیل ہیں۔

Marfat.com

۱- مشارق الانوار النبویه حسن بن محمد صنعانی ۶۵۰ھ جو صحیحین کی جامع ہے۔

۲- الجمع بین الصحیحین محمد ابو نصر حمیدی اندلسی ۴۸۸ھ۔

۳- التجرید للصحاح و السنن ابوالحسن احمد بن رزین اندلسی ۵۳۵ھ جو کہ ابن ماجہ کو چھوڑ کر بقیہ صحاح ستہ اور موطا کی جامع ہے۔

۴- جامع الاصول من احادیث الرسول ابن اثیر ۶۰۶ھ۔ یہ بھی التجرید کی مانند ہے۔

۵- جمع الفوائد من جامع الاصول و الزوائد محمد بن محمد بن سلیمان مغربی ۱۰۹۴ھ

اس سلسلے کی ایک اہم کتاب امام جلال الملہ والدین سیوطی کی "جمع الجوامع" ہے جس میں ان کا ارادہ پچاس سے زائد کتب کی احادیث یا یوں کہئے کہ تمام احادیث کے جمع کرنے کا تھا مگر وہ مکمل نہ کر سکے اسی کا دوسرا نام "الجامع الکبیر" بھی ہے۔ شیخ علی متقی ہندی نے 'جمع الجوامع' کے پورے مجموعہ کو ابواب علمیہ وفقہیہ کے مطابق مرتب کیا ہے اور ترتیب حروف ہجا کے اعتبار سے رکھی ہے اور پہلے اقوال کو مختلف ابواب و فصول میں ذکر کیا ہے پھر افعال کو اور اس کا نام "کنز العمال" تجویز کیا ہے جو ۲۲ جلدوں میں ہے۔ اور یہ کتاب اس حیثیت سے نہایت منفرد ہے کہ اس میں کوئی حدیث مکرر بالکل نہیں ہے۔

زوائد: وہ کتب حدیث جن میں کسی کتاب کی ان احادیث کو جمع کیا گیا ہو جو دوسری کتابوں سے زائد ہو یعنی دوسری میں مذکور نہ ہوں جیسے ابوالعباس احمد بن ابو بکر بوصیری ۸۴۰ھ کی "مصباح الزجاجۃ فی زوائد ابن ماجۃ" اس میں ابن ماجہ کی وہ احادیث ذکر کی گئی ہیں جو باقی صحاح ستہ میں مذکور نہیں ہیں اور یہی بوصیری کی "اتحاف السادۃ المھرۃ الخیرۃ" اس میں دس اہم مسانید میں صحاح ستہ سے زائد ذکر کردہ احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔

مصنف و مؤطا: وہ کتب جن کی ترتیب ابواب فقہ کے مطابق ہو اور ان میں احادیث مرفوعہ کے ساتھ موقوف و مقطوع احادیث بھی جمع کی گئی ہوں جیسے مصنف ابو بکر بن ابی شیبہ و مصنف عبدالرزاق وغیرہ اور مؤطا امام مالک و مؤطا ابن ابی ذئب وغیرہ۔

امام اعظم ابو حنیفہ کے تلامذہ امام ابو یوسف و امام محمد و حسن بن زیاد، امام زفر وغیرہ کی کتاب الآثار کے عنوان سے جو کتب منقول ہیں وہ بھی مؤطا و مصنف کی قبیل سے ہیں۔ ان میں فقہی ابواب کے مطابق احادیث مرفوعہ کے ساتھ موقوف و مقطوع روایات بھی جمع کی گئی ہیں اور یہ در اصل ان روایات حدیث کا مجموعہ ہے جن کا امام اعظم ابو حنیفہ نے اپنے تلامذہ کو املا کرایا تھا اس لحاظ

Marfat.com

سے کتاب الآثار' کو اس انداز کا اولین مجموعہ اور بعد کے کاموں کے لئے بنیاد بتایا جاتا ہے۔

اربعین : وہ کتب جن میں کسی ایک باب و مسئلہ سے متعلق یا چند ابواب و مسائل سے متعلق چالیس چالیس احادیث جمع کی جائیں خواہ سب ایک سند سے مروی ہوں یا متعدد اسناد سے۔ ایسی کتب بھی بہت ہیں مثلاً محی الدین یحییٰ نووی کی "الاربعون"۔

یہ تو وہ کتابیں ہیں جن کو ان کے مخصوص انداز تالیف کی وجہ سے مذکورہ عناوین دیئے گئے ہیں ورنہ اکثر و بیشتر کتب حدیث کی تالیف و تصنیف کی بنیاد یہی اسلوب و دستور ہے۔

ان کے علاوہ بہت سی کتابیں ایسی بھی ہیں جن کی تدوین و تالیف کی بنیاد دوسرے امور پر ہے مثلاً

کتب ترغیب و ترہیب : کسی حکم سے متعلق منقول ترغیب و ترہیب پر مشتمل احادیث کی جامع کتب جیسے عبدالعظیم منذری کی الترغیب و الترھیب، جو کہ معروف و متداول کتاب ہے۔

کتب موضوعات : وہ کتب جن میں کسی خاص موضوع سے متعلق احادیث و آثار کو جمع کیا گیا ہو جیسے امام احمد کی کتاب الزہد، ابن ابی الدنیا کی کتاب ذم الغیبۃ، عبداللہ بن مبارک کی کتاب الزہد اور کتاب الجہاد، ابو عبداللہ مروزی کی کتاب الفتن والملاحم۔ امام ابو یوسف کی کتاب الذکر والدعاء، اور ابو نعیم اصبہانی کی کتاب فضائل الصحابہ۔

کتب احکام : وہ کتب جن میں صرف وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جو احکام و مسائل سے متعلق ہیں جیسے تقی الدین محمد بن علی معروف بہ ابن دقیق العید مالکی ۷۰۲ھ کی، الامام فی احادیث الاحکام' تقی الدین عبدالغنی حنبلی کی 'عمدۃ الاحکام' اور ابن حجر عسقلانی کی 'بلوغ المرام'

کتب تخریج : وہ کتب حدیث جن میں کسی کتاب میں ذکر کردہ احادیث کی اسناد و حیثیت کو بیان کیا گیا ہو خواہ وہ کتاب تفسیر و فقہ میں ہو یا کسی دوسرے فن میں جیسے ابو محمد زیلعی کی تخریج احادیث الکشاف، جس میں تفسیر کی مشہور کتاب، کشاف' کی احادیث کو جمع کیا گیا ہے اور نصب الرایۃ، جو احادیث ہدایہ کی جامع ہے۔ عبدالرؤف مناوی کی 'الفتح السماوی بتخریج احادیث البیضاوی، اور عبدالرحیم بن حسین عراقی ۸۰۶ھ کی، المغنی عن حمل الاسفار، احیاء العلوم امام غزالی کی تخریج احادیث میں۔

اور زیر نظر کتاب، الاحادیث النبویہ من التصانیف الرضویہ، جس میں امام احمد رضا

Marfat.com

بریلوی قدس سرہ کی کتب سے احادیث کی تخریج کی گئی ہے۔

مفاتیح و فہارس : وہ کتب جن میں کسی کتاب کی احادیث کی فہرست ہو خواہ تفصیلی ہو یا کچھ اختصار کے ساتھ۔ یہ فہرست کبھی حروف تہجی یعنی احادیث کے اولیں حروف کے اعتبار سے ہوتی ہے اور کبھی موضوع کے اعتبار سے کہ کسی خاص لفظ و موضوع کا جن احادیث میں تذکرہ ہو صرف ان کو ذکر کیا جاتا ہے۔

اول : جیسے مفتاح الصحیحین، مفتاح احادیث مؤطا مالک، فہرست لاحادیث مسلم القولیہ

دوم : جیسے مفتاح کنوز السنۃ، جس میں صحاح ستہ کے علاوہ چند دوسری اہم کتب کو ملا کر چودہ کتابوں کی فہرست ہے۔

المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی، یہ صحاح ستہ کے علاوہ مؤطا مالک مسند احمد، اور مسند دارمی کی فہرست ہے اور اس موضوع پر نہایت ضخیم و وسیع ترین کتاب ہے۔ فہرست لالفاظ الترمذی، فہرست لالفاظ صحیح مسلم۔

کتب اوائل : وہ کتب جن میں حدیث کے پہلے لفظ و کلمہ کی رعایت رکھتے ہوئے حروف تہجی کے اعتبار سے احادیث کو جمع کیا گیا ہو، خواہ مقصود صرف حدیثوں کا ذکر و جمع ہو۔ جیسے سیوطی کی "الجامع الصغیر" اور الجامع الکبیر" جن میں دسیوں کتب حدیث میں ذکر کردہ احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ یا اور کوئی بات پیش نظر ہو مثلاً جو حدیثیں زباں زد عوام و خواص ہیں خواہ ان کی حیثیت کچھ ہو یعنی ضعیف وغیرہ ان کا بیان جیسے امام سخاوی کی "المقاصد الحسنۃ فی الاحادیث الدائرۃ علی الالسنۃ" جو بہت معتمد ہے۔ اور عجلونی ۱۱۶۲ھ کی "کشف الخفاء و مزیل الالباس" جو اس موضوع پر اہم ترین کتاب ہے۔

کتب تفسیر ماثور : وہ کتب تفسیر جن میں تفسیر کے طور پر احادیث کو ہی ذکر کیا گیا ہے اور دوسرے مسائل و مباحث بہت کم یا برائے نام ہیں۔ جیسے طبرانی کی "جامع البیان" سیوطی کی "الدر المنثور" اور شوکانی کی "فتح القدیر"۔

دیگر کتب : دوسرے فنون کی بھی بعض کتابیں ایسی ہیں کہ جن میں اہتمام و انصرام کے ساتھ بکثرت حدیثیں ذکر کی گئی ہیں اور حدیثوں کی نقل و ذکر کے حق میں ان کتابوں کو بھی خاص اہمیت و مقام حاصل ہے جیسے فقہ حنفی میں ابن ہمام کی "فتح القدیر شرح ہدایہ" فقہ شافعی میں نووی کی "المجموع شرح المہذب" فقہ حنبلی میں ابن قدامہ کی "المغنی" اور تاریخ میں

Marfat.com

طبری کی "تاریخ الامم و الملوك" مرتضٰی زبیدی کی "شرح احیاء العلوم" بعنوان "اتحاف السادة المتقین" (علوم الحدیث)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی نے ان ہمہ اصناف کتب سے استفادہ کیا ہے جس کے ثبوت میں ان کی کتابیں منہ بولتی تصویر ہیں۔

ایسا نہیں ہوا کہ امام احمد رضا نے صرف حدیث نقل کر دی اور کتاب کا حوالہ دیدیا اور بات ختم ہو گئی بلکہ ہر حدیث کو اس کے مقام و مرتبہ کے معیار پر رکھ کر استخراج کیا اور دیکھا کہ اس کا مقام تعین کیا ہے۔ تخریج احادیث کے سلسلے میں امام احمد رضا نے کئی کتابیں تصنیف کی ہیں ان میں سے دو کتابیں یہ ہیں۔

۱۔ الروض البهیج فی آداب التخریج (آداب تخریج کے بارے میں مفصل بیان)

۲۔ النجوم الثواقب فی تخریج احادیث الکواکب (احادیث کواکب کی تخریج میں)

دنیائے حدیث میں تخریج احادیث کی حیثیت بھی مسلّم رہی ہے اور اس کے فوائد سے کبھی انکار نہیں کیا جائے گا۔ امام احمد رضا نے اس فن میں بھی اپنی یادگار ثبت، قرطاس کی ہے جو رہتی دنیا تک زندۂ جاوید رہے گی۔

آداب تخریج اور اس کی اہمیت وافادیت اور تاریخ تخریج کی قدرے تفصیل اس طرح ہے۔

تخریج احادیث

تعریف: حدیث کے اصل ماخذ اور اس کے مرتبہ اور مقام کی تحقیق کرنا اور بیان کرنا۔

اہمیت و فائدہ: اس علم کی اہمیت وافادیت ظاہر ہے اس لئے کہ ہر دینی تقریر و تحریر میں حدیثوں کا ذکر آتا ہے اور ان کا اعتبار احادیث کے ماخذ اور مراتب کے علم پر موقوف ہے۔

تاریخ: ابتدائی چند صدیوں میں حدیث سے متعلق وسعت معلومات کی بنا پر تخریج احادیث کی ضرورت پیش نہیں آئی اس لئے کہ حدیث کے سامنے آتے ہی اہل علم کے ذہنوں میں اس کے ماخذ و مراتب آجاتے تھے۔ علوم و فنون کی کثرت و وسعت اور علوم حدیث سے قلت واقفیت کی بناء پر اس کی ضرورت محسوس کی گئی تاکہ عام طالبین تحقیق کا وقت، مطلوبہ احادیث کی تحقیق و جستجو میں صرف نہ ہو کر دوسرے علمی و دینی کاموں میں صرف ہو، چنانچہ بعض محققین

Marfat.com

وقت نے فقہ اور تفسیر و تاریخ وغیرہ کی کتابوں میں ذکر کردہ حدیثوں کی مستقل کتابوں کی صورت میں تخریج کی۔

مشہور کتب تخریج : تخریج کی مشہور کتابوں میں سے بعض یہ ہیں۔

۱۔ تخریج احادیث الکشاف: ابو محمد زیلعی حنفی نے اس میں تفسیر کی مشہور کتاب کشاف کی حدیثیں جمع کی ہیں۔

۲۔ نصب الرایہ فی تخریج احادیث الھدایہ: فقہ حنفی کی مشہور کتاب، ہدایہ، کی حدیثوں کی تخریج ہے جو عبداللہ بن یوسف زیلعی کی تالیف ہے۔

۳۔ تخریج احادیث المھذب: مہذب، فقہ شافعی کی کتاب ہے جو ہدایہ کی مانند اہمیت کی حامل ہے۔ یہ محمد بن موسیٰ حازمی کی تخریج ہے۔

۴۔ المغنی عن حمل الاسفار فی الاسفار: مصنف عبدالرحیم بن عراقی، امام غزالی کی شہرہ آفاق کتاب، احیاء العلوم، کی تخریج ہے۔

۵۔ الفتح السماوی فی تخریج احادیث البیضاوی: مصنف عبدالرؤف مناوی

۶۔ تخریج احادیث صفوۃ: مصنف شیخ احمد بن صبغۃ اللہ مدراسی

۷۔ تشیید المبانی فی تخریج احادیث مکتوب الامام الربانی۔ مصنف شیخ محمد سعید بن صبغۃ اللہ مدراسی

اس میں حضرت مجدد الف ثانی کے مکاتیب میں ذکر کردہ حدیثوں کی تخریج کی گئی ہے۔
(علوم الحدیث ملخصا)

۸۔ اور زیر مطالعہ کتاب، الاحادیث النبویہ من التصانیف الرضویہ" جس میں مجدد اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کی کتابوں میں ذکر کردہ احادیث کی تخریج کی گئی ہے۔

الفاظ حدیث کے حق میں مستخرجات کا طریق کار

مستخرجات میں اس بات کا التزام نہیں ہے کہ جس کتاب پر استخراج کیا گیا ہے اس کے اور کتاب مستخرج دونوں کے الفاظ یکساں ہوں اس لئے کہ نظر تو اصل مضمون اور سند پر ہوتی ہے، اس لئے مصنفین اپنے اپنے واسطوں سے منقول الفاظ کو ذکر کرتے ہیں جن میں تھوڑا بہت فرق بھی ہوتا ہے۔

Marfat.com

یہی معاملہ ان حضرات کا بھی ہے جنہوں نے اپنی کتابوں میں بخاری و مسلم کی روایات ذکر کی ہیں جیسے بیہقی اور بغوی وغیرہ کہ یہ حضرات روایات ذکر کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں۔ رواہ البخاری یا رواہ مسلم، تو اس سے ان کی مراد صرف یہ ہوتی ہے کہ اصل روایت ان کتابوں میں موجود ہے یہ نہیں کہ ان کے ذکر کردہ الفاظ اور ان دونوں کتابوں کے الفاظ بالکل ایک ہیں۔

نقل اور اصل کی طرف نسبت: جیسا کہ ذکر کیا جاچکا کہ مستخرجات میں الفاظ کی موافقت ضروری نہیں اس لئے ان سے احادیث کو نقل کر کے اصل کی طرف نسبت اسی وقت جائز ہے جب کہ اصل سے مقابلہ کرلیا جائے یا پھر اگر یوں کہا جائے، اخرجه البخاری بلفظہ یا اخرجه مسلم بلفظه، وغیرہ تو نسبت درست ہوگی۔

فوائد مستخرجات: مستخرجات کے تقریباً دس فوائد ہیں بعض اہم حسب ذیل ہیں۔

۱۔ علو اسناد —— سند کا علو یعنی کم واسطوں سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کسی حدیث کی نقل، اس لئے کہ مستخرج کا مصنف اگر اصل کتاب کے مصنف مثلاً بخاری کے طریق و واسطے سے حدیث کو نقل کرے تو واسطے زائد ہو جائیں گے بہ نسبت اس سند کے جو اس نے بخاری کو چھوڑ کر اختیار کی ہے۔

۲۔ صحیح حدیث کی مقدار میں اضافہ —— کبھی اصل کتاب میں روایت کے جتنے اور جو الفاظ ہوتے ہیں مستخرج کی روایت میں الفاظ مختلف اور زائد ہوتے ہیں اور دونوں روایتیں صحیح ہوتی ہیں تو مستخرج کی روایت، روایت اصل کی مقدار میں اضافہ کا باعث ہوتی ہے۔

۳۔ کثرت طرق کی بنا پر قوت —— مستخرج کی روایت سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اصل میں ذکر کردہ روایت دوسرے طریق و طرق سے بھی مروی ہے اور متعدد طرق سے روایت کا مروی ہونا اس کی قوت کا باعث ہوتا ہے جس کا ایک خاص فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی دوسری صحیح حدیث سے اصل کتاب کی حدیث کا تعارض ہو تو متعدد طرق سے مروی ہونے کی بنا پر یہ حدیث دوسری پر راجح اور فائق قرار پاتی ہے۔ (علوم الحدیث ملخصا)

تصنیفات امام احمد رضا میں جہاں احادیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سمندر موجزن نظر آتا ہے وہاں معرفت حدیث، طرق حدیث اور علل حدیث پر بھی معرکۃ الآراء بحثیں دیکھنے کو ملتی ہیں جن سے حدیث کے صحیح و ضعیف اور حسن و موضوع وغیرہ ہونے کا اندازہ ہوتا ہے، چونکہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حدیث کے پرکھنے اور جانچنے میں جو کمال حاصل تھا

Marfat.com

وہ ان کی انفرادیت پر گواہ ہے اور یہ سب ان کی کتابوں سے ظاہر ہے۔

وہ حدیث کو پیش کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی تحریر کرتے ہیں کہ یہ حدیث کونسی شرط پر ہے اور کون کون ائمہ فن حدیث کی شرط و معیار پر ہے یعنی امام بخاری کی شرط پر ہے یا بر شرط مسلم وترمذی وغیرہ۔

ائمہ فن نے جو مراتب و معیار متعین کئے ہیں اسی معیار پر امام احمد رضا حدیث کو دیکھتے تھے گویا کہ ان کی نظر احادیث کے تمام گوشوں پر ہوتی تھی، یہ ان کے علم حدیث میں وسعت مطالعہ اور بصیرت وبصارت ہی کا نتیجہ ہے۔

اس کے باوجود کچھ معاندین و مخالفین نے امام احمد رضا پر یہ بے بنیاد الزام لگایا ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علم حدیث میں قلیل البضاعۃ تھے،،

معاذ اللہ! جن کی حدیث دانی کا عالم یہ ہے کہ جب کسی طرق حدیث یا کسی راوی پر کلام کرتے ہیں تو تیس تیس روایتیں اور سندیں پیش کر کے ان کا صحیح یا غیر صحیح یا ثقہ تام الضبط یا غیر ثقہ ہونا ثابت کرتے ہیں۔ اور جب کسی حدیث پر بحث کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ساری زندگی شاید اسی بحث سے متعلق کتب بینی کی ہے، جب کہ انہوں نے مختلف علوم وفنون میں کتابیں تصنیف کیں اور ہر ایک فن میں ایسا ہی محسوس ہوتا ہے کہ شاید انہوں نے شروع سے اخیر تک اسی فن میں محنت و مشق کی ہے۔ اس لئے ان کے معاصر علماء نے کہا ہے کہ اعلی حضرت کی طرح حدیث و اصول حدیث و معرفت حدیث و طرق حدیث اور مصطلحات حدیث و علل حدیث کا جاننے والا پچھلے چار سو سال میں پیدا نہیں ہوا"۔

ویسے بڑے بڑے محدثین کرام نے حدیث کی نمایاں خدمتیں انجام دی ہیں اور کتابیں بھی لکھی ہیں مگر جو جرح و تعدیل اور حدیث کی معرفت پر بحث و تمحیص امام احمد رضا کے رشحات قلم میں نظر آتی ہے وہ دوسری جگہ بہت کم دیکھنے کو ملتی ہے خصوصاً مندرجہ ذیل رسالوں میں معرفت حدیث و طرق حدیث کی ایک عظیم دنیا آباد ہے اور بعد والوں کے لئے ایک عظیم ولائق قدر لائحہ عمل ہے۔

۱۔ منیر العین فی حکم تقبیل الابھامین (انگوٹھے چومنے کے بارے میں اور احادیث ضعاف پر نفیس بحث)

۲۔ الھاد الکاف لاحادیث الضعاف (احادیث ضعاف پر شاندار بحث و تمحیص)

Marfat.com

۳۔ حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلاتین (جمع بین الصلاتین کے مسئلے میں سند و روات پر ردو قدح)

۴۔ مدارج طبقات الحدیث (مراتب حدیث پر مفصل گفتگو)

۵۔ الفضل الموھبی فی معنی اذا صح الحدیث فھو مذھبی۔ (امام اعظم کا فرمان کہ میرے اجتھاد کے بر خلاف حدیث صحیح میرا مذہب ہے)

اول الذکر رسالے میں اس بات کا شافی بیان موجود ہے کہ حدیث ضعیف کب قابل حجت ہوتی ہے اور ضعاف کی تقویت کے کتنے طریقے ہیں، ان کی پوری تفصیل اس کے تعارف و تبصرہ میں مندرج ہے وہاں پر مطالعہ کیا جاسکتا ہے.

اور اس سلسلے میں امام احمد رضا نے چالیس سے زائد کتب حدیث پر حواشی تحریر فرمائے ہیں ان میں سب سے زیادہ جامع صحاح ستہ کے حواشی ہیں اس کے بعد دیگر کتب کے حواشی، ان میں سے بعض یہ ہیں۔

۱۔ حاشیہ تیسیر شرح جامع صغیر۔ ۲۔ حاشیہ تقریب۔ ۳۔ حاشیہ مسند امام اعظم۔ ۴۔ حاشیہ کتاب الحج۔ ۵۔ حاشیہ کتاب الآثار۔ ۶۔ حاشیہ مسند امام احمد بن حنبل۔ ۶۔ حاشیہ طحاوی شریف۔ ۷۔ حاشیہ سنن دارمی شریف۔ ۸۔ حاشیہ خصائص کبریٰ۔ ۹۔ حاشیہ کنز العمال۔ ۱۰۔ حاشیہ تہذیب التہذیب وغیرہ۔ (سوانح اعلیحضرت)

یہ تو کتب حدیث پر امام احمد رضا کے حواشی ہیں ان کے علاوہ امام احمد رضا بریلوی نے دیگر علوم و فنون کی سینکڑوں کتابوں پر حواشی تحریر فرمائے ہیں۔

ان کے حواشی اور تعلیقات خود ان کی ذاتی تحقیق و تدقیق کا نتیجہ ہیں جو ان کے ذہن رسا اور جودت طبع اور اسلوب تحقیق کے آئینہ دار، اور تحقیقات رفیعہ تدقیقات بدیعہ، تنقیحات جلیلہ، اور تشریحات جمیلہ پر مشتمل ہیں۔

عام مصنفین کے حواشی کی طرح متون و شروح سے ماخوذ نہیں بلکہ ان کے حواشی خود ان کے افادات و افاضات ہیں لہذا ان کے حواشی بھی ایک مستقل تصنیف کی حیثیت رکھتے ہیں۔

امام احمد رضا اپنے زمانہ طالب علمی میں ایک دن اصول فقہ کی مشہور کتاب 'مسلم الثبوت' کا مطالعہ کر رہے تھے کہ آپ کے والد ماجد خاتم المحققین حضرت مولانا نقی علی خاں صاحب علیہ الرحمہ کا تحریر کیا ہوا اعتراض و جواب نظر سے گزرا آپ نے کتاب مذکور کے حاشیہ پر اپنا ایک مضمون

Marfat.com

تحریر فرمایا جس میں متن کی ایسی تحقیق و وضاحت فرمائی کہ سرے سے اعتراض وارد ہی نہ تھا، پھر جب پڑھنے کے لئے حضرت والد ماجد کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت مولانا کی نگاہ امام احمد رضا کے تحریر کردہ حاشیہ پر پڑی دیکھ کر ان کو اتنی مسرت ہوئی کہ اٹھ کر سینے سے لگالیا اور فرمایا احمد رضا، تم مجھ سے پڑھتے نہیں ہو بلکہ مجھ کو پڑھاتے ہو۔ (حیات اعلیحضرت)

امام احمد رضا نے حدیث و فقہ اور دیگر فنون کی کتابوں پر حواشی تحریر کرنے کے ساتھ ساتھ تفاسیر کی بڑی بڑی کتابوں پر بھی حواشی حوالۂ قلم کئے ہیں

مثلاً حاشیہ تفسیر بیضاوی، حاشیہ عنایت القاضی، حاشیہ معالم التنزیل، حاشیہ الاتقان، حاشیہ الدر المنثور، حاشیہ تفسیر خازن، حاشیہ تفسیر کبیر وغیرہ۔

ان حواشیٔ تفاسیر کے علاوہ ان کی عظیم یادگار ترجمہ قرآن، کنزالایمان، اور تفسیر سورۂ و الضحیٰ بھی ہے۔ چنانچہ امام احمد رضا خود فرماتے ہیں

سورۂ والضحیٰ کی چند آیتوں کی تفسیر میں نے اسی جز تک لکھ کر چھوڑ دیا کہ اتنا وقت کہاں سے لاؤں کہ پورے قرآن مجید کی تفسیر لکھ سکوں۔ (حیات اعلیٰ حضرت)

اگر ان کی پوری زندگی اور ان کی تمام تصانیف کا محاسبہ و تجزیہ کیا جائے تو ہر ساڑھے پانچ گھنٹے میں ایک کتاب موجود ہوتی ہوئی نظر آئے گی جب کہ ان کی نادر روزگار تصانیف میں بعض ہزار ہزار صفحات کی بھی ہے۔

ان کی سرعت تحریر اور قوت استحضار و استدلال کی زندۂ جاوید تصویر 'الدولۃ المکیہ' ہے جو مکہ مکرمہ میں صرف ساڑھے آٹھ گھنٹے کی قلیل مدت میں انہوں نے تحریر فرمائی اور وہ چار سو سے زائد صفحات پر مبسوط ہے۔ جب کہ اس وقت ان کے پاس حوالے کے لئے کوئی کتاب موجود نہ تھی مگر جب علم غیب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مشتمل رسالہ "الدولۃ المکیہ" پر نظر پڑتی ہے تو دلائل و براہین کے انبار دیکھ کر حیرت و استعجاب کی انتہا نہیں رہتی اور یہی وہ رسالہ ہے جس نے علمائے حرمین کو انگشت بدنداں کر دیا۔

اور ان کی سرعت تحریر و زود نویسی کا عالم یہ تھا کہ چار شخص ان کے مسودات کو مبیضہ کرنے میں مصروف و منہمک رہتے لیکن ان چاروں میں سے کوئی بھی ایک ایک مبیضہ تیار نہیں کر پاتا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کا پانچواں مسودہ تیار ہو جاتا۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء۔

حقیقت یہ ہے کہ دین کے مجدد کے لئے قرآن و حدیث کے علوم میں جس قدر عبور کی

Marfat.com

ضرورت ہوتی ہے اس سے کہیں زیادہ اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام احمد رضا کو قرآن وحدیث میں عبور عطا فرمایا تھا۔

غرضیکہ امام احمد رضا کا علمی پایہ اتنا بلند ہے کہ جلیل القدر علماء فرماتے ہیں کہ گزشتہ چار سو سال کے اندر کوئی ایسا جامع عالم نظر نہیں آیا۔

موافقین کا تو کہنا ہے ہی معاندین و مخالفین بھی امام احمد رضا کا علمی لوہا تسلیم کرتے ہیں۔

حضرت شیر بیشۂ سنت مناظر اسلام مولانا حشمت علی خاں صاحب لکھنوی ثم پیلی بھتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ایک زمانہ ایسا بھی گزرا ہے کہ آپ پیشوایان وہابیہ مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی عبدالشکور کاکوروی وغیرہ کے معتقد تھے اور مدرسہ فرقانیہ لکھنؤ میں علماء وہابیہ سے تعلیم حاصل کررہے تھے اسی زمانہ کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں کہ

اعلیٰ حضرت (امام احمد رضا) کی تدقیقات فقہیہ و تحقیقات حدیثیہ اس بلند پائے کی تھیں کہ میں نے خود دیکھا کہ میرے وہابی استادوں کے سامنے جب فقہ یا حدیث کا کوئی نامنقح مشکل مسئلہ آجاتا تو حضور امام احمد رضا قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رسائل مبارکہ کی طرف رجوع کرکے انہیں میں دیکھ دیکھ کر اپنی مشکلات آسان کرتے، میری بدنصیبی کہ میں بھی اس وقت دیوبندی وہابیوں میں رہ کر وہابی گرو گھنٹالوں رشید احمد گنگوہی، قاسم نانوتوی، خلیل احمد انبیٹھی، اشرف علی تھانوی کا معتقد ہوگیا تھا اور حضور امام احمد رضا قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عزت و عظمت میرے دل میں قطعاً نہ تھی، مجھے میرے خبیث وہابی استادوں نے یہ ذہن نشیں کرادیا تھا کہ گنگوہی، نانوتوی، انبیٹھی اور تھانوی یہ چاروں خبثاء پیشوایان اہل اسلام ہیں، اور حضور امام احمد رضا قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ محض براہ بغض و حسد ان چاروں کو اور ان چاروں کے مریدین ومعتقدین کو کافر و مرتد کہتے ہیں و العیاذ باللہ و سبحنہ تعالیٰ۔

ان طواغیت اربعہ دیوبندیت، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھی اور اشرف علی تھانوی کے اقوال کفریہ یقینیہ کی مجھے میرے وہابی استادوں نے مطلقاً خبر نہ دی تھی، بہرحال وہ ملایان دیوبندیہ اکثر و بیشتر حضور امام احمد رضا قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتب مبارکہ سے مدد لیا کرتے تھے ایک مرتبہ میں نے اپنے ان خبیث اساتذہ لعنھم اللہ تعالیٰ سے کہا آپ لوگوں کے کہنے کے مطابق تو یہ شخص (یعنی امام احمد رضا) بدعتیوں کا سردار ہے اور دیوبندی عالموں کو کافر کہتا ہے اور اپنے مریدوں کے سوا کسی کو مسلمان نہیں سمجھتا پھر آپ لوگ ایسے شخص کی کتابیں کس لئے

Marfat.com

دیکھتے ہیں تو ان بے ایمانوں نے جواب دیا کہ اس شخص میں صرف اتنا ہی عیب ہے کہ ہمارے اکابر (گنگوہی، نانوتوی، تھانوی وغیرہ) کو کافر کہتا ہے ورنہ فقہ وحدیث وغیرہ تمام علوم دینیہ میں ہندوستان بھر کے اندر اس کے برابر اور اس کے جوڑ کا کوئی شخص نہیں ہم لوگ اگرچہ اس شخص کے مخالف ہیں لیکن پھر بھی اس کے علمی دلائل و تحقیقات کے محتاج ہیں۔ (ترجمان اہلسنت پنجم تا دہم، ص ۸۸، بحوالہ سوانح امام احمد رضا، ص ۱۱۵)

قوت حافظہ: اللہ تبارک و تعالیٰ نے امام احمد رضا عظیم البرکت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بے مثال اور حیرت انگیز قوت حافظہ عطا فرمایا تھا یہی وجہ ہے کہ زور مطالعہ اور یادداشت کا عالم یہ تھا کہ جو کتاب بھی ایک مرتبہ پڑھ لیتے تو اسے زندگی بھر نہیں بھولتے تھے اسی لئے انہیں کسی چیز کا حوالہ کسی کتاب سے دینے کے لئے ورق گردانی اور تلاش و جستجو کی ضرورت نہیں پڑتی تھی بلکہ ایک مرتبہ کا مطالعہ اس کے صفحہ نمبر وغیرہ کے حوالے کو کافی ہوتا تھا۔ اس لئے ان کی تحریر کی روانی و تسلسل سے اندازہ ہوتا ہے کہ کتاب سامنے رکھ کر حوالہ نقل نہیں کرتے بلکہ اپنی یادداشت کی بناء پر ہی حوالوں کا اندراج فرماتے تھے گویا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چودھویں صدی کا عظیم و جلیل مجدد ہے اور انہیں پوری تیرہ صدیوں کی اسلامی کتابیں از بر و حفظ ہیں کہ جب جس کی ضرورت پڑتی ہے بلا چوں وچرا بغیر تامل کے لکھتے بھی ہیں اور بتاتے بھی ہیں کہ جب کبھی کوئی کسی کتاب کا حوالہ دریافت کرتا تو امام احمد رضا فرماتے کہ فلاں کتاب کے فلاں صفحے پر فلاں سطر میں یہ عبارت یا یہ جزئیہ موجود ہے۔ جب کتاب کھولی جاتی تو وہی ملتا جو امام احمد رضا نے بتایا تھا۔

یہاں پر عقل و خرد حیران ہے کہ ایک حافظ قرآن جس نے برسوں کی بڑی محنت و عرق ریزی کے بعد حفظ قرآن مکمل کیا اگر اس سے پوچھا جائے کہ فلاں آیت کونسے پارے میں ہے تو وہ یہ تو بتادے گا کہ یہ آیت فلاں پارہ فلاں رکوع اور جس قرآن میں اس نے حفظ کیا ہے اس کے داہنی یا بائیں طرف ہے مگر یہ ہرگز نہ بتا سکے گا کہ یہ آیت کون سے صفحے پر اور کونسی سطر میں ہے۔

خاتم المحدثین حضرت علامہ محدث سورتی پیلی بھیتی کے یہاں کا مشہور واقعہ جس میں یہ ہے کہ امام احمد رضا نے "عقود الدرریہ فی تنقیح فتاوی الحامدیہ" جو چھ سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے صرف ایک شب میں مطالعہ کر لیا اور فرمایا کہ تین مہینے تک تو اس کی سطر سطر لکھ دوں گا اور اس کا مفہوم تو زندگی بھر کے لئے محفوظ ہو گیا۔

Marfat.com

امام احمد رضا کا حفظ قرآن بھی ایک حیرت انگیز باب ہے کہ صرف ایک مہینے کی مدت میں پورا قرآن حفظ کر لیا اور یاد کرنے کا طریقہ یہ رہا تھا کہ رمضان کا مہینہ تھا۔ مغرب و عشاء کے درمیان یاد کرتے پھر اسے تراویح میں سنا دیتے اسی طرح ۲۹ رمضان بھی گزرے اور انہوں نے حفظ قرآن مکمل بھی کر لیا۔ یہ سب خداداد ذہانت و صلاحیت کا نتیجہ نہیں تو اور کیا ہے۔

مراتب حدیث پر قدرے گفتگو ہونے کے بعد اندازہ ہوگا کہ حدیث دانی میں امام احمد رضا کا مقام رفیع اوج ثریا سے کتنا بلند و بالا ہے۔

مراتب احادیث صحیحہ

تمام احادیث صحیحہ صحت میں شریک ہونے کے باوجود ایک ہی مرتبہ میں نہیں ہوتیں اس لئے کہ ایک طبقہ و درجہ کے رواۃ بھی اپنے اوصاف میں باہم فرق مراتب رکھتے ہیں اس وجہ سے احادیث صحیحہ کے متعدد مراتب ہیں جو بالترتیب اعلیٰ سے ادنیٰ کی طرف ذکر کئے جا رہے ہیں۔

۱۔ وہ حدیث جو اصح الاسانید میں سے کسی کے ذریعہ مروی ہو۔

۲۔ وہ حدیث جو ایسے رواۃ کے واسطے سے مروی ہو جو پہلے درجہ والوں سے کم مرتبہ کے ہوں جیسے حماد بن مسلمہ کی روایت بواسطہ ثابت حضرت انس سے۔

۳۔ وہ حدیث جو ایسے رواۃ کے واسطے سے مروی ہو جن میں ثقاہت کا ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ پایا جاتا ہے جیسے سہیل بن ابی صالح کی روایت بواسطہ پدر خود حضرت ابوہریرہ سے۔

اسی فرق مراتب کی تفصیل کے تحت حدیث صحیح کے بایں طور سات مراتب ذکر کئے جاتے ہیں۔

۱۔ وہ حدیث جو صحیح بخاری و صحیح مسلم دونوں میں مذکور ہو۔

۲۔ وہ حدیث جو صرف صحیح بخاری میں مذکور ہو۔

۳۔ وہ حدیث جو صرف صحیح مسلم میں مذکور ہو۔

۴۔ وہ حدیث جو بخاری و مسلم میں رعایت کردہ شرائط کے مطابق ہو۔

۵۔ وہ حدیث جو صرف بخاری کی شرط کے مطابق ہو۔

۶۔ وہ حدیث جو صرف مسلم کی شرط کے مطابق ہو۔

۷۔ وہ حدیث جس کو ان دونوں کے علاوہ دوسرے محدثین نے صحیح قرار دیا ہو۔

Marfat.com

یہ تفاوت مراتب محض ان دونوں کتابوں کے مرتبہ کے پیش نظر ہے ورنہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر حال میں اس ترتیب کا لحاظ کیا جائے گا بلکہ کبھی دوسرے قرائن کی بنا پر کسی نیچے کی قسم کے تحت آنے والی حدیث کو اوپر والی پر ترجیح دی جاتی ہے۔

مثلاً مسلم کی وہ روایت جو مشہور ہو مسلم و بخاری دونوں کی ذکر کردہ اس روایت پر راجح ہوگی جو غریب ہو، ایسے ہی ایک حدیث اگر صحیح ترین اسانید میں سے کسی کے ذریعہ مروی ہو اور بخاری و مسلم میں مذکور نہ ہو تو وہ موضوع سے متعلق اس حدیث پر راجح ہوگی جسے دونوں میں سے کسی ایک نے ذکر کیا ہو۔

صحت کی معرفت شرائط کے علاوہ مزید کسی شرط کو ان حضرات نے کہیں ذکر نہیں فرمایا ہے، لیکن محققین علماء نے ان کے طریق کار سے یہ سمجھا ہے کہ ان دونوں حضرات نے مزید چند امور کی بھی رعایت فرمائی ہے، جن میں سے بعض دونوں کے نزدیک "متفق علیہ" ہیں جن کو "شروط شیخین" کہا جاتا ہے، اور بعض ہر ایک کی انفرادی ہیں جن کو 'شرط بخاری' اور 'شرط مسلم' سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

وہ امور کیا ہیں۔ محققین نے مختلف باتیں کہی ہیں۔ نووی، ابن صلاح اور ابن حجر کے نزدیک اس کی معتمد تعبیر یہ ہے کہ ان کی شروط کے مطابق حدیث کے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حدیث دونوں میں مذکور اسناد، یا کسی کی اسناد کے واسطے سے مروی ہو، اور ساتھ ہی یہ کہ ان دونوں حضرات نے اپنے رواۃ سے نقل روایت میں جس کیفیت کا اہتمام والتزام کیا ہے، اس کی بھی پوری پوری رعایت ہو۔

امام بخاری و امام مسلم کی طرح دیگر ائمہ محدثین نے بھی بعض امتیازی شرطوں کی رعایت رکھی ہے اور "شروط ائمہ" بھی ایک فن ہے جس پر محققین نے حسب موقع تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی ہے اور بعض حضرات نے مستقل کتب و رسائل تصنیف فرمائے ہیں۔ جیسے حازمی کی "شروط الائمة الخمسة" جس میں انہوں نے پانچ اماموں یعنی بخاری، مسلم، ابوداؤد اور ترمذی و نسائی نے اپنی کتابوں میں جن شرائط کو ملحوظ رکھا ہے ان کو جمع کیا ہے۔ (علوم الحدیث ملخصاً)

معرفت حدیث کے بعد معرفت رواۃ کا مرتبہ ہے، بلکہ رواۃ کے ثقہ و غیر ثقہ ہونے کے باعث حدیث پر گفتگو ہوتی ہے، یعنی اگر راوی اگر ثقہ ہے تو حدیث صحیح قرار پاتی ہے اور راوی اگر غیر ثقہ ہے تو حدیث ضعیف ہوتی ہے ورنہ نفس حدیث میں ضعف و سقم نہیں ہوتا، اس لئے کسی

Marfat.com

حدیث کے بارے میں محدثین کا یہ کہنا کہ یہ حدیث "صحیح نہیں" یہ مطلب نہیں ہوتا کہ یہ حدیث موضوع یا باطل یا بے اصل ہے بلکہ ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ حدیث کی سب سے اعلیٰ قسم صحیح لذاتہ نہیں، ہو سکتا ہے صحیح لغیرہ ہو، یا حسن لذاتہ ہو، یا حسن لغیرہ ہو، کیونکہ محدثین کی اصطلاح خاص میں صحیح اس حدیث کو کہتے ہیں جو اپنے تمام اوصاف و کمال میں اعلیٰ درجے پر فائز ہو۔

بعض گمراہ اور نااہل لوگ عوام کو مغالطے میں ڈالنے کے لئے یہ کہتے ہیں کہ دیکھو فلاں کتاب میں لکھا ہے کہ یہ حدیث 'صحیح نہیں' یعنی غلط و باطل ہے ایسا ہرگز نہیں بلکہ یہاں بھی 'صحیح نہیں' سے مراد یہ ہے کہ وہ حدیث صحیح لغیرہ یا حسن لذاتہ و حسن لغیرہ یا ضعیف ہے، نہ کہ غلط و بے اصل ہے یہ ضال و مضل لوگ اسی حدیث کے بارے میں کہتے ہیں کہ 'صحیح نہیں' جو ان کے مطلب کے بظاہر مخالف اور بعض مراسم اہلسنت کے موافق ہوتی ہے۔

محدثین کا کسی حدیث پر جرح صرف اس سند کے ساتھ خاص ہوتا ہے جس پر جرح کیا گیا ہے۔ ایسا بہت ہے کہ کسی حدیث پر اس کی ایک سند کے لحاظ سے ضعیف بلکہ موضوع تک ہونے کا حکم لگا دیا گیا مگر دوسری سند سے وہ ثابت ہے۔ جیسے میزان الاعتدال میں ہے کہ امام احمد بن حنبل نے حدیث 'طلب العلم فریضۃ' کو کہا کہ یہ کذب ہے مگر علامہ ذہبی نے فرمایا یہ حکم اس مخصوص سند کے اعتبار سے ہے جس میں ابراہیم بن موسیٰ المروزی ہے۔ ورنہ یہ حدیث دوسرے طرق سے ثابت ہے اگرچہ وہ سب ضعیف ہیں۔

اسی طرح حدیث "الصلاۃ بالسواک خیر من سبعین صلاۃ" کو علامہ ابن عبدالبر نے تمہید میں باطل کہا، مگر علامہ سخاوی نے فرمایا یہ حکم اس سند کے لحاظ سے ہے۔ علامہ نووی فرماتے ہیں ان روایات

الضعیف یکون فیه الصحیح و الضعیف و الباطل فیکتبونها ثم تمیز اهل الحفظ و الاتقان بعض ذلك من بعض و ذلك سهل علیهم معروف عندهم و لهذا احتج السفیان الثوری حین نهی عن الروایة عن الکلبی فقیل له انت تروی عنه فقال انا اعرفه صدقه عن کذبه۔

ضعیف راوی کی روایتوں میں صحیح بھی ہوتی ہیں اور ضعیف و باطل بھی، محدثین ان سب کو سے یَن پھر اہل حفظ و اتقان ان کو ایک دوسرے سے الگ کر دیتے ہیں یہ ان کے لئے آسان ہے اور ان کے نزدیک روزمرہ کا کام ہے، اسی دلیل سے سفیان ثوری نے اس وقت استدلال کیا جب انہیں کلبی کی روایت قبول کرنے سے منع کیا گیا اور کہا گیا آپ اس سے روایت کرتے ہیں فرمایا میں اس کے سچ کو جھوٹ سے امتیاز کر لیتا ہوں۔ (شرح مسلم، ج ۱، ص ۲۱، بحوالہ مقدمہ ترجمہ بخاری)

Marfat.com

البتہ حدیث اگر موضوع ہے اور وہ چاہے کتنے ہی طرق سے مروی ہو اگر سب طرق پر موضوع ہی ہے تو وہ علی حالہ ناقابل اعتبار و استناد رہے گی اس لئے کہ کذب سے کذب کی تقویت نہیں ہو سکتی، پھر یہ کہ حدیث موضوع معدوم ہے اور معدوم نیست محض کو کوئی بھی قوی نہیں کر سکتا۔

اس کی پوری تحقیق و تفصیل رسالہ 'منیر العین' اور اس کے تعارف میں موجود ہے۔

روایان حدیث کی معرفت و شناخت اور فن اسماء الرجال میں بھی امام احمد رضا امام احمد رضا بریلوی اپنے ممتاز وصف کے ساتھ نہایت بلند و بالا مقام پر فائز نظر آتے ہیں اس کے ثبوت پر ان کی تصنیفات حدیثیہ شاہد و گواہ ہیں بالخصوص رسالہ 'حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلاتین' میں روایان حدیث پر جو جرح و تعدیل اور بحث و تمحیص کی گئی ہے وہ مجدد ملت ہی کا حصہ ہے، اس رسالے کے تعارف میں اس سلسلے کی کچھ ابحاث پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

فن اسماء الرجال سے متعلق جتنے علوم و معارف ہیں ان سب پر امام احمد رضا کو مہارت و دستگاہ حاصل تھی۔ اس لئے علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا امام احمد رضا کی طرح اسماء الرجال کا جاننے والا پچھلے چار سو سال میں پیدا نہیں ہوا کیونکہ وہ اس فن میں نابغہ روزگار تھے۔

علوم و فنون میں فن اسماء الرجال کو نہایت ادق و مشکل مانا جاتا ہے کہ برسوں کی مشق مسلسل کے بعد ہی کوئی اس فن میں عبور و ترقی حاصل کر سکتا ہے مگر امام احمد رضا کی خداداد صلاحیت و استعداد اور ان کی شوکت علمی کے سامنے اس فن کی مسلمہ صعوبت و دشواری بھی سہل انگیز معلوم ہوتی ہے گویا محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے صرف اسی فن کے حصول و بقا کے لئے زندگی بھر جہد مسلسل و سعی پیہم کی ہے۔ حالانکہ ان کے معمولات زندگی پر نگاہ ڈالنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ جس طرح دوسرے علوم کی طرف توجہ رہتی اسی طرح اس فن کی طرف بھی، یہ سب عطائے ربانی کی جلوہ سامانیاں ہیں جو مجدد دین و ملت کو حاصل ہیں۔

اس فن کی خصوصیات سے متعلق قدرے تفصیل و تحقیق کے بعد امام احمد رضا کی خصوصیتیں اور بھی واضح و ظاہر ہوں گی۔

بیان راوی

احادیث کی نقل کا ذریعہ اس کے رواۃ ہیں اس لئے حدیث کی صحت و عدم صحت، مقبولیت و عدم مقبولیت کے علم کی اولین بنیاد رواۃ ہی ہیں یہی وجہ ہے کہ محدثین نے روایت کے

Marfat.com

معاملہ میں ایسی توجہ دی کہ وہ اقوام عالم کی علمی تاریخ میں ایک بے مثال ونادر چیز ہے۔

روایان حدیث کی شخصیات اور ان کے حالات زندگی کا علم ایک اہم چیز ہے اس لئے کہ جب تک کسی شخصیت کا امتیاز نہ ہوگا اس کے حق میں شرائط مقبولیت کے وجود وعدم وجود اور ہر ایک کے مراتب کی تحقیق نہیں ہو سکتی، ان حالات کو عموماً جرح و تعدیل، کی کتابوں میں سے لیا گیا ہے لیکن اس کے تحت مختلف امور اور امتیازی چیزوں کو لے کر بہت سے محدثین نے مستقلاً کام بھی کیا ہے اور کتابیں لکھی ہیں اس سلسلہ کے بعض اہم علوم حسب ذیل ہیں۔

۱۔ معرفت صحابہ ۲۔ معرفت تابعین ۳۔ معرفت برادران وخواہران ۴۔ معرفت متفق ومفترق ۵۔ معرفت مؤتلف ومختلف ۶۔ معرفت متشابہ ۷۔ معرفت مہمل ۸۔ معرفت مبہمات ۹۔ معرفت وجدان ۱۰۔ معرفت مذکورین باسماء یا صفات مختلفہ ۱۱۔ معرفت اسمائے مفردہ وکنیت والقاب ۱۲۔ معرفت اسماء مشہورین بکنیات ۱۳۔ معرفت القاب ۱۴۔ معرفت منسوبین بسوئے غیر پدر ۱۵۔ معرفت نسبتہائے خلاف ظاہر ۱۶۔ معرفت تواریخ رواۃ ۱۷۔ معرفت خلط کنندگان از ثقات ۱۸۔ معرفت طبقات علماء ورواۃ ۱۹۔ معرفت موالی ۲۰۔ معرفت رواۃ ثقات وضعفاً ۲۱۔ معرفت اوطان وممالیک رواۃ۔

ان علوم اور ان جیسے وہ تمام علوم جو راویان حدیث کی زندگی پر مکمل روشنی ڈالتے ہیں ان کے مجموعہ کو علم اسماء الرجال کہتے ہیں (وہ علم جس کے ذریعہ رجال حدیث یعنی راویان حدیث سے واقفیت حاصل ہوتی ہے)

یہ ذہن نشین رہے کہ اس کے تحت صرف انہیں رواۃ کے حالات مذکور ہیں جو ابتدائی چند صدیوں میں واسطہ در واسطہ ایک دوسرے تک احادیث وآثار کو منتقل ونقل کرتے رہے، اس کے تحت عہد صحابہ سے لے کر بعد کے ایک طویل عرصہ تک انہیں لوگوں کے حالات مذکور ہیں جو ابتدائی عہد کے محدثین کے انداز پر احادیث کی نقل وروایت اور درس وتدریس کا کام کرتے رہے یعنی جو اپنی ذات سے لے کر صحابہ و حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک کے تمام واسطوں کے ذکر کے ساتھ کسی حدیث کی نقل وروایت کا کام کریں خواہ حفظ وداشت کی بنیاد پر ہو یا تحریر اور اپنی مؤلفات کی مدد سے۔ (اسماء الرجال ص ۱۰، بحوالہ الاصابہ)

موجودہ عہد کا جو طریقہ اب درس حدیث میں رائج ہے کہ کوئی کتاب لے کر پڑھادی جاتی ہے اور اس کی سند ومتن پر کلام کیا جاتا ہے۔ اور پڑھانے والوں اور کتاب کے مؤلف کے درمیانی

Marfat.com

واسطوں سے کوئی بحث نہیں ہوتی اور نہ ان پر کلام ہوتا ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ اب تالیف شدہ کتابوں پر ہی مدار اعتماد ہے۔ اس لئے ان آخری عہدوں کے ان لوگوں کے حالات اس کے تحت نہیں آتے جو مذکورہ رواج کے مطابق اس کام کو کرتے رہے ہیں اور کرتے ہیں۔ جن راویان حدیث کے حالات ان کتابوں میں ہیں ان کی مجموعی تعداد پانچ لاکھ ذکر کی گئی ہے اور ان کا زمانہ ۱۲ھ سے لے کر ۱۳۰۰ھ تک پہنچا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کو یہ تمام علوم و معارف حدیث حاصل تھے اور ان فنون عالیہ کی عظیم خدمات ہی ان کے تجدیدی کارناموں کی زریں شناخت ہے اور ان علوم و معارف پر جہاں عظماء محدثین کی تصنیفات ملتی ہیں وہیں پر امام احمد رضا نے بھی ان سے متعلق حسب ضرورت مستقلاً کتابیں تصنیف کی ہیں اور جگہ جگہ دیگر تصنیفات حدیثیہ میں ضمناً ان کے جلوئے موجزن نظر آتے ہیں پھر وہ حواشی و تعلیقات ان کے سوا ہیں جو انہوں نے کتب حدیث پر رقم کئے ہیں۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام احمد رضا علم حدیث میں ہمہ قسم کی معلومات کے حامل تھے، حدیث کے تمام طرق ان کی نظر میں ہوتے تھے ایک روایت جتنی اسانید سے مروی ہے امام احمد رضا کو ان سب پر عبور تھا۔

یہ محدثین کرام کے حزم و احتیاط کی بات تھی کہ انہوں نے راویوں کے حالات جاننے کے لئے معیار و کسوٹی متعین کی اور ان پر جرح و تعدیل کر کے تجزیاتی جائزہ پیش کیا جس سے راویوں کی ثقاہت و غیر ثقاہت کا علم و اندازہ ہو اور نہ حدیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحت و عدم صحت کے درمیان امتیاز کرنا مشکل و دشوار ہو جاتا ہے اور موضوع و غیر موضوع حدیثیں آپس میں مخلوط و ممتزج ہو کر درجۂ اعتبار سے ساقط و خارج ہو جاتیں اس طرح بہت ساری چیزیں ہمارے شعبہائے زندگی میں حارج ہو جاتیں جن کے لئے ہمیں فرمان نبوی اور اسوۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ضرورت ہے جو ہمارے تمام ابواب زندگی میں راہبر و راہنما ہیں۔

حدیث کی صحت و عدم صحت اور رواۃ حدیث کا لحاظ کرتے ہوئے کتب حدیث کو مختلف اور الگ الگ طبقوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور ہر طبقے کی علیحدہ شناخت بھی قائم کی گئی ہے تاکہ اسماء کتب ہی سے اندازہ ہو جائے کہ یہ کتاب کون سے طبقہ کی ہے اور اس کی حدیثیں کس درجۂ صحت پر ہیں اور راویان حدیث کی ثقاہت کس حد تک ہے۔

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے کسی بھی شرعی مسئلہ کو استدلال کا جامہ پہناتے وقت ان

Marfat.com

طبقوں اور درجوں کا خاص خیال رکھا ہے کہ استدلال کے وقت سب سے پہلے آیات قرآنیہ کے بعد پہلے طبقہ کی کتابوں سے حدیثیں اخذ کیں پھر دوسرے طبقے کی کتابوں سے اسی طرح تیسرے اور چوتھے طبقے کی کتابوں سے بھی، اس لئے ان کی کتابوں میں ہمہ جہت کتب حدیث سے حدیثیں منقول وماخوذ نظر آتی ہیں جو ان کے استدلال وسلامتی فکر اور اصابت رائے پر دال ہیں۔ ذیل میں مختلف طبقات کی کتابیں ملاحظہ فرمائیں۔

کتب حدیث کے طبقات

تمام کتب حدیث کے چار طبقات ہیں جن کی بنیاد احادیث کی صحت کے ساتھ ہر عہد میں ان کی مقبولیت وشہرت ہے

پہلا طبقہ : مؤطا امام مالک اور بخاری و مسلم، یہ وہ کتابیں ہیں جو سب سے زیادہ صحیح اور مشہور ومقبول ہیں۔

مؤطا میں جو روایات منقول ہیں وہ اگرچہ سب کی سب مرفوع نہیں ہیں اور نہ ہی متصل ہیں مگر تحقیق سے سب کی صحت اور اتصال ثابت ہے۔

اور امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ بخاری شریف کی تمام حدیثیں صحیح نہیں ہیں بلکہ ان میں سے بعض ضعیف بھی ہیں۔ (فتاوی رضویہ جلد دوم)

امام احمد رضا کا یہ فرمانا حدیث وسند اور طرق حدیث پر کثرت اطلاع کا سبب ہے۔

دوسرا طبقہ : ابوداؤد، نسائی اور ترمذی، یہ وہ کتابیں ہیں جو شہرت ومقبولیت میں پہلی تین کتابوں کے بعد ہیں اور ان میں ضعیف احادیث کا تناسب طبقہ اولی کی کتابوں سے زیادہ ہے۔

تیسرا طبقہ : مذکورہ بالا چھ کتابوں سے پہلے اور ان کے بعد مختلف انداز پر تصنیف کی جانے والی وہ کتب حدیث جو اگرچہ غیر معروف نہیں لیکن پہلی چھ کی طرح مقبول اور متعارف بھی نہیں ہیں اور ان میں عموماً ہر قسم کی احادیث مذکور ہیں جیسے مصنف عبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند ابی یعلی، مسند عبد بن حمید، مسند ابی داؤد طیالسی، مسند امام شافعی، سنن ابن ماجہ، سنن دارمی، سنن دار قطنی، سنن بیہقی وطحاوی اور طبرانی کی کتابیں۔

Marfat.com

چوتھا طبقہ : ابن حبان کی کتاب الضعفاً، ابن عدی کی کامل، اور حاکم وابن مردویہ، وخطیب وابن شاہین، اور دیلمی وابو نعیم کی تمام تصنیفات وغیرہ یہ وہ کتابیں ہیں جن میں ایسی حدیثیں جمع کی گئی ہیں کہ یا تو متقدمین کو پوری تحقیق و جستجو کے بعد ان کی اصل کا علم نہیں ہو سکا اور یا اصل کی تو تحقیق ہو گئی مگر ایسے عیوب کے ساتھ کہ ان عیوب کے ہوتے ہوئے ان احادیث کو جمع کرنا اور ذکر مناسب نہیں تھا، اس لئے متقدمین نے اپنی کتابوں میں ان حدیثوں کو ذکر نہیں کیا۔ (علوم الحدیث)

پانچواں طبقہ : ان کتابوں کا ہو سکتا ہے جو زبان زد عوام و خواص ہیں اور ان کا تذکرہ مذکورہ بالا چار طبقات کی کتابوں میں سے کسی میں بھی نہیں ہے۔ ان میں سے پہلے دو طبقہ کی کتابوں سے ہی عموماً علماء کا تعلق رہا ہے اور یہی کتابیں ان کی علمی کاوشوں، شروح وتحشیہ اور تحقیقات کا مرکز و محور رہی ہیں۔ اور تیسرے طبقہ کی کتابوں سے پہلے دو طبقات کی کتابوں میں مذکور احادیث کی مؤید روایات تولی جاتی رہیں۔ باقی تحقیق و عمل اکابر محدثین اور ائمہ فن کا کام رہا ہے۔ چوتھے طبقہ سے متقدمین اور محققین کو دلچسپی نہیں رہی بلکہ متأخرین نے ان کو اپنی دلچسپیوں کا مرکز و محور بنایا۔

کتب احادیث کے ان طبقات کا یہ مطلب نہیں کہ بعد کے طبقات کی حدیثیں باطل و نامقبول ہیں بلکہ اس سے مقصود صرف کتب احادیث کا ایک اجمالی تعارف ہے، ورنہ طبقہ رابعہ تک کی کتابوں میں حسن بلکہ صحیح احادیث بھی بکثرت موجود ہیں۔ خود شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے امام حاکم کی مستدرک کو طبقہ رابعہ میں داخل مانا حالانکہ اس کی اکثر احادیث اعلیٰ درجے کی صحیح و حسن ہیں بلکہ اس میں صدہا احادیث شیخین امام بخاری و مسلم کی شرط پر ہیں۔

امام احمد رضا کے علوم وفنون میں تبحر اور ان کے تجدیدی کارناموں ہی کا نتیجہ تھا کہ علمائے حرمین شریفین نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی جلالت علمی کو دیکھ کر ان سے سندیں واجازتیں لکھوائیں۔ اور انہوں نے حرمین مقدس وغیرہ کے جن کثیر علماء کو سندیں اور اجازتیں دی ہیں، ان میں سے جن سندوں اور اجازت ناموں کی نقلیں لی جا سکیں وہ سب "الاجازاۃ المتینۃ لعلماء بکۃ والمدینۃ" میں طبع ہو چکی ہیں۔

علمائے مکہ ومدینہ کے مابین امام احمد رضا کا مشہور و مقبول اور نمایاں حیثیت سے متعارف ہونا کوئی کم اعزاز و شرف کی بات نہیں ہے کیونکہ عربی النسل علماء کا کسی ہندی عالم کی عزت افزائی اور

Marfat.com

قدر شناسی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھنا ان کی شوکت علمی کا لوہا تسلیم کرنا ہے۔ جب کہ امام احمد رضا سے پہلے بھی بڑے بڑے ہندی علماء وہاں گئے اور علمائے حرمین سے ملاقاتیں بھی ہوئیں مگر جو پذیرائی امام احمد رضا کو حاصل ہوئی وہ کسی اور کے حصے میں نہیں آئی۔

شیخ الدلائل حضرت مولانا شاہ عبدالحق مہاجر مکی علیہ الرحمہ کے مخلص شاگرد حضرت مولانا کریم اللہ مہاجر مدنی علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ ہم سالہا سال سے یہاں مدینہ طیبہ میں مقیم ہیں اطراف و آفاق سے علماء آتے ہیں اور جوتیاں چٹخاتے چلے جاتے ہیں کوئی بات نہیں پوچھتا، لیکن اعلیٰ حضرت کے پہنچنے سے پہلے ہی علماء تو علماء اہل بازار تک آپ کی زیارت و ملاقات کے مشتاق تھے۔ (سوانح اعلیٰ حضرت)

ذیل میں امام احمد رضا بریلوی کی سند حدیث و سند روایت ملاحظہ ہو جو نہایت جامع ہے۔

سند حدیث مسلسل بالاولیت

حضور نبی اکرم نور مجسم شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

|

حضرت ابو قابوس مولیٰ عبداللہ بن عمرو بن العاص

|

حضرت سفیان بن عمرو بن دینار

|

حضرت سفیان بن عیینہ

|

حضرت عبدالرحمٰن بن بشر بن الحکم

|

حضرت ابو حامد احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال البزار

|

حضرت ابو طاہر محمد بن محمد محمش الزیادی

|

حضرت ابو صالح احمد بن عبدالملک المؤذن

|

حضرت ابو سعید اسماعیل بن ابوالصالح احمد بن عبدالملک نیشاپوری

|

حضرت حافظ ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی الجوزی

|

حضرت ابوالفرج عبداللطیف بن عبدالمنعم الحرانی

|

حضرت ابوالفتح محمد بن ابراہیم الکبریٰ المیدومی

Marfat.com

شیخ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد التدمیری

شیخ الفضل عبدالرحیم بن حسین العراقی

شیخ الشہاب ابوالفضل احمد بن حجر عسقلانی

شیخ شمس الدین سخاوی القاہری

شیخ وجیہہ الدین عبدالرحمٰن بن ابراہیم علوی

شیخ محمد ان فہم الیمنی

شیخ عبدالوہاب بن فتح اللہ بروجی

یکے از فقرائے سید عبدالوہاب المتقی

شیخ عبدالحق محدث دہلوی

شیخ ابوالرضا بن اسماعیل دہلوی (نواسہ شیخ عبدالحق)

سید مبارک فخرالدین بلگرامی

سید طفیل محمد اترولوی

سید شاہ حمزہ بن سید آل محمد بلگرامی حسنی الواسطی

سید آل احمد اچھے میاں مارہروی

سید آل رسول احمدی مارہروی

امام احمد رضا البریلوی
(رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

شیخ زین الدین عبدالرحیم بن الحسین العراقی

شیخ ابوالفتح محمد بن ابوبکر بن الحسین المراغی

شیخ سید ابراہیم التازی

شیخ احمد تجی الوہرانی

شیخ سعید بن محمد المقری

شیخ سعید بن ابراہیم الخرائری المعروف قدورہ

شیخ یحییٰ بن محمد شاوی

شیخ عبداللہ بن سالم البصری

شیخ سید عمر

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

سید آل رسول احمدی مارہروی

امام احمد رضا البریلوی
(رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

Marfat.com

سند حدیث مسلسل بالاولیت
(جو بہت عالی ہے)

حضور اکرم نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لے کر

|

شیخ الشہاب ابوالفضل احمد بن حجر عسقلانی۔ تک وہی سند ہے جو گزری۔ اس کے بعد سند یوں ہے

|

شیخ الاسلام اشرف زکریا بن محمد الانصاری

|

شیخ ابوالخیر بن عموس الرشیدی

|

شیخ محمد بن عبدالعزیز

|

شیخ احمد بن محمد الدمیاطی المعروف ابن عبدالغنی

|

شیخ مولانا احمد حسن الصوفی مراد آبادی

|

سید شاہ ابوالحسین النوری مارہروی

|

امام احمد رضا البریلوی
(رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

Marfat.com

سند روایت

سند حدیث مسلسل باالاولیت پیش کرنے کے ساتھ ساتھ ہم امام احمد رضا کی ایک سند روایت بھی پیش کر رہے ہیں جو ۵۴ واسطوں سے امام اعظم سے ہوتی ہوئی امام المجتہدین حضرت ابراہیم نخعی تک پہنچتی ہے۔ اس سند کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس میں تاریخ و مقام روایت کی پوری تفصیل موجود ہے کہ کب اور کہاں کن سے روایت کی، اور دوسری خوبی یہ ہے کہ سید آل رسول احمدی مارہروی کے بعد تمام شیوخ حنفی ہیں، اور اس سند میں کہیں پر لفظ انبانا ہے کہیں پر اخبرنا اور کہیں لفظ، عن مذکور ہے مگر ہم نے اختصار و سہولت کے پیش نظر سب کو لفظ عن سے تعبیر کیا ہے یہاں پر اسے مختصراً ذکر کیا جارہا ہے اور مفصلاً یہ اس حدیث کی پوری سند کے ساتھ رسالہ، سرور العید فی حل الدعاء بعد صلاۃ العید، میں مذکور ہے جو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے روایت کی ہے۔ یہ رسالہ العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ جلد ثالث میں شامل ہے۔ سند ملاحظہ ہو۔

قال الامام احمد رضا البریلوی

عن عبد الرحمٰن السراج المکی حنفی مفتی شہر مکہ

عن جمال بن عبد اللہ بن عمر المکی

عن الشیخ الاجل عابد السندی

عن عمہ محمد حسین الانصاری

عن الشیخ عبد الخالق بن علی المزجاجی

عن الشیخ محمد بن علاء الدین المزجاجی

عن احمد المحلی

عن محمد البابلی

عن سالم السنوری

عن النجم الغیطی

عن الحافظ زکریا الانصاری

عن الحافظ ابن حجر العسقلانی

عن ابی عبد اللہ الجریری

Marfat.com

عن قوام الدین الاتقانی
عن البرہانی احمد بن سعد بن محمد البخاری والحسام السغناقی
عن حافظ الدین محمد بن محمد بن نصر البخاری (حافظ الدین الکبیر)
عن الامام محمد بن عبد الستار الکردری
عن عمر بن الکریم الورسکی
عن عبد الرحمٰن بن محمد الکرمانی
عن ابی بکر محمد بن الحسین بن محمد (الامام فخر القضاۃ الارشابندی)
عن عبد اللہ الزوزنی
عن ابی زید الدبوسی
عن ابی جعفر الاستروشنی۔ اس کے بعد تحویل اسناد ہے۔
عن السید آل الرسول الاحمدی المارہروی
عن الشاہ عبد العزیز المحدث الدہلوی
عن ابیہ
عن الشیخ تاج الدین القلعی مفتی الحنفیہ
عن الشیخ حسن العجمی
عن الشیخ خیر الدین الرملی
عن الشیخ محمد بن سراج الدین الحانوتی
عن احمد بن الشلبی
عن ابراہیم الکرکی (صاحب کتاب الفیض)
عن امین الدین یحییٰ بن محمد الاقصرائی
عن الشیخ محمد بن محمد البخاری الحنفی (محمد پارسا صاحب فصل الخطاب)
عن الشیخ حافظ الدین محمد بن محمد بن علی البخاری الطاہری
عن الامام صدر الشریعۃ (شارح الوقایہ)
عن جدہ تاج الشریعۃ
عن جدہ صدر الشریعۃ

Marfat.com

عن والده جمال الدین المجبوبی
عن محمد بن ابی بکر البخاری المعروف بامام زادہ
عن شمس الائمہ الزنجری
عن شمس الائمہ الحلوانی
عن ابی علی النسفی امام الحلوانی
عن ابی علی
وکذالک عنعن الی نہایۃ الاسناد وقال الاستروشنی
عن ابی علی الحسین بن خضر النسفی
عن ابی بکر محمد بن الفضل البخاری
عن ابی محمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب الحارثی (الاستاذ السند مونی)
عن عبداللہ بن محمد بن ابی حفص الکبیر
عن ابیہ
عن محمد بن الحسن الشیبانی
اخبرنا ابو حنیفہ
عن حماد
عن ابراہیم
(رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

Marfat.com

فتاویٰ رضویہ

حضرات! جس طرح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کو علم حدیث میں بصیرت و دستگاہ حاصل ہے اسی طرح دیگر علوم و فنون کے ساتھ فقہ میں بھی ان کا پایہ بہت بلند اور اس میں ان کی تجدیدی خدمات بھی عظیم یادگار ہیں۔ میرا موضوع بحث چونکہ الامام احمد رضا کی علم حدیث میں وسعت نظر ثابت کرنا ہے، اس لئے ان کی فقاہت و تفقہ پر کسی اور موقع پر مفصل گفتگو ہو سکے گی مگر سر دست فتاویٰ رضویہ کی چند خصوصیات ملاحظہ ہوں کیونکہ زیر نظر کتاب فتاویٰ رضویہ ہی سے ماخوذ و مستخرج حدیثوں کا مجموعہ ہے۔

فتاویٰ رضویہ احکام شرعیہ و مراسم اسلامیہ کا جامع، وقت کے الجھے ہوئے معرکۃ الآرا مسائل کا شاندار اور مضبوط حل، دلائل و براہین سے مرصع و مزین، تحقیق و تدقیق اور توضیح و تفصیل میں بے مثال اور مصنف کی جودت طبع و ذکاوت فکر و نظر اور ان کے تفقہ فی الدین کا آئینہ دار ہے۔

فتاوی رضویہ کی جامعیت و خصوصی حیثیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ہندو پاک میں فتاوی عالمگیری کے بعد اسی کا مقام و مرتبہ ہے کیونکہ فقہ حنفی میں اس سے زیادہ جامع و ضخیم کتاب اردو میں نہیں ہے۔

اور حال ہی میں ایک انکشاف یہ ہوا ہے کہ افریقہ کے عدلیہ نے اسے منظوری دی ہے اور کہا ہے کہ تمام اسلامی مقدمات کا حل فتاوی رضویہ کی روشنی میں کیا جائے گا۔

امام احمد رضا کے علم و فضل اور فتاوی نویسی میں دقت نظر اور مہارت کے بر ملا اعترافات پر چند مشاہیر اہل علم کے تاثرات ملاحظہ فرمائیں۔

امام احمد رضا صرف یہ کہ علوم دینیہ کے صاحب بصیرت عالم تھے بلکہ اپنے معاصرین فقہاء و محدثین کے امام اور ارباب منطق و فلسفہ کے استاذ تھے، مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے اکابر علماء اسلام نے آپ کے علم و فضل اور تبحر علمی کا مشاہدہ کر کے تحریری گواہی دی کہ

"شیخ احمد رضا بریلوی" علامہ کامل "استاذ ماہر" یکتائے زمانہ امام یگانہ" مشاہیر علمائے کرام کے سردار و پیشوا، نادر روزگار، علوم و فنون کے دریائے ذخار، عالم کثیر العلم اور فاضل سریع الفہم ہیں۔ (حسام الحرمین)

Marfat.com

اور کفل الفقیہ الفاہم اور الدولۃ المکیہ کی روداد تالیف و تحریر اور حسام الحرمین و فتاوی الحرمین پر علمائے عرب کی تصدیقات و توقیعات امام احمد رضا کی فقاہت و فطانت پر نقش جلی ہیں۔

مکہ شریف کے فقیہہ جلیل حضرت مولانا سید اسماعیل بن مولانا سید خلیل نے آپ کے فتوے کے صرف چند اوراق ملاحظہ فرما کر یہاں تک لکھ دیا کہ واللہ اقول والحق اقول انہ لو رآھا ابو حنیفۃ النعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاقرت عینہ و لجعل مؤلفھا من جملۃ الاصحاب۔ یعنی بخدا میں کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ اگر امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (امام احمد رضا) کے اس فتاویٰ کو ملاحظہ فرماتے تو حضرت امام اعظم کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں اور فتویٰ لکھنے والے (یعنی امام احمد رضا) کو اپنے شاگردوں میں شامل کرتے۔ (الاجازات المتینہ)

استاذ علم میراث سراج الفقہاء حضرت مولانا سراج احمد ساکن قصبہ مکھن بیلہ ضلع رحیم یار خاں ریاست بھاولپور پاکستان سے ایک وہابی فاضل ملا نظام الدین احمد پوری کی ملاقات ہوئی، یہ وہابی فاضل اپنے زمانے کے علمائے دیوبند میں کسی کو علم فقہ میں اپنا ہمسر و برابر نہیں سمجھتا تھا۔ اب آگے کا واقعہ حضرت سراج الفقہاء کے زبان قلم سے سنئے، موصوف تحریر فرماتے ہیں۔

مولوی نظام الدین فقیہ احمد پوری وہابی جو تفقہ میں اپنے ہمعصر علمائے دیوبند وغیرہ میں اپنے آپ جیسا کسی کو فائق نہیں جانتا تھا۔ فتاوی رشیدیہ (مصنفہ مولوی رشید احمد گنگوہی) کے اس فتوی پر کہ "حدیث صحیح کے مقابل قول فقہاء پر عمل نہ کرنا چاہئے" اس کے سامنے میں نے رسالہ "الفضل الموھبی فی معنی اذا صح الحدیث فھو مذہبی" مصنفہ امام احمد رضا عظیم البرکت کے ابتدائی اوراق منازل حدیث کے سنائے تو اس (وہابی فاضل) نے بصد حیرت کہا کہ یہ سب منازل فہم حدیث مولانا احمد رضا کو حاصل تھے، افسوس کہ میں مولانا احمد رضا کے زمانہ میں رہ کر بے خبر و بے فیض رہا۔ پھر میں (سراج احمد) نے اس وہابی عالم کو مسائل رضویہ سے چند مسائل فقہ کے جوابات سنائے تو کہنے لگا کہ علامہ شامی اور صاحب فتح القدیر مولانا احمد رضا کے شاگرد ہیں، یہ تو امام اعظم ثانی معلوم ہوتے ہیں۔ (سوانح سراج الفقہا)

یہی مولانا سراج احمد صاحب ہیں جو میراث کے ایک مسئلہ پر الجھ گئے تو ہندوستان بھر کے مفتیان کرام سے ربط کیا مگر وہ حل نہ ہو سکا لیکن جب امام احمد رضا کی بارگاہ دانش میں وہی ژولیدہ سوال پیش کیا تو اس کا جواب دیکھ کر وہ انگشت بدنداں ہو گئے اور فرمایا کہ میں اتنے دنوں تک علوم و فنون کے جبل شامخ سے دور رہ کر تاریکیوں میں بھٹکتا رہا اور تشیع اوقات کیا۔ اور یہی واقعہ امام احمد رضا

Marfat.com

سے ان کی گرویدگی کا باعث ہوا۔

مشہور قومی شاعر ڈاکٹر اقبال نے ایک علمی مذاکرہ میں جب امام احمد رضا کا ذکر آیا تو فرمایا۔

ہندوستان کے دور آخر میں ان جیسا طباع و ذہین فقیہہ پیدا نہیں ہوا، میں نے ان کے فتاوے سے یہ رائے قائم کی ہے اور ان کے فتاوی ان کی ذہانت، فطانت جودت طبع، کمال فقاہت اور علوم دینیہ میں تبحر علمی کے شاہد عدل ہیں۔ (فاضل بریلوی اور ترک موالات)

فاضل اہلحدیث ڈاکٹر محی الدین الوائی پروفیسر ازہر یونیورسٹی مصر کا ایک مقالہ جریدہ صوت الشرق قاہرہ مصر، شمارہ فروری ۱۹۷۰ء میں شائع ہوا ہے۔

پروفیسر صاحب اپنے مقالہ میں لکھتے ہیں۔

یعد مولانا احمد رضا خاں البریلوی رحمة الله علیه من طلیعة علماء الهند المسلمین الذین ساهموا مساهمة فعالة فی خدمة العلم و الدین و اللغة العربیة۔

یعنی جن علمائے ہند نے علوم دینیہ و عربیہ کی خدمات میں اعلیٰ قسم کا حصہ لیا ہے ان میں مولانا احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ کا نام سر فہرست نظر آتا ہے۔ (المیزان امام احمد رضا نمبر ۱۹۷۶ء)

وہابیوں کی تحریک جماعت اسلامی کے پیشوا مسٹر ابوالاعلیٰ مودودی اپنے مکتوب بنام ایڈیٹر ترجمان اہلسنت کراچی میں تحریر کرتے ہیں

میری نگاہ میں مولانا احمد رضا خانصاحب مرحوم و مغفور دینی علم و بصیرت کے حامل اور مسلمانوں کے ایک بڑے طبقہ کے قابل احترام مقتدا تھے، اگرچہ ان کے بعض فتاوی و آراء سے مجھے اختلاف ہے لیکن میں ان کی دینی خدمت کا بھی معترف ہوں۔ (المیزان امام احمد رضا نمبر ۱۹۷۶ء)

ندویوں کے پیشوا مولوی حکیم عبدالحئی رائے بریلوی اور دیوبندیوں کے زعیم اکبر ابوالحسن علی ندوی رائے بریلوی، نزہۃ الخواطر ہشتم، ص ۳۸ مطبوعہ حیدر آباد دکن میں لکھتے ہیں۔

الشیخ العالم المفتی احمد رضا بن نقی علی بن رضا علی الافغانی الحنفی البریلوی المشهور بعبد المصطفیٰ ولد یوم الاثنین عاشر شوال سنة اثنتین و مبعین و مائتین بعد الالف ببلدة بریلی و اشتغل بالعلم علی والده و لازمه مدة طویلة حتی برع فی العلم و فاق اقرانه فی کثیر من الفنون لاسیما الفقه و الاصول۔

یعنی استاذ کامل، مفتی احمد رضا بن نقی علی بن رضا علی افغانی حنفی بریلوی عرف عبدالمصطفیٰ ۱۰ شوال ۱۲۷۲ء کو دوشنبہ (بلکہ شنبہ) کے دن شہر بریلی میں پیدا ہوئے اور عرصہ دراز (بلکہ

Marfat.com

نہایت قلیل مدت) تک اپنے والد سے تعلیم حاصل کرنے میں لگے رہے یہاں تک کہ علم میں غالب ہوئے اور کثیر فنون خصوصاً فقہ واصول فقہ میں اپنے معاصرین (علماء) پر فوقیت لے گئے۔ (بحوالہ سوانح اعلیٰ حضرت)

امام احمد رضا کی ذات ہمہ گیر، ان کے علم کامل کا شہرہ عالمگیر اور خدمات دینیہ کا چرچا جہانگیر تھا، یہی وجہ ہے کہ آپ کی بارگاہ عالی میں اضلاع ہندوستان، بنگال، پنجاب، گجرات، دکن، گوا، برہما، ارکاٹ، چین، غزنی، افریقہ، امریکہ، مکہ شریف اور مدینہ شریف سے بے شمار استفتاء آتے اور ایک ایک وقت میں پانچ پانچ سو جمع ہو جاتے، آپ کے ذمہ کار فتویٰ اس درجہ وافر کثیر تھا جسے دس مفتی انجام نہ دے سکتے مگر آپ کو چونکہ اللہ تعالیٰ نے صاحب قلم سیال مفتی، نادر روزگار، یکتائے زمانہ امام بنایا تھا اس لئے آپ نے تنہا اتنی عظیم و جلیل خدمت دینی رضائے رب کے لئے انجام دی۔ (سوانح اعلیٰ حضرت)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی تیرہ سال دس مہینے کی عمر ہی میں فارغ التحصیل ہو گئے اور اسی دن سے فتویٰ لکھنا شروع کر دیا اور فتویٰ نویسی کا یہ سلسلہ عمر شریف کے آخری حصہ یعنی تقریباً پچاس برس تک جاری رہا اگر پچاس برس کے تمام فتوے محفوظ رہتے تو نہ جانے مراسم اسلامیہ پر مشتمل کتنے انسائیکلو پیڈیا تیار ہوتے، مگر افسوس کہ ان کے بہت سے فتوؤں کی نقل نہ لی جا سکی پھر بھی جو نقل ہو سکے اور امام احمد رضا نے جنہیں ترتیب کے ساتھ کتابی شکل دی وہ بڑی تقطیع یعنی جہاز سائز کے بارہ جلدوں میں ۵۰۹۷ سات ہزار پانچ سو نو صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔

اور کل بارہ جلدوں میں فتوؤں کی تعداد ۶۸۵۸ چھ ہزار آٹھ سو اٹھاون ہے۔ اور اس مجموعۂ فتاوی کا نام امام احمد رضا نے "العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ" رکھا ہے۔ ان میں سے کچھ تو امام احمد رضا نے بذات خود شائع کر لیا تھا اور کچھ شہزادہ امام احمد رضا تاجدار اہلِ سنت الشاہ مولانا مصطفیٰ رضا خاں المعروف حضور مفتی اعظم ہند کی زیر نگرانی شائع ہوئے اور کچھ بعد میں مطبوع ہوئے۔ اور آج کل یہ کل کے کل مطبوع ہیں بلکہ رضا اکیڈمی بمبئی نے تمام جلدوں کو ایک ہی سائز میں نہایت مناسب و موزوں اور حسین و خوبصورت انداز میں شائع کیا ہے۔ رضا اکیڈمی کا یہ عظیم کارنامہ رہتی دنیا تک یادگار رہے گا۔ اور انتہائی مسرت کی بات ہے کہ 'رضا فاؤنڈیشن لاہور' کی طرف سے "فتاوی رضویہ" کے شایان شان طباعت کی جا رہی ہے جس میں عربی عبارات کے ترجمہ، حوالہ جات کی نشاندہی، پیرا بندی، نئی کتابت، عمدہ کاغذ، نفیس طباعت اور جلد بندی کا عمدہ اہتمام کیا

Marfat.com

جارہا ہے۔اس انداز کی طباعت سے فتاوی رضویہ بارہ جلدوں کی نہایت مناسب ضخامت میں تخمیناً تیس یا بتیس جلدیں ہوں گی رضا فاؤنڈیشن لاہور کی یہ وقیع کاوش ملت اسلامیہ کے لئے قابل فخر اور لائق صد ستائش ہے۔

اور میں نے احادیث اخذ کرنے کے ساتھ ساتھ ہر ایک جلد کا الگ الگ تعارف و تجزیہ بھی پیش کیا ہے۔

یعنی پہلی جلد کن ابحاث و مسائل پر مشتمل ہے اور دوسری جلد کن ابواب واحکام پر، اسی طرح تیسری اور چوتھی علی ھذا القیاس۔

ان کی مزید خصوصیات وہاں پر ملاحظہ ہوں۔

فتاوی رضویہ کے تجزیاتی جائزہ کے بعد امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کی سند فقہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

سندِ فقہ حنفی

اس سند کی خوبی یہ ہے کہ اس سند کے تمام اساتذہ و مشائخ حنفی ہیں۔ ملاحظہ ہو العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ جلد اول، ص ۵

النبی الکریم الامین علیہ الصلوۃ والتسلیم

حضرت عبداللہ بن مسعود

حضرت علقمہ — حضرت الاسود

حضرت ابراہیم

حضرت حماد

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ

حضرت ابو عبداللہ محمد بن الحسن الشیبانی

شیخ احمد بن حفص (الشہیر ابو حفص الکبیر)

شیخ عبداللہ بن ابی حفص البخاری

امام ابو عبداللہ السندموفی

شیخ ابو بکر محمد بن الفضل البخاری

شیخ القاضی ابو علی النسفی

امام شمس الائمہ الحلوانی

امام فخر الاسلام البزودی

امام برہان الدین (صاحب الھدایہ)

امام عبدالستار بن محمد الکردری

شیخ جلال الدین الکبیر

Marfat.com

شیخ عبدالعزیز البخاری

شیخ سید جلال الدین الخبازی

شیخ علاء الدین السیرانی

شیخ السراج قاری الھدایہ

شیخ الکمال ابن الھمام (صاحب فتح القدیر)

شیخ سری الدین عبدالبر بن الشحنہ

شیخ احمد بن یونس الشلبی

شیخ محمد بن عبداللہ المسیری — شیخ عبداللہ الخریری — شیخ محمد بن احمد الحموی — شیخ احمد المحمی

شیخ حسن الشرنبلالی (صاحب نورالایضاح وغیرہ) — شیخ علی المقدسی — شیخ الشمس الحانوتی — شیخ عمر بن نجیم

شیخ احمد شوبری

شیخ اسماعیل بن عبدالغنی النابلسی (صاحب شرح الدرر والغرر)

شیخ عبدالغنی بن اسماعیل بن عبدالغنی النابلسی (صاحب الحدیقۃ الندیہ وغیرہ)

شیخ اسماعیل بن عبداللہ الشھیر علی زادہ البخاری

شیخ عبدالقادر بن خلیل

شیخ یوسف بن محمد بن علاء الدین المرجاجی

شیخ محمد عابد الانصاری المدنی

شیخ جمال بن عبداللہ بن عمر مفتی مکہ

شیخ عبدالرحمٰن السراج بن شیخ عبداللہ السراج مفتی مکہ

امام احمد رضا البریلوی

(رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

Marfat.com

فتاویٰ رضویہ اور احادیث

امام احمد رضا بریلوی کی بارگاہ علم ودانش میں ملک وبیرون ملک سے جو سوالات واستفتاء آتے تھے ان سب کا جواب وہ نہایت دقت نظر اور دلائل وبراہین کی روشنی میں تحریر فرماتے تھے، ان کا عام طریقہ استدلال یہ ہے کہ وہ مسئلے کی وضاحت یا مسئلے کو مبرہن کرنے کے لئے سب سے پہلے آیات قرآنیہ پیش کرتے ہیں پھر احادیث نبویہ علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام، اس کے بعد اقوال ائمہ و علماء اور دیگر فقہی جزئیات نقل کرتے ہیں۔ مگر ایسا نہیں کہ ایک آیت یا صرف ایک حدیث پر اکتفا کرتے ہوں بلکہ جب آیات واحادیث پیش کرنے پر آتے ہیں تو ایک مسئلے کی وضاحت کے لئے کئی کئی آیتیں اور حدیثیں ذکر کرتے ہیں۔ خصوصاً جب حدیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیر کرتے ہیں تو جلوہائے حدیث کی ایک رنگیں دنیا آباد نظر آتی ہے، اور جب اقوال ائمہ اور جزئیات شرعیہ پیش کرنے پر آتے ہیں تو ان کے قلم کی جولانی دیکھنے کے قابل ہوتی ہے۔

امام احمد رضا کے مجموعہ فتاوی میں جزئیات فقہ اور دیگر تحقیقات انیقہ کے ساتھ ساتھ احادیث کا جو ذخیرہ نظر آتا ہے وہ دیگر کتب فتاوی میں کم دیکھنے کو ملتا ہے۔ یہ ان کی بصیرت حدیث کا واضح وبین ثبوت ہے کہ ان کے بہت کم فتاوے ایسے ملیں گے جو حدیثوں اور دلیلوں سے مملو و مشحون نہ ہوں۔

حدیث میں امام احمد رضا کی وسعت نگاہ اور حدیثوں سے استدلال کی کیفیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ان کے پورے مجموعۂ فتاوی میں غیر مکرر احادیث کی تعداد ۳۵۹۱ ہے۔ اور اتنی ہی یا ان سے کچھ کم تعداد احادیث مکررہ کی بھی ہوگی۔

پہلے میں نے غیر مکرر کی طرح مکررات کو بھی الگ سے شمار کرنا شروع کیا تھا مگر کثرت کے سبب کچھ الجھنیں در پیش ہوئیں تو زیادہ مفید وکار آمد نہ سمجھ کر ترک کردیا۔

مکررات

ایک مفتی کے سامنے بسا اوقات متعدد مسائل کے سوالات ایک جیسے اور ایک نہج کے ہوتے ہیں اگر چہ کبھی بعض کی نوعیت الگ ہوتی ہے اور مفتی جب جواب لکھتا ہے تو ایک جیسی دلیلیں ہر جواب میں پیوست کرتا چلا جاتا ہے جس کے نتیجے میں گو سوال وجواب جداگانہ ہوتے ہیں

Marfat.com

مگر دلائل کا محور و منشاء ایک ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ امام احمد رضا کے مجموعۂ فتاوی میں بھی ہمیں دوسری جزئیات فقہ کے ساتھ حدیثیں بھی مکرر وسہ کرر رد کھائی دیتی ہیں۔ جو انہوں نے ایک نہج کے متعدد سوال کے جواب میں بطور دلیل پیش کی ہیں گو مکرر حدیثوں کی تعداد خاصی ہے مگر ہم نے ان مکرر حدیثوں کے استخراج سے احتراز کیا ہے۔

اسی طرح امام احمد رضا کے بعض رسالوں میں بھی کچھ مکرر حدیثیں نظر آتی ہیں مگر بہ نسبت فتاوی کے رسالوں میں یہ بات بہت کم ہے البتہ چند رسالوں کے تقابل کے بعد شاذ و نادر ہی مکرر حدیثیں سامنے آتی ہیں تو ہم نے ایسی مکرر حدیثوں کے جمع کرنے سے بھی اجتناب کیا ہے جو دو یا چند رسالوں کے تقابل سے ظاہر ہوتی ہیں۔ لیکن کہیں کہیں قارئین کو چند حدیثیں بظاہر مکرر نظر آئیں گی مگر دقت نگاہ سے دیکھنے کے بعد فرق محسوس ہو جائے گا کہ یہ حدیثیں حقیقتاً مکرر نہیں ہیں کیونکہ ایسی حدیثوں میں کچھ نہ کچھ مابہ الامتیاز فرق ضرور ہے، یا تو روایت و سند میں فرق ہے یا نفس حدیث کے بعض الفاظ میں یا حدیث کے محولہ و غیر محولہ ہونے میں فرق ہے۔

یعنی امام احمد رضا نے حدیث پیش کرنے کے ساتھ ساتھ اکثر و بیشتر اسناد حدیث و راویان حدیث اور ماخوذ منہ کتاب کا بھی ذکر کیا ہے جیسے رواہ البخاری عن فلاں و رواہ مسلم عن فلاں وغیرہ۔ اور بعض حدیثیں ایسی بھی ہیں جن میں سند و راوی کا کوئی ذکر نہیں ہے اور نہ ہی کتاب کا حوالہ ہے بلکہ صرف متن حدیث مذکور و مسطور ہے۔ کیونکہ مدعا تو متن حدیث ہی سے حل ہو جاتا ہے مگر پھر بھی اس کی تقویت کے لئے سند و روایت وغیرہ ذکر کیا جاتا ہے لہذا امام احمد رضا کی پیش کردہ بیشتر حدیثیں مستند و محولہ ہوتی ہیں اور اگر اتفاق سے ایسی حدیث مکرر ہے جو کہیں پر سند و روایت کے ساتھ مذکور ہے اور کہیں پر بغیر سند و روایت کے، تو ہم نے حدیث وہاں سے لی ہے جہاں پر سند وغیرہ کے ساتھ مرقوم ہے۔

اس بات کی رعایت سے اگرچہ کچھ الجھنوں اور صعوبتوں کا بھی سامنا کرنا پڑا ہے کہ کبھی بغیر سند والی حدیث پہلے لکھنے میں آئی پھر وہی حدیث کہیں پر سند کے ساتھ نظر آئی تو سند والی لے کر پہلی بغیر سند والی کو قلمزد کر دینا پڑا ہے تاکہ حدیث مکرر نہ ہو جائے۔

اور بعض رسالوں میں جو حدیثیں مکرر آئی ہیں تو ہم نے اپنے صوابدید کے اعتبار سے جہاں پر مناسب و محمود سمجھا ہے وہاں سے حدیث کا استخراج کیا ہے۔ حدیثوں کا مکرر و بار بار آنا امام احمد رضا

Marfat.com

کے زور قلم واسلوب تحقیق اور اتمام موضوعیت پر دال ہے ورنہ یہ کوئی معیوب وغیر محمود بات نہیں ہے، اگر مکررات کا ذکر کرنا عیب وغیر مستحسن ہے تو صحیح بخاری شریف اور امام بخاری کو کیا کہا جائے گا کہ ایک روایت کے مطابق بخاری شریف میں کل احادیث ۷۲۷۵ سات ہزار دو سو پچھہتر ہیں اور حذف مکررات کے بعد چار ہزار۔

امام بخاری نے اکثر احادیث کو ایک سے زیادہ جگہ ذکر کیا ہے حتی کہ بعض احادیث کو سولہ سولہ جگہ ذکر کیا ہے، یہ حقیقت میں اگرچہ لفظاً تکرار ہے مگر معنوی اعتبار سے تکرار نہیں۔

تکرار کی دو صورت ہے۔ سند میں تکرار ہو متن میں تکرار ہو

سند کے لحاظ سے اگر دیکھیں تو شاید کوئی جگہ ایسی ہو جہاں امام بخاری نے ایک حدیث کو دو جگہ ایک ہی سند کے ساتھ ذکر کیا ہو۔

متن میں اگر تکرار ہو تو اس کی لفظی تکرار میں متعدد فوائد ہیں۔ ازانجملہ ایک فائدہ مختلف ابواب پر استدلال ہے۔ اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ راوی کبھی ایک حدیث کو مختصر ذکر کرتا ہے، دوسرا مفصل، تو مفصل ذکر کر دینے سے حدیث کی تکمیل ہو جاتی ہے، وغیر ذلک۔

انہیں وجوہات کی بناء پر امام احمد رضا امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ نے کہیں کہیں حدیثیں مکرر ذکر کی ہیں تاکہ افادۂ مطالب و ایضاح معانی کو جامع ہوں اور اثبات دعویٰ وقیع تر ہو جائے۔

فتاویٰ رضویہ اور رسائل

امام احمد رضا امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے جب کوئی سوال پیش ہوتا تو وہ مسائل کا منشاء و مراد اور رجحان طلب سمجھ لیتے پھر جواب قلم بند فرماتے کیونکہ کامیاب و ظفریاب مفتی وہی کہلاتا ہے جو روح سوال کو جواب میں واضح کر دے اور اول نظر میں سوال کا تیور پہچان لے۔ امام احمد رضا کے اندر یہ وصف بدرجۂ اتم موجود تھا اس لئے انہوں نے مختلف انداز میں سوالوں کے جوابات ارقام کئے ہیں مگر ہر ایک جواب دلائل و براہین سے مرصع و مملو ہوتا ہے، پھسپھسا یا غیر معیاری جواب کوئی بھی نہیں ہوتا، ان کی بارگاہ میں آئے ہوئے سوالات کا انہوں نے مختلف اور انوکھے انداز میں جواب تحریر کیا ہے۔ ان میں کوئی جواب مختصر ہے، کوئی مفصل

Marfat.com

متوسط اور کسی میں انتہائی شرح وبسط ہوتی ہے۔امام احمد رضا کا جو جواب مفصل و مشرح ہوتا تو وہ اس تفصیلی تحریر کا کوئی نام ضرور تجویز کرتے اور اس طرح وہ ایک رسالہ قرار پاتا۔امام احمد رضا نے اس طرح کے بہت سارے جوابات رقم کئے اور کوئی نہ کوئی نام ضرور تجویز فرمایا اور یہ نام نہایت مناسب و موزوں ہوتا ہے بلکہ اس میں دو باتیں قدر مشترک ہوتی ہیں۔

☆ ایک یہ کہ نام ہی سے رسالے کے مضمون کا اندازہ ہو جاتا ہے۔

☆ اور دوسری بات یہ ہے کہ وہ نام تاریخی بھی ہوتا ہے یعنی نام کے عدد ہی سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ یہ رسالہ کس سن میں تصنیف کیا گیا۔

اور رسالوں کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ہر رسالہ زیادہ تر ایک ہی موضوع سے متعلق ہوتا ہے گو ضمناً دوسری باتیں بھی آجاتی ہیں مگر دلائل و تحقیقات کا محور و مرکز اس کی موضوعیت ہی پر گردش کرتا ہے۔اور رسالوں میں بیشتر تو ضخیم ہی ہیں مگر بعض قدرے مختصر بھی ہیں۔

مجموعۂ فتاویٰ میں جو رسائل شامل ہیں وہ مضمون فتاویٰ اور ابواب فتاوی سے منطبق ہونے کی وجہ سے منسلک ہیں ورنہ رسالوں کو فتاوی کی ضخامت و حجم بڑھانے کے لئے شریک نہیں کیا گیا ہے بلکہ موضوعیت سے متعلق ہونے کے سبب سے انہیں شامل اشاعت کر دیا گیا ہے تاکہ فتاوی کی جامعیت میں خلل نہ پڑے۔

فتاوی رضویہ کے مشمولہ رسائل میں سے چند ہی ایسے ہیں جن کو ضرورت وقت کے لحاظ سے علیحدہ بھی شائع کیا گیا ہے ورنہ بیشتر رسائل مجموعہ کی اشاعت کے ساتھ ہی مطبوع ہوتے رہے ہیں۔

"العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ" میں مشمولہ کل رسائل کی تعداد ۱۴۰ ایکسو چالیس ہے۔ہر ایک رسالے کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے ان رسائل میں سے ۱۱۰ ایکسو دس رسالوں سے احادیث کا استخراج کیا گیا ہے اور ان کا تعارف و تبصرہ مستقلاً مرقوم ہے اور ۳۰ تیس رسالوں میں حدیث کا استعمال نہیں ہوا ہے اس لئے ان کا تعارف و تذکرہ جلدوں کے تعارف کے تحت ضمناً مسطور ہے۔

رسالوں کے تعارف میں انداز یہ اختیار کیا گیا ہے کہ یہ رسالہ کونسے سوال کے جواب پر مشتمل ہے اور یہ کس مسئلے کے ثبوت و تحقیق میں ہے اور اس میں کیا کیا خوبیاں ہیں، اس کے اندر خاص بات کیا ہے اور اس میں حدیثیں کتنی ہیں اور کتنے صفحات پر مشتمل ہے۔

Marfat.com

غرضیکہ رسالوں کے تعارفی تجزیئے میں ان کے مشتملات و مندرجات کا خلاصہ مختصر لفظوں میں پیش کیا گیا ہے جس سے پورے رسالے کا خلاصہ و نچوڑ چند سطروں میں ادا ہو گیا ہے گویا کہ سمندر کو کوزے میں محفوظ کر دیا گیا ہے۔

زیر نظر کتاب فتاوٰی رضویہ بارہ جلدوں اور ان میں مشمولہ تمام رسائل کی ماخوذو مستخرج حدیثوں کا مجموعہ ہے۔

ان کے علاوہ امام احمد رضا کی دیگر تصنیفات و رسائل کی حدیثیں اس کتاب کی دوسری جلدوں میں پیش کی جائیں گی، بیشتر رسالوں کی نوعیت اگرچہ ایک ہے مگر وہاں پر ان کا تذکرہ و تجزیہ پیش کیا جائے گا۔

سبب تالیف

میں آج سے کئی برس پہلے حیدر آباد سے قریب کامارڈی کے مدرسہ ضیاء العلوم میں صرف ایک سال کے لئے بحیثیت مدرس تھا اور اس شہر کی مرکزی مسجد میں میں ہر جمعہ کو خطاب کیا کرتا تھا، خطاب کے دوران میں یہ کوشش رہتی تھی کہ حدیثیں زیادہ سے زیادہ پیش کی جائیں مگر اتفاق یا سوء اتفاق کہئے کہ اس مدرسے میں حدیث کی کوئی متداول کتاب نہیں تھی، چونکہ وہاں پر میرے رہنے کے سبب سے ہی درس نظامی کا آغاز ہوا تھا ورنہ صرف حفظ و قرأت ہی کی تعلیم ہوتی تھی اس لئے حدیث کی تو کیا درس نظامی کی بھی کوئی کتاب نہیں تھی۔ مگر ایک شغف اس راہ میں میرا دامن کشاں تھا اور میں مجبور تھا لیکن ہوتا یہ تھا کہ اس وقت جو کتاب بھی میرے مطالعے میں آتی اور اس میں جو حدیثیں ہوتیں، میں اپنے موضوعات سے متعلق منتخب کر کے انہیں نوٹ کر لیتا تھا یہ سلسلہ کچھ دنوں تک ہی چلا کہ اچانک خیال آیا کہ صرف امام احمد رضا عظیم البرکت امام احمد رضا بریلوی ہی کی کتابوں سے حدیثیں اخذ کیا کروں گا اور موضوعات سے جو حدیثیں متعلق ہوں گی انہیں جمعہ کے خطاب میں بیان کیا کروں گا لہذا میں نے ایسا کرنا شروع کر دیا اس طرح سے میرے پاس کافی حدیثیں کتب امام احمد رضا سے ماخوذو مستخرج مجتمع ہو گئیں۔

پھر ایک دن خیال آیا کہ اگر کتب اعلیحضرت کی ساری حدیثوں کو ابواب کے ضمن میں یکجا کر کے کتابی شکل دی جائے تو یہ امام احمد رضا پر ایک اہم اور عمدہ کام ہو گا انہیں جذبات و عواطف کی

Marfat.com

بنیاد پر میں نے ابواب کے ضمن میں حدیثیں جمع کرنا شروع کیں یہاں تک کہ میرے پاس کتب امام احمد رضا سے مستخرجہ حدیثوں کا ایک اچھا خاصا ذخیرہ موجود ہو گیا، اس کے بعد میں نے میرے اساتذہ کرام اور دیگر اکابر علماء اسلام سے اس سلسلے میں مشورہ کیا تو سبھوں نے بیک زبان میری اس کاوش و جستجو کو سراہا اور حوصلہ افزائی فرمائی اور دعاؤں سے نوازا، پھر میرا کاروان شوق بڑھتا چلا گیا اور نوبت بانجا رسید کہ میرا تمرۂ آرزو اور شوق جستجو آج کتابی شکل میں آپ کے ہاتھوں کی زینت اور نگاہوں کے لئے سامان تسکین ہے۔

ہم اس راہ شوق و جستجو میں کتنا کامیاب و کامراں ہوئے ہیں اس کا فیصلہ معزز قارئین ہی فرمائیں۔

طرز تالیف

پہلے پہل میں نے کتب امام احمد رضا سے مستخرجہ تمام حدیثوں کو ابواب کے ضمن میں جمع کیا تھا مگر مستخرجہ حدیثیں تمام ابواب فقہ کو حاوی نہ ہو سکیں پھر یہ کہ کسی باب میں حدیثیں تو بکثرت آئیں اور کسی میں بالکل نا کے برابر، جس سے بابوں کے درمیان توازن قائم نہ رہنے کا امکان تھا اس لئے میں نے اپنے اساتذہ اور دیگر مخلص و معاون اکابر علماء سے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا کہ حدیثیں مسلسل جمع کی جائیں اور قائم کردہ ابواب کو مسترد کر دیا جائے میں نے پھر بارے دیگر حدیثیں مسلسل جمع کرنا شروع کیں یعنی ایک کتاب لی اور اس کا تعارف لکھا پھر اس میں جو حدیثیں نظر آئیں ان سب کو تسلسل کے ساتھ جمع کرتا رہا —— مگر یہ یاد رہے کہ امام احمد رضا کی بارگاہ میں جس طرح عام لوگوں کے سوالات پیش ہوتے تھے اسی طرح بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ علماء اور دانشور حضرات معلومات اور استصواب رائے کے لئے سوالات بھیجتے تھے اس لئے بعض سوالات میں بھی احادیث مذکور ہیں تو ہم نے سوالوں کی حدیثیں اخذ نہیں کی ہیں بلکہ صرف جوابات اور امام احمد رضا ہی کی مستخرجہ حدیثیں نقل کی ہیں۔

اور یہ بھی واضح رہے کہ امام احمد رضا کی بیشتر تصنیفات کسی نہ کسی سوال کا جواب ہیں جو ان کے مجموعہ فتاویٰ اور دیگر رسائل سے ظاہر ہے۔

استخراج حدیث کا یہ سلسلہ بھی کافی دنوں تک چلا یہاں تک کہ میرے پاس کافی مواد جمع ہو گئے۔

Marfat.com

پھر خیال آیا کہ اس صورت میں کسی بھی حدیث کو تلاش کرنے میں بڑی دقت و دشواری پیش آئے گی تو ہم نے اس دشواری کا حل اس طرح پیش کیا ہے کہ تمام حدیثوں کو ابواب کے ضمن میں جمع کر کے ان کی ایک فہرست مرتب کر دی ہے یعنی اس فہرست میں حدیثیں ابواب کے ضمن میں مل جائیں گی، اس طرح حدیث کی تلاش و جستجو میں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی کہ جس باب سے متعلق حدیث دیکھنی ہو تو وہ اس فہرست کے ذریعہ سے بآسانی مل جائے گی، اس فہرست میں ہم نے صرف نفس حدیث کے لکھنے پر ہی اکتفا کیا ہے۔ تفصیل چونکہ اصل کتاب میں موجود ہے اس لئے اس سے صرف نظر کر کے حدیث نمبر اور صفحہ نمبر لکھ دیا گیا ہے جس سے اصل کی طرف رجوع آسان ہو گیا ہے۔ اور مستخرجہ احادیث میں ہم نے یہ کیا ہے کہ ہر حدیث کے آخر میں اس کا حوالہ درج کر دیا ہے کہ یہ حدیث امام احمد رضا کی کونسی کتاب اور کس صفحہ میں ہے۔

اور دوسری کاوش یہ رہی ہے کہ امام احمد رضا امام احمد رضا نے حدیث پیش کر کے حدیث کی جس کتاب کا حوالہ درج فرمایا ہے ہم نے اس محولہ کتاب سے بھی استخراج صفحات کیا ہے مثلاً امام احمد رضا نے بخاری و مسلم وغیر ہما کا حوالہ دیا ہے تو ہم نے قوسین میں یہ تحریر کر دیا ہے کہ یہ حدیث بخاری و مسلم وغیر ہما کے کس صفحہ اور کس باب میں ہے تاکہ قارئین کو حدیث کی اصل کتاب کا بھی پتہ چل جائے کہ امام احمد رضا کی یہ مستخرجہ حدیث پاک حدیث کی فلاں متداول کتاب میں موجود ہے۔ اور اس کا صفحہ نمبر و باب تحریر کر دینے سے اصل کتاب کی طرف رجوع کرنے میں بڑی آسانی پیدا ہو گئی ہے۔

یہ کام بادی النظر میں کچھ دقت طلب اور صعوبت انگیز تو معلوم نہیں ہو رہا ہے لیکن جو اس راہ کا مسافر و سالک ہے انہیں اس کی صعوبتوں اور دشواریوں کا بخوبی اندازہ ہے کہ کبھی ایک حدیث کی تلاش و جستجو میں پورا دن گزر جاتا ہے پھر بھی حدیث نہیں مل پاتی۔ ایسا حادثہ میرے ساتھ بہت ہوا ہے کہ حدیث کے ضمن میں مثلاً بخاری یا ترمذی کا حوالہ موجود ہے مگر تلاش بسیار کے بعد بھی حدیث نہیں ملتی ہے، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ امام احمد رضا کا تحریر کردہ حوالہ غلط ہے بلکہ میری تلاش میں خلل ہے اور میری کمی ہے، اور جب کبھی تلاش بسیار کے بعد بھی حدیث نہیں ملتی تو اس وقت دل پژمردہ ہو جاتا،

اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ محولہ کتاب میں حدیث بآسانی مل جاتی ہے تو اس وقت خوشیوں کی انتہا نہیں رہتی۔

Marfat.com

مگر اس سلسلے میں یہی دشواری پیش آئی ہے کہ جب تلاش بسیار کے باوجود حدیث نہیں مل سکی ہے تو مجبوراً دوسری کتاب سے اس کا حوالہ اخذ کیا ہے۔ ویسے یہ کوئی معیوب بات بھی نہیں ہے کہ حوالہ کسی کتاب کا ہو اور صفحہ نمبر کسی اور کتاب کا درج کیا جائے جبکہ بعینہ وہی حدیث اس دوسری کتاب میں موجود ہو۔ اس لئے ہماری کوشش و محنت صرف یہ رہی ہے کہ کسی طرح بھی ہو حدیث حوالے سے مزین و آراستہ ہو جائے تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ امام احمد رضا نے جو حوالے دیئے ہیں وہ یونہی ہوا یا بانی پر تحریر کے مترادف نہیں ہیں بلکہ وہ بھی ایک معنی رکھتے ہیں اور ان کی بھی ایک حقیقت و سچائی ہے۔

اس کے باوجود اگر امام احمد رضا کو قلیل البضاعة فی الحدیث کہا جائے تو یہ ان کور بختوں اور بد بختوں کا حصہ ہوگا جنہیں ضیائے حدیث میں سے کچھ نہیں ملا ہے اور جو ابھی تک اپنی سیاہ بختی اور کوتاہ نصیبی کی تاریکیوں میں بھٹک رہے ہیں۔

ہم نے مستخرجہ احادیث کو حوالوں سے مزین و مرصع کرنے کی انتہائی کوشش و جانفشانی کی ہے اس کے باوجود کچھ حدیثیں بغیر حوالہ کے رہ گئی ہیں، وجہ یہ ہے کہ امام احمد رضا قدس سرہٗ نے جن کتب حدیث کے حوالے درج فرمائے ہیں ان میں سے بیشتر آج کل یا تو کمیاب ہیں یا بالکل نایاب ہیں اور جو کتابیں مجھے دستیاب ہوئیں ان سے حتی الوسع استفادہ کیا گیا ہے۔

پھر بھی خیال یہ ہے کہ جوں جوں حوالے ملیں گے انہیں آئندہ ایڈیشنوں میں سپرد قلم کر دیں گے۔

امام احمد رضا احادیث کے تحت زیادہ تر کتاب و مصنف کتاب دونوں کا نام ذکر کرتے ہیں، کہیں پر صرف ذکر کتاب پر اکتفا کرتے ہیں اور کہیں پر صرف مصنف کا نام تحریر کرتے ہیں، اس صورت میں اگر مصنف مشہور و معلوم ہے تو کوئی الجھن محسوس نہیں ہوتی مگر جو مصنف غیر معروف ہے وہاں پر کافی دشواریاں در پیش ہوتی ہیں کہ پتہ نہیں اس مصنف کی کونسی کتاب میں یہ حدیث مذکور ہے کیونکہ ایک مصنف کی چند کتابیں بھی ہو سکتی ہیں،

ہم نے جن کتب حدیث سے استخراج صفحات کیا ہے ان کی ایک الگ فہرست مرتب کی ہے اور ان کتابوں کی تعداد تقریباً ایکسو ہے اور امام احمد رضا امام احمد رضا بریلوی نے جن جن کتابوں کے حوالے دیئے ہیں ان کی الگ فہرست مرتب کی ہے اور ان تمام کتابوں کی تعداد ۴۵۶ چار سو چھپن ہے۔ اس تعداد میں اسماء کتب بھی داخل ہیں اور اسماء مصنفین بھی۔

Marfat.com

اور کہیں امام احمد رضا نے اگر صرف کتاب کا نام ذکر کیا ہے اور مصنف کا نام نہیں لکھا ہے تو ہم نے اس کتاب کے مصنف کا نام فہرست میں شامل کر دیا ہے اور اسماء کتب کے ساتھ ساتھ تمام مصنفین کا سن وفات بھی تحریر کیا ہے، اور سہولت و آسانی کے لئے ان کی ترتیب حروف تہجی کے اعتبار سے کر دی ہے۔

پہلے پہل جب ہم نے حدیثیں ابواب کے ضمن میں جمع کی تھیں تو ان سے احادیث کا مفہوم بغیر تشریح و توضیح کے ابواب کے ضمن میں ہونے کے سبب سے خود بخود واضح و متعین ہو گیا تھا مگر جب مسلسل جمع کیں تو حدیثیں مخلوط ہو گئیں اور بعض حدیث تشریح طلب ہوئی اس لئے ہم نے ہر حدیث کے اوپر ایک عنوان و سرخی قائم کی ہے جس سے حدیث کی مختصر وضاحت ہو گئی ہے اور اس سے مستفہم مسئلے کی طرف اشارہ بھی ہو گیا ہے اس کے باوجود کہیں کہیں مزید توضیح کی ضرورت در پیش ہوئی ہے تو ہم نے وہ بھی مختصر لفظوں میں کر دی ہے۔ اور یہ توضیح و تشریح کہیں پر قوسین میں ہے اور کہیں بغیر قوسین کے، حسب ضرورت و مقام ایسا کیا گیا ہے، اور ان توضیحات کے لئے بسا اوقات امام احمد رضا کی ہی کتاب کا سہارا لیا گیا ہے اور کبھی اس کے بغیر ہی وضاحت کر دی گئی ہے۔

شروع میں حدیثیں تسلسل کے ساتھ جمع کرتے وقت یہ خیال آیا تھا کہ حدیثوں کو اس طرح اخذ کیا جائے تاکہ امام احمد رضا کا استشہاد واضح ہو جائے یعنی امام احمد رضا نے جس بات کو ثابت کرنے کے لئے یہ حدیث پیش کی ہے وہ پوری بات بھی لکھی جائے اور جس مسئلے کی تائید و توثیق کے لئے اسے نقل کی ہے وہ بھی لکھا جائے مگر سوچا کہ ایسا کرنے سے تالیف نہایت ضخیم ہو جائے گی پھر یہ کہ وہ تمام شواہد و مسائل تو امام احمد رضا کی کتابوں میں موجود ہیں ہی یہاں پر اور نقل کرنا تکرار اور حجم بڑھانے کے مترادف ہو جائے گا اس لئے ہم نے ان مسائل و استشہادات کو نقل نہیں کیا ہے جن کے لئے امام احمد رضا نے حدیثیں پیش فرمائی ہیں بلکہ صرف نفس حدیث کو نقل کر کے ایک عنوان قائم کر دیا ہے جو اس سے مستفہم و متبادر مسئلے کی طرف مشیر ہے۔

ہاں اتنا ضرور کیا ہے کہ ہر حدیث کے نیچے اس کا حوالہ دیدیا ہے تاکہ جن صاحب کو اس منقولہ حدیث کے ضمن میں امام احمد رضا امام احمد رضا کا طرز استشہاد و استدلال دیکھنا ہو وہ بآسانی دیکھ سکیں۔

البتہ امام احمد رضا نے اگر کسی حدیث پر بحث کی ہے یا راوی پر جرح و تعدیل کی ہے یا اور

Marfat.com

دوسرے طور سے احادیث پر کچھ کلام کیا ہے تو اس پوری بحث کو ہم نے شرح وبسط کے ساتھ نقل کیا ہے، ایسا اس لئے کیا ہے تاکہ امام احمد رضا کی حدیث دانی کی بصیرت خوب خوب واضح و آشکار ہو جائے۔

کتب امام احمد رضا میں جو حدیثیں مذکور ہیں ان میں سے بیشتر مترجم ہیں اور بعض غیر مترجم، اور میری مستخرجہ حدیثوں میں جو غیر مترجم ہیں ان سب کا ترجمہ میں نے کیا ہے اور دونوں ترجموں کے درمیان امتیاز کے لئے میں نے اپنے ترجمہ کے اخیر میں قوسین میں مؤلف لکھ کر تفریق کر دی ہے۔

امام احمد رضا کا طریقہ یہ تھا کہ سائل اگر عامی ہوتا تو عربی عبارات کا ترجمہ و خلاصہ کرتے ورنہ سائل اگر عالم یا اہل علم ہوتا تو عربی عبارتوں کا ترجمہ نہیں کرتے تھے مگر فارسی عبارات کا ترجمہ وہ کبھی بھی نہیں کرتے تھے کیونکہ اس وقت فارسی زبان کا خاصا رواج تھا بلکہ کہیں کہیں اردو کی طرح مستعمل بھی تھی اور زیادہ تر لوگ اسے بولتے لکھتے اور بآسانی سمجھتے تھے۔

امام احمد رضا کا یہ طرۂ امتیاز ہے کہ وہ اردو کی طرح عربی اور فارسی بلا جھجھک بولتے اور لکھتے تھے۔ وہ خود فرماتے ہیں کہ

بفضلہٖ تعالیٰ مجھے اردو کی طرح عربی فارسی بولنے یا لکھنے میں کوئی دشواری محسوس نہیں ہوتی ہے۔ (الملفوظ مفہوماً)

یہی وجہ ہے کہ امام احمد رضا نے عرب و عجم کے علماء و فضلاء کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا اور علوم و فنون کے دریا بہائے۔

اور جس کے نتیجے میں وہ ابدی و آفاقی شہرت و مقبولیت کے حامل ہوئے۔

Marfat.com

اختتامیہ

اخیر میں مجھ بے بضاعت و کم مایہ کی اہل علم اکابر و احباب سے گزارش ہے کہ میری اس تالیف میں اگر کوئی کمی یا خامی رہ گئی ہے تو مجھے از رام کرم اطلاع فرمائیں تا کہ اس کا ازالہ ہو سکے۔ غلطی چونکہ انسان ہی سے ہوتی ہے اس لئے اگر اس میں کوئی غلطی ہے تو وہ سراسر میری غلطی ہو گی، امام احمد رضا مجدد ملت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دامن اس سے پاک ہو گا۔

چونکہ یہ میری پہلی تالیفی کاوش ہے اس لئے مجھے احساس ہے کہ اس میں غلطیاں ضرور ہوئی ہوں گی، میں تمام غلطیوں اور خامیوں سے رؤف و رحیم کی بارگاہ عالی میں التجا کرتا ہوں کہ وہ ان سب کو اپنے کرم سے معاف فرمائے، آمین۔

سرنامہ کے اختتام پر میرے وہ اساتذہ گرامی جو علم و فضل کے آفتاب و ماہتاب ہیں اگر ان کی بارگاہ ذی وقار میں سپاس نامہ پیش نہ کروں تو میری نیاز مندی کا خون ہو گا جنہوں نے قدم قدم پر میری رہنمائی فرمائی خصوصاً

مخزن علم و حکمت حضرت علامہ و مولانا سید عارف صاحب قبلہ نانپاروی شیخ الحدیث منظر اسلام بریلی شریف نے میری اس تالیف کی موقع موقع سے نہایت مناسب و موزوں اصلاح فرمائی اور مجھے دعاؤں سے نوازا۔

اور اسم با مسمیٰ واقف رمز شریعت و طریقت حضرت علامہ و مولانا محمد صالح صاحب قادری بریلوی استاذ ادب منظر اسلام بریلی شریف نے میرے ترجموں اور تعارف ناموں اور دیگر ضروری چیزوں کی بڑی تعمق نظر سے اصلاح فرمائی اور میری غلطیوں کی نشاندہی کی۔

اور جامع معقول و منقول حضرت علامہ و مولانا نعیم اللہ خاں صاحب بستوی صدر المدرسین منظر اسلام بریلی شریف نے بھی مجھے نیک اور مفید مشوروں سے نوازا اور میری حوصلہ افزائی فرمائی۔

اور میں تہہ دل سے مشکور ہوں امام علم و فن حضرت علامہ و مولانا خواجہ مظفر حسین صاحب قبلہ کا جو خرد نوازی کا ثبوت دیتے ہوئے میرے حوصلوں کو جلا بخشتے رہے اور مفید و کار آمد مشورے بھی دیئے۔

اور محقق عصر آبروئے علم و قلم حضرت علامہ محمد احمد صاحب مصباحی استاذ ادب الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور کا بھی میں بے حد ممنون ہوں کہ جن کے مشوروں سے میرے رہوار فکر کو جنبش ہوئی اور جن کے ایماء پر ہم نے اس تالیف کی ترتیب میں کچھ ضروری ترمیم و تبدیل بھی کی۔

مولیٰ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرے اساتذہ کرام کی عمروں میں برکتیں عطا فرمائے اور ان کا سایہ

Marfat.com

کرم سائرِ اہلسنت پر تادیر قائم رکھے۔

یااللہ! یارحمٰن! یہ حضرات، اہلسنت کے سرمایہ ہیں انہیں عمر خضر عطا فرما۔

اور ناحق شناسی ہوگی اگر شکریہ ادا نہ کروں ناشر مسلک امام احمد رضا عالیجناب الحاج محمد توفیق صاحب رضوی صدر رضا اکیڈمی شاخ نائیگاؤں ضلع ناندیڑ مہاراشٹر کا جو میرے ممد و معاون ہیں اور جنہوں نے حوالے کے لئے میرے لئے کچھ کتابیں فراہم کیں اور جن کی دیگر کرم نوازیاں بھی ناقابل فراموش ہیں اور مسلک امام احمد رضا کی اشاعت کے لئے جنہوں نے تن من اور دھن کی بازی لگا رکھی ہے اور میں ان کی اس خواہش کا احترام کرتا ہوں کہ وہ بھی اس کتاب کو شائع کرانے کے مشتاق و خواہش مند تھے۔

میرے اس سپاس نامے کی فہرست اگرچہ طویل ہو رہی ہے، مگر جی چاہتا ہے کہ امتنان و تشکر کا ارمغان خلوص پیش کروں مجی لالہ رخ حضرت مولانا غلام جابر صاحب شمس سکریٹری ادارہ افکار حق بائسی بازار پورنیہ بہار کی بارگاہ محبت میں جنہوں نے ہمیں ہر موڑ پر مہمیز لگائی، ان کی بھی آرزو تھی کہ وہ اس کتاب کو شائع کریں۔

اور میں فراموش نہیں کر سکتا میرے دیگر احباب وفا شعار و اقرباء کے ساتھ عزیز از جان ان مخلص دوستوں یعنی حضرت مولانا غلام مختار صاحب قادری، حضرت مولانا شمس الدین صاحب رضوی، حضرت مولانا تراب صاحب رضوی اور حضرت مولانا شمیم اختر صاحب رضوی کو جن کی دعاہائے سحر گاہی قدم قدم پر میرے شریک حال رہیں۔

السعی منی و الاتمام من اللہ و ما توفیقی الا باللہ و علیہ توکلت و الیہ انیب

محمد عیسیٰ رضوی قادری دیناجپوری

الجامعۃ الرضویہ مظہر العلوم

گرسہائے گنج، قنوج (یو۔پی)

۳/ شعبان المعظم ۱۴۱۹ھ

۲۲/ نومبر ۱۹۹۸ء

Marfat.com

تعارف

العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ

جلد اوّل

المعروف

فتاوی رضویہ، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علمی تبحر اور فقہی بصیرت کا خصوصی شاہکار ہے جو لاکھوں مسائل وجزئیات فقہیہ کا عظیم الشان خزانہ وذخیرہ ہے، جن میں ہزاروں مسائل ایسے ہیں جن کا کسی دوسری کتاب میں یا تو سرے سے وجود ہی نہیں یا پھر اس مضبوط ومربوط انداز سے کہیں بیان نہیں ہوئے..... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خود ہی فرماتے ہیں کہ

"یہ جلد (جلد اول) صرف باب التیمم تک ہے خیال تھا کہ بارہ جلدوں میں ہر جلد آٹھ سو صفحوں کی کی جائے، پہلی جلد میں پوری کتاب الطہارت ہو مگر فقط باب التیمم تک ساڑھے آٹھ سو صفحے ہوگئے لہذا یہ جلد اسی قدر پر ختم کی، بظاہر اس میں صرف ۱۱۴ فتوے اور ۲۸ رسالے ہیں مگر بحمد اللہ تعالیٰ ہزارہا مسائل پر مشتمل ہے جن میں صدہا وہ ہیں کہ اس کتاب کے سوا کہیں نہ ملیں گے" لھ۔ "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۸۵۰"

پیش نظر جلد میں کتاب الطہارت میں سے چند ابواب کا بیان ہے جن پر مکمل سیر حاصل بحث کی گئی ہے وہ ابواب یہ ہیں۔

باب الوضوء، نواقض الوضوء، باب الغسل، باب المیاہ، (پانیوں کا بیان) باب التیمم۔

عام طور پر فقہ وفتاوی کی کتابوں میں کتاب الطہارۃ کے تحت مندرجہ ذیل ابواب سے متعلق مسائل مندرج ہوتے ہیں۔

(۱) وضو (۲) نواقض وضو (۳) غسل (۴) پانیوں کا بیان (۵) کنوئیں کا بیان (۶) تیمم (۷) مسح خفین (۸) حیض ونفاس (۹) نجاس (۱۰) استنجاء۔

اس عظیم فقہی وعلمی شاہکار میں طہارت کے ابواب مذکورہ سے متعلق مسائل کے علاوہ مندرجہ ذیل چھیالیس ابواب سے متعلق بھی ضمناً ہزاروں مسائل مذکور ہیں۔ یعنی

Marfat.com

مسح خفین، حیض، انجاس، استنجاء، نماز، احکام مسجد، جنائز، زکوٰۃ، روزہ، حج، نکاح، طلاق، عتق، قسم، حدود، سیر، شرکت، وقف، شہادت، وکالت، دعوی، ہبہ، اجارہ، حجر، غصب، قسمت، شکار وذبیحہ و قربانی، حظر واباحت، احیاء موات، شرب، دیت، مداینات، وصی، فرائض، فوائد فقہیہ، رسم المفتی، عقائد، کلام، رد بدمذہباں، فوائد حدیثیہ، اسماء الرجال، فضائل ومناقب، فوائد اصولیہ، طبعیات، ہندسہ وریاضی۔

اور اس جلد کے حاشیہ پر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مختلف فقہی، کلامی، اصلاحی، معاشرتی اور معاملاتی ابواب سے متعلق متعدد مستقل مسائل ذکر فرمائے جن میں سے بعض کی طرف کتاب کے اندر اشارہ موجود ہوتا ہے اور بعض بالکل مستقل حیثیت میں کتاب سے علاوہ فائدے کے طور پر مذکور ہیں جن کا ذکر کتاب کی فہرست میں ہے لیکن وہ کتاب کے اندر موجود نہیں بلکہ حاشیہ پر موجود ہیں۔

پیش نظر جلد میں "اقول" و "قلت" کے عنوان سے تین ہزار پانچ سو چھتیس علمی فوائد و فقہی نوادرات اور ایک ہزار نو سو پینتالیس "تطفلات" و "معروضات" مندرج ہیں۔

چونکہ امام احمد رضا نے بعض مقامات پر اسلاف فقہائے کرام سے فقہی علمی اختلاف کیا ہے لیکن اسے ادبا تطفل و معروضہ سے تعبیر کیا ہے تطفل، کا مطلب اپنے آپ کو چھوٹا سمجھنا ہے یا بچپنے جیسی عادت اختیار کرنا، گویا امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی طرف سے ان بزرگوں پر اعتراض نہیں بلکہ ان کی خدمت میں عرض وگزارش ہے۔

اس جلد میں علوم وفنون اور تحقیقات وتدقیقات جلیلہ کے شہ پاروں کے علاوہ زیادہ حیرت انگیز، خطبۃ الکتاب، ہے جو بلا شبہ فصاحت وبلاغت کا ایک اچھوتا شاہکار ہے، دلکش اشارات روشن تلمیحات، خوبصورت استعارات، اور خوشنما تشبیہات پر مشتمل اس خطبہ کی خصوصیت یہ ہے کہ "" کے جملہ لوازمات و مناسبات یعنی اللہ تعالیٰ کی حمد، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف، صحابہ اور اہل بیت کی مدح، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے اہل بیت پر درود و سلام۔ یہ تمام چیزیں کتب فقہ اور ائمہ کے ناموں سے ادا کی گئی ہیں۔ یعنی کتب فقہ کے ناموں اور ائمہ کے اسماء گرامی کو اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ کہیں حمد کے غنچے چٹک اٹھے ہیں اور کہیں نعت کے پھول کھل پڑے ہیں، کہیں منقبت کے گجرے بن گئے ہیں اور کہیں درود و سلام کی ڈالیاں تیار ہو گئی ہیں، اس کے ساتھ ساتھ جملہ محسنات بدیعیہ از قسم براعت استہلال ورعایت بجع

Marfat.com

وغیرہ بھی پوری طرح ملحوظ رکھی گئی ہے۔ اتنی قیودات اور پابندیوں کے باوجود خطبے کی سلاست و روانی میں ذرہ برابر فرق نہیں پڑا نہ جملوں کی بے ساختگی میں کہیں جھول پیدا ہوا نہ ترکیب کی برجستگی میں کوئی خلل واقع ہوا۔

اختصار کے پیش نظر اتنا ہی کہوں گا کہ اتنے اوصاف و محاسن پر مشتمل خطبہ آج تک نہیں لکھا گیا، باقی خصوصیات کو چھوڑ یئے صرف اس کی ایک خصوصیت پر نظر ڈال لیجئے آپ کو اس دعویٰ کی صداقت کا یقین آجائے گا وہ حیرت انگیز خصوصیت یہ ہے کہ اس خطبے میں مجموعی طور پر نوے کتابوں اور اماموں کے نام مذکور ہیں اور جس خوبی و لطافت سے مذکور ہیں اس پر فصاحت ناز کرتی ہے اور بلاغت جھوم جھوم اٹھتی ہے۔

اور یہ ملحوظ رہے کہ فصاحت و بلاغت کی رعنائیاں صرف خطبے تک ہی محدود نہیں بلکہ پورا فتاوی تخیل کی نزاکتوں اور ادبی لطافتوں سے مالا مال ہے۔

امام احمد رضا کا معمول ہے کہ اگر کسی سوال کا جواب زیادہ تفصیل سے دینا ہو تو اس کو مستقل رسالہ بنا دیتے ہیں اور باقاعدہ اس کا نام رکھتے ہیں یہ نام اس قدر موزوں و مناسب اور واقع کے مطابق ہوتا ہے کہ پڑھنے والا امام احمد رضا کی دسترس اور رسائی پر حیران رہ جاتا ہے۔ ہر نام میں مندرجہ ذیل چار خصوصیات مشترک ہوتی ہیں۔

۱- ہر نام عربی میں ہوتا ہے خواہ رسالہ کسی بھی زبان میں ہو۔

۲- ہر نام دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے اور دونوں حصوں کا آخری حرف ایک ہی ہوتا ہے یعنی سجع کا پورا پورا خیال رکھا جاتا ہے۔

۳- ہر نام اسم با مسمی ہوتا ہے یعنی نام ہی سے پتہ چل جاتا ہے کہ اس رسالے کا موضوع کیا ہے۔

۴- ہر نام تاریخی ہوتا ہے یعنی ابجد کے حساب سے اگر اس کے حروف کے اعداد نکالے جائیں تو ان کا مجموعہ اس سن پر دلالت کرتا ہے جس میں وہ رسالہ لکھا گیا۔

فتاوی رضویہ کی اس جلد اول میں ایک سو چودہ فتووں کے ضمن میں ہزارہا مسائل کے علاوہ اٹھائیس علمی و تحقیقی رسالے بھی شامل ہیں ان میں سے بعض رسائل مستقل ہیں اور بعض ضمنی، جو کتاب الطہارت میں بیان شدہ مسائل ہی سے مربوط و منسلک ہیں اور ان میں سے پندرہ رسائل وہ ہیں جن سے احادیث کا استخراج کیا گیا ہے، اور تیرہ وہ ہیں جن میں حدیثوں کا استعمال نہیں ہوا ہے

Marfat.com

اور وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱- لمع الاحکام ان لاوضوء من الزکام۔ (روشن احکام کہ زکام ناقض وضو نہیں)

امام احمد رضا نے اس رسالے میں دلائل قاہرہ سے یہ ثابت کیا ہے کہ زکام ناقض وضو نہیں۔

۲- خلاصة تبیان الوضوء۔ (وضو کے بیان کا خلاصہ)

اس میں وضو اور غسل کی احتیاطوں کا بیان ہے۔ اور یہ کہ ضروریات وضو مطلقاً یعنی مرد و عورت سب کے لئے تیس ہیں۔

اور ضروریات غسل بھی مطلقاً تیس ہیں۔ اور دس چیزیں عورتوں کے لئے مخصوص ہیں۔ اور جہاں جہاں خاص طور پر مرد و عورت سب کے لئے پانی پہنچانا ضروری ہے ان مقامات احتیاط کی تعیین کے بعد امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

بالجملہ تمام ظاہر بدن ہر ذرہ ہر رونگٹے پر سر سے پاؤں تک پانی بہنا فرض ہے ورنہ غسل نہ ہوگا مگر مواضع حرج معاف ہیں۔ ان مقامات حرج کی تعداد اکیس ہے جہاں پانی پہنچانا دشوار و معذور ہے۔

۳- برکات السماء فی حکم اسراف الماء۔ (آسمانی برکتیں پانی کے اسراف کے حکم میں)

یہ ضمنی رسالہ ہے، اس میں اسراف و تبذیر کی متعدد تعریفات اور پانی کے غیر ضروری خرچ کرنے کا حکم اور اس کا شافی بیان موجود ہے۔

۴- الھنی النمیر فی الماء المستدیر۔ (خوشگوار صاف مستدیر پانی کی تحقیق)

اس میں مستدیر پانی کی مساحت دہ در دہ کا بیان ہے۔ اس کے لئے امام احمد رضا نے چار اقوال پیش فرمائے ہیں اور لکھا ہے کہ ہر ایک بجائے خود وجہ رکھتا ہے اور تحقیق جدا ہے۔ پھر اقول کہہ کر اپنی تحقیق بھی پیش فرمائی ہے کہ کوئیں کا دور تقریباً ساڑھے پینتیس ہاتھ ہونا چاہئے یعنی ۳۵ء۴۴۹ تو قطر تقریباً ۵ گز ساڑھے دس گرہ ہوگا بلکہ دس گرہ ایک انگل یعنی ۱۱ء۲۸۴ ہاتھ۔

۵- رحب الساحة فی میاہ لایستوی وجھھا وجوفھا فی المساحة۔ (ان پانیوں کے پھیلاؤ کی کشادگی جن کے اوپر والے حصے اور اندرونی حصے پیمائش میں برابر نہیں)

اس رسالے میں پانچ سوالوں کے جوابات ہیں اور ان پانیوں کا واضح اور شافی بیان ہے جن کی مساحت اوپر سے کم یا نیچے سے دہ در دہ ہے یا اس کے برعکس۔

۶- ھبة الجبیر فی عمق ماء کثیر۔ (ابر باراں کا عطیہ زیادہ پانی کی گہرائی میں)

Marfat.com

اس رسالہ میں آب کثیر کی گہرائی اور اس کی مقدار کا بیان ہے۔

۷- الدقة و التبيان لعلم الرقة و السيلان۔ (پانی کی، رقت و سیلان کا واضح بیان)

یہ رسالہ ضمنی ہے جو پانی کی رقت و سیلان کی تحقیق و توضیح پر مشتمل ہے اور اپنی نظیر آپ ہے۔

۸- سمح انداماً فيما يورث العجز عن الماء۔ (جو چیزیں پانی سے عجز پیدا کریں ان کے لئے سمندر کی سخاوت)

اس رسالہ میں جواز تیمم کے لئے پانی کے استعمال پر قادر نہ ہونے کی ۷۵ اپونے دو سو صورتوں کا بیان ہے اور یہ رسالہ ضمنی ہے۔

۹- المطر السعيد على نبت جنس الصعيد۔ (جنس صعید کی نبات پر باران مسعود)

سیدنا امام الائمہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک تیمم ہر اس چیز سے روا ہے کہ خالص جنس ارض سے ہو یا جنس ارض غالب ہو اور اس کے غیر سے ہمارے جمیع ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک روا نہیں، لہذا جنس ارض سے کیا مراد ہے اس رسالۂ ضمنیہ میں اس کا تحقیقی بیان موجود ہے۔

۱۰- الجد السديد فى نفى الاستعمال عن الصعيد۔ (جنس زمین کے مستعمل نہ ہونے میں بہت عمدہ بیان)

طہارت سے پانی مستعمل ہو جاتا ہے کہ دوبارہ وضو کے قابل نہیں رہتا مگر تیمم سے جنس ارض بالکل مستعمل نہیں ہوتی ہے۔

۱۱- قوانين العلماء فى متيمم علم عند زيد ماء۔ (علماء کے قوانین اس تیمم کرنے والے کے بارے میں جسے معلوم ہو کہ زید کے پاس پانی ہے)

تیمم کرنے والے نے اگر دوسرے کے پاس پانی پایا اور نہ مانگا اور تیمم سے نماز پڑھ لی پھر مانگا اور اس نے دے دیا تو نماز نہ ہوئی نہ دیا تو ہو گئی۔

اسی مسئلے کی تحقیق و تفصیل میں ضمنی طور پر بارہ مسائل مذکور ہیں جو اس مختلف الشقوق اور طویلۃ الاذیال بحث کو محیط اور حاوی ہیں۔ اور یہ رسالہ اگرچہ ضمنی ہے مگر فتاوی رضویہ جلد اول جہازی سائز کے ۵۵ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔

۱۲- مجلى الشمع لجامع حدث و لمعة۔ (حدث اور لمعہ رکھنے والے سے متعلق شمع افروز)

Marfat.com

امام احمد رضا نے اس رسالے میں جنابت وحدث دونوں کے جمع ہونے کی ۹۸ صورتوں پر جامع بحث فرمائی ہے۔

اور ایک جگہ فرمایا ہے کہ محدث اگر اتنا پانی پائے کہ منہ ہاتھ پاؤں ایک ایک بار دھولے نہ تثلیث کو کافی ہو نہ مضمضہ واستنشاق کو تو اس پر وضو فرض ہے تیمم جائز نہیں۔ اور بعد تیمم اتنا پانی پائے تو تیمم ٹوٹ جائے گا۔

اور اس رسالے میں لمعہ کا بھی ذکر ہے۔ لمعہ اس حصہ بدن کو کہتے ہیں جو بعد غسل جنابت سیلان آب سے رہ گیا ہو۔

یعنی جنب نے بدن کا کچھ حصہ دھویا کچھ باقی رہا کہ پانی نہ رہا پھر حدث ہوا کہ موجب وضو ہے، اب جو پانی ملے اسے وضو ورفع حدث میں صرف کرے یا بقیۂ جنابت کے دھونے میں یا کیا؟

تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ اگر پانی لمعہ وحدث دونوں کو کافی ہے تو لمعہ بھی دھوئے اور وضو بھی کرے، ورنہ اس سے لمعہ دھوئے حدث میں صرف نہ کرے کہ جنابت حدث سے سخت تر ہے۔

۱۳- باب العقائد و الکلام (عقائد وکلام کا بیان)

اس رسالہ میں یہ بیان ہے کہ کوئی کافر کسی قسم کا ہو وہ ہرگز خدا کو نہیں جانتا کہ کفر کہتے ہی جہل باللہ کو ہیں۔

اس جلد میں ان کے علاوہ جو دیگر ۱۵ رسائل ہیں ان کا تعارف ان کے اصل مقام پر آئے گا۔ اور اس جلد میں مع جملہ رسائل کے دو سو چھپن احادیث کریمہ ہیں۔

Marfat.com

تعارف

الجود الحلو فی ارکان الوضوء

(ارکان وضو کے بیان میں شیریں سخاوت)

۱۰ر شوال المکرم ۱۳۲۴ھ میں سوال ہوا کہ وضو میں کتنے فرض اعتقادی و فرض عملی ہیں اور کتنے واجب اعتقادی وواجب عملی ہیں؟

امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ

مجتہد جس شئ کی طلب جزمی، حتمی اذعان کرے اگر وہ اذعان بدرجہ یقین معتبر فی اصول الدین ہو (اس صورت میں مسئلہ مجمع علیہ جمیع ائمہ دین ہوگا) تو وہ فرض اعتقادی ہے۔ جس کا منکر عند الفقہاء کافر، اور متکلمین کے نزدیک (اس وقت کافر ہے) جب کہ مسئلہ ضروریات دین سے ہو اور یہی عند المحققین احوط واسد (درست) اور ہمارے اساتذہ کرام کا معمول و معتمد (وثوق و اعتماد) ہے۔

ورنہ (یعنی اگر اس مسئلہ پر تمام ائمہ کا اتفاق نہیں ہے تو) واجب اعتقادی ہے۔

پھر اگر مجتہد کو دلائل شرعیہ کی روشنی میں جو ان پر ظاہر ہوئے اس کی طلب جزمی میں اصلاً شبہ نہیں، بانیوجہ ان کی نظر میں اسی شئ کا وجود، شرط صحت و برأت ذمہ بمعنی علوم بقائے اشتغال قطعی ہے، یعنی اگر وہ کسی عمل میں فرض ہو تو اس کے بغیر وہ عمل باطل محض ہو اور مستقل مطلوب ہے تو اس کے بغیر برأت ذمہ نہ ہونے پر انہیں جزم ہو تو فرض عملی ہے۔

اور اگر خود اس کی رائے میں بھی طلب جزمی، جزمی نہیں تو واجب عملی..... کہ بغیر اس کے حکم صحت حاصل اور برأت ذمہ محتمل۔

حاصل یہ کہ مجتہد صرف اس چیز کو فرض قرار دیتے ہیں جس کا انہیں یقین حاصل ہو گیا ہو۔

پھر اگر تمام مجتہدین کو اس کا یقین ہو تو وہ فرض اعتقادی ہے۔

اور اگر صرف اس مجتہد کو یقین ہو تو وہ فرض عملی ہے۔

Marfat.com

اور فرماتے ہیں کہ ہر فرض عملی، واجب اعتقادی ہے، اور ہر واجب عملی، واجب اعتقادی ہے۔

لیکن وضو میں کوئی فعل واجب عملی نہیں ہے۔

پھر فرماتے ہیں کہ وضو میں فرض اعتقادی یعنی ارکان اعتقادیہ چار ہیں۔

اول منہ دھونا، دوم کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا، سوم ربع سر کا مسح کرنا، چہارم ٹخنوں سمیت پیروں کا دھونا۔

یہ رسالہ اگرچہ فتاویٰ رضویہ جلد اول جہازی سائز کے صرف ۱۸ صفحات پر مشتمل ہے مگر اس میں وہ تحقیقات جلیلہ ہیں جو اس کے غیر میں نہ ملیں گی۔ اور اس رسالہ میں چار احادیث مبارکہ ہیں۔

Marfat.com

احادیث

الجود الحلو فی ارکان الوضوء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده و نصلی و نسلم علی رسوله الکریم

ابتدائے وضو میں بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے حدیث میں ہے۔

۱۔ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا وضوء لمن لم یذکر اسم الله علیه۔

جو وضو کے شروع میں بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو نہیں ہوتا۔ (مولف) (یعنی وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے اور یہاں پر وضو نہ ہونے سے مراد وضوئے کامل کی نفی ہے۔ مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص۱۰ الجود الحلو" (ترمذی اول، ص ۱۳، باب فی التسمیة عند الوضوء)

وضو میں پاؤں دھونا فرض ہے۔

۲۔ روی ابن ماجة و غیره من طریق عبدالله بن محمد بن عقیل و عن الربیع رضی الله تعالیٰ عنها قالت اتانی ابن عباس فسألنی عن هذا الحدیث تعنی حدیثها الذی ذکرت ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم توضأ و غسل رجلیه فقال ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما ان الناس ابوا الا الغسل ولا اجد فی کتاب الله الا المسح۔

حضرت ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آکر مجھ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو اور وضو میں پیر دھونے کا ذکر ہے پھر ابن عباس نے کہا کہ لوگ بجز دھونے کے اور کچھ نہیں مانتے (یعنی جواز مسح کا انکار کرتے ہیں) حالانکہ میں کتاب اللہ میں صرف مسح پاتا ہوں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص۱۶" الجود الحلو۔ (ابن ماجہ، ص۳۶، باب ماجأ فی غسل القدمین)

۳۔ اخرج سعید بن منصور و ابن ابی شیبة و عبدالرزاق و عبد بن حمید و الطبرانی فی الکبیر و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و النحاس عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما انه قرأها و ارجلکم بالنصب۔

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت وارجلکم کو نصب کے ساتھ پڑھا..... (مولف) (حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پیروں پر مسح کے قول سے رجوع فرمالیا تھا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۷۱" الجود الحلو۔

انگشتان مبارک سے پانی نکلنے کا معجزہ اور اس سے ستر صحابہ کے وضو کرنے کا بیان۔

۴۔ حدیث انس قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هل مع احدمنکم ماء فوضع یده فی الاناء و قال توضؤا بسم الله قال فرأیت الماء یخرج من بین اصابعه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی توضؤا من عند آخرهم و کانوا نحوا من سبعین۔ اخرجه النسائی و ابن خزیمة و البیهقی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کسی کے ساتھ پانی ہے پھر دست اقدس برتن میں ڈالا اور فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر وضو کرو۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انگشتان مبارکہ سے پانی نکل رہا تھا یہاں تک کہ صحابہ کرام میں کے سب سے پیچھے والے صاحب نے بھی وضو کر لیا اور وہ لوگ تقریباً ستر تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۲۱" الجود الحلو۔ (نسائی اول، ص ۲۵، باب التسمیة عند الوضوء)

Marfat.com

تعارف

تنویر القندیل فی اوصاف المندیل

(رومال کے اوصاف بیان کرنے میں قندیل کا روشن کرنا)

۶ر شعبان ۱۳۲۱ھ میں سوال ہوا کہ وضو کے بعد کپڑے سے منہ پونچھنا چاہئے یا نہیں؟ زید کہتا ہے کہ اس سے ثواب جاتا رہتا ہے۔

امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے احادیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اقوال اسلاف کرام علیہم الرحمۃ والرضوان سے ثابت کیا اور فرمایا کہ وضو کا ثواب جاتا رہنا محض غلط ہے، ہاں بہتر ہے کہ بے ضرورت نہ پونچھے، امراء و متکبرین کی طرح اس کی عادت نہ ڈالے اور پونچھے تو بے ضرورت بالکل خشک نہ کرلے بلکہ قدرے نم باقی رہنے دے۔

اور فرمایا کہ۔ اس کی ممانعت یا کراہت کے بارے میں اصلاً کوئی حدیث نہیں بلکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعدد حدیثوں میں اس کا فعل مروی ہے۔

نیز فرماتے ہیں کہ۔ وضو و غسل دونوں کا اس باب میں ایک ہی حکم ہے بلکہ بسا اوقات غسل میں کپڑے سے بدن، خصوصاً سر پونچھنے کی حاجت بہ نسبت وضو کے زائد ہوتی ہے اور اگر تجربہ صحیحہ یا خبر طبیب حاذق مسلم مستور سے معلوم ہو کہ نہ پونچھنا ضرر شدید کا باعث ہوگا جب تو صاف کرلینا واجب ہو جائے گا اگرچہ وضو میں اگرچہ بنہایت مبالغہ کہ نم کا نام نہ رہے۔

صحیحین کی ایک حدیث پاک میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غسل فرمایا، ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جسم اقدس صاف کرنے کو کپڑا حاضر لائیں حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ لیا اور ہاتھ سے پانی پونچھ پونچھ کر جھاڑا۔

اعلیٰحضرت امام احمد رضا نے اس حدیث کی جو توجیہات بیان کی ہیں وہ یہ ہیں کہ۔

اس حدیث سے وضو یا غسل کے بعد رومال سے پانی پونچھنے کی کراہت ثابت نہیں ہوتی کہ یہ ایک معین واقعہ ہے اس میں عموم نہیں ہے۔

Marfat.com

☆ اور ممکن ہے کہ وہ کپڑا میلا تھا پسند نہ فرمایا (ناقلا عن البحر)

☆ ممکن ہے کہ نماز کی جلدی تھی اس لئے نہ لیا (از خود)

☆ ممکن ہے کہ اپنے رب عزوجل کے حضور تواضع کے لئے ایسا کیا۔ (ناقلا عن بعض الاسلاف)

یعنی رومالوں سے بدن صاف کرنا ارباب تنعم کی عادت ہے اور ہاتھ سے پانی پونچھ ڈالنا مساکین کا طریقہ، تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تواضعاً طریقۂ مساکین پر اکتفا فرمایا۔

☆ ممکن ہے وقت گرم تھا اس وقت بقائے تری ہی مطلوب تھی (از خود)

بلکہ ام المومنین کا کپڑا پیش کرنا ظاہراً اسی طرف ناظر کہ ایسا ہوتا تھا مگر اس وقت کسی خاص وجہ سے قبول نہ فرمایا۔

بالجملہ اس قدر میں شک نہیں کہ ترک احیاناً دلیل کراہت نہیں ہو سکتا بلکہ وہ تتمۂ دلیل سنیت ہوتا ہے۔

اور احسن تاویلات حدیث وہ ہے جو امام اجل ابراہیم نخعی استاذ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے افادہ فرمائی کہ سلف کرام کپڑے سے پونچھنے میں حرج نہ جانتے مگر اس کی عادت ڈالنا پسند نہ فرماتے کہ وہ باب ترفہ و تنعم (خوشحالی و دولتمندی) سے ہے۔

اور ان دلائل و براہین کے علاوہ اس رسالہ جلیلہ میں بارہ احادیث مبارکہ ہیں۔

Marfat.com

احادیث

تنویر القندیل فی اوصاف المندیل

وضو کا پانی قیامت کے دن نیکیوں کے پلے میں رکھا جائے گا

۵۔ حدیث میں آیا ہے ان الوضوء یوزن۔

یہ پانی روز قیامت نیکیوں کے پلے میں رکھا جائے گا۔ رواہ الترمذی عن ابن شہاب الزھری من اواسط التابعین و علقہ عن سعید بن المسیب من اکابرھم و افضلھم۔ "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۲۵ تنویر القندیل" (ترمذی اول، ص ۱۸، باب المندیل بعد الوضوء)

۶۔ روی تمام فی فوائدہ و ابن عساکر فی تاریخہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من توضأ فمسح بثوب نظیف فلا باس بہ و من لم یفعل فھو افضل لان الوضوء یوزن یوم القیٰمۃ مع سائر الاعمال۔

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو وضو کر کے پاکیزہ کپڑے سے بدن پونچھ لے تو کچھ حرج نہیں اور جو ایسا نہ کرے تو یہ بہتر ہے اس لئے کہ قیامت کے دن آب وضو بھی سب اعمال کے ساتھ تولا جائے گا۔ "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۲۵" تنویر القندیل۔ (کنز العمال، ص ۱۸۵، ج۹)

وضو کے بعد رومال یا تولیہ سے پانی پونچھنا منع نہیں ہے اس پر چار حدیثیں۔

۷۔ جامع ترمذی میں ام المومنین صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے قالت کان لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرقۃ یتنشف بھا بعد الوضو۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رومال رکھتے کہ وضو کے بعد اس سے اعضائے منور صاف فرماتے۔ "فتاوی رضویہ ج۱، ص ۲۵" تنویر القندیل۔ (ترمذی اول، ص ۱۸، باب المندیل بعد الوضوء)

۸۔ جامع ترمذی میں معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قال رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا توضأ مسح وجھہ بطرف ثوبہ۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب وضو فرماتے اپنے آنچل سے

Marfat.com

روئے مبارک صاف کرتے۔ "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۲۵" تنویر القندیل۔ (ترمذی اول، ص ۱۸، باب المندیل بعد الوضوء)

۹۔ سنن ابن ماجہ میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم توضأ فقلب جبة صوف كانت عليه فمسح بها وجهه۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرما کر اونی کرتا کہ زیب بدن اقدس تھا الٹ کر اس سے چہرہ انور پونچھا۔ "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۲۵" تنویر القندیل۔ (ابن ماجہ، ص ۳۷، باب المندیل بعد الوضوء)

۱۰۔ امام ابوالمحاسن محمد بن علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب الالمام فی دخول الحمام میں روایت فرماتے ہیں اخبرنا محمد بن اسماعیل انا ابواسحاق الارموی اخبرتنا کریمة القرشية انا ابوعلی بن المحبوبی انا ابوالقاسم المصیصی انا ابوعبدالرحمن بن عثمان انا ابراهيم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت ثنا احمد بن بکیر ثنا یعلی ثنا سفیٰن عن لیث عن زریق عن انس رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لاباس بالمندیل بعد الوضوء۔

یعنی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کے بعد رومال میں کچھ حرج نہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۲۶" تنویر القندیل۔ (کتاب الآثار لامام محمد، ص ۶۴، باب مسح الوجه بعد الوضوء)

غسل کے بعد کپڑات پانی صاف نہ کرنے کے بارے میں ایک حدیث :

۱۱۔ صحیحین کی حدیث میں ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے انها اتت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بخرقة بعد الغسل فلم يردها و جعل ينفض الماء بيده۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہائے یہ کپڑا جسم اقدس صاف کرنے کو حاضر لائیں حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ لیا اور ہاتھ سے پانی پونچھ پونچھ کر جھاڑا۔ (اس سے کراہت ثابت نہیں ہوئی مگر [illegible] وہ کپڑا میلا تھا پسند نہ فرمایا، ذکره الامام النووی فی شرح المهذب۔ منه) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۲۶" تنویر القندیل۔ (بخاری اول، ص ۴۱، باب من توضأ فی الجنابة الخ)

وضو کے بعد ادھر ادھر پانی جھاڑنا منع ہے :

۱۲۔ قوله عليه السلام اذا توضأتم فلا تنفضوا ايديكم۔

Marfat.com

حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان ہے کہ جب تم وضو کرو تو ہاتھوں کو نہ جھاڑو۔ (مولف)

"فتاوی رضویہ ج ۱: ص ۲۸" تنویر القندیل۔

۱۳۔ رواہ ابویعلی فی مسندہ و ابن عدی فی الکامل من طریق البختری بن عبید عن ابیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اشربوا اعینکم من الماء عند الوضو ولاتنفضو ایدیکم فانہا مراوح الشیطان۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو کے وقت کچھ پانی آنکھوں کو پلاؤ (یعنی آنکھ زور سے بند نہ کرو) اور ہاتھوں کو نہ جھاڑو کیونکہ وہ شیطان کا پنکھا ہے۔ (مولف) ونحوہ عند الدیلمی فی مسند الفردوس و اخرجہ ایضاً ابن حبان فی الضعفاء و ابن حاتم فی العلل۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۲۸" تنویر القندیل۔ (کنز العمال، ص ۱۸۵، ج ۹)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل اقدس کے بعد کبھی کپڑا سے پانی صاف کرتے اور کبھی ہاتھوں سے اس پر دو حدیثیں۔

۱۴۔ عند مسلم و النسائی فی طریق اخریٰ عن مخرج الحدیث الاعمش اعنی بطریق عبداللہ بن ادریس عن الاعمش عن سالم ہو ابن ابی الجعد عن کریب عن ابن عباس عن میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اغتسل اتی بمندیل فلم یمسہ و جعل یقول ہکذا (یعنی ینفضہ)

یعنی حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک رومال غسل کے وقت لایا گیا تو حضور نے اس کو نہیں چھوا اور پانی جھاڑنے لگے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۲۸" تنویر القندیل۔ (نسائی اول، ص ۵۰، باب ترک المندیل بعد الغسل)

۱۵۔ و لفظ ابی داؤد بطریق عبداللہ بن داؤد عن الاعمش فناولتہ المندبل فلم یاخذہ و جعل ینفض الماء عن جسدہ۔

اعمش سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ نے کہا کہ میں نے رومال دیا تو اس کو حضور نے نہیں لیا اور جسد مبارک سے پانی نچوڑنے لگے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۲۸" تنویر القندیل۔ (ابوداؤد اول، ص ۳۳، باب فی الغسل من الجنابۃ)

حضرت ابن عباس وضو کے بعد پانی صاف نہیں کرتے مگر غسل کے بعد صاف کرتے تھے۔

Marfat.com

۱۶۔ رواه عبدالرزاق فی مصنفه عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما انه کره ان یمسح بالمندیل من الوضو و لم یکرهه اذا اغتسل من الجنابة۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آپ وضو کے بعد رومال سے پونچھنے کو مکروہ جانتے اور غسل جنابت کے بعد مکروہ نہیں جانتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص۲۹" تنویر القندیل۔ (المصنف لعبد الرزاق باب المسح بالمندیل ۱/ ۱۸۲)

Marfat.com

تعارف

الطراز المعلم فیما ھو حدث من احوال الدم

(منقش کتاب خون کے مختلف احوال سے بے وضو ہونے کی صورت میں)

۲ر ذیقعدہ ۱۳۲۴ھ کو استفتاء پیش ہوا کہ اگر خون چھنکا اور باہر نہ آیا تو وضو جائے گا یا نہیں، اور اگر کپڑا اس خون پر بار بار مختلف جگہ سے لگ کر آلودہ ہوا کہ قدر درہم سے زائد ہو گیا تو ناپاک ہو گیا یا نہیں؟

امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے جواب میں تین صورتیں ارقام فرمائیں۔

اول چھنکنا دوم ابھرنا سوم بہنا

یعنی بدن پر اگر خون وغیرہ چھنکا تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

اسی طرح بدن سے خون وغیرہ ابھرا تو اس سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔

اور اگر خون وغیرہ نکل کر بہہ جائے تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا خواہ بدن کے کسی حصہ سے نکلے۔

اسی لئے نجاست سائلہ اگر کپڑا وغیرہ میں لگ جائے تو وہ ناپاک ہو جائے گا۔

اور اگر نجاست سائلہ نہیں ہے تو کپڑا وغیرہ میں لگنے سے ناپاک نہ ہوگا کہ جو چیز حدث نہیں وہ نجس بھی نہیں۔

ولہذا اگر خارش کے دانوں پر کپڑا مختلف جگہ سے بار بار لگا اور دانوں کے منہ پر جو چیک پیدا ہوتی ہے جس میں خود باہر آنے اور بہنے کی قوت نہیں ہوتی، اگر دیر گزرے تو وہ وہاں کی وہیں رہے گی، ایسی چیک سے اگر پورا کپڑا بھر جائے تو ناپاک نہ ہوگا۔

اسی طرح خون یا ریم ابھرا اور فی الحال اس میں قوت سیلان نہیں اور اسے کپڑے سے پونچھ ڈالا۔ دوسرے جلسے میں پھر ابھرا اور صاف کر دیا یونہی مختلف جلسوں میں اتنا نکلا کہ اگر ایک بار آتا تو ضرور بہہ جاتا تو اب بھی وضو نہ جائے گا نہ کپڑا ناپاک ہوگا کہ ہر بار اتنا نکلا ہے جس میں بہنے کی قوت نہ تھی۔

Marfat.com

ہاں جلسہ واحدہ میں ایسا ہوا تو وضو جاتا رہے گا کہ مجلس واحد کا نکلا ہوا گویا ایک بار کا نکلا ہوا ہے۔

اس محققانہ رسالے میں مذکورہ تین صورتوں کے ضمن میں وضو ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کی کثیر صورتوں کے علاوہ جو دلائل و حوالے مندرج ہیں وہ بڑے سائز کے ۲۶ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔

اور اس رسالہ میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

Marfat.com

احادیث

الطراز المعلم فیما ھو حدث من احوال الدم

زن حائضہ کو مستحب ہے کہ بعد فراغ حیض جب غسل کرے تو کپڑے سے فرج داخل کا خون صاف کرلے

۱۷۔ حدیث ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها فی الصحیحین وغیرها ان امرأة من الانصار سألت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن غسلها من المحیض فامرها صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کیف تغتسل ثم قال خذی فرصة من مسك فتطهری بها (وتمامه فی المرقاة لمولانا علی القاری) قالت کیف اتطهر بها فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سبحن الله تطهری بها قالت ام المومنین فاجتذبتها الی فقلت تبتغی بها اثر الدم۔

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انصار کی ایک عورت نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے غسل حیض کے بارے میں پوچھا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ کیسے غسل کرے گی پھر فرمایا کہ مشک آلود روئی لے کر پاک کرو، اس کی پوری حدیث مرقاۃ میں ہے کہ عورت نے کہا اس کو کیسے پاک کروں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی سے صاف کرو عورت نے کہا اس سے کس طرح پاک کروں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ اسی سے پاک کرو ام المومنین نے کہا کہ میں نے اس کو اپنی طرف کھینچ لیا اور کہا کہ اس سے خون کا اثر زائل کرو یعنی خون نکلنے کی جگہ اس کو پھیرو۔ (مولف)

"فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۵۴ الطراز المعلم" (بخاری اول، ص ۴۵، باب دلک المرأة شعرها اذا تطهرت الخ) (مشکوۃ ار ۴۸، باب الغسل)

Marfat.com

تعارف

نبه القوم ان الوضوء من ای نوم

(قوم کو تنبیہ کہ کس نیند سے وضو فرض ہوتا ہے)

۱۴ر محرم ۱۳۲۵ھ میں سوال ہوا کہ کس طرح کے سونے سے وضو جاتا ہے اس میں قول منقح کیا ہے؟

۲۴ر صفحات پر مشتمل جواب میں مجدد ملت اعلی حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دس احادیث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ تیس متداول کتب فقہ کے حوالوں سے جو قول منقح اخذ فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ

نیند دو شرطوں سے ناقض وضو ہوتی ہے۔

اول- یہ کہ دونوں سرین اس وقت خوب جمے نہ ہوں۔

دوسری- یہ کہ ایسی ہیئات پر سویا ہو جو غافل ہو کر نیند آنے کو مانع نہ ہو۔

جب یہ دونوں شرطیں جمع ہوں گی تو سونے سے وضو جائے گا اور ایک شرط بھی کم ہے تو نہیں۔

پھر امام احمد رضا نے سونے کی بیس حالتیں بیان فرمائی ہیں جن میں سے دس حالتوں میں وضو نہیں ٹوٹتا ہے اور دس حالتوں میں وضو ٹوٹ جاتا ہے،

جن دس حالتوں میں سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے وہ یہ ہیں۔

۱- دونوں سرین زمین پر ہیں اور دونوں پاؤں ایک طرف پھیلے ہوئے۔ کرسی کی نشست اور ریل کی تپائی بھی اس میں داخل ہے۔

۲- دونوں سرین پر بیٹھا ہے اور گھٹنے کھڑے ہیں اور ہاتھ ساقوں پر محیط ہیں جسے عربی میں احتبا کہتے ہیں، خواہ ہاتھ زمین وغیرہ پر ہوں اگرچہ سر گھٹنوں پر رکھا ہو۔

۳- دوزانو سیدھا بیٹھا ہو۔

۴- چار زانو پالتی مارے، یہ صورتیں خواہ زمین پر ہوں یا تخت یا چارپائی وغیرہ پر۔

Marfat.com

۵- گھوڑے یا خچر وغیرہ پر زین رکھ کر سوار ہے۔

۶-۷- ننگی پیٹھ پر سوار ہے مگر جانور چڑھائی پر چڑھ رہا ہے یا راستہ ہموار ہے۔

ظاہر ہے کہ ان سب صورتوں میں دونوں سرین جمے رہیں گے لہذا وضو نہ جائے گا اگرچہ کتنا ہی غافل ہو جائے اگرچہ سر بھی قدرے جھک گیا ہو نہ اتنا کہ سرین نہ جمے رہیں اگرچہ دیوار وغیرہ کسی چیز پر ایسا تکیہ لگائے ہو کہ وہ شئ ہٹالی جائے تو یہ گر پڑے، یہی ہمارے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصل مذہب و ظاہر الروایہ و مفتی بہ و صحیح و معتمد ہے اگرچہ ہدایہ و شرح وقایہ میں حالت تکیہ کو ناقض وضو لکھا ہے۔

۸- کھڑے کھڑے سو گیا۔

۹- رکوع کی صورت پر۔

۱۰- سجدۂ مسنونہ مردان کی شکل پر کہ پیٹ رانوں اور رانیں ساقوں اور کلائیاں زمین سے جدا ہوں اگرچہ یہ قیام و ہیئت رکوع و سجود غیر نماز میں ہو، اگرچہ سجدہ کی اصلا نیت بھی نہ ہو۔

ظاہر ہے کہ یہ تینوں صورتیں غافل ہو کر سونے کی مانع ہیں تو ان میں بھی وضو نہ جائے گا۔

اور وہ دس حالتیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یہ ہیں۔

۱- اکڑوں بیٹھے سویا۔

۲-۳-۴- چت یا پٹ یا کروٹ پر لیٹ کر۔

۵- ایک کہنی پر تکیہ لگا کر۔

۶- بیٹھ کر سویا مگر ایک کروٹ کو جھکا ہوا کہ ایک یا دونوں سرین اٹھے ہوئے ہیں۔

۷- ننگی پیٹھ پر سوار ہے اور جانور ڈھال میں اتر رہا ہے۔

۸- دوزانو بیٹھا اور پیٹ رانوں پر رکھا ہے کہ دونوں سرین جمے نہ رہے ہوں۔

۹- اسی طرح اگر چار زانو ہے اور سر رانوں یا ساقوں پر ہے۔

۱۰- سجدۂ غیر مسنونہ کے طور پر جس طرح عورتیں گٹھری بن کر سجدہ کرتی ہیں اگرچہ خود نماز یا اور کسی سجدۂ مشروعہ یعنی سجدۂ تلاوت یا سجدۂ شکر میں ہو۔

ان دس صورتوں میں دونوں شرطیں جمع ہونے کے سبب وضو جاتا رہے گا۔

Marfat.com

احادیث

نبه القوم ان الوضوء من ای نوم

رکوع و سجود اور قیام کی حالت میں سو جانے سے وضو نہیں ٹوٹے گا حدیث میں ہے

۱۸۔ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لاوضوء علی من نام قائمًا او راکعاً لو ساجداً۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو کھڑا ہو کر یا رکوع یا سجود میں سو جائے تو اس کا وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۷۹ نبه القوم"

ایسا سونا جس سے استر خائے مفاصل ہو تو وضو ٹوٹے گا ورنہ نہیں اس پر چند احادیث کریمہ

۱۹۔ اخرج الائمة احمد و ابوداؤد و الترمذی و ابوبکر بن ابی شیبة فی مصنفه و الطبرانی فی المعجم الکبیر و الدار قطنی و البیهقی فی سننها من طریق ابی خالد یزید بن عبدالرحمن الدالانی عن قتادة عن ابی العالیة عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما انه رأی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نام وهو ساجد حتی غط او نفخ ثم قام یصلی فقلت یا رسول الله انك قد نمت قال ان الوضو لایجب الا علی من نام مضطجعا فانه اذا اضطجع استرخت مفاصله۔ هذا لفظ الترمذی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں سو گئے ہیں یہاں تک کہ خراٹے کی آواز آئی پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ تو سو گئے تھے فرمایا کہ وضو اس پر واجب ہوتا ہے جو لیٹ کر سو جائے کیونکہ جب لیٹے گا تو اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں گے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۸۵ نبه القوم" (ترمذی اول، ص ۲۴، باب الوضوء من النوم)

۲۰۔ و فی لفظ لاحمد ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لیس علی من نام ساجداً وضوء حتی یضطجع فانه اذا اضطجع استرخت مفاصله۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر وضو واجب نہیں جو سجدہ میں سو جائے یہاں تک کہ لیٹے کیونکہ جب لیٹے گا تو اس کے مفاصل ڈھیلے پڑ جائیں گے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱،

Marfat.com

ص ۸۵" نبه القوم۔ (مسند احمد، ص ۴۲۴، ج ۱)

۲۱۔ و لابی داؤد انما الوضوء علی من نام مضطجعاً استرخت مفاصله۔

ابوداؤد کے یہاں یہ ہے کہ وضو اس پر واجب ہے جو لیٹے لیٹے سو گیا کہ اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ گئے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۸۵ نبه القوم" (ابوداؤد اول، ص ۲۷، باب فی الوضوء من النوم)

۲۲۔ وللدار قطنی لاوضوء علی من نام قاعداً انما الوضوء علی من نام مضطجعاً فان من نام مضطجعاً استرخت مفاصله۔

اس پر وضو واجب نہیں جو بیٹھ کر سوئے وضو تو اس پر واجب ہوتا ہے جو لیٹ کر سو گیا کیونکہ جو شخص لیٹ کر سو جائے گا اس کے مفاصل ڈھیلے پڑ جائیں گے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۸۵ نبه القوم" (دارقطنی روایت معناً فیمن روی فیمن نام ۱/ ۱۶۰)

۲۳۔ وللبیهقی لایجب الوضوء علی من نام جالساً او قائماً او ساجداً حتی یضع جنبه فانه اذا اضطجع استرخت مفاصله۔

اور بیہقی کے یہاں یہ ہے کہ اس پر وضو واجب نہیں ہوتا جو بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر یا سجدے میں سو جائے یہاں تک کہ کروٹ کے بل سوئے کہ اس طرح سونے سے مفاصل ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۸۵ نبه القوم" (دارقطنی بحواله التعلیق المغنی فیمن روی فیمن نام ۱/ ۱۶۰)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیداری قلب اطہر کے بارے میں ایک حدیث۔

۲۴۔ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان عینی تنامان و لاینام قلبی۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔ (مولف) رواه الشیخان عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۹۱ نبه القوم" (مسند احمد، ص ۱۰۸، ج ۷)

دجال کے بارے میں ایک حدیث۔

۲۵۔ اخرج الترمذی و قال حسن عن ابی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یمکث ابو الدجال و امه ثلثین عاما لایولدلهما ولد ثم یولد لهما غلام اعور اضر شئ و اقل منفعة تنام عیناه و لاینام قلبه۔ الحدیث۔

Marfat.com

ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال کے ماں باپ کے تیس سال تک کوئی اولاد نہیں ہوگی۔ پھر ان کا ایک کانا لڑکا پیدا ہوگا جو نقصان میں زیادہ نفع میں کم ہوگا اس کی آنکھیں بند رہیں گی اور دل ہوشیار رہے گا۔ (مولف) (یعنی سوتے وقت اس کے افکار فاسدہ اور کثرت وساوس اور تخیلات شیطانیہ کی وجہ سے اس کا دل نہیں سوتا ہے تاکہ وہ فسق وفجور اور عقوبت وگناہ میں ابلغ درجہ میں ہو، بخلاف نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ افکار صالحہ اور متواتر وحی والہام اور معارف الٰہیہ کی وجہ سے ان کا دل نہیں سوتا ہے۔ ملخصا منہ) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص۹۱ نبہ القوم" (ترمذی دوم، ص۵۰، باب ماجاء فی ذکر ابن صیاد)

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیند ناقض وضو نہیں ہے :

۲۶۔ حدیث الصحاح انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نام حتی نفخ فاتاه بلال فاذنه بالصلاة فقام و صلی و لم یتوضأ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ سانس چلنے کی آواز آنے لگی تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور نماز کا وقت ہو جانے کی خبر گوش گزار کی تو حضور نے اٹھ کر نماز پڑھائی اور وضو نہیں فرمایا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص۹۳" نبہ القوم۔ (بخاری ۲/ ۹۳۵، باب الدعاء اذا انتبه من اللیل)

انبیاء کرام کے دل نہیں سوتے ہیں :

۲۷۔ حدیث الصحیحین عن انس، رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الانبیاء تنام اعینهم و لاتنام قلوبهم۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی آنکھیں سوتی ہیں اور ان کے دل کبھی نہیں سوتے ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص۹۱ نبہ القوم" (بخاری ۱/ ۵۰۴، کتاب المناقب)

Marfat.com

تعارف

الاحکام و العلل فی اشکال الاحتلام و البلل

(احتلام اور تری کی اشکال کے حکم اور اسباب کا بیان)

۷ ر ربیع الآخر ۱۳۲۰ھ کو استفتاء پیش ہوا کہ ایک شخص نیند سے بیدار ہوا تو اس نے اپنے کپڑے یا بدن پر تری پائی یا خواب دیکھا اور تری نہ پائی تو اس پر نہانا واجب ہے یا نہیں ؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا نے یہ مبسوط رسالہ لکھا جو جہازی سائز کے ۳۴ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اس میں چھ حدیثوں کے علاوہ پچاس سے زائد کتب فقہ کے حوالوں سے اس مسئلہ کی تنقیح کی گئی ہے جو اعلیحضرت بریلوی کی دقت نظر، وسعت مطالعہ اور حیرت انگیز استحضار کی دلیل ہے۔ چنانچہ بحث کے آغاز میں فرماتے ہیں،

یہ مسئلہ کثیر الوقوع ہے اور ہر شخص کو اس کی ضرورت پڑتی ہے اور کتابوں میں کثیر اختلاف واقع ہے۔

لہذا اس کی تشریح و توضیح کے طور پر فرماتے ہیں کہ ..... یہاں چھ صورتیں ہیں۔

۱- تری کپڑے یا بدن کسی پر نہ دیکھی۔

۲- تری دیکھی اور یقین ہے کہ یہ منی یا مذی نہیں، بلکہ ودی یا بول یا پسینہ یا کچھ اور ہے۔

ان دونوں صورتوں میں مطلقا اجماعا اصلاً غسل نہیں، اگر چہ خواب میں مجامعت اور اس کی لذت اور انزال تک یاد ہو۔

۳- ثابت ہو کہ یہ تری منی ہے اس میں بالاتفاق نہانا واجب ہے اگر چہ خواب وغیرہ اصلاً یاد نہ ہو۔

اب رہیں تین صورتیں :

۱- تری کے منی ہونے کا احتمال ہو۔

۲- مذی ہونے کا علم ہو۔

۳- منی نہ ہونا تو معلوم مگر مذی ہونے کا احتمال۔

Marfat.com

پس اگر خواب میں احتلام ہونا یاد ہے، تو ان تینوں صورتوں میں بھی بالاتفاق نہانا واجب ہے۔ اور اگر احتلام یاد نہیں تو امام ابو یوسف کے نزدیک ان تینوں صورتوں میں اصلا غسل نہیں۔ یہی قول قیاس کے زیادہ مطابق ہے اور اسی کو امام خلف بن ایوب اور فقیہہ ابواللیث سمرقندی نے اختیار کیا ہے۔

Marfat.com

احادیث

الاحکام و العلل فی اشکال الاحتلام و البلل

نیند سے بیدار ہونے کے بعد اگر تری دیکھے تو غسل واجب ہے ورنہ نہیں اس پر تین حدیثیں :

۲۸۔ انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سئل عن الرجل یجد البلل ولم یذکر احتلاما قال یغتسل۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو تری دیکھے اور احتلام یاد نہ ہو تو حضور نے فرمایا کہ وہ غسل کرے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۰۸ الاحکام و العلل" (مشکوۃ اول، ص ۴۸، باب الغسل فصل الثانی)

۲۹۔ روی الشیخ ابومنصور الماتریدی باسناده الی عائشة رضی الله تعالیٰ عنها عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه قال اذا رأی الرجل بعد ماینتبه من نومه بللا و لم یتذکر احتلاما اغتسل و ان رأی احتلاما و لم یر بللا لاغسل علیه۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی نیند سے بیدار ہونے کے بعد تری دیکھے اور احتلام یاد نہ ہو تو غسل کرے اور اگر احتلام دیکھے اور تری نہ دیکھے تو اس پر غسل واجب نہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۰۹ الاحکام و العلل" (مستخلص الحقائق موجبات الغسل طبع لاہور، ص ۵۰۔۵۱)

۳۰۔ سنن دارمی و ابوداؤد وترمذی و ابن ماجة میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے قالت سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الرجل یجد البلل و لایذکر احتلاما قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یغتسل۔ وعن الرجل الذی یریٰ انه قد احتلم ولایجد بللا قال لاغسل علیه۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استفتاء ہوا کہ آدمی تری پائے اور احتلام یاد نہیں

Marfat.com

فرمایا نہائے عرض کی احتلام یاد ہے اور تری نہ پائی فرمایا اس پر غسل نہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۱۰ الاحکام و العلل" (ابوداؤد اول، ص ۳۱، باب فی الرجل یجد البلة فی منامه) (ترمذی اول، ص ۳۱، باب فیمن یستیقظ و یری بللا و لایذکر احتلاما)

مذی یاودی سے غسل واجب نہیں ہوتا بلکہ بشہوت منی نکلنے سے غسل واجب ہوتا ہے :

۳۱۔ قال ابن المنذر حدثنا محمد بن یحییٰ حدثنا ابو حنیفة حدثنا عکرمة عن عبد ربه بن موسی عن امه انها سألت عائشة رضی الله تعالیٰ عنها عن المذی فقالت ان کل فحل یمذی و انه المذی و الودی و المنی فاما المذی فالرجل یلاعب امرأته فیظهر علی ذکره الشئ فیغسل ذکره و انثییه و یتوضأ و لایغتسل و اما الودی فانه یکون بعد البول یغسل ذکره و انثییه و یتوضأ و لایغسل و اما المنی فانه الماء الاعظم الذی منه الشهوة و فیه الغسل۔ وروی عبدالرزاق فی مصنفه عن قتادة و عکرمة۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مذی کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ ہر جواں مرد کو آتی ہے اور وہ (نکلنے والی چیز) مذی وودی اور منی ہے، مذی تو یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی سے ملاعبت کرتا ہے تو اس کے ذکر پر کچھ ظاہر ہوتا ہے تو وہ ذکر اور انثیین کو دھو ڈالے اور وضو کرے غسل نہیں، اور ودی یہ کہ پیشاب کے بعد نکلتی ہے تو ذکر اور خصیتین کو دھولے اور وضو کرلے غسل نہیں اور رہی منی تو یہ وہی بڑا پانی ہے جس سے شہوت ہوتی ہے اور اسی میں غسل ہے۔ (مولف)

"فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۲۴ الاحکام و العلل۔" (فتح القدیر ار ۵۳ موجبات الغسل، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

خواب میں اگر احتلام ہو اور تری بھی محسوس ہو تو غسل واجب ہے خواہ مرد ہو یا عورت :

۳۲۔ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا خذفت الماء فاغتسل و ان لم تکن حاذفا فلا تغتسل

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو پانی ٹپکائے تو غسل کر ورنہ نہیں۔ (مولف) (یعنی نیند سے بیدار ہونے کے بعد اگر تری دیکھے تو غسل کرے ورنہ نہیں۔ (مولف)

"فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۲۵" الاحکام و العلل"۔ (تبیین الحقائق موجبات الغسل بولاق مصر ار ۱۵)

۳۳۔ الشیخین عن انس رضی الله تعالیٰ عنه لما سألته ام سلیم رضی الله تعالیٰ عنها یا رسول الله ان الله لایستحیی من الحق فهل علی المرأة من غسل اذا احتلمت قال نعم اذا رأت المأ۔

Marfat.com

ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا یارسول اللہ بیشک اللہ تعالیٰ حق سے حیا نہیں فرماتا تو کیا عورت پر غسل ہے جب اس کو احتلام ہو حضور نے فرمایا ہاں جب پانی دیکھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۲۶" الاحکام و العلل۔ (بخاری اول، ص ۴۲، باب اذا احتلمت المرأة)

Marfat.com

تعارف

بارق النور فی مقادیر ماء الطھور

(ماء طہور کی مقداروں میں چمکتا ہوا نور)

۲۲ر رمضان ۱۳۲۲ھ کو استفتاء پیش ہوا کہ وضوو غسل میں شرعاً پانی کی کیا مقدار معین ہے؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا نے شرعی دلائل و براہین کے ساتھ ساتھ جو احادیث مبارکہ بطور دلیل پیش کی ہیں ان میں پانی کی مقدار اور صاع، مد وغیرہ کا بھی ذکر ہے تو اعلیحضرت نے اس رسالے میں اس زمانے کے کچھ پیمانوں کی تشریح و توضیح بھی کی ہے تاکہ فہم مطالب و معنی آسان ہو جائے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ

صاع- چار مد کا ایک پیمانہ ہے اسے صاع کہتے ہیں (یعنی آج کل کے وزن کے حساب سے ۴ کلو ۹۰ گرام ہے) (مولف)

مد- دو رطل کا ایک پیمانہ ہے اسی کو من بھی کہتے ہیں (یعنی ۱ کلو سوا تئیس گرام) (مولف)

رطل- نوے مثقال سے ایک رطل ہوتا ہے (یعنی آدھا کلو اور ساڑھے گیارہ گرام سے کچھ زیادہ) (مولف)

مثقال- ساڑھے چار ماشے کا ایک مثقال ہوتا ہے (یعنی ۴ گرام سے کچھ زیادہ) (مولف)

متعدد حدیثوں میں آیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صاع پانی سے غسل فرمایا اور ایک مد سے وضو،

لیکن اس بات پر اجماع ہے کہ وضوو غسل میں پانی کی کوئی مقدار متعین نہیں ہے بلکہ وضوو غسل کرنے والے کے صوابدید پر موقوف ہے مگر اس بات کی سخت تاکید ہے کہ کہیں حد اسراف تک پانی نہ خرچ کرے۔

لہذا اس رسالے میں اسراف و تبذیر پر بھی بحث کی گئی ہے کہ اسراف و تبذیر کیا ہیں اور

Marfat.com

اسراف کہاں کہاں ہوتا ہے اور تبذیر کہاں،

امام احمد رضا اسراف کی گیارہ تعریفیں کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ

ان تمام تعریفات میں سب سے زیادہ جامع ونافع وواضح تر تعریف اول ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ غیر حق میں صرف کرنا اسراف کہلاتا ہے۔

اور باب تبذیر میں بھی قول صحیح یہی ہے کہ

غیر حق میں صرف کرنا تبذیر ہے۔

• اس سے ظاہر ہوا کہ وضوو غسل میں تین بار سے زیادہ پانی ڈالنا جب کہ کسی غرض صحیح سے ہو ہرگز اسراف نہیں کہ جائز غرض میں خرچ کرنا نہ خود معصیت ہے نہ بیکار اضاعت، مثلاً۔

☆ کوئی وضو علی الوضو کی نیت کرے کہ نور علی نور ہے تو اسراف نہ ہوگا

☆ کسی کو وضو کرتے میں کسی عضو کی تثلیث میں شک واقع ہو تو کم پر بنا کر کے تثلیث کامل کرلے تو اسراف نہ ہوگا۔

اس کے بعد اسراف سے بچنے اور پانی زیادہ خرچ نہ ہونے کی دس احتیاطی تدبیریں بیان فرمائی ہیں۔

اور بعض عارفین کے قول سے ہمیشہ باوضو رہنے کی سات فضیلتیں بھی پیش کی ہیں۔

ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ وضو دو قسم ہے۔ واجب ومندوب

واجب کا سبب معلوم ہے کہ اس چیز کا ارادہ کرنا جو اس کے بغیر حلال نہ ہو جیسے نماز یا سجدہ یا مصحف کریم کو ہاتھ لگانا۔

اور مندوب کے اسباب کثیر ہیں۔

ازاں جملہ پندرہ صورتیں ایسی رقم فرمائیں جن کے ارتکاب سے باوضو شخص کو وضو کرنا مستحب ومندوب ہے۔

امام احمد رضا احکام تکلیفیہ کے سلسلے میں رقمطراز ہیں کہ۔

فعل مطلوب شرعی کا ترک نادراً ہو گا یا عادۃً۔ اور ہر ایک پر سزا کا استحقاق ہو گا یا سرزنش کا یا کچھ نہیں۔

اس کی چار قسمیں ہوتی ہیں:

۱- ترک عادی ہو یا نادر مطلقاً موجب استحقاق عذاب ہو یہ بحال قطعیت فرض ورنہ

Marfat.com

واجب ہے۔

۲- عادی پر عذاب اور نادر پر عتاب۔ یہ سنت موکدہ ہے کیونکہ اگر نادر پر بھی عذاب ہو تو اس میں اور واجب میں فرق نہ رہے گا اور عادی پر بھی عتاب ہی ہو تو اس میں اور سنت غیر موکدہ میں تفاوت نہ ہو گا حالانکہ وہ ان دونوں میں برزخ ہے۔

۳- عادی ہو یا نادر مطلقا مورث عتاب ہونا یہ سنت زائدہ ہے۔

۴- مطلقا عذاب و عتاب کچھ نہ ہو۔ یہ مستحب و مندوب اور ادب ہے۔

پھر ازانجا کہ فعل و ترک میں تقابل ہے بغرض تعادل و برابری واجب ہے کہ ایسی چار قسمیں جانب ترک نکلیں۔ یعنی جس کا ترک مطلوب ہے۔

وہ چار قسمیں یہ ہیں۔

۱- اس کا فعل عادی ہو یا نادر مطلقا موجب استحقاق عذاب ہو یہ بحال قطعیت حرام ورنہ مکروہ تحریمی ہے۔

۲- فعل عادی پر عذاب اور نادر پر عتاب۔ یہ اساءت ہے جس کی نسبت علماء نے تحقیق فرمائی کہ کراہت تنزیہی سے افحش اور تحریمی سے اخف ہے۔

۳- مطلقا مورث عتاب ہی ہو۔ یہ کراہت تنزیہی ہے۔

۴- مطلقا کچھ نہ ہو۔ یہ خلاف اولیٰ ہے۔

اس کے بعد امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ اس تقریر منیر سے چند جلیل فائدے متجلی ہوئے۔

۱- سنت موکدہ کا ترک مطلقا گناہ نہیں بلکہ اس کے ترک کی عادت گناہ ہے۔

۲- اساءت کے بارے میں اگرچہ کلمات علماء مضطرب ہیں، کوئی اسے کراہت سے کم کہتا ہے۔ کوئی زائد اور کوئی مساوی۔ مگر عند التحقیق اس کا مقابل سنت موکدہ ہونا چاہئے کہ جس طرح سنت موکدہ، واجب و سنت زائدہ میں برزخ ہے یونہی اساءت کراہت تحریم و کراہت تنزیہ میں۔

۳- کراہت تنزیہ نہ مستحب کے مقابل ہے نہ سنت موکدہ کے بلکہ سنت غیر موکدہ کے تقابل میں ہے۔

۴- خلاف اولیٰ مستحب کا مقابل ہے اور اپنے معنی خاص پر مکروہ تنزیہی سے بالکل جدا۔

۵- کراہت کے لئے اگرچہ تنزیہی ہو ضرور دلیل کی حاجت ہے۔

۶- یہ نفیس جلیل تفرقے مقتضائے تقسیم عقلی و اقتضائے نفس کراہت و قضیۂ تفرقہ

Marfat.com

احکام ہیں نہ کہ نری اصطلاح اختیاری کہ جس کا جو چاہا نام رکھ لیا۔

۷- مشہور احکام خمسہ ہیں۔ واجب، مندوب، مکروہ، حرام، مباح۔

یہ مذہب شافعیہ سے الیق ہے کہ ان کے یہاں واجب و فرض میں فرق نہیں۔

☆ اور بعض نے برعایت مذہب حنفی فرض و واجب اور حرام و مکروہ تحریمی کو تقسیم میں جدا جدا اخذ کر کے سات قرار دیئے۔

☆ بعض نے فرض، واجب، سنت، نفل، حرام، مکروہ، مباح یوں سات گنے۔

☆ بعض نے سنت میں سنت ہدیٰ و سنت زائدہ اور مکروہ تحریمی و تنزیہی قسمیں کر کے نو شمار کیے۔

لیکن امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ ..... احکام گیارہ ہیں۔

پانچ جانب فعل میں متنازلاً..... فرض، واجب، سنت موکدہ، سنت غیر موکدہ، مستحب۔

اور پانچ جانب ترک میں متصاعداً..... خلاف اولی، مکروہ تنزیہی، اسائت، مکروہ تحریمی، حرام

ان میں میزان مقابلہ اپنے کمال اعتدال پر ہے کہ ہر ایک اپنے نظیر کا مقابل ہے اور سب کے بیچ میں گیارہواں، مباح خالص۔

ان تشریحات و توضیحات کے بعد امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ، اس تقریر منیر کو حفظ کر لیجئے کہ ان سطور کے غیر میں نہ ملیں گی اور ہزارہا مسائل میں کام دے گی اور صدہا عقدوں کو حل کرے گی، کلمات اس کے موافق مخالف سب طرح کے ملیں گے مگر بحمد اللہ تعالیٰ حق اس سے متجاوز نہیں، فقیر طمع رکھتا ہے کہ اگر حضور سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مضور یہ تقریر عرض کی جاتی ضرور ارشاد فرماتے کہ یہ عطر مذہب و طراز مذہب ہے۔ والحمد للہ رب العلمین۔

بیاسی صفحات پر مبسوط اس محققانہ رسالے میں جو تحقیقات بازغہ اور تدقیقات لامعہ ہیں وہ امام احمد رضا ہی کا حصہ ہیں۔

اور اس رسالہ مبارکہ میں ۱۳۸ احادیث نبویہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جا گزیں ہیں۔

Marfat.com

احادیث

بارق النور فی مقادیر ماء الطهور

وضواور غسل میں اگر چہ پانی کی مقدار اجماعاً متعین نہیں ہے مگر ان چند احادیث میں وضوو غسل کے لئے پانی کی مقدار میں صاع اور مد کا ذکر ہے جن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضوو غسل فرمایا کرتے تھے کیونکہ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم انور نہایت لطیف نورانی تھا بہت کم پانی سے وضواور غسل ہو جاتا تھا۔

۳۴۔ صحیحین میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یغتسل بالصاع الی خمسة امداد و یتوضأ بالمد۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک صاع سے پانچ مد پانی تک سے نہاتے اور ایک مد پانی سے وضو فرماتے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۳۹ بارق النور" (بخاری اول، ص ۳۳، باب الوضوء بالمد)

۳۵۔ صحیح مسلم و مسند احمد و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ و شرح معانی الآثار امام طحاوی میں حضرت سفینہ اور مسند احمد و سنن ابی داؤد و ابن ماجہ و طحاوی میں بسند صحیح حضرت جابر بن عبداللہ، نیز انہیں کتب میں بطریق کثیرہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے۔ کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یتوضأ بالمد و یغتسل بالصاع۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مد سے وضو اور ایک صاع سے غسل فرماتے۔ (مسلم اول، ص ۱۴۹، باب القدر المستحب من الماء الخ) (ترمذی اول، ص ۸، باب الوضوء بالمد)

۳۶۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث امام طحاوی کے یہاں یوں ہے کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یتوضأ من مد فیسبغ الوضوء و عسی ان یفضل منه۔ الحدیث۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مد سے تمام و کمال وضو وسعت و فراغت کے ساتھ فرمالیتے اور قریب تھا کہ کچھ پانی بچ بھی رہتا۔ (شرح معانی الآثار، ۱/ ۳۲۳، باب وزن الصاع)

۳۷۔ ابو یعلی و طبرانی و بیہقی نے ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند ضعیف روایت کیا ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم توضأ بنصف مد۔

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نصف مد سے وضو فرمایا۔(بحوالہ مجمع الزوائد ، باب مایکفی من المأ للوضوء ۱/ ۲۱۹، طبع بیروت)

۳۸۔ سنن ابی داؤد و نسائی میں ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے۔ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضأ فاتی باناً فیہ ماء قدر ثلثی المد۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمانا چاہا تو ایک برتن حاضر لایا گیا جس میں دو تہائی مد کے قدر پانی تھا۔ (ابوداؤد اول، ص ۱۳، باب الوضو بالمد)

۳۹۔ نسائی کے لفظ یہ ہیں فاتی بماء فی اناء قدر ثلثی المد۔

ایک برتن کہ دو ثلث مد کے قدر تھا پانی حاضر کیا گیا۔ (نسائی اول، ص ۲۴، باب القدر الذی یکتفی بہ الرجل)

۴۰۔ ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم کی صحاح میں عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے انہ رأی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضأ بثلث مد۔

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک تہائی مد سے وضو فرمایا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۳۹ بارق النور" (المستدرک للحاکم، مایجزی من الماء للوضوء مطبوعہ بیروت ۱/ ۱۶۱)

۴۱۔ حدیث ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا وضأت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی اناً نحو من ھذا الاناً وھی تشیر الی رکوۃ تاخذ مدا۔ او مدا و ثلثا۔ رواہ سعید بن منصور فی سننہ، و فی لفظ لبعضھم یکون مدا و مد او ربعا و اصل الحدیث عنھا فی السنن الاربعۃ۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس برتن سے وضو فرمایا جس میں ایک مد یا سوا مد، اور دوسری روایت میں ہے کہ ایک مد یا تہائی مد پانی تھا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۴۰ بارق النور"

۴۲۔ صحیحین و سنن ابی داؤد و نسائی و طحاوی میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک حدیث یوں ہے۔

کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتوضأ بمکوک و یغتسل بخمسۃ مکاکی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مکوک سے وضو اور پانچ سے غسل فرماتے۔ (مکوک سے مراد مد ہے۔ منہ) (نسائی اول، ص ۲۴، باب القدر الذی یکتفی بہ الرجل الخ)

۴۳۔ صحیح مسلم میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے۔ انہا کانت تغتسل ھی و النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی اناء واحد یسع ثلثۃ امداد او قریبا من ذلک۔

Marfat.com

وہ (حضرت عائشہ) اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن میں کہ تین مد یا اس کے قریب کی گنجائش رکھتا نہا لیتے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۴۰ بارق النور" (مسلم اول، ص ۱۴۸، باب القدر المستحب من الماء الخ)

اعضائے وضو دو دو بار دھونے سے متعلق ایک حدیث :

۴۴۔ رواہ البخاری عن عبداللہ بن زید و ابوداؤد و الترمذی و صححہ و ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضأ مرتین مرتین۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعضائے وضو دو دو بار دھوئے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۴۰ بارق النور" (بخاری اول، ص ۲۷، باب الوضوء مرتین مرتین)

اعضائے وضو ایک ایک بار دھونے کے بارے میں دو حدیثیں :

۴۵۔ رواہ البخاری و الدارمی و ابوداؤد و النسائی و الطحاوی و ابن خزیمۃ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال توضأ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرۃ مرۃ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعضائے وضو ایک ایک بار دھوئے۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۲۷، باب الوضوء مرۃ مرۃ)

۴۶۔ و بمثلہ رواہ الطحاوی عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما و روی ایضا عن امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضأ مرۃ مرۃ۔

نیز امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو میں ایک ایک بار دھوتے دیکھا۔ (مولف) (شرح معانی الآثار ۱/۱۷، باب الوضوء للصلوٰۃ مرۃ مرۃ)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اعضائے وضو تین تین مرتبہ اور کبھی ایک ایک مرتبہ دھونا بھی ثابت ہے حدیث میں ہے۔

۴۷۔ و عن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضا ثلثا ثلثا و رأیتہ غسل مرۃ مرۃ۔

Marfat.com

ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اعضائے وضو تین تین اور ایک ایک بار دھوتے دیکھا ہے۔ (مولف) (شرح معانی الآثار، ۱/ ۷۱، باب الوضوء للصلوٰۃ مرۃ مرۃ)

دو تہائی مد پانی سے وضو فرمانے کے بارے میں ایک حدیث :

۴۸۔ حدیث ام عمارۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضأ بثلثی مد۔

بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو تہائی مد سے وضو فرمایا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۴۰ ابارق النور" (شرح مواہب الزرقانی مقدار ماکان علیہ الصلوٰۃ و السلام یتوضأ مطبوعہ مصر ۷/ ۲۸۸)

زن و شوہر دونوں ایک برتن سے ایک ساتھ غسل کر سکتے ہیں اور اس وقت ضروریات غسل سے متعلق بات بھی کر سکتے ہیں مثلاً ایک سبقت کرے تو دوسرا کہے میرے لئے پانی رہنے دو۔

۴۹۔ حدیث میں ہے کنت اغتسل انا و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اناء واحد تختلف ایدینا فیہ من الجنابۃ۔ رواہ الشیخان۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل جنابت کرتے جس میں ہم دونوں کے ہاتھ بار بار پڑتے۔ (مولف) (مسلم اول، ص ۱۴۸، باب القدر المستحب من الماء فی غسل الجنابۃ الخ)

۵۰۔ و فی اخری لمسلم من اناء بینی و بینہ واحد فیبادرنی حتی اقول دع لی۔

یعنی میں اور حضور دونوں ایک ایسے برتن سے غسل کرتے جو میرے اور حضور کے بیچ میں رہتا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سبقت فرماتے یہاں تک کہ میں کہتی کہ میرے لئے چھوڑ دیجئے۔ (مولف) (مسلم اول، ص ۱۴۸، باب القدر المستحب من الماء الخ)

۵۱۔ و للنسائی من اناء واحد یبادرنی و ابادرہ حتی یقول دع لی و انا اقول دع لی۔

اور نسائی میں ہے کہ ایک ہی برتن میں حضور مجھ پر سبقت فرماتے اور میں حضور پر یہاں تک کہ فرماتے میرے لئے چھوڑ دو اور میں کہتی میرے لئے چھوڑ دیجئے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۴۱" بارق النور۔ (نسائی ۱/ ۴۷، باب الرخصۃ فی ذلک ای بفضل الجنب)

۵۲۔ الزہری عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فروی عن الزہری مالک

Marfat.com

و من طریقه مسلم و ابوداؤد باللفظ وابن ابی ذئب عندالبخاری و الطحاوی باللفظ الثانی تابعه معمر و ابن جریج عندالنسائی وجعفر بن برقان عندالطحاوی و روی عنه اللیث عندالنسائی و سفین بن عیینة عنده و عند مسلم بلفظ کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یغتسل فی القدح وهو الفرق و کنت اغتسل انا وهو فی الاناء الواحد و لفظ سفین من اناء واحد۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن میں غسل فرماتے جسے فرق کہتے ہیں اور ہم دونوں ایک ہی برتن میں غسل کرتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۱۴۲ بارق النور" (مسلم اول، ص ۱۴۸، باب القدر المستحب من الماء الخ)

صاع ومد اور فرق سے وضو وغسل کرنے کے بارے میں چند احادیث کریمہ :

۵۳۔ حدیث انس کان صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یتوضأ بالمد و یغتسل بالصاع۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مد سے وضو اور ایک صاع سے غسل فرماتے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۱۴۳ بارق النور" (مسلم ۱/ ۱۴۹، باب القدر المستحب من الماء الخ)

۵۴۔ موطا مالک و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یغتسل من اناً واحد وهو الفرق من الجنابة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک فرق سے غسل فرماتے۔ فرق میں اختلاف ہے اکثر تین صاع کہتے ہیں اور بعض دو صاع، ففی الحدیث عند مسلم قال سفین و الفرق ثلثة آصع و کذلك هو نص الامام الطحاوی و قال النووی و کذا قاله الجماهیر۔ "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۱۴۱ بارق النور" (مسلم اول، ص ۱۴۸، باب القدر المستحب من الماء الخ)

۵۵۔ صحیح بخاری میں یوں ہے کنت اغتسل انا و النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من اناً واحد مد قدح یقال له الفرق۔

میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن سے نہاتے وہ ایک قدح تھا جسے فرق کہتے۔ "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۱۴۲ بارق النور" (بخاری اول، ص ۳۹، باب غسل الرجل

Marfat.com

مع امرأته)

۵۶۔امام احمد وابو بکر بن ابی شیبہ و عبد بن حمید واثرم وحاکم و بیہقی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یجزی من الغسل الصاع و من الوضوء المد۔

غسل میں ایک صاع اور وضو میں ایک مد کفایت کرتا ہے۔(مسند احمد، ص ۳۴۸ ج ۴)

۵۷۔ابن ماجہ سنن میں حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یجزی من الوضوء مد و من الغسل صاع۔

وضو میں ایک مد غسل میں ایک صاع کافی ہے۔"فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۴۳ بارق النور" (ابن ماجہ، ص ۲۴، باب ماجاء فی مقدار الماء الخ)

۵۸۔امام احمد انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یکفی احدکم مد من الوضوء۔

تم میں ایک شخص کے وضو کو ایک مد بہت ہے۔ (مسند احمد، ص ۱۶۵، ج ۴)

۵۹۔ابو نعیم معرفۃ الصحابہ میں ام سعد بنت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الوضوء مد و الغسل صاع

وضو ایک مد اور غسل ایک صاع ہے۔"فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۴۲ بارق النور" (کنز العمال، ص ۲۲۹، ج ۹)

آب وضو کے ذریعے سے بندے کے گناہ جھڑتے ہیں اس پر دو حدیثیں :

۶۰۔طبرانی اوسط میں ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان العبد اذا غسل رجلیہ خرجت خطایاہ و اذاغسل وجھہ و تمضمض و تشوص و استنشق و مسح براسہ خرجت خطایا سمعہ و بصرہ و لسانہ واذا غسل ذراعیہ وقدمیہ کان کیوم ولدتہ امہ۔

بیشک بندہ جب اپنے پاؤں دھوتا ہے اس کے گناہ دور ہو جاتے ہیں اور جب منہ دھوتا اور کلی کرتا دھوتا ناک جھٹا پانی سونگھتا سر کا مسح کرتا ہے اس کے کان آنکھ زبان کے گناہ نکل جاتے ہیں اور جب کلائیاں اور پاؤں دھوتا ہے ایسا ہو جاتا ہے جیسا اپنی ماں سے پیدا ہوتے وقت تھا"فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۵۲ بارق النور" (کنز العمال، ص ۱۷۵، ج ۹)

Marfat.com

۶۱۔امام احمد نے بسند حسن مرتبا روایت کی عن ابی امامة رضی الله تعالیٰ عنه قال ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال ایما رجل قام الی وضوئه یرید الصلاة ثم غسل کفیه نزلت کل خطیئة من کفیه مع اول قطرة فاذا مضمض و استنشق و استنثر نزل کل خطیئة من لسانه و شفتیه مع اول قطرة فاذا غسل وجهه نزلت کل خطیئة من سمعه و بصره مع اول قطرة فاذا غسل یده الی المرفقین و رجله الی الکعبین سلم من کل ذنب کهیأة یوم ولدته امه۔

جب آدمی نماز کے ارادے سے وضو کو اٹھے پھر ہاتھ دھوئے تو ہاتھ کے سب گناہ پہلے قطرہ کے ساتھ نکل جائیں پھر جب کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے اور صاف کرے زبان و لب کے سب گناہ پہلی بوند کے ساتھ ٹپک جائیں پھر جب منہ دھوئے آنکھ کان کے سب گناہ پہلے قطرہ کے ساتھ اتر جائیں پھر جب کہنیوں تک ہاتھ اور گٹوں تک پاؤں دھوئے سب گناہوں سے ایسا خالص ہو جائے جیسا جسدن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ "فتاوی رضویہ، ج ا، ص ۱۵۲ بارق النور" (مسند احمد، ص ۳۵۲، ج ۶)

رطل اور صاع و مد سے وضو اور غسل کے متعلق دو حدیثیں :

۶۲۔ قال انس رضی الله تعالیٰ عنه کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یتوضأ برطلین و یغتسل بالصاع۔ رواه الامام الطحاوی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رطل سے وضو اور ایک صاع سے غسل فرماتے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ا، ص ۱۴۳ بارق النور" (کنز العمال، ص ۲۷۴، ج ۹)

۶۳۔ اخرج الامام الطحاوی عنه رضی الله تعالیٰ عنه قال کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یتوضأ بالمد وهو رطلان۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مد سے وضو فرماتے تھے اور مد دو رطل ہے۔ (مولف) (شرح معانی الآثار ا/ ۳۲۳، باب وزن الصاع)

گیہوں کے مد حضرت امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایجاد کئے :

۶۴۔ حدیث ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے لما کثر الطعام فی زمن معویة جعلوه مدین من حنطة۔

حضرت معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں جب غلہ کی فراوانی ہوئی تو امیر معویہ نے

Marfat.com

گیہوں کے دو مد یعنی پیمانے بنائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۱۴۴ بارق النور" (شرح معانی الاثار، ۱/ ۳۱۹، باب مقدار صدقة الفطر)

زمانہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں زیادہ تر جو کھجور اور منقی وغیرہ تھے لیکن گیہوں نہیں تھا۔

۶۵۔ صحیح بخاری شریف میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کان طعامنا یومئذ الشعیر۔

ان دنوں ہمارا کھانا جو تھا (مولف) (زمانہ رسالت میں عام طعام جو تھا گیہوں کی کثرت زمانہ امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔ منہ) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۱۴۵ بارق النور" (بخاری ۱/ ۲۰۴، باب الصدقة قبل العید)

۶۶۔ صحیح ابن خزیمہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے قال لم تکن الصدقة علی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الا التمر و الزبیب و الشعیر و لم تکن الحنطة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں صدقہ کے لئے کھجور، منقی، اور جو تھے، گیہوں نہیں تھا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۱۴۴ بارق النور" (صحیح ابن خزیمه باب الدلیل علی ان الامر الخ بیروت ۴/ ۸۵)

قبیل وضو مسواک کرنے سے متعلق دو حدیثیں:

۶۷۔ فی صحیح مسلم عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه تسوك و توضأ ثم قام فصلی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسواک کرتے تھے اور وضو کرتے پھر نماز ادا فرماتے۔ (مولف) (مسلم اول، ص ۱۲۸، باب السواك)

۶۸۔ فی سنن ابی داؤد عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان لایرقد من لیل و لانهار فیستیقظ الا یتسوك قبل ان یتوضأ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات و دن میں جب بھی استراحت فرماتے تو بیدار ہونے کے بعد قبل وضو مسواک فرماتے تھے۔ (مولف) (ابوداؤد اول، ص ۸، باب السواك لمن قام باللیل)

Marfat.com

وضو میں کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا سنت ہے :

۶۹۔ اخرج الطبرانی عن ایوب قال کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا توضأ استنشق ثلثا و تمضمض و ادخل اصبعه فی فمه۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تھے تو ناک میں پانی چڑھاتے، کلی کرتے اور دہن مبارک میں انگشت شریف داخل فرماتے۔

۷۰۔ الطبرانی حدثنا عن ابی ایوب الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه فی صفة الوضوء لکن لفظه فی نصب الراية کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا توضأ تمضمض و استنشق و ادخل اصابعه من تحت لحیته فخللها۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تو کلی فرماتے، ناک میں پانی چڑھاتے دہن مبارک داڑھی کے نیچے سے داخل کر کے داڑھی کا خلال فرماتے تھے۔ (مولف)
(نصب الرایة، حدیث ابی ایوب بیروت ۱/ ۱۴)

۷۱۔ اخرج الامام احمد فی مسنده عن امیرالمومنین علی کرم الله تعالیٰ وجهه انه دعا بکوز من ماً فغسل وجهه و کفیه ثلثا و تمضمض ثلثا فادخل بعض اصابعه فی فیه و قال فی آخره هکذا کان وضوء نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے پانی کا ایک کوزہ منگا کر اپنے چہرہ اور ہتھیلیوں کو تین تین بار دھویا اور تین بار کلی فرمائی پھر بعض انگلی کو منہ میں ڈالا اور آخر میں فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وضو اسی طرح کا تھا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۴۷ بارق النور" (مسند احمد، ج ۱ ص ۱۹۳، ج ۱)

مسواک کرنا سنت ہے بسا اوقات اگر مسواک نہ ہو تو انگلیاں اس کے قائم مقام ہیں :

۷۲۔ روی ابو عبید فی کتاب الطهور عن امیر المومنین عثمان رضی الله تعالیٰ عنه انه کان اذا توضا یسوك فاه باصبعه۔

یعنی بعض اوقات امیر المومنین عثمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب وضو فرماتے تو اپنی انگلی سے مسواک کا کام لیتے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۱۴۷ بارق النور"

۷۳۔ قال البخاری فی روایة عن انس عبدالحکیم القسملی منکر الحدیث و قال فی التقریب ضعیف انه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یجزی من السواك

Marfat.com

الاصابع۔ و رواہ البیھقی بطریق آخر و قال غیر محفوظ ونحوہ للطبرانی وابن عدی و ابی نعیم عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک نہ ہونے کی صورت میں انگلیاں کافی ہیں۔ (مولف) (یعنی مسواک نہ ہو تو انگلیوں سے دانت صاف کئے جائیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص۱۴۸ بارق النور" (کنزالعمال، ص۱۹۰، ج۹)

۷۴۔ روی ابونعیم فی کتاب السواك عن عمر و بن عوف المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الاصابع تجزی، مجزی السواك اذا لم یکن سواك۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسواک نہ ہو تو انگلیاں مسواک کی جگہ کافی ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص۱۴۸ بارق النور" (کنزالعمال، ص۱۸۸، ج۹)

آب وضو کے ساتھ اعضائے وضو کے گناہ دور ہوتے ہیں:

۷۵۔ حدیث ابوامامہ کے علاوہ صحیح مسلم شریف میں امیر المومنین عثمن غنی وابوہریرہ و عمرو بن عبید اور مالک واحمد و نسائی وابن ماجہ وحاکم کے یہاں عبداللہ صنابحی اور طحاوی و معجم کبیر طبرانی میں عباد والد ثعلبہ اور مسند احمد میں مرہ ابن کعب اور مسند مسدد وابی یعلی میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے مروی ہیں ان میں حدیث صنابحی وحدیث عمرو سب سے اتم ہیں کہ ان میں ناک کے گناہوں کا بھی ذکر ہے اور مسح سر کرنے سے سر کے گناہ نکل جانے کا بھی ففی الاول (حدیث صنابحی) اذا استنثر خرجت الخطایا من انفہ ثم قال بعد ذکر الوجہ والیدین فاذا مسح راسہ خرجت الخطایا من راسہ حتی تخرج من اذنیہ۔

جب ناک سنکے تو ناک کے گناہ نکل جاتے ہیں، پھر ہاتھ اور چہرہ کے ذکر کے بعد کہا کہ مسح سر کرنے سے سر کے گناہ نکلتے ہیں یہاں تک کہ کانوں کے بھی۔ (مولف) (نسائی اول، ص۲۹، باب مسح الاذنین مع الراس الخ)

و فی الثانی (حدیث عمرو) ما منکم رجل یقرب وضوئہ فیتمضمض و یستنشق و یستنثر الا خرجت خطایا وجھہ من فیہ و خیاشمہ ثم یمسح راسہ الا خرجت خطایا راسہ من اطراف شعرہ مع الماء۔

حدیث عمرو یہ ہے کہ تم میں سے کوئی آدمی جب وضو کے لئے کلی کرتا اور ناک میں پانی

Marfat.com

چڑھاتا اور سنکتا ہے تو اس کے چہرہ کے گناہ منہ اور ناک کی جڑ سے نکل جاتے ہیں پھر جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ بالوں کے کنارہ سے پانی کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۱۵۳ بارق النور" (کنزالعمال، ص ۱۷۳، ج۹)

۷۶۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ (مذکورہ) بشارت بیان کر کے ارشاد فرمایا کہ لاتغتروا

اس پر مغرور نہ ہونا۔ رواہ البخاری عن عثمن ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

"فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۱۵۳ بارق النور" (بخاری ۲/ ۹۵۲، باب قول اللہ تعالیٰ یا ایھاالناس ان عدواللہ الخ)

مسواک کا سنت ہونا حدیث سے ثابت ہے:

۷۷۔ الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم السواك سنة فاستاكوا۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسواک کرنا سنت ہے تو تم لوگ بھی مسواک کیا کرو۔ (مولف) (یعنی جب وضو کا ارادہ کرے تو مسواک کرنا سنت ہے یعنی مسواک وضو کی سنتوں میں سے ہے۔ مولف) "فتاوی رضویہ ج۱، ص ۱۵۴" بارق النور۔ (کنزالعمال، ۱۸۸، ج۹)

مسواک کے ذریعہ منہ پاکیزہ رکھو:

۷۸۔ البیھقی فی الشعب و تمام فی فوائدہ و الدیلمی فی مسند الفردوس و الضیائی فی المختارۃ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا قام احدکم یصلی من اللیل فلیستك فان احدکم اذاقرء فی صلاتہ وضع ملك فاہ علی فیہ ولایخرج من فیہ شیٔ الادخل فم الملك۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی رات کو نماز پڑھے تو چاہئے کہ وہ مسواک کرلے کہ جب وہ نماز میں قرأت کرتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھ دیتا ہے اور یہ جو کچھ پڑھتا ہے اس کے منہ سے نکل کر فرشتہ کے منہ میں جاتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۱۵۶ بارق النور" (کنزالعمال، ص ۱۹۳، ج۹)

۷۹۔ وللطبرانی فی الکبیر عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لیس شیٔ اشد علی الملکین من ان یرٰیابین

Marfat.com

اسنان صاحبها طعاما وهو قائم یصلی۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بندہ جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور اس وقت اگر کھانے کی کوئی شئ اس کے دانتوں میں ہوتی ہے تو ملائکہ کو اس سے ایسی سخت ایذا ہوتی ہے کہ کسی اور شئ سے نہیں ہوتی۔ (مولف) **و فی الباب عند ابن المبارك فی الزهد عن ابی عبدالرحمن السلمی عن امیرالمومنین علی رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم والدیلمی عن عبدالله بن جعفر رضی الله تعالیٰ عنهما عنه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ابن نصر فی الصلاة عن الزهری عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مرسلا و الآجری فی اخلاق حملة القرآن عن علی کرم الله تعالی وجهه موقوفا۔** "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۱۵۶ بارق النور" **(معجم الکبیر الزاهراء الحدیقة موصل ۴/ ۱۷۷)**

مکمل طریقہ وضو پر ایک حدیث پاک:

۸۰۔ بخاری و نسائی و ابوبکر بن ابی شیبه عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما سے راوی انه توضأ ففسل وجهه اخذ غرفة من مأ فتمضمض بها و استنشق ثم اخذ غرفة من مأ فجعل بها هکذا اضافها الی یده الاخریٰ ففسل بها وجهه ثم اخذ غرفة من مأ ففسل بها یده الیمنیٰ ثم اخذ غرفة من مأ ففسل بها یده الیسریٰ ثم مسح براسه ثم اخذ غرفة من مأ فرش علی رجله الیمنیٰ حتی غسلها ثم اخذ غرفة اخریٰ ففسل بها رجله الیسریٰ ثم قال هکذا رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم توضأ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وضو فرمایا تو چہرہ کو دھویا، ایک چلو پانی لے کر اس سے کلی کی اور ناک میں چڑھایا پھر ایک چلو لیکر اسی طرح کر کے دوسرے ہاتھ کے ساتھ ملا کر (یعنی دونوں ہاتھوں کے لپ سے) چہرہ دھویا پھر ایک چلو سے داہنے ہاتھ کو دھویا پھر ایک چلو سے بائیں ہاتھ کو پھر سر کا مسح کیا پھر ایک چلو لے کر داہنے پیر پر چھڑکنے لگے یہاں تک کہ اس کو دھو لیا پھر دوسرے چلو سے بائیں پیر کو دھویا پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۱۵۷ بارق النور۔ (بخاری ۱/ ۲۶، باب غسل الوجه بالیدین من غرفة واحدة)

Marfat.com

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میٹھی چیزیں مرغوب ہیں حدیث میں ہے۔

۸۱۔ کان صلي الله تعالیٰ علیه وسلم یحب الحلواء والعسل. کما اخرجه الستة عن ام المومنین رضی الله تعالیٰ عنها۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حلوا اور شہد پسند فرماتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص۱۵۹" بارق النور۔ (بخاری دوم، ص۸۱۷، باب الحلواء و العسل)

شک وارتیاب کی باتیں منع ہیں حدیث میں ہے :

۸۲۔قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم دع مایریبك الی مالا یریبك فان الصدق طمانیة و ان الکذب ریبة. رواه الائمة احمد و الترمذی و ابن حبان بسند جید عن الحسن المجتبیٰ ریحانة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو عند ابن قانع عنه بلفظ فان الصدق ینجی۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ شک کی بات چھوڑ کر وہ کام کر جس میں شک نہ رہے کیونکہ صدق یقین اور کذب شک ہے۔ (مولف) اور دوسری روایت میں ہے کہ صدق نجات دیتا ہے (ترمذی دوم، ص۷۸، باب من ابواب صفة القیٰمة)

طریقۂ غسل پر مشتمل تین حدیثیں :

۸۳۔ عن ابی اسحاق حدثنا ابو جعفر انه کان عند جابر بن عبدالله هوو ابوه رضی الله تعالیٰ عنهم و عنده قوم فسألوه عن الغسل فقال یکفیك صاع فقال رجل مایکفینی فقال جابر کان یکفی من هو اوفی منك شعرا و خیرا منك ثم امنا فی ثوب۔

حضرت ابو جعفر اور ان کے والد حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس تھے اور ان کے پاس اور دوسرے لوگ بھی تھے لوگوں نے ان سے غسل کے بارے میں پوچھا فرمایا کہ تمہیں ایک صاع پانی کافی ہے تو ایک آدمی نے کہا مجھ کو کفایت نہیں کرتا ہے حضرت جابر نے فرمایا کہ اتنا پانی ان کو کافی ہوتا تھا جو تم سے زیادہ زلف والے اور تم سے بہتر تھے یعنی حضور پھر آپ نے ایک کپڑے میں ہماری امامت فرمائی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص۱۶۰" بارق النور۔ (بخاری اول، ص۳۹، باب الغسل بالصاع و نحوه)

۸۴۔ حدیث الحسن بن محمد علی ما فی الصحیحین هکذا عن ابی جعفر قال نی جابر اتانی ابن عمك یعرض بالحسن بن محمد بن الحنفیة قال کیف الغسل

Marfat.com

من الجنابة فقلت كان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یاخذ ثلث اکف فیفضیها علی راسه ثم یفیض علی سائر جسده فقال لی الحسن انی رجل کثیر الشعر فقلت کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اکثر منك شعرا. هذا لفظ خ۔

حضرت ابو جعفر سے مروی ہے کہ جابر نے مجھ سے کہا کہ میرے پاس آپ کے چچا کے لڑکے آئے ان کی مراد حسن بن محمد بن حنفیہ سے تھی اور پوچھا کہ جنابت کا غسل کس طرح کیا جائے میں نے کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین لپ پانی لے کر سر مبارک پر بہاتے پھر پورے جسم اطہر پر تو حسن نے مجھ سے کہا کہ میں زیادہ بال والا مرد ہوں تو میں نے کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم سے زیادہ زلف والے تھے۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۳۹، باب من افاض علی راسه ثلثا)

ونحوه عندم و فیه قال جابر فقلت له یا ابن اخی کان شعر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اکثر من شعرك و اطیب۔

دوسری روایت یہ ہے کہ جابر نے کہا اے بھتیجے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک تم سے کثیر اور عمدہ تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۶۰" بارق النور۔ (مسلم اول، ص ۱۴۹، باب استحباب افاضة الماء علی الراس)

۸۵۔ اخرج النسائی عن ابی اسحاق عن ابی جعفر قال تمارینا فی الغسل عند جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما فقال جابر یکفی من الغسل من الجنابة صاع من ماء قلنا مایکفی صاع و لا صاعان قال جابر قد کان یکفی من کان خیرا منکم و اکثر شعرا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

ابو جعفر نے کہا کہ غسل کے بارے میں باہم جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ہم جھگڑا کر رہے تھے اس پر جابر نے فرمایا کہ غسل جنابت کے لئے ایک صاع پانی کافی ہے ہم نے کہا نہ ایک صاع کافی ہے اور نہ دو صاع حضرت جابر نے کہا ان کو کافی ہوتا تھا جو تم سے زیادہ بہتر اور کثیر بال والے تھے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۶۰" بارق النور۔ (نسائی اول، ص ۴۶، باب ذکر القدر الذی یکتفی به الرجل)

شافعیہ کے نزدیک ایک چلو پانی سے کلی کرنا اور ناک میں چڑھانا سنت ہے مگر احناف کے نزدیک الگ الگ پانی لے کر کلی کرنا اور ناک میں چڑھانا سنت ہے :

۸۶۔ رواه ابن ماجة عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابن عباس رضی الله

Marfat.com

تعالیٰ عنهما وهذا هو مخرج الحديث. رواه البخاری عن سليمان بن بلال عن زيد و النسائی عن ابن عجلان عن زيد مطولا و قال ابن ماجة حدثنا عبدالله بن الجراح و ابوبكر بن خلاد الباهلی ثنا عبدالعزيز بن محمد عن زيد فاخرجه مقتصرا على قوله ان رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم مضمض و استنشق من غرفة واحدة۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک چلوپانی سے کلی فرمائی اور ناک میں چڑھایا۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۳۱، باب من مضمض و استنشق من غرفة واحدة)

۸۷۔ و من هذا الطريق اخرجه النسائی فقال اخبرنا الهيثم بن ايوب الطالقانی قال عبدالعزيز بن محمد قال ثنا زيد وفيه رأيت رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم توضأ فغسل يديه ثم مضمض و استنشق من غرفة واحدة. الحديث۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو کے لئے ہاتھوں کو دھویا پھر ایک چلوپانی سے کلی فرمائی اور ناک میں چڑھایا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۶۳ بارق النور" (نسائی اول، ص ۲۹، باب مسح الاذنين)

اعضائے وضو ایک ایک مرتبہ دھونے کے بارے میں چار حدیثیں :

۸۸۔ لعبد الرزاق عن عطاء بن يسار عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما انه توضأ فغسل كل عضو منه غسلة واحدة ثم ذكر ان النبی صلى الله تعالیٰ عليه وسلم كان يفعله۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وضو فرمایا تو ہر عضو کو ایک ایک مرتبہ دھویا پھر فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔ (مولف) (مصنف عبدالرزاق باب كم الوضوء من غسلة الخ بیروت ۱/ ۴۱)

۸۹۔ و لسعيد بن منصور فی سننه بلفظ توضأ النبی صلى الله تعالیٰ عليه وسلم فادخل يده فی الاناء فمضمض و استنشق مرة واحدة ثم ادخل يده فصب على وجهه مرة و صب على يده مرة مرة و مسح براسه و اذنيه مرة ثم اخذ ملأ كفه من ماء فرش على قدميه وهو متنعل۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرماتے وقت دست اقدس برتن میں داخل فرمایا اور ایک ایک مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی پہونچایا پھر دست اقدس داخل فرما کر چہرہ مبارک پر ایک بار

Marfat.com

بہایااور ایک ایک بار ہاتھ پر اور سر اور کانوں کا مسح ایک ایک بار فرمایا پھر ایک لپ پانی لیکر قدموں پر چھڑکا کہ پیروں میں موزے تھے۔ (مولف) (یعنی خف پر مسح فرمایا یا پیروں کو دھویا۔ مولف) (کنز العمال، ص ۲۷۱، ج ۹)

۹۰۔ روی البخاری قال حدثنا محمد بن یوسف حدثنا سفین عن زید بلفظ توضأ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرۃ مرۃ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایک بار اعضائے وضو دھوئے۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۲۷، باب الوضوء مرۃ مرۃ)

۹۱۔ قال ابوداؤد حدثنا مسدد حدثنا یحیی عن سفین حدثنی زید و قال النسائی اخبرنا محمد بن مثنیٰ حدثنا یحیی عن سفین ثنا زید و قال الامام الطحاوی حدثنا ابن مرزوق حدثنا ابوعاصم عن سفین عن زید و لفظ الاولین فیہ الااخبرکم بوضوء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتوضأ مرۃ مرۃ. و بمعناہ لفظ الطحاوی۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر عضو کو ایک ایک بار دھویا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۶۴ بارق النور" (ابوداؤد ار ۱۸ باب الوضوء مرۃ مرۃ)

مسواک موجود نہ ہونے کی صورت میں انگلیاں اس کے قائم مقام ہیں :

۹۲۔ سنن بیہقی میں ہے عن عبداللہ بن المثنیٰ قال حدثنی بعض اھل بیتی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا من الانصار من بنی عمرو بن عوف قال یا رسول اللہ انک رغبتنا فی السواک فھل دون ذلک من شیء قال اصبعک سواک عند وضوئک تمر بھا علی اسنانک انہ لاعمل لمن لانیۃ لہ و لا اجر لمن لاخشیۃ لہ۔

ایک انصاری نے عرض کی یارسول اللہ حضور نے مسواک کی طرف ہمیں ترغیب فرمائی کیا اس کے سوا بھی کوئی صورت ہے فرمایا وضو کے وقت تیری انگلی مسواک ہے کہ اپنے دانتوں پر پھیر لے بیشک بے نیت کے کوئی عمل نہیں اور بے خوف الٰہی کے ثواب نہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۵۳ بارق النور" (السنن الکبریٰ للبیھقی باب الاستیاک بالاصابع بیروت ار ۳۱)

وضو جزء ایمان اور مسواک جزء وضو ہے :

۹۳۔ حدیث مرسل میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الوضوء شطر الایمان و السواک شطر الوضوء. رواہ ابوبکر بن ابی شیبۃ عن حسان بن عطیۃ

Marfat.com

ورستة فی کتاب الایمان عنه بنفظ السواك نصف الوضوء و الوضوء نصف الایمان۔

مسواک نصف وضو ہے اور وضو نصف ایمان۔ "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۱۵۳" بارق النور۔

(کنزالعمال، ص ۱۸۷۔۱۹۱، ج۹)

صرف پائجامہ یا لنگی سے نماز مکروہ تحریمی ہے:

۹۴۔ ابوداؤد و الحاکم عن بریدة رضی الله تعالیٰ عنها ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی ان یصلی الرجل فی سراویل و لیس علیه رداء۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی بے چادر اوڑھے صرف پاجامے میں نماز پڑھے۔ (ابوداؤد اول، ص ۹۳، باب من قال یتزربه اذا کان ضیقا)

۹۵۔ مسند احمد و صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لایصلین احدکم فی الثوب الواحد لیس علی عاتقیه منه شئ۔

ہرگز کوئی ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے کہ دونوں شانے کھلے ہوں۔ "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۱۵۸ بارق النور" ۔ (بخاری اول، ص ۵۲، باب اذا صلی فی الثوب الواحد)

وضو میں غرۂ تحجیل کا بڑھانا مستحب ہے حدیث میں ہے:

۹۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان امتی یدعون یوم القیمة غرا محجلین من آثار الوضوء فمن استطاع منکم ان یطیل غرته فلیفعل. رواه الشیخان عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔ (بخاری ۱/ ۲۵، باب فضل الوضوء الغرالمحجلون)

و فی لفظ لمسلم عنه انتم الغر المحجلون یوم القیٰمة من اسباغ الوضوء فمن استطاع منکم فلیطل غرته و تحجیله۔

یعنی میری امت کے چہرے اور چاروں ہاتھ پاؤں روز قیامت وضو کے نور سے روشن و منور ہوں گے تو تم میں جس سے ہو سکے اسے چاہئے کہ اپنے اس نور کو زیادہ کرے۔ (یعنی چہرہ کے اطراف میں جو حدیں شرعاً مقرر ہیں اس سے کچھ زیادہ دھوئے اور ہاتھ نصف بازو اور پاؤں نیم ساق تک۔ منہ) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۱۵۹ بارق النور" (مسلم اول، ص ۱۲۶، باب استحباب الغرة الخ)

راہ خدا میں جتنا بھی خرچ کیا جائے تو اسراف نہ ہوگا بخلاف معصیت کے کہ اس میں ایک ذرہ خرچ کرنا بھی اسراف ہے۔

Marfat.com

۹۷۔ ابن ابی حاتم نے امام مجاہد تلمیذ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی لو انفقت مثل ابی قبیس ذھبا فی طاعۃ اللہ لم یکن اسرافا و لو انفقت صاعا فی معصیۃ اللہ کان اسرافا۔

اگر تو پہاڑ برابر سونا طاعت الٰہی میں خرچ کر دے تو اسراف نہیں اور اگر ایک صاع جو گناہ میں خرچ کرے تو اسراف ہے۔ "فتاوی رضویہ ج۱، ص ۱۸۰ بارق النور" (تفسیر کبیر، ج ۱۳، ص ۲۱۴)

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے خدا اور اس کے رسول کافی ہیں :

۹۸۔ صحاح کی حدیث جلیل ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تصدق کا حکم فرمایا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش ہوئے کہ اگر میں کبھی ابو بکر صدیق پر سبقت لے جاؤں گا تو یہی بار ہے کہ میرے پاس مال بسیار ہے اپنے جملہ اموال سے نصف حاضر خدمت اقدس لائے حضور نے فرمایا اہل و عیال کے لئے کیا رکھا عرض کی اتنا ہی، اتنے میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اور اپنا کل مال لائے گھر میں کچھ نہ چھوڑا ارشاد ہوا اہل و عیال کے لئے کیا رکھا عرض کی اللہ اور اللہ کا رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اس پر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں میں وہی فرق ہے جو تمہارے ان جوابوں میں۔ "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۸۱ بارق النور"

غسل میں سب سے پہلے سر پر پانی ڈالنا مستحب ہے :

۹۹۔ روی البخاری عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فیما حکت غسلہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم یصب علی راسہ ثلث غرف بیدیہ۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقۂ غسل میں روایت فرماتی ہیں کہ سر مبارک پر تین لپ پانی ڈالتے تھے۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۳۹، باب الوضوء قبل الغسل)

عورتوں کے بالوں کی جڑوں تک اگر پانی پہنچ جائے تو چوٹیاں کھولنا ضروری نہیں :

۱۰۰۔ ولابی داؤد عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اما المرأۃ فلا علیھا ان لا تنقضہ لتغرف علی راسھا ثلث غرفات بکفیھا۔

عورت کو کچھ ضرور نہیں کہ اپنا گندھا سر کھولے بس تین لپ پانی ڈال لے۔ (مولف)

Marfat.com

(ابوداؤدداول، ص ۳۴، باب المرأةهل تنقض شعرها عند الغسل)

چلویالپ سے پانی لے کر وضو کرنے کے بارے میں چار حدیثیں :

۱۰۱۔ و حدیث ابی دٰؤد و الطحاوی عن محمد بن اسحاق عن محمد بن طلحة عن عبیدالله الخولانی عن عبدالله بن عباس عن علی رضی الله تعالیٰ عنهم عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وفیه ثم ادخل یدیه جمیعا فاخذ حفنة من مأ فضرب بها علی رجله و فیها النعل فغسلها بها ثم الاخریٰ مثل ذلك۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں سے پانی لے کر ایک پیر پر ڈال کر اسے دھویا اور اس میں نعل مقدس تھی پھر دوسرے میں بھی اسی طرح کیا۔ (مولف) (ابوداؤدداول، ص ۱۶، باب صفة وضوء النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم)

۱۰۲۔ و لفظ الطحاوی ثم اخذ بیدیه جمیعاً حفنة من مأ فصك بها علی قدمه الیمنی و الیسریٰ کذلك. و اخرجه ایضا احمد و ابویعلیٰ و ابن خزیمة و ابن حبان و الضیاء۔

طحاوی کے لفظ یہ ہیں کہ دونوں ہاتھوں سے ایک لپ پانی لے کر داہنے قدم اقدس پر ڈالا اور اسی طرح بائیں پر بھی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۱۶۴ بارق النور" (شرح معانی الاثار ۱/ ۲۱، باب فرض الرجلین الخ)

۱۰۳۔ ابن ماجة حدثنا ابوبکر بن خلاد الباهلی حدثنا یحییٰ بن سعید القطان عن سفین عن زید و فیه رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم توضأ غرفة غرفة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایک چلو سے وضو فرمایا۔ (مولف) (ابن ماجہ اول، ص ۳۳، باب ماجأ فی الوضوء مرة مرة)

۱۰۴۔ حدیث ابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم توضأ غرفة غرفة و قال لایقبل الله صلاة الابه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایک چلو سے وضو فرمایا اور فرمایا کہ اس کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔ (مولف) (کنزالعمال، ص ۲۵۴، ج۹)

Marfat.com

اعضائے وضو ایک ایک مرتبہ دھونے سے متعلق ایک حدیث پاک :

۱۰۵۔ والدار قطنی فی غرائب مالك عن زید بن ثابت و ابی هریرة معاً رضی الله تعالیٰ عنهم ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم توضأ مرة مرة وقال هذا وضوء لایقبل الله صلاة الا به۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعضائے وضو ایک ایک بار دھو کر فرمایا کہ یہ وضو ہے کہ جس کے بغیر نماز مقبول نہیں ہوتی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۱۶۵ بارق النور" (کنزالعمال، ص ۲۷۱، ج۹)

بڑے برتن سے پانی لے کر وضو کرنے کے بارے میں تین حدیثیں :

۱۰۶۔ حدیث ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما ایضا عن علی کرم الله تعالیٰ وجهه عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ادخل یده الیمنیٰ فافرغ بها علی الاخریٰ ثم غسل کفیه ثم تمضمض و استنثر ثم ادخل یدیه فی الاناء جمیعا فاخذ بهما حفنة من مأ فضرب بها علی وجهه ثم الثانیة ثم الثالثة مثل ذلك۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دست راست (ٹب وغیرہ کسی بڑے برتن میں) داخل فرمایا تو اس سے دوسرے ہاتھ پر پانی ڈالا پھر دونوں ہتھیلیوں کو دھویا پھر کلی فرمائی اور ناک میں پانی چڑھایا پھر دونوں ہاتھ ایک ساتھ برتن میں داخل فرما کر ایک لپ پانی لیا اور اسے چہرہ اقدس پر بہایا پھر دوسری اور تیسری بار اسی طرح کیا۔ (مولف) (ابوداؤد ار ۱۶، باب صفة وضوء النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم)

۱۰۷۔ و رواه الطحاوی مختصرا فقال اخذ حفنة من مأ بیدیه جمیعا فصك بهما وجهه ثم الثانیة مثل ذلك ثم الثالثة۔

طحاوی نے مختصراً اسی طرح روایت کیا کہ دونوں ہاتھوں سے ایک ساتھ ایک لپ پانی لیا اور چہرے پر بہایا پھر دوسری اور تیسری بار اسی طرح کیا۔ (مولف)

۱۰۸۔ الامام احمد و ابی داؤد و ابن خزیمة و ابی یعلی و الامام الطحاوی و ابن حبان و الضیاء عن ابن عباس عن علی عن النبی صلی الله تعالیٰ علبه وسلم اخذ بکفه الیمنیٰ قبضة من مأ فصبها علی ناصیة فترکها تستن علی وجهه ثم غسل ذراعیه الی المرفقین ثلثاثلثا . الحدیث۔

Marfat.com

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے داہنے ہاتھ سے ایک لپ پانی لے کر پیشانی پر بہا دیا اور چہرہ کو سیراب کیا پھر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت تین تین بار دھویا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۱۶۵" بارق النور۔

امور و معاملات میں میانہ روی بہتر ہے حدیث میں ہے :

۱۰۹۔ قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیر الامور اوساطھا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امور و معاملات کی اچھائی اس کی درمیانی راہ ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۱۶۷" بارق النور۔ (کنز العمال، ص ۲۱، ج ۳)

نماز میں کن انکھیوں سے دیکھنا :

۱۱۰۔ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یلاحظ اصحابہ فی صلاتہ بمؤق عینیہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو نماز میں کن انکھیوں سے دیکھتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۱۷۱" بارق النور۔

اسراف و تبذیر کی تفصیل و تحقیق پر دو حدیثیں :

۱۱۱۔ الفریابی وسعید بن منصور و ابوبکر بن ابی شیبۃ و البخاری فی الادب المفرد و ابنا جریر و المنذر و ابی حاتم و الطبرانی و الحاکم و صححہ و البیھقی فی شعب الایمان و اللفظ لابن جریر کلھم عنہ (عبداللہ بن مسعود) رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی قولہ تعالیٰ ولاتبذر تبذیرا قال التبذیر فی غیر الحق وھو الاسراف۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کا فرمان ولا تبذر تبذیرا کے بارے میں فرمایا کہ تبذیر کا معنی ہے بے جا یعنی ناحق خرچ اور اسی کو اسراف کہتے ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۱۸۰" بارق النور۔ (تفسیر ابن جریر ۱۵/ ۵۰۔ میمنہ مصر)

۱۱۲۔ ابن جریر و ابوالشیخ عن سفین بن حسین عن ابی بشر قال اطاف الناس بایاس بن معویۃ فقالوا ما السرف قال ماتجاوزت بہ امر اللہ فھو سرف۔

ابوبشر نے کہا کہ لوگوں نے ایاس بن معویہ کے پاس آکر سوال کیا کہ اسراف کیا ہے ایاس نے فرمایا جو امر خداوندی سے تجاوز کرے وہ اسراف ہے۔ (مولف) (تفسیر ابن جریر ۸/ ۴۲ میمنہ مصر)

حاجت مند قریبی رشتہ دار کو صدقہ دینا زیادتی ثواب کا باعث ہے۔ بلکہ صدقہ دیتے وقت انہیں نہ دینا غضب رب کا سبب ہے حدیث میں ہے۔

Marfat.com

۱۱۳۔ اخرج الطبرانی بسند صحیح عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یا امة محمد والذی بعثنی بالحق لایقبل الله صدقة من رجل وله قرابة محتاجون الی صلته ویصرفها الی غیرهم والذی نفسی بیده لاینظر الله الیه یوم القیمة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام قسم اس ذات کی کہ جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کا صدقہ قبول نہیں فرماتا ہے جس کے قریبی رشتہ دار محتاج ہوں اور وہ دوسرے کو دیتا ہو قسم اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

(مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص۱۸۱" بارق النور۔(مجمع الزوائد بیروت ۳/ ۱۱۷)

معنی اسراف و تبذیر سے متعلق چار حدیثیں :

۱۱۴۔ ابن جریر نے روایت کی کنا اصحاب محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نتحدث ان التبذیر النفقة فی غیر حقه۔

اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپس میں کہتے تھے کہ مال کا غیر حق میں خرچ کرنا تبذیر یعنی فضول خرچی ہے۔(مولف) (تفسیر ابن جریر میمنہ مصر ۱۵/ ۵۱)

۱۱۵۔ سعید بن منصور اور بخاری ادب مفرد اور ابن جریر و ابن منذر تفاسیر اور بیہقی شعب الایمان میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی المبذر المنفق فی غیر حقه۔

مبذر وہ شخص ہے جو مال کو غیر حق میں صرف کرے۔ (مولف) (تفسیر ابن جریر میمنہ مصر ۱۵/ ۵۱)

۱۱۶۔ ابن جریر کی ایک روایت ان سے یہ ہے لاتنفق فی الباطل فان المبذر هو المسرف فی غیر حق۔

بیکار میں خرچ نہ کر کیونکہ غیر حق میں خرچ کرنے والا فضول خرچ ہے۔(مولف) (تفسیر ابن جریر میمنہ مصر ۱۵/ ۵۱)

۱۱۷۔ ابن جریر عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم مولائے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی لاتبذر تبذیرا لاتعط فی المعاصی۔

نہ بیجا خرچ کر نہ معصیت میں دے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۱۸۳" بارق

Marfat.com

النور۔(تفسیر ابن جریر میمنہ مصر ۱۵/ ۵۱)

گھوڑے کے گوشت سے متعلق حدیث میں ہے :

۱۱۸۔ انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذن فی اکل لحم الخیل

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔ (مولف) (امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک گھوڑے کا گوشت کھانا مکروہ تحریمی ہے۔ مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص۱۹۰" بارق النور۔

وضو میں بلا ضرورت زیادہ پانی بہانا اسراف ہے حدیث میں ہے :

۱۱۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فی الوضوء اسراف و فی کل شیء اسراف۔

وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے اور ہر کام میں اسراف کو دخل ہے۔ رواه سعید بن منصور عن یحیی بن عمرو الشیبانی الثقة مرسلا۔ "فتاوی رضویہ، ج۱، ص۱۸۲" بارق النور۔ (کنزالعمال، ص۱۹۶، ج۹)

تین چیزیں مکروہ ہیں :

۱۲۰۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الله تعالیٰ کره لکم ثلثا قیل و قال وکثرة السوال واضاعة المال۔

بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے لئے مکروہ رکھتا ہے فضول بک بک اور سوال کی کثرت اور مال کی اضاعت۔ "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۱۸۴" بارق النور۔ (بخاری اول، ص ۲۰۰، باب قول الله تعالیٰ لایسألون الناس الحافا الخ)

ہمیشہ باوضو رہنا رب عزوجل کے ساتھ کمال ادب کی دلیل ہے حدیث قدسی میں ہے۔

۱۲۱۔ بحوالہ مقدمۂ غزنویہ و خالصۃ الحقائق انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے من احدث و لم یتوضأ فقد جفانی۔

جسے حدث ہو اور وضو نہ کرے اس نے میرا کمال ادب جیسا چاہئے ملحوظ نہ رکھا :

وضو پر وضو کے فضائل پر تین احادیث کریمہ۔

Marfat.com

۱۲۲۔رزین نے عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضأ مرتین مرتین وقال ھو نور علی نور۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو میں اعضائے کریمہ دو دو بار دھوئے اور فرمایا یہ نور پر نور ہے۔(مشکوۃ ار ۴۷،باب سنن الوضو)

۱۲۳۔رزین کی حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الوضو علی الوضو نور علی نور۔

وضو پر وضو نور ہے۔"فتاوی رضویہ،ج۱،ص ۱۸۶" بارق النور۔ (احیاء العلوم ار ۱۳۵، فضیلۃ الوضوء قاھرہ) (الترغیب و الترھیب ار ۱۶۳، الترغیب فی انمحافظۃ علی الوضوء)

۱۲۴۔ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من توضأ علی طھر کتب لہ عشر حسنات۔

جو باوضو وضو کرے اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں۔"فتاوی رضویہ،ج۱،ص ۱۸۶" بارق النور۔ (ابوداؤد اول، ص۹، باب الرجل یجدد الوضوء)

سجدہ سب سے زیادہ قربت رب کا سبب ہے :

۱۲۵۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اقرب مایکون العبد من ربہ وھو ساجد فاکثروا الدعاء۔

سب حالتوں سے زیادہ سجدہ میں بندہ اپنے رب سے قریب ہوتا ہے تو اس میں دعاء بکثرت کرو۔ رواہ مسلم و ابوداؤد و النسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ "فتاوی رضویہ ج۱،ص ۱۸۸" بارق النور۔(مسلم اول، ص ۱۹۱، باب مایقال فی الرکوع و السجود)

جسے نماز میں شک واقع ہو وہ کم پر بناء کرے :

۱۲۶۔ صحیح مسلم شریف میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا شك احدکم فی صلاتہ فلم یدر کم صلی ثلثا او اربعاً فلیطرح الشك و لیبن علی ماستیقن ثم یسجد سجدتین قبل ان یسلم فان کان صلی خمسا شفعن لہ صلاتہ و ان کان صلی اتماما لاربع کانتا ترغیما للشیطان۔

جب تم میں کسی کو اپنی نماز میں شک پڑے یہ نہ جانے کہ تین رکعتیں پڑھیں یا چار تو جتنی بات مشکوک ہے اسے چھوڑ دے اور جس قدر پر یقین ہے اس پر بنائے کار رکھے۔(یعنی صورت

Marfat.com

مذکورہ میں تین ہی رکعتیں سمجھے کہ اس قدر پر یقین ہے اور چوتھی میں شک ہے تو چار نہ سمجھے لہذا ایک رکعت اور پڑھ کر) سلام سے پہلے سجدۂ سہو کرلے اب اگر واقع میں اس کی پانچ رکعتیں ہوئیں تو یہ دونوں سجدے (گویا ایک رکعت کے قائم ہو کر) اس کی نماز کا دوگانہ پورا کردیں گے (ایک رکعت اکیلی نہ رہے گی جو شرعاً باطل ہے بلکہ ان سجدوں سے مل کر گویا ایک نفل دوگانہ جداگانہ ہو جائے گا) اگر واقع میں چار ہی ہوئیں تو یہ دونوں سجدے شیطان کی ذلت و خواری ہوں گے (اس نے شک ڈال کر نماز باطل کرنی چاہی تھی اس کی نہ چلی) (مسلم اول، ص ۲۱۱، باب النهی عن نشد الضالة فی المسجد الخ)

۱۲۷۔ مسند احمد میں سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صلی صلاة یشك فی النقصان فلیصل حتی یشك فی الزیادة۔

جسے نماز میں کامل و ناقص کا شک ہو وہ اتنی پڑھے کہ کامل و زائد میں شک ہو جائے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۹۴" بارق النور۔ (مسند احمد ۱/ ۱۹۵)

بالوں کی جڑوں تک اگر پانی پہنچ جائے تو عورت کو چوٹی کھول کر پانی ڈالنا ضروری نہیں ہے اس پر چار حدیثیں۔

۱۲۸۔ صحیح مسلم و سنن اربعہ میں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں سر گندھواتی ہوں کیا نہاتے میں کھول دیا کروں فرمایا انما یکفیك ان تحثی علی راسك ثلث حثیات۔

سر پر تین لپ پانی ڈال لیا کرو یہی کافی ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۱۹۵" بارق النور۔ (مسلم اول، ص ۱۵۰، باب حکم ضفائر المغتسلة)

۱۲۹۔ حدیث ابی داؤد ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اما المرأة فلا علیها ان لاتنقضه لتغرف علی راسها ثلث غرفات بکفیها۔

عورت کو کچھ ضرور نہیں کہ اپنا گندھا سر کھولے بس تین لپ پانی ڈال لے۔ (ابوداؤد ۱/ ۳۴، باب المرأة هل تنقض شعرها عندالغسل)

۱۳۰۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقہ غسل میں روایت فرماتی ہیں ثم یصب علی راسه ثلث غرفات بیدیه

Marfat.com

پھر سر مبارک پر تین لپ ڈالتے تھے۔ رویاہ عنھا رضی اللہ تعالیٰ عنھا۔ (بخاری ۱/ ۳۹،باب الوضو قبل الغسل)

اور خود اپنا فرماتی ہیں لقد کنت اغتسل انا و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اناء واحد و ما ازید علی ان افرغ علی راسی ثلث افراغات۔

میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن سے نہایا کرتے اور میں اپنے سر پر تین ہی بار پانی ڈالتی یعنی جعد مبارک نہ کھولتیں۔ رواہ احمد و مسلم۔ (مسلم اول، ص ۱۵۰، باب حکم ضفائر المغتسلة)

۱۳۱۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتوضأ وضوء ہ للصلاۃ ثم یفیض علی راسہ ثلث مرار و نحن نفیض علی رؤسنا خمسا من اجل الضفر۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کا سا وضو کر کے سر اقدس پر تین بار پانی بہاتے تھے اور ہم بیبیاں سر گندھے ہونے کی وجہ سے اپنے سروں پر پانچ بار پانی بہاتی ہیں۔ رواہ ابو داؤد۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۹۵" بارق النور۔ (ابوداؤد اول، ص ۳۲، باب فی الغسل من الجنابة)

وضو میں بے ضرورت پانی زیادہ خرچ کرنا اسراف ہے :

۱۳۲۔ امام احمد و ابن ماجہ و ابو یعلی اور بیہقی شعب الایمان میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مر بسعد وھو یتوضأ فقال ماھذا السرف فقال افی الوضوء اسراف قال نعم و ان کنت علی نھر جار۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر گزرے وہ وضو کر رہے تھے ارشاد فرمایا یہ اسراف کیا، عرض کی کیا وضو میں اسراف ہے فرمایا ہاں اگرچہ تم نہر رواں پر ہو۔ (ابن ماجہ ار ۳۴، باب ماجأ فی القصد فی الوضوء الخ)

۱۳۳۔ سنن ابن ماجہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رأی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجلا یتوضأ فقال لاتسرف لاتسرف۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا فرمایا اسراف نہ کر اسراف نہ کر۔ (ابن ماجہ ار ۳۴، باب ماجاء فی القصد الخ)

۱۳۴۔ سعید بن منصور سنن اور حاکم کنی اور ابن عساکر تاریخ میں ابن شہاب زہری سے

Marfat.com

مرسلاراوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کووضو کرتے دیکھا فرمایا یا عبد اللہ لاتسرف۔

اللہ کے بندے اسراف نہ کر انہوں نے عرض کی یا نبی اللہ و فی الوضوء اسراف قال نعم (زاد الاخیران) و فی کل شئ اسراف۔

یارسول اللہ کیاوضو میں بھی اسراف ہے فرمایاہاں اور ہر شئ میں اسراف کو دخل ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ا، ص ۱۹۶" بارق النور۔ (کنزالعمال، ص ۱۹۷، ج ۹)

وضو کے شیطان کوولہان کہاجاتا ہے :

۱۳۵۔ ترمذی وابن ماجہ وحاکم حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان للوضوء شیطانا یقال له الولهان فاتقواوسواس المأ۔

بیشک وضو کے لئے ایک شیطان ہے جس کانام ولہان ہے توپانی کے وسواس سے بچو۔ (ابن ماجہ ار ۳۴، باب ماجأ فی القصد فی الوضوء الخ)

وضو میں زیادہ پانی صرف کرنا شیطانی بات ہے :

۱۳۶۔ مسند احمد و سنن ابی داؤد وابن ماجہ و صحیح ابن حبان و مستدرک حاکم میں عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انه سیکون فی هذه الامة قوم یعتدون فی الطهور والدعاء۔

بیشک عنقریب اس امت میں وہ لوگ ہوں گے کہ طہارت ودعاء میں حد سے بڑھیں گے۔ "فتاوی رضویہ ج ا: ص ۱۹۷" بارق النور۔ (ابوداؤداول، ص ۱۳، باب الاسراف فی الوضوء)

۱۳۷۔ ابو نعیم حلیہ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی لاخیر فی صب المأ الکثیر فی الوضوء و انه من انشیطان۔

وضو میں بہت ساپانی بہانے میں کچھ خیر نہیں اور وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ا، ص ۱۹۷" بارق النور۔ (کنزالعمال، ص ۱۹۷، ج ۹)

اعضائے وضو تین تین بار سے زیادہ دھونا برا ہے :

۱۳۸۔ احمد و سعید بن منصور وابن ابی شیبہ وابوداؤد ونسائی وابن ماجہ وطحاوی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ایک اعرابی نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

وسلم میں حاضر ہو کر وضو کو پوچھا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں وضو کر کے دکھایا جس میں ہر عضو تین تین بار دھویا فرمایا هکذا الوضو فمن زاد علی هذا او نقص فقد اساء او ظلم او ظلم واسأ. هذا لفظ.د، و مثله لفظ الامام الطحاوی و مقتصرا علی قوله اسأ و ظلم. ولفظ س وق. فمن زاد علی هذا فقد اسأ و تعدی و ظلم. و لفظ سعید و ابی بکر فمن زاد اونقص فقد تعدی و ظلم۔

وضو اس طرح ہے جس نے اس پر بڑھایا یا گھٹایا اس نے برا کیا اور حد سے بڑھا اور ظلم کیا۔ "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۱۹۷" بارق انور۔ (ابوداؤد اول، ص ۱۸، باب الوضوء ثلثا ثلثا) (نسائی اول، ص ۳۳، الاعتداء فی الوضوء)

لایعنی باتوں میں پڑنا منع ہے :

۱۳۹۔ حدیث صحیح۔ من حسن اسلام المرء ترک مالایعنیه۔

انسان کے اسلام کی خوبی سے ہے یہ بات کہ غیر مہم کام میں مشغول نہ ہو۔ لایعنی بات ترک کرے۔ رواه الترمذی و ابن ماجة و البیهقی فی الشعب عن ابی هریرة و الحاکم فی الکنی عن ابی بکر الصدیق و فی تاریخه عن علی المرتضیٰ و احمد و الطبرانی فی الکبیر عن السید ابن السید الحسین بن علی و الشیرازی فی الالقاب عن ابی ذر و الطبرانی فی الصغیر عن زید بن ثابت و ابن عساکر عن الحارث بن هشام رضی الله تعالیٰ عنهم عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حسنه النووی و صححه ابن عبدالبر و الهیثمی۔ "فتاوی رضویه، ج۱، ص ۲۰۵" بارق النور۔ (ابن ماجه ۲/۲۹۵، باب کف اللسان فی الفتنة)

بدن کے غیر ضروری بال نورہ سے دور کرنا جائز ہے :

۱۴۰۔ ابن ماجہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا طلی بداء بعورته فطلاها بالنورة و سائر جسده اهله۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نورہ کا استعمال فرماتے تو ستر مقدس پر اپنے دست مبارک سے لگاتے اور باقی بدن منور پر ازواج مطہرات لگا دیتیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیھن وبارک وسلم "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۲۱۰" بارق، النور (ابن ماجہ ۲/ ۲۷۴، باب الاطلاء بالنورة)

وسوسۂ شیطان دفع کرنے کے بارے میں تین حدیثیں

۱۴۱۔ ایک صاحب نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر وسوسہ کی شکایت کی نماز میں پتہ

Marfat.com

نہیں چلتا دو پڑھیں یا تین حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا وجدت ذلك فارفع اصبعك السبابة اليمنىٰ فاطعنه فی فخذك اليسرىٰ وقل بسم الله فانها سكين الشيطان۔

جب تو ایسا پائے تو اپنی انگشت شہادت اٹھا کر اپنی بائیں ران میں مار اور بسم اللہ کہہ کہ شیطان کے حق میں چھری ہے۔ رواه البزار و الطبرانی عن والد ابی المليح و رواه ايضا الحكيم الترمذی۔ (مجمع الزوائد ۲/ ۱۵۱، بیروت)

۱۴۲۔ عبداللہ بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ماوسوسة باولع فمن يراها تعمل فيه۔

شیطان جسے دیکھتا ہے کہ میرا وسوسہ اس میں کارگر ہوتا ہے سب سے زیادہ اسی کے پیچھے پڑتا ہے۔ رواه ابن ابی شيبة۔

۱۴۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان احدكم اذا كان فی المسجد جأ الشيطان فابس به كما يبس الرجل بدابته فان اسكن له وثقه (زنقه) او الجمه۔

جب تم میں کوئی مسجد میں ہوتا ہے شیطان آکر اس کے بدن پر ہاتھ پھیرتا ہے جیسے تم میں کوئی اپنے گھوڑے کو رام کرنے کیلئے اس پر ہاتھ پھیرتا ہے پس اگر وہ شخص ٹھہرا رہا یعنی اس کے وسوسہ سے فوراً الگ نہ ہو گیا تو اسے باندھ لیتا یا لگام دیدیتا ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کو روایت کر کے فرمایا و انتم ترون ذلك اما الموثوق فتراه مائلا كذا لايذكر الله و اما الملجم ففاتح فاه لايذكر الله عزوجل۔

یعنی حدیث کی تصدیق تم آنکھوں دیکھ رہے ہو وہ جو بندھا ہوا ہے اسے تو دیکھے گا یوں جھکا ہوا کہ ذکر الٰہی نہیں کرتا اور وہ جو لگام دیا ہوا ہے وہ منہ کھولے ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۲۱۱" بارق النور۔ (مسند احمد ۲ ۶۳۲، ج ۲)

وضو کے بعد رومالی پر چھینٹا دینا سنت ہے :

۱۴۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا توضأت فانتضح۔

جب تو وضو کرے تو چھینٹا دے لے۔ رواه ابن ماجة عن ابی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۲۱۲" بارق النور۔ (ابن ماجہ ۱/ ۳۶، باب ماجأ فی النضح بعد الوضوء)

Marfat.com

امت مرحومہ کی خطاو بھول پر مواخذہ نہیں حدیث میں ہے :

۱۴۵۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفع (وضع) عن امتی الخطا و النسیان۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میری امت کی بھول پر مواخذہ نہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۱۹۸" بارق النور۔ (ابن ماجہ اول، ص ۱۴۸، باب طلاق المکرہ و الناسی)

دین میں بے جا سختی ناپسندیدہ ہے حدیث میں ہے :

۱۴۶۔ حضور سید اکرم رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الھوا و العبوا فانی اکرہ ان یری فی دینکم غلظۃ. رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن المطلب بن عبداللہ المخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

لہو و لعب بھی کرو کہ میں دین میں زیادہ سختی کو ناپسند کرتا ہوں۔ (مولف) (راحت قلب اور حصول تازگی کے لئے وہ لہو مباح ہے جس کی اجازت شارع کی جانب سے ہے۔ مولف) "فتاوی رضویہ ج۱، ص ۲۰۱، بارق النور، (کنز العمال، ص ۱۵۳، ج۱۹)

مدار اعمال نیتوں پر ہے حدیث میں ہے :

۱۴۷۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیات و انما لکل امرئ مانویٰ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال کا مدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لئے نیت کے مطابق جزاء ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۲۰۱" بارق النور۔ (بخاری اول، ص ۲، باب کیف کان بدء الوحی الخ)

نماز میں پسینہ سے اگر دل بٹے تو اس کا صاف کرنا جائز ہے حدیث میں ہے :

۱۴۸۔ روی انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرق فی صلاتہ لیلۃ فسلت العرق عن جبینہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک شب کی نماز میں پسینہ آیا تو جبین اقدس سے پسینہ پونچھ دیا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۲۰۲" بارق النور۔

۱۴۹۔ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم انہ سلت العرق عن جبینہ و کان

Marfat.com

اذا قام من سجودہ نفض ثوبہ یمنۃ و یسرۃ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیشانیٔ اقدس سے پسینہ پونچھتے اور جب سجدہ سے کھڑے ہوتے تو دائیں بائیں کپڑا جھاڑ دیتے۔ (مولف) (سجدہ میں ماتھے پر لگی ہوئی چیز اگر ضرر دے تو مطلقا اسے پونچھنے میں حرج نہیں۔ مولف) "فتاوی رضویہ، ج ا، ص ۲۰۳" بارق النور۔ (خلاصۃ الفتاوی فیما یکرہ فی الصلوۃ لکھنؤ ار ۷۵)

تین چیزیں اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں :

۱۵۰۔ حدیث میں ہے ان اللہ کرہ لکم ثلثا العبث فی الصلاۃ و الرفث فی الصیام و الضحک فی المقابر۔ رواہ القضاعی عن یحییٰ بن ابی کثیر مرسلا۔

بیشک اللہ تعالیٰ کو تین چیزیں ناپسند ہیں نماز میں کھیلنا، اور حالت روزہ میں دواعی جماع (مباشرت فاحشہ وغیرھا) اور قبرستان میں ہنسنا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ا، ص ۲۰۴" بارق النور۔ (بحر الرائق، ج ۲، ص ۲۰، مایفسد الصلوۃ)

کثرت نماز کی فضیلت پر ایک حدیث :

۱۵۱۔ الصلاۃ خیر موضوع فمن استطاع ان یستکثر منھا فلیستکثر۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نماز بہترین موضوع ہے جو جتنی زیادہ کر سکتا ہے تو کرے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ا، ص ۲۰۵" بارق النور۔ (کنز العمال، ص ۱۸۸، ج ۷)

تہمت کی جگہ سے بچنے کی تاکید پر ایک حدیث :

۱۵۲۔ عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کان یؤمن باللہ و الیوم الآخر فلا یقفن مواقف التھم۔ و فی الباب عن امیر المومنین الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ تہمت کی جگہ ہرگز کھڑا نہ ہوا کرے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ا، ص ۲۰۷" بارق النور۔ (مراقی الفلاح مع الطحطاوی باب سجود السھو کراچی، ص ۲۴۹)

صرف خروج ریاح کے شک سے نماز نہ چھوڑے، تاوقتیکہ نکلنے کا یقین کامل نہ ہو جائے اس پر چند احادیث کریمہ :

Marfat.com

۱۵۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا وجد احدکم فی بطنه شیأ فاشکل علیه اخرج منه شئ ام لا فلایخرجن من المسجد حتی یسمع صوتا او یجد ریحا. رواه مسلم و الترمذی عن ابی هریرة۔

جب تم میں کوئی شخص اپنے پیٹ میں کچھ پائے اور اسے شک میں ڈال دے کہ کچھ نکلا یا نہیں تو مسجد سے ہر گز نہ نکلے یہاں تک کہ آواز سنے یا بو پائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۲۱۱" بارق النور۔ (مسلم اول، ص ۱۵۸، باب الدلیل علی ان من تیقن الخ)

۱۵۴۔ ولاحمد و الترمذی و ابن ماجة و الخطیب عنه مختصرا بلفظ لا وضوء الا من صوت او ریح۔

آواز یا بو کے بغیر وضو نہیں ٹوٹتا۔ (مولف) (یعنی شک و شبہ ناقض وضو نہیں۔ مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۲۱۲" بارق النور۔ (ابن ماجہ، ۳۹، باب لا وضوء الا من حدث)۔

۱۵۵۔ ولاحمد و الشیخین وابی داؤد و النسائی و ابن ماجة و خزیمة و حبان و عباد بن تمیم عن عمه عبدالله بن زید بن عاصم قال شکی الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الرجل یخیل الیه انه یجد الشئ فی الصلاة قال لا تنصرف حتی تسمع صوتا او تجد ریحا.

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی نے یہ شکایت کی کہ اس کو نماز میں کچھ (یعنی ریح) پانے کا خیال ہوتا ہے حضور نے فرمایا آواز یا بو کے بغیر نماز مت توڑ۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۲۱۲" بارق النور۔ (مسلم اول، ص ۱۵۸، باب الدلیل عن من تیقن الطهارة الخ)

۱۵۶۔ ولاحمد و ابی یعلی عن ابی سعید عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان الشیطان لیأتی احدکم وهو فی صلاته فیاخذ بشعرة من دبره فیمدها فیری انه قد احدث فلاینصرف حتی یسمع صوتا او یجد ریحا۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان تمہارے پاس وقت نماز آکر دبر کا ایک بال کھینچتا ہے تو تم سمجھتے ہو کہ وضو ٹوٹ گیا تو کوئی آواز یا بو کے بغیر نماز نہ توڑے۔ (مولف) (مسند احمد، ص ۵۲۴، ج ۳)

۱۵۷۔ و رواه عنه سعید بن منصور مختصراً نحو المرفوع من حدیث عباد و للبزار عن ابن عباس عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یأتی احدکم الشیطان فی

Marfat.com

الصلاة فینفخ فی مقعدته فیخیل انه احدث و لم یحدث فاذا وجد ذلك فلا ینصرف حتی یسمع صوتا او یجد ریحا۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان تمہارے پاس نماز میں آکر مقعد میں پھونک مارتا ہے تو تم کو خیال ہوتا ہے کہ وضو ٹوٹ گیا حالانکہ وضو نہیں ٹوٹا تو جب ایسا محسوس ہو تو بغیر آواز و بو کے نماز نہ توڑے۔ (مولف)(کنزالعمال، ص ۲۲۴، ج۱)

۱۵۸۔ و رواه عنه الطبرانی فی الکبیر مختصراً بلفظ من خیل له فی صلاته انه قد احدث فلا ینصرفن حتی یسمع صوتا او یجد ریحا۔

جس کو نماز میں وضو ٹوٹنے کا گمان ہو تو آواز و بو کے بغیر نماز نہ توڑے۔ (مولف)(کنزالعمال، ۲۰۰، ج۹)

۱۵۹۔ و لعبد الرزاق و ابن ابی الدنیا عن عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال ان الشیطان یطیف باحدکم فی الصلاة لیقطع علیه صلاته فاذا اعیاه ان ینصرف نفخ فی دبره یرید انه قد احدث فلاینصرفن احدکم حتی یجد ریحا او یسمع صوتا۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شیطان تمہاری نماز توڑنے کے لئے گھومتا رہتا ہے جب توڑنے سے عاجز ہو جاتا ہے تو دبر میں پھونک مارتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وضو ٹوٹ گیا تو تم میں کوئی آواز یا بو پائے بغیر نماز نہ چھوڑے۔ (مولف)(مصنف عبدالرزاق باب الرجل یشتبه علیه فی الصلوٰة، بیروت ۱/ ۱۴۱)

۱۶۰۔ و فی روایة اخریٰ عنه رضی الله تعالیٰ عنه حتی انه یأتی احدکم وهو فی الصلاة فینفخ فی دبره و یبل احلیله ثم یقول قد احدثت فلا ینصرفن احدکم حتی یجد ریحا و یسمع صوتا و یجد بللا۔

انہیں سے مروی ہے کہ شیطان تمہارے پاس وقت نماز آکر دبر میں پھونک مارتا ہے اور ٹٹی کو تر کر کے کہتا ہے کہ تمہارا وضو ٹوٹ گیا تو کوئی نماز نہ چھوڑے یہاں تک کہ بو پائے اور آواز سنے اور تری پائے۔ (مولف) (مصنف عبدالرزاق مفهوما ۱/ ۱۴۱)

۱۶۱۔ ولعبد الرزاق و ابن ابی شیبة فی مصنفیهما و ابن ابی داؤد فی کتاب الوسوسة عن ابراهیم النخعی قال کان یقال ان الشیطان یجری فی الاحلیل و فی الدبر فیری الرجل انه قد احدث فلاینصرفن احدکم حتی یسمع صوتا او یجد ریحا

Marfat.com

و یجد بللا۔

امام نخعی نے کہا کہ کہا جاتا ہے کہ شیطان احلیل ودبر میں داخل ہو جاتا ہے تو آدمی محسوس کرتا ہے کہ وضو ٹوٹ گیا تو کوئی نماز نہ چھوڑے یہاں تک کہ آواز سن لے یا بو اور تری پائے۔ (مولف)"فتاوی رضویہ،ج۱، ص ۲۱۲" بارق النور۔(مصنف عبدالرزاق ۱/ ۱۴۱)

دجال سے دور رہنے اور اس کی باتیں نہ سننے کی تاکید پر ایک حدیث :

۱۶۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم و لا آبائکم فایاکم و ایاھم لایضلونکم و لایفتنونکم۔

آخر زمانے میں دجال کذاب لوگ ہوں گے کہ وہ باتیں تمہارے پاس لائیں گے جو نہ تم نے سنیں نہ تمہارے باپ دادا نے تو ان سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ،ج۱، ص ۲۱۶" بارق النور۔ (مسلم اول، ص ۱۰، باب النھی عن الروایۃ عن الضعفاء الخ)

دس باتیں سنت ہیں حدیث میں ہے :

۱۶۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ قص الشارب و اعفأ اللحیۃ و السواک و استنشاق المأ وقص الاظفار و غسل البراجم و نتف الابط و حلق العانۃو انتقاص المأ، قال الراوی و نسیت العاشرۃ الا ان تکون المضمضۃ۔

دس باتیں قدیم سے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہیں، لبیں کترنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، وضو و غسل میں پانی سونگھ کر اوپر چڑھانا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے جوڑ (یعنی جہاں جہاں میل جمع ہونے کا محل ہے اسے) دھونا، بغل اور زیر ناف بالوں سے صاف کرنا، شرمگاہ پر پانی ڈالنا، راوی نے کہا دسویں میں بھول گیا شاید کلی ہو۔ "فتاوی رضویہ ج۱، ص ۲۱۳" بارق النور۔ (مسلم اول، ص ۱۲۹، باب خصال الفطرۃ)

وضو کے بعد رومالی پر چھینٹا دینا سنت ہے اس پر پانچ حدیثیں :

۱۶۴۔ ابوداؤد نسائی ابن ماجۃ حکم بن سفین یا سفین بن حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا بال توضأ و نضح فرجہ۔

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب پیشاب فرماتے وضو فرماتے اور شرمگاہ اقدس پر چھینٹا دیتے۔ (ابوداؤداول، ص ۳۶، باب الانتضاح)

۱۶۵۔ ابن ماجہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال توضأ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فنضح فرجہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرما کر ستر مبارک پر چھینٹا دیا۔ (ابن ماجہ، ص ۳۶، باب ماجأ فی النضح)

۱۶۶۔ احمد وابن ماجة و دار قطنی و حاکم و حارث بن ابی اسامہ حضرت محبوب بن المحبوب سیدنا و ابن سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہماوہ اپنے والد ماجد حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتانی جبرئیل فی اول ماوحی الی فعلمنی الوضوء و الصلوٰۃ فلما فرغ الوضوء اخذ غرفة من الماء فنضح بها فرجه۔

یعنی اول اول جو مجھ پر وحی اتری ہے جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضر ہو کر مجھے وضو و نماز کی تعلیم دی جبرئیل نے وضو خود کر کے دکھایا جب وضو کر چکے ایک چلو پانی لے کر اپنی اس صورت مثالیہ کے موضع شرمگاہ پر چھڑک دیا۔ (ابن ماجہ، ص ۳۶، باب ماجأ فی النضح)

۱۶۷۔ و لفظ ق علمنی جبرئیل الوضوء و امرنی ان انضح تحت ثوبی لما یخرج من البول بعد الوضوء۔

جبریل علیہ السلام نے وضو سکھانے کے بعد بتایا کہ میانی میں چھینٹا دیدوں اس سبب سے کہ جو وضو کے بعد پیشاب میں سے نکلتا ہے۔ (مولف) (دارقطنی ماجأفی النضح ملتان ۱/ ۱۱۱)

۱۶۸۔ ترمذی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جانی جبرئیل فقال یا محمد اذا توضأت فانتضح۔

جبرئیل نے حاضر ہو کر مجھ سے عرض کی یارسول اللہ جب حضور وضو فرمائیں چھینٹا دے لیا کریں۔ (جبرئیل کا اپنی صورت مثالیہ کے ستر پر چھڑکنا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور طریقہ وضو عرض کرنے کے لئے تھا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فعل تعلیم امت کے لئے۔ منہ) (ترمذی اول، ص ۱۷، باب فی النضح بعد الوضوء)

جب کوئی شیطانی وسوسہ خیال میں آئے تو اسے یہ کہہ کر ٹھکرا دو کہ تو جھوٹا ہے۔

Marfat.com

۱۶۹۔ابن حبان وحاکم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا جاء احدکم الشیطان فقال انك احدثت فلیقل انك کذبت، ولابن حبان فلیقل فی نفسه۔

جب تم میں سے کسی کے پاس شیطان آکر وسوسہ ڈالے کہ تیرا وضو جاتا رہا تو فوراً اسے جواب دے کہ تو جھوٹا ہے۔(اور اگر مثلاً نماز میں ہے تو) دل میں وہی کہہ لے۔"فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۲۱۴" بارق النور۔ (موارد الظمان باب فیمن کان علی طهارة، سلفیہ، ص ۴۷)

۱۷۰۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اللہ کی پناہ مانگ شیطان آدمیوں اور شیطان جنوں کے شر سے عرض کی کیا آدمیوں میں شیطان ہیں فرمایا ہاں۔ رواه احمد و ابن ابی حاتم و الطبرانی عن ابی امامة و احمد و ابن مردویة والبیهقی فی الشعب عن ابی ذر رضی الله تعالیٰ عنهما۔ (مسند احمد ۵/۱۷۸)

دجال سے دور بھاگنا واجب ہے حدیث میں ہے :

۱۷۱۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من سمع بالدجال فلینأ منه (عنه) فوالله ان الرجل لیأتیه وهو یحسب انه مومن فیتبعه مما یبعث به من الشبهات۔

جو دجال کی خبر سنے اس پر واجب ہے کہ اس سے دور بھاگے کہ خدا کی قسم آدمی اس کے پاس جائے گا اور یہ خیال کرے گا کہ میں تو مسلمان ہوں یعنی مجھے اس سے کیا نقصان پہنچے وہاں اس کے دھوکوں میں پڑ کر اس کا پیرو ہو جائے گا۔ رواه ابو داؤد عن عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه و عن الصحابة جمیعا۔"فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۲۱۵" بارق النور۔ (ابوداؤد، ج ۲، ص ۵۹۳، باب خروج الدجال)

Marfat.com

تعارف

ارتفاع الحجب عن وجوہ قرأۃ الجنب

(بحالت جنابت قرآن پڑھنے والے کی قرأت کی مختلف صورتوں سے پردہ اٹھانا)

۲۲ر محرم ۱۳۲۸ھ کو سوال ہوا کہ جنب کو قرآن کی پوری آیت پڑھنی منع ہے یا کوئی جزو آیت بھی اور کسی مہم کے لئے حسبنا اللہ و نعم الوکیل یا کسی تکلیف پر انا للہ و انا الیہ راجعون کہہ سکتا ہے یا نہیں ؟۔

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ قرآن عظیم کی وہ آیات جو ذکر و ثناو مناجات اور دعاء ہوں اگرچہ پوری آیت ہو تو بہ نیت ذکر و دعا، تلاوت کی نیت کئے بغیر جنب و حائض و نفساسب کو پڑھنا جائز ہے۔ جیسے آیۃ الکرسی۔

یا متعدد آیات کاملہ جیسے سورۂ حشر کی اخیر تین آیتیں..... یا پوری سورت جیسے الحمد شریف۔

اسی لئے کھانے یا سبق کی ابتداء میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ سکتے ہیں اگرچہ یہ ایک آیت مستقلہ ہے کہ اس سے مقصود تبرک و استفتاح ہوتا ہے نہ کہ نیت تلاوت۔ تو حسبنا اللہ و نعم الوکیل اور انا للہ و انا الیہ راجعون کہ کسی مہم یا مصیبت پر بہ نیت ذکر و دعا پڑھے جاتے ہیں تو کوئی مضائقہ نہیں اگرچہ پوری آیت ہو۔ ہاں آیۃ الکرسی یا سورۂ فاتحہ اور ان کے مثل ایسی قرأت کہ سننے والا جسے قرآن سمجھے ان عوام کے سامنے جن کو اس کا جنب ہونا معلوم ہو بلند آواز سے بہ نیت ثناو دعاء بھی پڑھنا مناسب نہیں کہ کہیں وہ بحال جنابت تلاوت جائز نہ سمجھ لیں یا اس کا عدم جواز جانتے ہوں تو اس پر گناہ کی تہمت نہ رکھیں۔ اور آگے چل کر فرماتے ہیں کہ۔

آیت طویلہ کا پارہ کہ ایک آیت کے برابر ہو جس سے نماز میں فرض قرأت مذہب سیدنا امام اعظم کی روایت مصححۂ امام قدوری و امام زیلعی پر ادا ہو جائے، جس کے پڑھنے والے کو عرفاً تالی قرآن نہ کہیں، جنب کو بہ نیت قرآن اس سے ممانعت محل منازعت نہ ہونی چاہئے۔ یعنی ایسی آیت کا کوئی جزو جنب کو پڑھنے کی اجازت نہیں جس سے نماز میں قرأت کی فرضیت ادا ہو جائے۔

Marfat.com

ہاں جو پارۂ آیت ایسا قلیل ہو کہ عرفاً اس کے پڑھنے کو قرأت قرآن نہ سمجھیں اور اس سے ایک آیت پڑھنے کی فرضیت ادا نہ ہو اتنے کو بہ نیت قرآن پڑھنے میں اختلاف ہے۔

لیکن قول ممانعت ہی بوجوہ کثیرہ اقویٰ وارجح ہے کہ اسی میں احتیاط اور قرآن کی تعظیم ہے۔

امام احمد رضا نے اس رسالے میں وہ جلیل القدر تحقیقات پیش کیں جو اسی رسالہ کا حصہ ہیں، یہ تحقیقات کسی دوسری کتاب میں نہیں ملیں گی، ارباب علم و تحقیق کے لئے اس میں وسیع علمی ذخیرہ ہے۔

اور پانچ حدیثیں بھی اس تحقیقی رسالے کی زینت ہیں۔

Marfat.com

احادیث

ارتفاع الحجب عن وجوہ قرأۃ الجنب

جنب وحائض کو بہ نیت قرآن ایک حرف بھی پڑھنے کی اجازت نہیں حدیث میں ہے

۱۷۲۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایقراء الجنب ولاالحائض شیأ من القرآن. رواہ الترمذی و ابن ماجۃ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جنب اور حائض قرآن کی کوئی چیز نہ پڑھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۲۲۳" ارتفاع الحجب۔ (ترمذی اول، ص ۳۴، باب ماجأ فی الجنب و الحائض لایقرء القرآن)

۱۷۳۔ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ارشاد فرماتے ہیں اقروا القرآن مالم یصب احدکم جنابۃ فان اصابہ فلا ولاحرفا واحدا۔

قرآن پڑھو جب تک تمہیں نہانے کی حاجت نہ ہو اور جب حاجت غسل ہو تو قرآن کا ایک حرف بھی نہ پڑھو۔ رواہ الدار قطنی وقال ھو صحیح عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۲۲۴" ارتفاع الحجب۔ (دار قطنی فی النھی للجنب و الحائض، ملتان ۱/ ۱۱۸)

قرآن سے شفا اور اس پر اجرت لینے کے بارے میں ایک حدیث جلیل :

۱۷۴۔ ان بعض الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم لما رقی السلیم بالفاتحۃ علی شأ وجأ بھا الی اصحابہ کرھوا ذلک و قالوا اخذت علی کتاب اللہ اجرا حتی قدموا المدینۃ فقالوا یا رسول اللہ اخذ علی کتاب اللہ اجرا فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان احق ماخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ . کما فی الجامع الصحیح عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے جب بنو سلیم کے ایک آدمی پر بکری کے عوض سورہ فاتحہ پڑھی اور بکری لے کر اپنے اصحاب کے پاس آئے تو ان لوگوں نے اس کو مکروہ جانا اور کہا کہ تم

Marfat.com

نے قرآن پر اجرت لی ہے یہاں تک کہ جب مدینہ آئے تو عرض کی یارسول اللہ اس نے کتاب اللہ پر اجرت لی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جن کاموں پر تم اجرت لیا کرتے ہو قرآن کا حق ان سے زیادہ ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ا، ص ۲۳۳" ارتفاع الحجب۔ (بخاری دوم، ص ۸۵۴، باب الشرط فی الرقیة بقطیع الغنم)

ثنائے الٰہی وہی اتم واکمل ہے جو خود اس نے اپنے نفس کریم پر کی حدیث میں ہے :

۱۷۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لااحصی ثناً علیك انت كما اثنیت علی نفسك۔

الٰہی میں تیری تعریف نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے، جیسی تو نے خود اپنی ثنا کی۔ "فتاوی رضویہ، ج ا، ص ۲۳۰" ارتفاع الحجب" (ترمذی دوم، ص ۱۸۷، باب ماجاً فی عقد التسبیح)

سورۂ غافر کی فضیلت وبرکت :

۱۷۶۔ سورۂ غافر کا آغاز حم تنزیل الکتٰب من اللہ العزیز العلیم☆ غافر الذنب و قابل التوب شدید العقاب ذی الطول لا الہ الا ھو الیہ المصیر☆ تک پڑھنے کو حدیث میں ارشاد ہوا ہے کہ جو صبح پڑھے شام تک ہر بلا سے محفوظ رہے اور شام پڑھے تو صبح تک۔ رواہ الترمذی و البزار و ابنا نصر و مردویة و البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔(سورۂ غافر کو سورۂ مومن بھی کہتے ہیں۔ مولف) "فتاوی رضویہ ج ا، ص ۲۳۲" ارتفاع الحجب۔

Marfat.com

تعارف

الطرس المعدل فی حد المأ المستعمل

(استعمال شدہ پانی کی تعریف میں منصف صحیحہ)

۵ ربیع الآخر ۱۳۲۰ھ میں سوال پیش ہوا کہ آب مستعمل کی کیا تعریف ہے؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں جہازی سائز کے ۲۴ صفحات پر مشتمل اٹھارہ احادیث مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے سوا جو تحقیقات انیقہ اور ماء مستعمل کی تعریف و تشریح کی ہے وہ یقیناً جلیل القدر اور لائق صد ستائش ہے۔

امام احمد رضا نے اس رسالے میں ماء مستعمل کی تعریف یوں کی ہے کہ

ماء مستعمل وہ قلیل پانی ہے جس نے یا تو تطہیر نجاست حمیہ سے کسی واجب کو ساقط کیا یعنی انسان کے کسی ایسے پارہ جسم کو مس کیا جس کی تطہیر وضو یا غسل سے بالفعل لازم تھی۔

یا ظاہر بدن پر اس کا استعمال خود کار ثواب تھا اور استعمال کرنے والے نے اپنے بدن پر اسی امر ثواب کی نیت سے استعمال کیا اور یوں اسقاط واجب بطور تطہیر یا اقامت قربت کر کے عضو سے جدا ہوا اگرچہ ہنوز کسی جگہ مستقر نہ ہوا بلکہ روانی میں ہے اور بعض نے زوال حرکت و حصول استقرار کی بھی شرط لگائی ہے۔

ماء مستعمل کی اس تعریف کو امام احمد رضا نے جتنی قیودات و شرائط سے مرصع و مزین فرمایا ہے اس کے پیش نظر اس کی ۷۲ صورتیں نکلتی ہیں۔

ان میں سے پندرہ صورتوں میں پانی مستعمل ہو جاتا ہے۔

اور بارہ صورتیں وہ ہیں جن سے پانی مستعمل نہیں ہوتا۔

اور ماء مستعمل کی اس تعریف کو سہولت حفظ کے لئے اعلیٰ حضرت نے فارسی کے تین اشعار میں بھی نظم فرمایا ہے۔ اور ائمہ ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سوا چالیس ائمہ و کتب کے نصوص نقل کرنے کے بعد بحث کے اخیر میں فرماتے ہیں کہ بالجملہ یہ وہ نفیس و جلیل جامع و مانع و شافی و نافع تعریف ماء مستعمل ہے کہ بفضل الٰہی خدمت کلمات علماء کرام سے اس فقیر پر القاء ہوئے کہ یہ ان سطروں کے سوا کہیں نہ ملے گی فللہ الحمد۔

Marfat.com

احادیث

الطرس المعدل فی حد المأ المستعمل

کھانا کھا کر برتن اور انگلیاں چاٹنا سنت ہے اس پر چند احادیث کریمہ

۱۷۷۔اخرج الامام مسلم فی صحیحه عن جابر رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امر بلعق الاصابع و الصحفة و قال انکم لاتدرون فی ایه البرکة۔

بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انگلیاں اور رکابی چاٹنے کا حکم فرماتے اور ارشاد فرماتے تمہیں کیا معلوم کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔ یعنی شاید اسی حصے میں ہو جو انگلیوں یا برتن میں لگا رہ گیا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۲۴۳" الطرس المعدل۔ (مسلم دوم، ص ۱۷۵، باب استحباب لعق الاصابع و القصعة الخ)

۱۷۸۔ وله کاحمد و ابوداؤد و الترمذی و النسائی عن انس رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امرنا ان نسلت القصعة (الصحفة) و قال فانکم لاتدرون فی ای طعامکم البرکة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں کھانا کھا کر پیالہ خوب صاف کر دینے کا حکم فرمایا کہ تم کیا جانو کہ تمہارے کونسے کھانے میں برکت ہے۔ (مولف) (ترمذی دوم، ص ۲، باب ماجاء فی اللقمة تسقط)

۱۷۹۔ و للامام احمد و الترمذی و ابن ماجة عن نبشة الخیر الهذلی رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من اکل فی قصعة ثم لحسها استغفرت له القصعة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی پیالے میں کھانا کھائے پھر اسے چاٹ لے وہ پیالہ اس کے لئے دعائے مغفرت کرے۔ (مولف) (ترمذی دوم، ص ۲، باب ماجاء فی اللقمة تسقط)

Marfat.com

۱۸۰۔ زادالحکیم الترمذی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ و صلت علیہ۔
اور وہ برتن اس پر درود بھیجے یعنی نزول رحمت کی دعا کرے۔ (مولف) (کنزالعمال، ۱۹/ ۱۸۴)

۱۸۱۔ وزاد الدیلمی عنہ فتقول اللھم اعتقہ من النار کما اعتقنی من الشیطان۔
وہ پیالہ یوں کہے الٰہی اسے آتش دوزخ سے بچا جس طرح اس نے مجھے شیطان سے بچایا۔ (مولف) (کنزالعمال، ۱۹/ ۱۸۴)

۱۸۲۔ و الحاکم و ابن حبان فی صحیحھما و البیھقی فی الشعب عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما فی حدیث یرفعہ الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایرفع القصعۃ حتی یلعقھا اویلعقھا فان فی آخر الطعام البرکۃ۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کھانا کھا کر برتن نہ اٹھائے جب تک اسے خود نہ چاٹ لے یا (کسی بچے یا خادم کو) چٹا دے کہ کھانے کے پچھلے حصے میں برکت ہے۔ (مولف) (کنزالعمال، ۱۹/ ۱۸۴)

۱۸۳۔ وللحسن بن سفین عن رائطۃ عن ابیھا رضی اللہ تعالیٰ عنھا عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لان العق القصعۃ احب الی من ان اتصدق بمثلھا طعاما۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیالہ چاٹ لینا مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ اس پیالے بھر کھانا تصدق کروں۔ (مولف) (کنزالعمال، ۱۹/ ۱۸۴)

۱۸۴۔ و الطبرانی فی الکبیر عن العرباض بن ساریۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من لعق الصحفۃ و لعق اصابعہ اشبعہ اللہ تعالیٰ فی الدنیا والاخرۃ۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو رکابی اور اپنی انگلیاں چاٹے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کا پیٹ بھرے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۲۴۳" الطرس المعدل۔ (کنزالعمال، ۱۹/ ۱۸۰)

صدقہ مال کا میل ہے حدیث میں ہے:

۱۸۵۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الصدقات انما ھی اوساخ الناس۔
رواہ احمد و مسلم عن عبدالمطلب بن ربیعۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
صدقات کے بارے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ وہ لوگوں کے مال کا

Marfat.com

میل ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۲۴۴" الطرس المعدل۔ (مسلم اول، ص ۳۴۴، باب تحریم الزکوٰۃ علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علی آلہ الخ)

آداب وضو ملحوظ رکھ کر وضو کرنے سے گناہ دھلتے ہیں :

۱۸۶۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء خرجت خطایاہ من جسدہ حتی تخرج من تحت اظفارہ. رواہ الشیخان عن امیرالمومنین عثمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو اچھی طرح وضو کرے اس کے جسم سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۲۴۴" الطرس المعدل۔ (مسلم اول، ص ۱۲۵، باب خروج الخطایا مع مأ الوضوء)

۱۸۷۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا توضأ العبد المسلم او المومن ففسل وجھہ فخرج من وجھہ کل خطیئۃ نظر الیھا بعینیہ مع الماء او مع آخر قطر المأ فاذا غسل یدیہ خرج من یدیہ کل خطیئۃ کان بطشتھا یداہ مع المأ او مع آخر قطر المأ فاذا غسل رجلیہ خرج کل خطیئۃ مشتھا رجلاہ مع المأ او مع آخر قطر المأ حتی یخرج نقیا من الذنوب. رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب مسلمان بندہ وضو کرتا ہے پھر جب چہرہ دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ چہرہ کے وہ سب گناہ نکل جاتے ہیں جن کو اس نے آنکھوں سے دیکھا ہے پھر جب ہاتھوں کو دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ ہاتھوں کے پورے گناہ نکل جاتے ہیں جن کو اس نے پکڑا ہے۔ پھر جب پیروں کو دھوتا ہے تو پیروں کے سارے گناہ نکل جاتے ہیں جہاں پیر چلے ہیں یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک وصاف ہو جاتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۲۴۴" الطرس المعدل۔ (مسلم اول، ص ۱۲۵، باب خروج الخطایا مع مأ الوضوء)

مسلمانوں کو پانی پلانے سے گناہ معاف ہوتے ہیں :

۱۸۸۔ اخرج الخطیب عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا کثرت ذنوبک فاسق المأ علی المأ تتناثر کما یتناثر الورق من الشجر فی الریح العاصف۔

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب تیرے گناہ زیادہ ہو جائیں تو پانی پر پانی پلا گناہ جھڑ جائیں گے جیسے سخت آندھی میں پیڑ کے پتے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۲۴۶" الطرس المعدل۔ (کنزالعمال، ص۱۲۰، ج۴)

بسم اللہ کہہ کر وضو کرنے سے پورا جسم پاک ہوتا ہے ورنہ صرف اعضائے وضو اس پر

پانچ حدیثیں :

۱۸۹۔ حدیث اذا تطهر احدکم فذکر اسم الله علیه فانه یطهر جسده کله فان لم یذکر اسم الله تعالیٰ علی طهوره لم یطهر الا مامر علیه المأ. رواه الدار قطنی والبیهقی فی سننه و الشیرازی فی الالقاب عن عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه۔

جب تم میں کوئی پاکی حاصل کرے تو بسم اللہ پڑھے کہ اس سے پورا جسم پاک ہو جاتا ہے اور اگر بسم اللہ نہ پڑھے تو صرف وہی حصہ پاک ہوتا ہے جس پر پانی گزرتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۲۵۴" الطرس المعدل۔ (کنزالعمال، ص۱۷۱، ج۹)

۱۹۰۔ رواه الدار قطنی و البیهقی ایضا عن ابن عمر و هما و ابوالشیخ عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنهم و لفظه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من توضأ و ذکر اسم الله علی وضوئه تطهر جسده کله و من توضأ و لم یذکر اسم الله علی وضوئه لم یطهر الا موضع الوضوء۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو بسم اللہ کہہ کر وضو کرے اس کا پورا جسم پاک ہو جاتا ہے اور جو بغیر بسم اللہ کے وضو کرے تو صرف مقام وضو پاک ہوتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص۲۵۵" الطرس المعدل۔ (کنزالعمال، ص۱۷۱، ج۹)

۱۹۱۔ و رواه عبدالرزاق فی مصنفه عن الحسن الضبی الکوفی مرسلا ینمیه الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من ذکر الله عند الوضوء طهر جسده کله فان لم یذکر اسم الله لم یطهر منه الا ما اصاب المأ۔

جو وضو کے وقت بسم اللہ پڑھے اس کا پورا جسم پاک ہو جائے اور اگر نہ پڑھے تو صرف وہ جگہ پاک ہوگی جہاں پر پانی پہنچا ہے۔ (مولف) (کنزالعمال، ص۱۷۸، ج۹)

۱۹۲۔ و اخرج ابوبکر بن ابی شیبة فی مصنفه عن ابی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه انه قال اذا توضأ العبد فذکر اسم الله طهر جسده کله و ان لم یذکر لم

Marfat.com

یطھر الا ماا صابه المأ۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بندہ جب بسم اللہ کہہ کر وضو کرے تو پورا جسم پاک ہو جائے اور اگر نہ پڑھے تو صرف وہ حصہ پاک ہو جہاں پانی پہنچا۔ (مولف)
(کنزالعمال، ص ۲۵۷، ج ۹)

۱۹۳۔ و روی سعید بن منصور فی سننه عن مکحول قال اذا تطھر الرجل و ذکر اسم الله طھر جسده کله و اذا لم یذکر اسم الله حین یتوضأ لم یطھر منه الامکان الوضوء۔

مکحول نے کہا کہ جب آدمی بسم اللہ پڑھ کر طہارت حاصل کرے تو پورا جسم پاک ہو جائے اور اگر وضو کرتے وقت بسم اللہ نہ پڑھے تو صرف جائے وضو پاک ہو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۲۵۵" **الطرس المعدل۔** (کنزالعمال، ۹/ ۲۵۷)

بغیر طہارت کے قرآن چھونا منع ہے حدیث میں ہے :

۱۹۴۔ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لایمس القرآن الا طاھر۔

پاک آدمی ہی قران کو ہاتھ لگائے۔ یعنی ناپاک آدمی قرآن کو نہ چھوئے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۲۵۶" **الطرس المعدل۔** (کنزالعمال، ص ۵۴۳، ج ۱)

Marfat.com

تعارف

النمیقة الانقیٰ فی فرق الملاقی و الملقی

(ملنے والے اور ڈالے گئے پانی کے فرق میں ایک پاکیزہ تحریر)

رجب ۱۳۲۷ھ کو استفتاء پیش ہوا کہ اگر بے وضو یا جنب کا ہاتھ یا انگلی یا ناخن وغیرہ لوٹے یا گھڑے میں پڑ جائے تو پانی وضو کے قابل رہتا ہے یا نہیں؟

اس کے جواب میں ارشاد ہوا کہ :

مکلّف پر جس عضو کا دھونا کسی نجاست حکمیہ (جیسے حدث، جنابت، انقطاع حیض و نفاس) کے سبب بالفعل واجب ہے وہ عضو یا اس کا کوئی حصہ (اگرچہ ناخن یا ناخن کا کنارہ) آب قلیل میں بے ضرورت پڑ جائے تو پانی قابل وضوو غسل نہیں رہتا۔

یعنی پانی مستعمل ہو جاتا ہے کہ خود تو پاک ہے مگر دوسری چیز کو نجاست حکمیہ سے پاک نہیں کر سکتا۔

لیکن نجاست حقیقیہ کا ازالہ اس سے ہو سکتا ہے۔

اور اس رسالے میں امام احمد رضا نے چار فصلیں بھی قائم فرمائی ہیں۔

پہلی فصل، میں ماء کثیر اور ماء مستعمل کی تعریف و تشریح پر علامہ قاسم رحمۃ اللہ تعالیٰ کے کلام میں بعض تسامحات پر ۴۵ وجوہ سے گرفت فرمائی ہے۔

دوسری فصل، میں ماء کثیر کی تحدید اور ماء مستعمل کی تمثیل و توضیح پر علامہ زین کے کلام میں جو کہ بحر اور رسالہ میں ہے ۳۹ وجوہ سے تنقید کی ہے۔

تیسری فصل، میں علامہ ابن الشحنہ کے کلام میں ۲۶ وجوہ سے بحث کی ہے کہ یہ جواز وضو میں ملقی اور ملاقی کی برابری کے قائل ہیں اور انہوں نے عدم جواز میں بھی دونوں کی برابری کا قول کیا ہے۔

جب کہ امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

ماء مستعمل کو قابل وضوو غسل بنانے کے دو طریقے ہیں :

Marfat.com

ایک یہ کہ اپنی مقدار سے زائد آب طاہر (یعنی مستعمل) آب مطہر میں ملادیا جائے تو سارا پانی قابل وضو ہو جائے گا۔

یعنی ملنے والے پانی کا غلبہ اگر ماء مستعمل ہی کی مثل ہو تو اس کی مقدار کا اعتبار ہو گا کہ ماء مطلق نصف سے زیادہ ہے تو سب سے پاکی حاصل کرنا جائز ہے ورنہ نہیں۔

دوسرے یہ کہ اس میں طاہر مطہر پانی ڈالتے رہیں یہاں تک کہ اس کا برتن بھر کر ابل جائے اور بہنا شروع ہو تو سب طاہر مطہر ہو جائے گا۔

کہ اس طرح پاک پانی کے ساتھ بہانے سے ناپاک پانی پاک ہو جاتا ہے۔

اور چوتھی فصل میں مختلف دس فوائد اور چھوٹے حوض سے وضو کا حکم اور اس کے چند طریقے بیان کئے گئے ہیں کہ

۱- چھوٹے حوض کے باہر وضو اس طرح کیا جائے کہ دھوون حوض میں گرے خواہ زمین پر بہہ کر جائے۔ یہ ملاقی ہے۔

اس صورت میں جب تک دھوون پانی کے برابر نہ ہو یا اس پر غالب نہ ہو پانی کو فاسد نہ کرے گا۔

۲- وضو اس طرح کیا جائے کہ حوض میں اعضاء بوئے جائیں۔ یہ ملاقی ہے۔

اس صورت میں پانی اگر کثیر نہیں ہے تو مستعمل ہو جائے گا۔

۳- حوض کے باہر بیٹھ کر حوض سے چلو بھر پانی لیں اس طرح کہ دھوون حوض تک نہ پہنچے۔

اس صورت میں اگر پانی برتن سے لیا یا برتن نہ ہونے کے سبب پانی لینے کے لئے بقدر ضرورت ہاتھ ڈالا تو پانی مستعمل نہ ہو گا ورنہ مستعمل ہو جائے گا۔

ماء مستعمل کی تحقیق و تدقیق میں دلائل قویہ اور اقوال ائمہ سے مملو پینتالیس ۴۵ صفحے کے اس رسالے میں تین احادیث کریمہ رونق تحریر ہیں۔

Marfat.com

احادیث

النمیقة الانقی فی فرق الملاقی و الملقی

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے اور دہ دردہ سے کم پانی میں غسل جنابت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

۱۹۵۔ حدیث میں ہے۔ لایبولن احدکم فی الماء الدائم و لایغتسلن (یغتسل) فیه من الجنابة۔

تم میں سے کوئی راکد پانی میں پیشاب نہ کرے اور نہ اسی جگہ غسل جنابت کرے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۲۷۰" النمیقة الانقی۔ (ابوداؤد اول، ص ۱۰، باب البول فی الماء الراکد)

چھوٹے تالاب کا پانی لے کر کنارے میں غسل کرنا چاہئے :

۱۹۶۔ اخرج ابن ابی شیبة عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال کنا نستحب ان نأخذ من ماء الغدیر و نغتسل به ناحیة۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم تالاب کا پانی لے کر کنارے میں غسل کرنا مستحب جانتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۲۷۰" النمیقة الانقی۔ (مصنف ابن ابی شیبة الرجل ینتهی الی البئر ۱/۱۴۱)

عورت و مرد ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے غسل کر سکتے ہیں حدیث میں ہے :

۱۹۷۔ اخبرنا مالك حدثنا نافع عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما انه قال لاباس بان یغتسل الرجل بفضل وضوء المرأة مالم تکن جنبا او حائضاً. (مؤطا امام محمد)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں جب تک وہ جنب یا حائض نہ ہو۔ (یعنی اگر عورت اجنبیہ نہیں ہے تو اس کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے میں حرج نہیں۔ مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۲۷۱" النمیقة الانقی۔ (مؤطا امام محمد، ص ۸۳، باب الرجل یغتسل او یتوضوء بسور المرأة)

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد اول

حالت جنابت میں وضو کے بعد کھانا وغیرہ کھایا جاسکتا ہے :

۱۹۸۔ امام طحاوی شرح معانی الآثار میں مالک بن عبادہ غافقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ انہوں نے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حاجت غسل میں کھانا تناول فرمایا انہوں نے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے اس کا ذکر کیا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اعتبار نہ آیا انہیں کھینچتے ہوئے بارگاہ انور میں حاضر لائے اور عرض کی یارسول اللہ یہ کہتے ہیں کہ حضور نے بحالت جنابت کھانا تناول کیا فرمایا۔ نعم اذا توضأت اکلت و شربت و لکنی لا اصلی ولا اقراء حتی اغتسل۔

ہاں جب میں وضو فرمالوں تو کھاتا پیتا ہوں مگر نماز و قرآن بے نہائے نہیں پڑھتا۔ ''فتاوی رضویہ، ج۱، ص۲۰۰''۔ (شرح معانی الاثار ۱/ ۵۳، باب قرأة الجنب و الحائض الخ)

نبی، ولی یا کسی معظم شخصیت کا جھوٹا تبرک کی نیت سے کھانا جائز ہے :

۱۹۹۔ صحیح حدیث میں ہے جب حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہجرت فرما کر سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں مقیم ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اولش جب ان کے گھر جاتا وہ اور ان کے گھر والے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشتان مبارک کے نشان کی جگہ سے کھاتے۔ ''فتاوی رضویہ، ج۱، ص۳۱۹''

نصرانی کے یہاں کا کھانا کھانا منع ہے :

۲۰۰۔ سنن ابی داؤد و جامع ترمذی و مصنف ابو بکر بن ابی شیبہ و مسند امام احمد میں بلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ و اللفظ لابی بکر قال رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن طعام النصاریٰ فقال لایتخلجن فی صدرك طعام ضارعت فیہ نصرانیة۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ طعام نصرانی سے نہی فرمائی اور ارشاد کیا زنہار تیرے سینے میں وہ کھانا جنبش نہ کرے جس میں نصرانیت کا میل ہو۔ ''فتاوی رضویہ، ج۱، ص

Marfat.com

۳۳۲۔ (ابوداؤد دوم، ص۵۳۱، باب کراھیۃ التقذر للطعام)

کافروں کے برتن دھونے کے بعد استعمال کئے جاسکتے ہیں حدیث میں ہے :

۲۰۱۔ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں قلت یا رسول اللہ انا نغزو ارض العدو فنحتاج الی آنیتھم فقال استغنوا عنھا ما استطعتم فان لم تجدوا غیرھا فاغسلوھا و کنوا منھا واشربوا۔

میں نے عرض کی یارسول اللہ ہم دشمن کے ملک میں جہاد کو جاتے ہیں ان کے برتنوں کی حاجت پڑتی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں تک بن پڑے ان برتنوں سے دور رہو اور اگر اور برتن نہ ملے تو انہیں دھو کر پاک کرلو اس کے بعد ان میں کھاؤ پیو۔ "فتاوی رضویہ، ج۱، ص۳۳۲" (مصنف ابن ابی شیبۃ الاکل فی آنیۃ الکفار کراچی ۸/ ۹۷)

بلاوجہ شرعی وہ بات نہ کی جائے جو سننے سے بری معلوم ہو، عذر کی حاجت پڑے اور مسلمانوں کو نفرت دلائے اس پر تین حدیثیں۔

۲۰۲۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایاك و مایسؤ الاذن۔

اس بات سے بچ جو کان کو بری لگے۔ رواہ الامام احمد عن ابی العادیۃ و الطبرانی فی الکبیر و ابن سعد فی الطبقات و العسکری فی الامثال و ابن مندہ فی المعرفۃ و الخطیب فی المؤتلف کلھم عن ام العادیۃ عمۃ العاص بن عمرو الطفاوی و عبداللہ بن احمد الامام فی زوائد المسند و ابونعیم و ابن مندہ کلاھما فی المعرفۃ عن العاص المذکور مرسلا و ابونعیم فیھا عن حبیب بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ (مسند احمد، ص۲۹، ج۵)

۲۰۳۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایاك و کل امر یعتذر منہ۔

ہر اس بات سے بچ جس میں عذر کرنا پڑے۔ رواہ الضیاء فی المختارۃ والدیلمی کلاھما بسند حسن عن انس و الطبرانی فی الاوسط عن جابر و ابن منیع و من طریقہ العسکری فی امثالہ و القضاعی فی مسندہ معاً و البغوی و عن طریقۃ الطبرانی فی اوسطہ و المخلص فی السادس من فوائدہ و ابومحمد الابراھیمی فی کتاب الصلاۃ و ابن النجار فی تاریخہ کلھم عن ابن عمر و الحاکم و البیھقی فی الزھد و العسکری فی الامثال و ابونعیم فی المعرفۃ عن سعد بن ابی وقاص و احمد و ابن

Marfat.com

ماجة و ابن عساکر عن ابی ایوب الانصاری کلهم رافعیه الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و البخاری فی تاریخه و الطبرانی فی الکبیر و ابن منده عن سعد بن عمارة من قوله رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین۔ (کنزالعمال، ص ۲۸۳، ج ۲)

۲۰۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بشروا ولا تنفروا۔

بشارت دو اور وہ کام نہ لو جس سے لوگوں کو نفرت پیدا ہو۔ رواہ الائمة احمد و البخاری و مسلم و النسائی عن انس رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۳۳۳"

(بخاری اول، ص ۱۶، باب ما کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یتحولهم بالموعظة الخ)

Marfat.com

تعارف

اجلی الاعلام ان الفتویٰ مطلقا علی قول الامام

(اس امر کی تحقیق عظیم کہ فتوی ہمیشہ قول امام پر ہے)

۱۳۳۴ھ میں امام احمد رضا نے یہ رسالہ خالص عربی زبان میں تصنیف فرمایا۔ ویسے ان کی دیگر تصنیفات کا بھی یہ حال ہے کہ اگر چہ بعض اردو زبان میں ہوتی ہے مگر اس کے بیشتر مندرجات عربی زبان میں ہوتے ہیں، جو آپ کے عربی میں ماہر و عابر و بارع ہونے کی شہادت دے رہے ہیں۔

یہ رسالہ کسی سوال کا جواب نہیں ہے جیسا کہ دیگر رسالوں کا حال ہے کہ ہر رسالہ عموماً کسی نہ کسی سوال کا مفصل جواب ہوتا ہے بلکہ اس رسالے کے وجود میں آنے کا پس منظر یہ ہے جو امام احمد رضا نے ایک مقام پر خود ہی بیان فرمایا ہے کہ

"اس سے پہلے (یعنی رسالہ هبة الجبير فی عمق ماء كثير میں) بحر الرائق کا جو قول بیان ہوا کہ عمل اور فتوی ہمیشہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول پر ہے اگر چہ مشائخ اس کے خلاف پر فتویٰ دیں۔

علامہ شامی نے متعدد مقامات میں اس قول کی تائید کی اور کئی جگہوں میں اس سے اختلاف کیا۔ میرا ارادہ تھا کہ اس بحث کو اس جگہ ذکر کرتا پھر خیال ہوا کہ کلام طویل ہو جائے گا اور غیر متعلق گفتگو سے فاصلہ بڑھ جائے گا، لہذا اس جگہ میں نے گفتگو سمیٹ لی اور بحمد اللہ تعالیٰ اسے اہم رسالے کی صورت میں الگ کر دیا"۔

امام احمد رضا نے ۲۷ صفحات پر مبسوط اس رسالے میں دلائل و براہین اور اقوال ائمہ کی روشنی میں یہ ثابت کیا ہے کہ

ہمیشہ فتوی سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول پر ہوتا ہے، اگر چہ مشائخ کرام اس کے خلاف فتوی دیں۔

یعنی جب تصحیح اقوال میں اختلاف ہو تو سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کو اختیار

Marfat.com

کیا جائے گا کہ وہ صاحب مذہب ہیں۔

اور چھ باتیں ایسی بیان فرمائی ہیں جن کے سبب قول امام بدل جاتا ہے لہذا قول ظاہر کے خلاف عمل ہوتا ہے۔وہ چھ باتیں یہ ہیں۔

ضرورت، دفع حرج، عرف، تعامل، دینی ضروری مصلحت کی تحصیل، کسی فساد موجود یا مظنون بظن غالب کا ازالہ۔

لیکن امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ ان سب صورتوں میں بھی حقیقۃ قول امام ہی پر عمل ہے، کیونکہ اگر یہ امور حضور سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں ہوتے تو آپ کا قول ان کے مقتضا پر ہوتا ان کے خلاف میں نہیں ہوتا، تو ایسی صورت میں ان کے ضروری قول پر عمل جو آپ سے منقول نہ ہو آپ ہی کے قول پر عمل ہے۔

ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ فتویٰ کی دو قسمیں ہیں۔ حقیقی اور عرفی۔

فتویٰ حقیقی..... یہ ہے کہ دلیل تفصیلی کی معرفت کے بعد فتویٰ دیا جائے انہیں کو اصحاب فتویٰ کہا جاتا ہے جیسے فقیہہ ابو جعفر اور فقیہہ ابواللیث وغیرہ۔

فتویٰ عرفی..... یہ ہے کہ عالم، لوگوں کو امام کی تقلید کرتے ہوئے ان کے اقوال بتادے اور انہیں دلیل تفصیلی کا علم نہ ہو، جیسے کہا جاتا ہے فتاوی ابن نجیم، غزی، طوری، اور فتاوی خیریہ وغیرہ اور بعد کے زمانے میں فتاوی رضویہ۔

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے قول پر کسی کو فتویٰ دینا جائز نہیں جب تک اسے یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس کی دلیل کیا ہے۔یہ قول فتوی حقیقی پر محمول ہے۔

اور غیر مجتہد صرف بطریق حکایت فتاوی دے سکتا ہے ورنہ عرفی فتویٰ حرام کے مترادف ہو جائے گا۔اس لئے اب ہمارے زمانے میں مفتی کو صرف ان کے اقوال یاد کر لینا کافی ہے اور امام کے قول پر فتوی دینا حلال بلکہ واجب ہے اگرچہ اس کی دلیل معلوم نہ ہو۔

امام احمد رضا نے اس رسالہ جلیلہ میں آداب افتاو مفتی کی وضاحت کرنے کے ساتھ ساتھ روح تقلید اور مقلد کی حیثیت کو بھی واضح فرمایا ہے کہ کسی بھی مقلد کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے امام کے قول کو ترک کر دے۔

امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالے میں سات مقدمات وضع فرمائے اور اپنے دعویٰ پر ۴۵ نصوص پیش کئے ہیں۔

Marfat.com

اور علامہ خیر رملی کے ساتھ آٹھ وجوہ سے کلام فرمایا۔
اور علامہ شامی کے ساتھ سر سٹھ وجوہات سے کلام کیا اور ان وجوہات کی توجیہات بھی کیں ہیں اور بحر العلوم کیساتھ سنی تقلید میں آٹھ وجوہ سے کلام کیا ہے۔

امام احمد رضا نے تقلید ائمہ کی تائید و توثیق میں جہاں بے شمار دلیلیں فراہم کی ہیں وہیں ایک مقلد ہونے کی حیثیت سے اپنے امام کی مدح سرائی بھی کی ہے، چنانچہ اس سلسلے میں چند اقوال بغرض افادہ ناظرین پیش کرتے ہیں کہ۔

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں ابن شبرمہ نے فرمایا،
اے ابو حنیفہ! عورتیں تم جیسے شخص کو جننے سے عاجز ہو گئیں، آپ کے علم میں کسی قسم کا تکلف نہیں۔

ابو سلیمان نے فرمایا:
ابو حنیفہ عجائب روزگار میں سے ایک تھے ان کے کلام سے وہی شخص اعراض کرے گا جو اس کو سمجھ نہ سکے۔

سفیان ثوری نے فرمایا:
ابو حنیفہ کی مخالفت وہی کر سکتا ہے جو قدر و منزلت میں ان سے بلند تر ہے اور ایسا شخص ملنا مشکل ہے۔

علی بن عاصم سے منقول ہے کہ
اگر روئے زمین کے آدھے انسانوں کے ساتھ ابو حنیفہ کی عقل کو تولا جائے تو ابو حنیفہ کی عقل وزنی نکلے گی۔

امام شافعی نے فرمایا:
عورتوں نے ابو حنیفہ جیسا کوئی اور نہ جنا۔
بکر بن حبیش نے فرمایا:
اگر ابو حنیفہ اور ان کے تمام معاصرین کی عقلوں کا موازنہ کیا جائے تو ابو حنیفہ کی عقل وزنی نکلے گی۔

اس کے بعد امام احمد رضا اخیر میں فرماتے ہیں کہ
لوگ اپنی کتب کو شاہان دنیا کے نام سے معنون کرتے ہیں، مگر میں اس رسالہ کو امام ائمہ

Marfat.com

المجتہدین حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب کرتا ہوں، اگر یہ قبول ہو جائے تو میری امیدوں اور آرزوؤں کی انتہا ہو جائے گی۔

اس لئے انہوں نے اس رسالے کا نام "اجلی الاعلام ان الفتویٰ مطلقاً علی قول الامام" رکھا۔ اور اس محققانہ رسالے میں صرف دو حدیثیں ہیں۔

Marfat.com

احادیث

اجلی الاعلام ان الفتویٰ مطلقا علی قول الامام

عورتوں کا جماعت و جمعہ اور عیدین میں حاضر ہونا کہ زمانہ رسالت میں حکم تھا اور اب مطلقا منع ہے۔

۲۰۵۔ قد امر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باخراج الحیض و ذوات الخدور یوم العیدین فیشھدن جماعۃ المسلمین ودعوتھم و تعتزل الحیض المصلے قالت امرأۃ یا رسول اللہ احدٰنا لیس لھا جلباب قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لتلبسھا صاحبتھا من جلبابھا۔

ہم کو حکم ہوا کہ عیدین کے دن حیض والیاں اور پردہ نشین کواریاں بھی برکت جماعت و دعاء مسلمین لینے کو نکلیں اور مصلی سے الگ بیٹھیں ایک عورت نے عرض کی یارسول اللہ ہم میں سے بعض کو چادر نہیں فرمایا ساتھ والی اسے اپنی چادر میں لے لے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۳۸۶" اجلی الاعلام۔ (بخاری اول، ص ۱۳۴، باب اذا لم یکن لھا جلباب فی العید) (مسلم اول، ص ۲۹۱، کتاب صلاۃ العیدین)

۲۰۶۔ حدیث۔ لاتمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ. رواہ احمد و مسلم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

اللہ تعالیٰ کی بندیوں کو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں سے منع نہ کرو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۳۸۶" اجلی الاعلام۔ (مسلم اول، ص ۱۸۳، کتاب الجمعۃ)

Marfat.com

تعارف

النور و النورق لاسفار الماء المطلق

(آب مطلق کا حکم روشن کرنے کیلئے نور اور رونق)

۲۴ر جمادی الاولیٰ ۱۳۳۴ھ کو سوال ہوا کہ آب مطلق کہ وضوو غسل کے لئے ضروری ہے اس کی کیا تعریف ہے ؟اور آب مقید کسے کہتے ہیں ؟

امام احمد رضا بریلوی اس سوال کا جواب شروع کرنے سے قبل آغاز بحث میں فرماتے ہیں کہ

یہ سوال بظاہر چھوٹا اور اس کا جواب طول چاہتا ہے یہ مسئلہ نہایت معرکۃ الآرا ہے پھر اصل جواب کی طرف توجہ فرمائی۔ لہذا اس رسالہ میں کل پانچ فصلیں ہیں، اور فصل اول میں تین قسمیں ہیں۔

قسم اول میں ان پانیوں کا بیان ہے جن سے طہارت ہو جائے گی وہ کل ایکسو ساٹھ قسموں کے پانی ہیں۔

قسم دوم میں ان پانیوں کا ذکر ہے جن سے وضوو غسل درست نہیں ان کی تعداد ایکسو چوبیس ہے۔

قسم سوم میں ۲۳ ایسے پانیوں کا ذکر ہے جن سے وضوو غسل جائز ہونے میں ائمہ کا اختلاف ہے۔

فصل پنجم میں جزئیات جدیدہ کے تحت پانی کی ۴۳ قسمیں مذکور ہیں۔

ان میں سے ۱۷ قسموں کے پانی سے وضوو غسل جائز ہے اور ۲۶ قسموں سے جائز نہیں۔

اس طرح ماء مطلق وماء مستعمل وغیرہ کی کل تین سو پچاس قسمیں نکلتی ہیں۔

فصل دوم میں ماء مطلق وماء مقید کی تعریف وتوضیح ہے۔

امام احمد رضا عبارات ائمہ وعلماء سے ماء مطلق کی بارہ تعریفات درج کرنے کے بعد بطور خلاصہ کلام فرماتے ہیں کہ

"بالجملہ تحقیق فقیر غفرلہ میں ماء مطلق کی تعریف یہ ہے کہ وہ پانی کہ اپنی رقت طبعی پر باقی

Marfat.com

ہے اور اس کے ساتھ کوئی ایسی شئ مخلوط و ممتزج نہیں جو اس سے مقدار میں زائد یا مساوی ہے نہ ایسی جو اس کے ساتھ مل کر مجموع، ایک دوسری شئ کسی جدا مقصد کے لئے کہلائے۔ جیسے ماء النھر ماء البئر وغیرہ "اور اس تعریف کو تعریف رضوی سے موسوم کیا ہے۔

ماء مطلق میں اضافت تعریف ہوتی ہے اور ماء مقید میں اضافت تقید۔

اضافت تقیید کے تحت سات اضافات بیان کرنے کے بعد ماء مقید کی تعریف اس طرح فرماتے ہیں کہ

ماہ مقید وہ پانی ہے جس کی طرف مطلق آب کہنے سے افہام سبقت نہ کریں۔ جیسے ماء العسل ماء الشعیر وغیرہ۔

فصل سوم میں چند مسائل اجماعیہ ذکر کئے گئے ہیں۔

اور فصل چہارم میں ماء مطلق و ماء مقید کی تشریح و توضیح میں چند ائمہ کے ضابطے بیان کئے گئے ہیں۔ مثلاً

اول ضابطۂ یوسفیہ، دوم ضابطۂ شیبانیہ، سوم ضابطۂ برجندیہ، چہارم ضابطۂ زیلعیہ، پنجم ضابطۂ صفیہ، اور ششم ضابطۂ رضویہ۔

اور اس ضخیم رسالۂ جلیلہ کے اندر دو ضمنی رسالے بھی ہیں۔

۱- عطاء النبی لافاضۃ احکام ماء الصبی۔ (بچے کے حاصل کردہ پانی کے احکام لے متعلق نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عطیہ)

اس رسالے میں نابالغ بچے کے بھرے ہوئے پانی کا حکم بیان کیا گیا ہے یعنی بچہ کا بھرا ہوا پانی ا ک بھی ہے اور مباح بھی یعنی پانی کی تین قسمیں ہیں۔

۱- مباح غیر مملوک۔ جیسے دریاؤں اور نہروں کا پانی۔

۲- مملوک غیر مباح۔ جیسے برتنوں کا پانی۔

۳- مباح مملوک۔ جیسے سبیل یا سقایہ کا پانی۔

نابالغ کا بھرا ہوا پانی اگرچہ مباح ہے مگر مملوک بھی ہونے کی بناء پر اس کا استعمال جائز نہیں۔

اور اسی مسئلے کی تحقیق و تفصیل میں کثیر صورتوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اور اس رسالے میں دو حدیثیں ہیں۔

۲- الدقة و التبیان لعلم الرقة و السیلان۔ (پانی کی رقت و سیلان کا واضح بیان)

Marfat.com

اس رسالے میں پانی کی رقت وسیلان کے معانی پر جامع اور محققانہ بحث کی گئی ہے۔

زیر نظر رسالہ (النور والنورق) کے اختتام بحث میں پانیوں کی افضلیت کا ذکر آیا ہے کہ آب لوثرا افضل ہے یا آب زمزم؟

تو امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ

سب پانیوں میں افضل وہ پانی ہے جو اس بحر بے پایان کرم و نعم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگشتان مبارک سے بارہا نکلا اور ہزاروں کو سیراب و طاہر کیا۔

اس کے بعد کوثر و زمزم میں کون افضل ہے کے جواب میں فرماتے ہیں کہ کوثرا افضل ہے اور اس کی افضلیت کو دلائل زاہرہ سے ثابت کیا ہے۔ یہ معرکۃ الآراء رسالہ جہازی سائز کے ۱۴۵ صفحات پر پھیلا ہوا ہے جس میں امام احمد رضا بریلوی کی شان تحقیق اور فقہی بصارت کی کھلی ہوئی شہادتیں موجود ہیں۔

اور اس محققانہ رسالے میں ۱۲۸ احادیث کریمہ شامل تحقیق ہیں۔

Marfat.com

احادیث

النور و النورق لاسفار الماء المطلق

سمندر کے پانی سے وضوو غسل کرنا بلا شبہ جائز ہے اور وہ برکت والا ہے

۲۰۷۔ رواہ احمد و الاربعة و ابن حبان و الحاکم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه بسند صحیح و احمد و ابن ماجة و الاخیران و الدار قطنی و الطبرانی فی الکبیر عن جابر و ابن ماجة عن ابی الفراسی و الدار قطنی و الحاکم عن علی و عن ابن عمرو و عبدالرزاق عن انس و الدار قطنی عنه و ایضا عن ابن عمر و ایضا عن جابر عن ابی بکر الصدیق و ابنا مردویة و النجار عن ابی الطفیل عن الصدیق رضی الله تعالیٰ عنهم کلهم عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و فی اخری کابن مردویة کالدار قطنی عن ابی الطفیل عن الصدیق من قوله و لعبد الرزاق و ابن ابی بکر بن ابی شیبة عن عکرمة ان عمر رضی الله تعالیٰ عنه سئل عن الوضوء من ماء البحر فقال سبحن الله فای ماء اطهر من ماء البحر و فی لفظ اطیب۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریا کے پانی سے وضو کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا سبحان اللہ کونسا پانی دریا کے پانی سے زیادہ طیب و طاہر ہوگا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۴۰۹" النور و النورق۔ (مصنف عبدالرزاق الوضوء من ماء البحر، ۱/ ۹۵۔ بیروت)

۲۰۸۔ و ابن عبدالحکم فی فتوح مصر و البیهقی عنه رضی الله تعالیٰ عنه قال اغتسلوا من ماء البحر فانه مبارك۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سمندر کے پانی سے غسل کرو کہ وہ برکت والا ہے۔ (مولف) (کنزالعمال، ۹/ ۳۴۲)

نبیذ تمر سے وضو کرنے کے بارے میں ایک حدیث :

۲۰۹۔ فی البدائع روی عن ابی العالیة الریاحی انه قال کنت فی جماعة من اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی سفینة فی البحر فحضرت الصلاة ففنی ماؤهم و معهم نبیذ التمر وکره التوضوء بماء البحر وَ توضأ بعضهم

Marfat.com

بماء البحر و کرہ التوضوء بنبیذ التمر۔

ابوالعالیہ نے کہا میں صحابۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک جماعت کے ساتھ سمندر میں کشتی پر تھا نماز کا وقت ہوا تو ان کا پانی ختم ہو گیا اور ان لوگوں کے ساتھ نبیذ تمر تھی بعض نے نبیذ سے وضو کیا۔ سمندر کے پانی سے وضو کرنا مکروہ جانا اور بعض نے سمندر کے پانی سے وضو کیا اور نبیذ سے مکروہ جانا۔ (مولف) (یعنی صرف نبیذ تمر پائے تو تیمم کا حکم ہے اور اس سے وضو کر لینا بھی مستحب ہے۔ مولف)

بلا ضرورت شرعیہ سمندر میں سوار ہونا نہ چاہئے کہ اس کے نیچے آگ ہے :

۲۱۰۔ حدیث ابن عمر انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لایرکب البحر الاحاج او معتمر او غازی فی سبیل الله فان تحت البحر نارا و تحت النار بحرا. تفرد به ابوداؤد۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دریا میں سوار نہیں ہوتا ہے مگر حاجی یا عمرہ کرنے والا یا راہ خدا میں جہاد کرنے والا کہ دریا کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے دریا۔ (مولف) (ابوداؤد اول، ص ۳۳۷، باب فی رکوب البحر و الغزو)

۲۱۱۔ فی مسند الفردوس عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما رفعه تحت البحر نار و تحت النار بحر و تحت البحر نار۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ دریا کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے دریا اور دریا کے نیچے آگ۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۴۰۹" النور و النورق۔

سمندر کا پانی پاک ہے اور مردہ مچھلی حلال ہے حدیث میں ہے۔

۲۱۲۔ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی صفة البحر هو الطهور ماء ۵ الحل میتته۔

صفت دریا کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ دریا کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار یعنی مچھلی حلال ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۴۱۰" النور و النورق۔ (ترمذی اول، ص ۲۱، باب ماجاء فی ماء البحر انه طهور)

گرم پانی سے وضو جائز ہے اور اگر اتنا گرم ہو کہ ادائیگی سنت میں کوتاہی ہو تو منع ہے اور اگر اس سے فرض بھی نہ ادا ہو سکے تو وضو ہی نہ ہوگا۔

Marfat.com

۲۱۳۔فی صحیح البخاری توضأ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بالحمیم۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گرم پانی سے وضو فرمایا۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۳۲،باب وضوء الرجل مع امرأته و فضل وضوء المرأة الخ)

دھوپ کے گرم کردہ پانی سے وضو کرنا یا نہانا مکروہ ہے :

۲۱۴۔ قط (ای الدار قطنی) عن عامر و العقیلی عن انس مرفوعاً قط والشافعی عن عمر الفاروق موقوفا لاتغسلوا بالماء المشمس فانه یورث البرص۔

دھوپ کے گرم شدہ پانی سے غسل نہ کرو کہ وہ برص لاتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۴۱۲" النور و النورق۔ (کنزالعمال، ۹/ ۳۴۲) (مشکوٰۃ بحوالہ دار قطنی، ص ۵۲،باب احکام المیاہ فصل ثالث)

۲۱۵۔قط و ابونعیم عن ام المومنین انها سخنت للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ماء فی الشمس فقال لاتفعلی یا حمیراء فانه یورث البرص۔

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے دھوپ میں پانی گرم کیا تو حضور نے فرمایا کہ اے حمیرا ایسا نہ کرو کہ وہ برص لاتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۴۱۲" النور و النورق۔ (کنزالعمال، ص ۱۹۷، ج۹)

اجنبیہ عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو طہارت مکروہ ہے۔

۲۱۶۔ رواہ الخمسة انه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم نهی ان یتوضاء الرجل بفضل طهور المرأة۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرد کو عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا۔ یعنی جب کہ عورت اجنبیہ ہو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۴۱۳" النور النورق۔ (ترمذی اول، ص ۱۹، باب کراهیة فضل طهور المراة)

۲۱۷۔ حدیث مسلم۔ ان میمونة قالت اغتسلت من جفنة فیها فضلة فجأ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یغتسل فقلت انی قد اغتسلت منه فقال الماء لیس علیه جنابة۔

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے ایک ٹب سے غسل کیا اس میں کچھ پانی بچ رہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لاکر غسل فرمانے لگے میں نے کہا کہ میں

Marfat.com

نے اس سے غسل کیا ہے حضور نے فرمایا پانی میں کوئی ناپاکی نہیں آگئی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۴۱۳" النور و النورق۔

۲۱۸۔ روی احمد و ابوداؤد و النسائی عن رجل صحب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اربع سنین وابن ماجۃ عن عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان تغتسل المرأۃ بفضل الرجل او یغتسل الرجل بفضل المرأۃ۔

احمد وابوداؤد ونسائی نے ایک ایسے آدمی سے روایت کی جو چار سال نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا اور ابن ماجہ نے عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورت کو مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے سے منع فرمایا اور مرد کو عورت کے فضلہ سے۔ یعنی اجنبی مرد یا اجنبیہ عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنا منع ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۴۱۴" النور و النورق۔ (ابوداؤد اول، ص ۱۱، باب النھی عن ذلك)

کسی بچے کو معمولی سا کام بتانے کے ثبوت پر ایک حدیث :

۲۱۹۔ صحیح مسلم شریف میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے۔ قال کنت العب مع الصبیان فجأ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتواریت خلف باب فجأ فحطانی حطاۃ و قال اذھب ادع لی معویۃ۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے میں دروازے کی آڑ میں چھپ گیا تو حضور نے میری پیٹھ میں تھپکی مار کر فرمایا کہ جاؤ معویہ کو بلا لاؤ۔ "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۴۳۱" عطا النبی رسالہ ضمنیہ۔ (مسلم ۲/ ۳۲۵، باب من لعنہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الخ)

خمیر کئے ہوئے برتن میں اگر پانی ہو تو اس سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے حدیث میں ہے۔

۲۲۰۔ اغتسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم الفتح من قصعۃ فیھا اثر العجین۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ایک ایسے کونڈے سے غسل فرمایا جس میں خمیر کا اثر تھا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۴۴۲" النورو النورق۔ (نسائی اول، ص ۴۷، باب ذکر الاغتسال فی القصعۃ الخ)

وقت غسل صرف خطمی سے سر دھونے سے غسل ہو جائے گا حدیث میں ہے :

Marfat.com

۲۲۱۔فی التبیین اغتسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و غسل راسہ بالخطمی وھو جنب و اکتفی بہ و لم یصب علیہ المأ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غسل جنابت فرمایا اور سر اقدس صرف خطمی سے دھویا اور پانی نہیں انڈیلا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص۴۴۸" النور والنورق۔ (تبیین الحقائق کتاب الطہارۃ بولاق مصر ۱/ ۲۱)

نبیذ تمر کے بارے میں ایک حدیث :

۲۲۲۔ فی صدر الحدیث عند ابن ابی شیبۃ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لہ(بن مسعود) ھل معک من وضوء قال قلت لا قال فما فی ادواتک قلت نبیذ تمر قال تمرۃ حلوۃ و مأ طیب۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن مسعود سے فرمایا کیا تمہارے ساتھ آب وضو ہے عرض کی نہیں حضور نے فرمایا تمہارے برتن میں کیا ہے ابن مسعود نے عرض کی نبیذ تمر ہے فرمایا کھجور شیریں اور پانی پاک ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص۴۵۰" النور والنورق۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ وضو بالنبیذ کراچی ۱/ ۲۶)

حضرت عثمن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ میری عمر زیادہ ہو گئی یعنی بعذر ضعف و پیرانہ سالی موت کی دعا مانگی۔

۲۲۳۔ حدیث امیر المومنین عثمن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے اللھم کبر سنی ورق عظمی فاقبضنی الیک غیر عاجز و لاملوم۔

اے اللہ میری عمر زیادہ ہو گئی اور میری ہڈیاں رقیق ہو گئیں تو مجھے بغیر عاجزی اور بغیر خوف ور نجیدگی کے وفات دیدے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص۴۸۸" النور و النورق۔

جب تک پانی کے اوصاف نہ بدلیں تو وہ پاک ہے :

۲۲۴۔ ابن ماجہ نے ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان المأ طھور لاینجسہ الا ماغلبَ علی ریحہ و طعمہ و لونہ۔

بیشک پانی ایسی پاک چیز ہے کہ اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی بجز اس میں مقدار نجاست کے کہ جو پانی کی بو یا مزے یا رنگ پر غالب آجائے۔ (یعنی جب تک پانی کے اوصاف ثلثہ میں سے کوئی وصف نجاست کے اثر سے نہ بدل جائے اس وقت تک پانی پاک ہے ہرگز ناپاک نہیں)

Marfat.com

(مولف)"فتاوی رضویہ،ج۱، ص۵۴۷" النور و النورق۔(ابن ماجہ، ص۴۰،باب الحیاض)

۲۲۵۔ سنن دار قطنی میں ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **المأ طھور الا ماغلب علی طعمه او ریحه او لونه۔**

پانی پاک ہے ہاں اگر اس کے رنگ بو اور مزہ پر کچھ غالب ہو جائے تو ناپاک ہو جائے گا۔

(مولف)"فتاوی رضویہ،ج۱، ص۵۴۸"النور و النورق۔(کنزالعمال، ص۲۳۵،ج۹)

۲۲۶۔ امام طحاوی مرسل راشد بن سعد سے راوی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **المأ لاینجسه شئ الا ماغلب علی ریحه او طعمه او لونه۔**

پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی سوائے اس کے کہ اس کے رنگ بو اور مزہ پر کچھ غالب آجائے۔(مولف)"فتاوی رضویہ،ج۱، ص۵۴۸"النور و النورق۔(کنزالعمال، ص۲۳۵،ج۹)

آتش دوزخ کے بارے میں دو حدیثیں :

۲۲۷۔ **البزار و الحاکم و صححه عن انس رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال نار جهنم سوداء مظلمة۔**

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کی آگ سخت اندھیری رات کی طرح کالی تاریک ہے۔(مولف)(الترغیب و الترھیب، ۴/ ۴۶۵، فصل فی ظلمتها الخ)

۲۲۸۔ **روی البیهقی فی البعث و ابوالقاسم الاصبهانی عنه قال تلا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هذه الایة وقودها الناس و الحجارة فقال اوقد علیها الف عام حتی احمرت و الف عام حتی ابیضت و الف عام حتی اسودت فهی سوداء مظلمة لایضئ (یطفی) لهبها.وروی الترمذی و ابن ماجة و البیهقی عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مثله و فی آخره فهی سوداء مظلمة کاللیل المظلم جعل الترمذی وقفه اصح۔**

ابوالقاسم اصبہانی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیت وقودها الناس و الحجارة پڑھ کر فرمایا کہ آتش دوزخ ایک ہزار سال تک روشن کی گئی یہاں تک کہ سرخ ہو گئی اور ایک ہزار برس تک بھڑکائی گئی یہاں تک کہ سفید ہو گئی اور ایک ہزار سال تک مشتعل رکھا کہ کالی ہو گئی تو اب وہ سیاہ تاریک ہے اس کے شعلے میں روشنی نہیں ہے یا اس کا شعلہ خاموش نہیں ہو گا۔

(مولف)"فتاوی رضویہ،ج۱، ص۵۵۰" النور و النورق۔ (کنزالعمال، ص۱۵۷،ج۱۸) (ترمذی ۲/ ۸۳،

Marfat.com

صفة جهنم)

جنت کے دو پرنالے کوثر میں گر رہے ہیں :

۲۲۹۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یغث(یغت) فیہ میزابان یمد انہ من الجنة احدھما من ذھب و الاخر من ورق. رواہ مسلم عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کوثر میں جنت سے دو پرنالے گر رہے ہیں ایک سونے کا اور ایک چاندی کا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۵۵۲" النور و النورق۔ (مسلم دوم، ص ۲۵۱ بباب اثبات حوض نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

جنت اللہ کا مال ہے اور وہ قیمتی ہے حدیث میں ہے :

۲۳۰۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا ان سلعة اللہ غالیة الا ان سلعة اللہ الجنة۔

فرماتے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سن لو اللہ کا مال بیش بہا ہے سن لو اللہ کا مال جنت ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۵۵۲" النور و النورق۔ (ترمذی دوم، ص ۷۱، باب ماجاء فی صفة اوانی الحوض)

حوض کوثر کی توصیف پر ایک حدیث :

۲۳۱۔ صحیحین میں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حوضی مسیرة شھر ماؤہ ابیض من اللبن و ریحہ اطیب من المسك۔

میرا حوض ایک مہینے کی راہ تک ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور دوسری روایت میں فرمایا ابیض من الورق، چاندی سے بڑھ کر اجلا اور اس کی خوشبو مشک سے بہتر۔ "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۵۴۸" النور و النورق۔ (بخاری دوم، ص ۹۷۴، کتاب الحوض)

جہنم کی آگ کالی اور تاریک ہے :

۲۳۲۔ مالک و بیہقی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اترونھا حمراء کنارکم ھذہ لھی اشد سوادا من النار۔

کیا تم اسے اپنی اس آگ کی طرح سمجھتے ہو بیشک وہ تو قیر سے بڑھ کر سیاہ ہے۔ (قار، سیاہ رنگ کی ایک چیز جس کو کشتی پر ملتے ہیں تاکہ پانی اندر نہ آئے۔ مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص

Marfat.com

۵۴۸"النور و النورق۔ (مؤطامالک، ص۳۸۹،ماجأ فی صفة جهنم)

کاشانۂ نبوت میں دو دو مہینے آگ روشن نہ ہوتی صرف خرمے اور پانی پر اہل بیت اطہار کی گزر رہتی حدیث میں ہے :

۲۳۳۔ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا واللہ یا ابن اختی انا کنا لننظر الی الهلال ثم الهلال ثم الهلال ثلثة اهلة فی شهرین و ماوقد فی ابیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم نار قلت یا خالة فما کان یعیشکم قالت الاسود ان التمر و الماٴ۔

اے میرے بھانجے خدا کی قسم ایک ہلال دیکھتے پھر دوسرا پھر تیسرا دو مہینوں میں تین چاند اور کاشانہائے نبوت میں آگ روشن نہ ہوتی عروہ نے عرض کی اے خالہ پھر اہل بیت کرام مہینوں کیا کھاتے تھے فرمایا بس دو سیاہ چیزیں چھوہارے اور پانی۔ رواہ الشیخان فی صحیحهما عن عروة عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنها۔ "فتاوی رضویہ،ج۱،ص۵۵۰" النور و النورق۔ (مسلم دوم، ص۴۱۰، کتاب الزهد)

جس بستی پر عذاب اترا وہاں کا پانی استعمال کرنا مکروہ ہے ہاں زمین ثمود کا وہ کنواں جس سے ناقۂ صالح علیہ السلام پانی پیتا اس کا پانی مستثنیٰ ہے۔

۲۳۴۔ صحاح میں ہے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمراہ رکاب اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زمین ثمود پر اترے وہاں کے کنووں سے پانی بھرا اس سے آٹے گوندھے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ پانی پھینک دیں اور آٹا اونٹوں کو کھلا دیں چاہ ناقہ سے پانی لیں۔ "فتاوی رضویہ ج۱،ص۴۱۶" النور و النورق۔ (بخاری ۱/ ۴۷۸ باب قول اللہ عزوجل و الی ثمود اخاهم الخ)

تین چیزوں کی اباحت پر ایک حدیث :

۲۳۵۔ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الناس شرکاء فی ثلث لایفرق بین قصد و قصد۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ لوگ تین چیزوں (آگ، پانی اور نمک) میں (برابر کے) شریک ہیں۔ ایک کے قصد اور دوسرے کے قصد میں فرق نہیں کیا جائے گا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص۴۲۲" رساله ضمنیه عطاء النبی)

Marfat.com

تعارف

حسن التعمم لبیان حد التیمم

(تیمّم کی ماہیت و تعریف کا بہترین بیان)

۱۱ر محرم الحرام ۱۳۲۵ھ کو سوال ہوا کہ تیمم کی تعریف وماہیت شرعیہ کیا ہے؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں عبارت ائمہ سے منقول چھ تعریفات درج کرنے کے بعد تیمم کی ایسی جامع اور مانع تعریف فرمائی ہے جو تمام شقوق کو حاوی و محیط ہے اور اس تعریف کو تعریف رضوی سے موسوم کیا ہے۔ تعریف یہ ہے۔

تیمم کی تعریف:- فرض طہارت کے لئے کافی پانی سے عجز کی حالت میں مسلمان عاقل کا اپنے بدن سے نجاست حکمیہ حقیقۃ یا صورۃ یا میت مسلم کے بدن سے نجاست موت حقیقیہ یا دوسرے قول پر حکمیہ دور کرنے کے لئے اپنے یا اس میت کے منہ اور ہاتھوں سے اتنے حصہ پر جس کا دھونا وضو میں فرض ہے جنس زمین سے کسی کامل الطہارۃ چیز کو خود یا اپنی نیت مذکورہ سے دوسرے کو حکم دے کر اس کے واسطہ سے یوں استعمال کرنا کہ یا تو اس فعل سے ان دونوں عضوؤں کے ہر جز کو اس جنس ارض سے مس واقع ہو یا اپنے خواہ اپنے مامور کے وہ کف کہ اس کی نیت مذکورہ کے ساتھ جنس ارض سے اتصال دیئے گئے ہوں، ان کے اکثر کا جدا جدا اتصالوں سے منہ اور کہنیوں کے اوپر ہاتھ سے اس طرح مس ہونا کہ کوئی حصہ ایسا نہ رہے جسے خود جنس ارض یا اس کف سے اتصال نہ ہو۔

تیمم کی اس تعریف میں کل تیرہ قیودات ہیں اور ہر قید کے تحت کثیر فوائد ہیں:

ازاں جملہ ایک یہ کہ قید اول کے ضمن میں پانی سے عجز کی ۷۵ اصورتیں بیان کی گئی ہیں۔

اور فقہائے کرام کی تصانیف میں ان چیزوں کی تعداد ۴۷ بیان کی گئی جن سے تیمم جائز ہے جب کہ امام احمد رضا بریلوی نے اس پر ۱۰۷ اشیاء کا اضافہ کیا ہے۔ اور جن چیزوں سے تیمم جائز نہیں ان کی تعداد کتب سابقہ میں ۵۸ بیان کی گئی ہے۔

اس رسالہ میں ان پر ۷۲ چیزوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ کل ۳۱۱ چیزوں کی تعداد بیان کرنے

Marfat.com

کے بعد امام احمد رضا بریلوی خود ہی فرماتے ہیں کہ :

یہ ۳۱۱ چیزوں کا بیان ہے۔ ۱۸۱ سے تیمم جائز، جن میں ۴۷ منصوص (یعنی کتب سابقہ میں بیان کی گئی ہیں) اور ۱۰۷ زیادات فقیر۔ اور ۱۳۰ سے ناجائز، جن میں ۵۸ منصوص اور ۷۲ زیادات فقیر۔ پھر اس کے بعد اخیر میں فرماتے ہیں کہ ایسا جامع بیان اس تحریر کے غیر میں نہ ملے گا بلکہ زیادات در کنار اتنے منصوصات کا استخراج بھی سہل نہ ہو سکے گا اور اس ضخیم رسالے کے اندر چار رسائل ضمنیہ ہیں اور چار ملحقہ۔

رسائل ضمنیہ یہ ہیں :

۱- سمح الداماء فیما یورث العجز عن المأ۔ (جو چیزیں پانی سے عجز پیدا کریں ان کے لئے سمندر کی سخاوت)

پانی سے عجز کی ۷۵ صورتیں اس رسالہ کے خواص سے ہیں کہ اس کے غیر میں نہ ملیں گی۔

۲-الظفر لقول زفر۔ (وقت کی تنگی کے باعث جواز تیمم کے بارے میں امام زفر کے قول کی تقویت کا بیان۔

جواز تیمم کی صورتوں میں سے ایک صورت یہ ہے کہ ہر نماز موقت کہ فوت ہونے کے بعد جس کی قضا ہے جیسے نماز پنجگانہ و جمعہ و وتر، اگر پانی سے طہارت حاصل کرنے میں وقت ختم ہو جائے تو تیمم کر کے وقت کے اندر پڑھ لے کہ قضا نہ ہو جائے پھر پانی سے طہارت کر کے اعادہ کرے۔ ائمہ ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک نماز فوت ہونے کے خوف سے تیمم کرنا جائز نہیں بلکہ اگر پانی سے طہارت کرنے میں وقت نکل جائے تو قضا پڑھے۔ لیکن امام زفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے ائمہ ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مذہب کے برخلاف وقت فوت ہونے کے اندیشہ سے تیمم کو جائز کہتے ہیں۔

امام زفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کی تائید و توثیق کرتے ہوئے امام احمد رضا نے فرمایا کہ۔

ائمہ ثلاثہ سے ایک روایت مذہب امام زفر کے موافق بھی آئی ہے، متعدد جزئیات سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، کچھ بزرگوں نے اسے اختیار بھی کیا ہے اور کئی محققین نے ان کی دلیل کو تقویت بھی دی ہے۔

اسی مسئلہ کے پس منظر میں یہ رسالہ وجود میں آیا اور اسی کی مناسبت سے اس کا نام "الظفر لقول زفر" تجویز کیا۔ اور اس رسالے میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

Marfat.com

۳- المطر السعید علی نبت جنس الصعید۔ (جنس صعید کی نبات پر باران مسعود)

اس رسالے میں جنس ارض کی وہ نادر تحقیقات رفیعہ ہیں جو امام احمد رضا کا خاص حصہ ہیں اور اس میں چار مقامات ہیں۔

مقام اول، میں جنس ارض کی تعریف و تحدید ہے۔

مقام دوم، میں وہ اشیاء مذکور ہیں جو جنس ارض سے ہیں۔

مقام سوم، میں ان اشیاء کا ذکر ہے جو جنس ارض سے نہیں۔

اور مقام چہارم میں ان چیزوں کا بیان ہے جن کے جنس ارض سے ہونے میں ائمہ کا اختلاف ہے۔ یہ رسالہ جنس ارض سے متعلق امام احمد رضا بریلوی کی تحقیقات کا ایک وقیع اور گرانقدر شاہکار ہے۔

۴- الجد السدید فی نفی الاستعمال عن الصعید۔ (جنس زمین کے مستعمل نہ ہونے میں بہت عمدہ بیان) دراصل اس رسالے میں ایک سوال ہے کہ جس طرح طہارت سے پانی مستعمل ہو جاتا ہے کہ دوبارہ وضو کے قابل نہیں رہتا۔ کیا تیمم سے مٹی بھی یوہیں مستعمل ہو جاتی ہے؟

اس کے جواب میں ارشاد ہوا کہ طہارت حکمیہ سے تو پانی مستعمل ہو جاتا ہے کہ دوبارہ وضو کے قابل نہیں رہتا مگر تیمم سے جنس ارض مستعمل نہیں ہوتی۔ اس کے بعد دلائل قاطعہ سے اس کی صراحت و وضاحت کی گئی ہے۔

رسائل ملحقہ یہ ہیں:

۱- باب العقائد و الکلام (عقائد و کلام کا بیان)

کوئی کافر اگرچہ کتنا ہی بڑا عالم و عابد کہلائے اور قال اللہ و قال الرسول کا ورد رکھے وہ اللہ تعالیٰ کو اصلاً نہیں جانتا۔

اس رسالہ میں اس پر ایک شبہ، پھر دلائل قاہرہ سے اس کا ازالہ کیا گیا ہے۔

اور تمثیلاً چند فرقوں کے نام شمار کیے گئے ہیں پھر ہر فرقہ باطلہ پر متعدد وجوہ سے الگ الگ ضربیں لگائی گئی ہیں، اور ہر فرقہ کا عقیدۂ مخترعہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ یعنی

فلاسفہ پر ۶، آریہ پر ۳۰، مجوس پر ۱۲، یہود پر ۱۲، نصاریٰ پر ۳۱، نیچریوں پر ۲۰، چکڑالوی پر ۸، قادیانی پر ۲۵، رافضیوں پر ۳۵، وہابیوں پر ۱۰۱، دیوبندیوں پر ۸۳، اور غیر مقلدوں پر ۱۰۰،

Marfat.com

ضربیں لگائی گئی ہیں۔

۲-قوانین العلماء فی متیمم علم عند زید ماء۔(علماء کے قوانین اس تیمم کرنے والے کے بارے میں جسے معلوم ہوا کہ زید کے پاس پانی ہے)

امام احمد رضا اس رسالے کے آغاز میں فرماتے ہیں کہ متیمم کہ دوسرے کے پاس پانی پائے، یہ مسئلہ بہت معرکۃ الآرا و طویلۃ الاذیال ہے، اکثر کتب میں اس کے بعض جزئیات مذکور ہیں، لیکن ہم بفیض قدیر کلام شافی عرض کریں گے۔

پھر پہلے اظہار حکم کے لئے بارہ مسائل کی تمہید بیان کی گئی ہے اور علماء کے چار قوانین بھی بیان کئے گئے ہیں۔ یعنی

قانون اول، امام صدر الشریعہ کا ہے اس کو قانون صدری بھی کہتے ہیں۔

امام احمد رضا نے اس پر تین وجوہ سے کلام کیا ہے۔

قانون دوم، صاحب. بحر الرائق کا ہے اسے قانون. بحری بھی کہا جاتا ہے۔

اس پر امام احمد رضا بریلوی نے گیارہ وجوہات سے کلام کیا ہے۔

قانون سوم، علامہ محقق ابراہیم حلبی کا ہے اس کو قانون حلبی بھی کہتے ہیں۔

امام احمد رضا نے اس پر نو وجوہ سے کلام فرمایا ہے۔

قانون چہارم، امام احمد رضا بریلوی کا وضع کردہ ہے اور وہ قانون رضوی کہلایا۔

امام احمد رضا نے اس قانون کے اندر ۴۲۶ قسموں کو دس قسموں میں جمع کر دیا ہے اور اسی ضمن میں انیس قاعدے بھی بیان فرمائے ہیں۔ اس رسالہ میں جو مختلفۃ الشقوق مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ :

تیمم کرنے والے نے اگر دوسرے کے پاس پانی پایا اور نہ مانگا اور تیمم سے نماز پڑھ لی پھر مانگا اور اس نے دے دیا تو نماز نہ ہوئی نہ دیا تو ہو گئی، اسی مسئلے کی تفصیل و تحقیق کے آئینے میں ۱۳۸۰ قسموں کا بیان اور ان کے جملہ احکام کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اور اس کے علاوہ بے شمار دیگر قسموں کی طرف اشارہ بھی کیا گیا ہے۔ جو امام احمد رضا کی دقت نظر اور وسعت علم کا بین ثبوت ہے۔

۳- الطلبۃ البدیعۃ فی قول صدر الشریعۃ۔(کلام صدر الشریعہ سے متعلق انوکھا مطلوب)

امام احمد رضا اس رسالہ کے آغاز بحث سے پہلے فرماتے ہیں کہ :۔

جواز تیمم کیلئے پانی سے عجز کی صورتوں میں سے ایک صورت یہ تھی کہ، نہانا ہو اور پانی صرف وضو کے قابل ہے تو فقط تیمم کرے۔ یہاں شرح وقایہ امام صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک

Marfat.com

لبارت نے اس مسئلہ کو معرکۃ الار آء کر دیا۔ اسی کے پیش نظر اس رسالے میں جو مسئلہ زیر بحث ہے وہ یہ ہے کہ :

اگر کوئی شخص جنب ہو اور اس کے ساتھ کوئی ایسا حدث بھی ہو جو وضو واجب کرے، مثلاً پیشاب کیا تھا اس کے بعد جماع کیا اور حالت یہ ہو کہ نہا نہ سکے بلکہ صرف وضو کر سکے، خواہ جنگل میں ہے کہ پانی صرف وضو کے قابل ہے یا مریض ہے کہ نہانا مضر ہے اور وضو سے ضرر نہیں۔

یا صبح کو اس قدر تنگ وقت میں اٹھا کہ نہائے گا تو وقت نکل جائے گا مگر اتنا وقت ہے کہ اس میں وضو کی گنجائش ہے اس صورت میں قول امام زفر پر فتوی ہے کہ محافظت وقت کے لئے تیمم سے پڑھ لے۔ احتیاطاً اس پر عمل کرے پھر برعایت اصل مذہب بعد خروج وقت پانی سے طہارت کر کے اعادہ کرے۔

امام احمد رضا نے اس مدعا پر سات دلیلیں قائم کی ہیں۔ ان میں سے ایک دلیل بطور نمونہ پیش ہے کہ :

ہمارے ائمہ رضی اللہ تعالی عنہم کے نزدیک ایک طہارت میں پانی اور مٹی دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ مثلاً محدث کے پاس اتنا پانی ہے کہ ہاتھ منہ دھو لے، یا جنب کے پاس اتنا پانی ہے کے وضو کر لے، یا سارا بدن دھو لے مگر چند انگل رہ جائے تو اسے حکم ہے کہ صرف تیمم کرے، ان مواضع میں پانی خرچ کرنے کی اصلاً حاجت نہیں کہ جب تک ناخن بھر جگہ بھی باقی رہ جائے گی حدث و جنابت دونوں بدستور باقی رہیں گے۔ ان میں ذرہ بھر بھی کم نہ ہو گا۔

پھر بارہ افادات کے بعد امام صدر الشریعہ کے کلام کی تاویل و تشریح کرنے کے ساتھ ساتھ اظہار حکم اور خلاصۂ تحقیقات کے لئے ۱۶ مسائل ایسے بیان کئے گئے ہیں جن سے اس معرکۃ الآراء مسئلہ کی وضاحت ہوتی ہے۔

اور یہ رسالہ اگرچہ ملحقہ ہے مگر کلاں سائز کے ۳۲ صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

۴- مجلی الشمعة لجامع حدث و لمعة۔ (حدث اور لمعہ رکھنے والے سے متعلق شمع افروز)

اس رسالے میں امام احمد رضا نے لمعہ کی بحث پر دلائل شرعیہ کی روشنی میں مختلف صورتوں کا استخراج کیا ہے بحث لمعہ کا سوال اس طرح ہے کہ، جنب نے بدن کا کچھ حصہ دھویا، کچھ باقی رہا کہ

Marfat.com

پانی نہ رہا پھر حدث ہوا جو موجب وضو ہے، اب جو پانی ملے اسے وضو ور فع حدث میں صرف کرے یا بقیۂ جنابت کے دھونے میں یا کیا؟

امام احمد رضا بریلوی نے سب سے پہلے لمعہ کی تعریف کی ہے کہ :

لمعہ، وہ حصہ بدن ہے جو بعد جنابت سیلان آب سے رہ گیا ہو۔

پھر اصل مسئلہ کے جملہ شقوق مختلفہ کی تین تقسیمیں کی ہیں اور ایک ایسا ضابطہ کلیہ وضع فرمایا ہے جو تمام اقسام واحکام کو حاوی و محیط ہے یعنی جنب کہ ابھی بعد جنابت پورا نہ نہایا مگر بعض یا کل اعضائے وضو کی تطہیر پانی سے کر چکا یا تیمم کیا اس کے بعد حدث ہوا اس صورت میں جو پانی پایا اگر اسے بقیہ جنابت اور حدث مستقل دونوں میں صرف کرے گا تو دونوں کو کافی نہ ہوگا بلکہ صرف ایک کے لئے کافی ہوگا، تو اسی ایک کے لئے صرف کرے اس ایک کے لئے اگر پہلے تیمم کر چکا تھا تو وہ ٹوٹ گیا۔

اور دوسرے کے لئے نہ کیا تھا تو اب کرے، یہ تیمم پانی صرف کرنے سے پہلے کرے خواہ بعد میں، اور بعد میں کرنا اولیٰ ہے۔ اور اگر یہ تیمم دوسرے کے لئے پہلے کر چکا تھا تو وہ باقی رہے گا۔

اور اگر دونوں حدث کے لئے ایک ہی تیمم کیا تھا تو اول کے حق میں ٹوٹ گیا اور ثانی کے حق میں باقی رہا۔ اور اگر اتنا پانی ملا کہ لمعہ اور حدث دونوں کو کافی ہے تو لمعہ دھوئے اور وضو بھی کرے طہارت ہو جائے گی۔ اگر اتنا کم پانی ملا کہ لمعہ یا حدث کسی کو کافی نہیں تو دونوں کے لئے ایک تیمم کرے اس صورت میں پانی ملنے سے پہلے اگر تیمم کر لیا تھا تو وہی تیمم باقی رہے گا۔

اگر پانی لمعہ وحدث مستقل ہر ایک کے لئے جدا جدا کافی ہے تو ان میں سے جس ایک کو چاہے دھولے اگر پانی صرف ایک کے قابل ہے تو اس میں یہ حکم بالاتفاق ہے کہ اس سے لمعہ دھوئے، حدث میں صرف نہ کرے کہ جنابت حدث سے سخت تر ہے۔ اس رسالے میں امام احمد رضا نے مسئلہ لمعہ کے ضمن میں جنابت وحدث دونوں کے جمع ہونے کی ۹۸ صورتیں ارقام فرمائی ہیں، جو اس مسئلہ کے جملہ احکام ومسائل کو واضح کرتی ہیں۔

زیر تبصرہ رسالہ (حسن التعمم) کے اخیر میں ایک اور سوال اس طرح ہے کہ :

مسجد کی دیوار سے تیمم جائز ہے یا نہیں؟ فتاوی رشیدیہ (گنگوہی) میں اس سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ "تیمم دیوار مسجد سے کرنے کو بعض کتب فقہ میں مکروہ لکھا ہے فقط" آیا یہ جواب صحیح ہے یا نہیں اور کونسی کتاب فقہ میں اسے مکروہ لکھا ہے؟

Marfat.com

امام احمد رضا نے گنگوہی جی کا رد بلیغ کرتے ہوئے جس انداز سے اس سوال کا جواب تحریر کیا ہے یقیناً اس کا تیور دیکھنے کے لائق ہے۔ جواب کا آغاز اس طرح ہے :

تحریر مذکور صواب سے بیگانہ، فقاہت سے برکرانہ، محض بے بنیاد کورانہ ہے، مذہب حنفی میں اس کی کچھ اصل نہیں نہ کسی کتاب معتمد میں اس کی کراہت مستبین، نہ ایسی نقل مجہول کسی طرح قابل قبول، نہ ایسا ناقل التفات کے قابل، نہ اس پر شرع سے کوئی دلیل اور قول بے دلیل مردود، وذلیل، بلکہ کتب معتمدہ سے اس کا بطلان روشن ۔

جنسے گرنہ بیند بروز پردہ برافگن

پھر اس پر آٹھ وجوہ سے کلام کرتے ہوئے رشید احمد گنگوہی کے نظریہ کی تردید کی ہے اور دلائل شرعیہ سے جواب کو مبرہن کیا ہے کہ دیوار مسجد سے تیمم جائز ہے۔ اور گنگوہی پر دو ضربیں بھی لگائی گئی ہیں۔ اس مناسبت سے کہ تیمم میں دو ضربیں ہوتی ہیں۔

تمام رسائل میں سب سے زیادہ ضخیم جہازی سائز کے ۲۶۴ صفحات پر مبسوط و مشتمل یہ رسالہ امام احمد رضا کی فقہی بصیرت پر شاہد عدل ہے۔ اور اس رسالہ جلیلہ میں سترہ احادیث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شامل بحث ہیں۔

Marfat.com

احادیث

حسن التعمم لبیان حد التیمم

طریقۂ تیمّم پر چند احادیث کریمہ

۲۳۴۔ اخرج الدار قطنی و قاله رجاله کلهم ثقات و الحاکم و قال صحیح الاسناد عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال التیمم ضربة للوجه و ضربة للذراعین الی المرفقین۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تیمّم کی ایک ضرب چہرہ کے لئے اور دوسری ضرب کہنیوں سمیت کلائیوں کے لئے۔ (مولف)(کنزالعمال، ص ۲۳۸، ج ۹)

۲۳۵۔ورویاه هما و البیهقی فی الشعب من حدیث عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم التیمم ضربتان ضربة للوجه و ضربة للیدین الی المرفقین۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تیمّم دو ضرب ہے ایک ضرب چہرہ کے لئے اور دوسری ضرب کہنیوں سمیت ہاتھوں کے لئے۔ (مولف)"فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۵۹۳ حسن التعمم" (کنزالعمال، ص ۲۳۸، ج ۹)

۲۳۶۔عن عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنهما قال کنت فی القوم حین نزلت الرخصة فامرنا بضربتین واحدة للوجه ثم ضربة اخریٰ للیدین الی المرفقین اخرجه البزار باسناد حسن۔

عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں اس وقت قوم میں تھا جب آیت رخصت نازل ہوئی تو ہم کو تیمّم کے لئے دو ضرب کا حکم دیا گیا ایک ضرب چہرہ کے لئے اور دوسری ضرب کہنیوں سمیت ہاتھوں کے لئے۔ (مولف)"فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۵۹۸ حسن التعمم"۔

۲۳۷۔قال له (عمار) (یعنی) النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان کان یکفیك ان تضرب بیدیك (الی) الارض ثم تنفخ ثم تمسح بهما وجهك و کفیك. رواه الستة۔

Marfat.com

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تم کو تیمم کے لئے دونوں ہاتھ زمین پر مارنا کافی ہے ہاتھوں کو زمین پر مارنے کے بعد پھونک کر چہرہ اور ہاتھوں کا مسح کرو۔ (مولف) ''فتاوی رضویہ، ج۱، ص۵۹۹ حسن التعمم'' (ابوداؤد اول، ص ۴۷، باب التیمم)

نماز میں کلام کرنا حرام ہے اور وہ مفسد نماز ہے :

۲۳۸۔ روی مسلم عن معویة بن الحکم رضی اللہ تعالیٰ عنه عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان هذه الصلاة لا یصلح فیها شئ من کلام الناس انما هی التسبیح و التکبیر و قرآة القرآن۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نماز ہے جس میں کلام ناس کی کوئی گنجائش نہیں ہے کیونکہ یہ تو تسبیح و تکبیر اور قرآت قرآن ہے۔ (مولف) ''فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۵۹۸ حسن التعمم''۔ (مسلم اول، ص ۲۰۳، باب تحریم الکلام فی الصلاة)

تیمم میں ہاتھوں کا مٹی سے مس ہونا ضروری ہے ورنہ تیمم نہ ہوگا :

۲۳۹۔ روی الطبرانی فی الصغیر عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنه عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم تمسحوا بالارض فانها بکم برة۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مٹی سے مسح کرو کہ وہ تمہارے لئے نیکی ہے۔ (مولف) ''فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۶۰۰۔ حسن التعمم''۔ (المعجم الصغیر باب من اسمه حملة بیروت ۱/ ۱۴۸)

نماز کسوف کے بارے میں دو حدیثیں :

۲۴۰۔ روی ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه (فذکر حدیث الکسوف و فیه قوله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم)صلوا حتی تنجلی۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث کسوف ذکر کر کے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جب سورج گہن ہو تو) انجلاء شمس تک نماز پڑھتے رہو۔ (مولف) (مسلم اول، ص ۲۹۷۔ کتاب الکسوف)

۲۴۱۔ و فی روایة ابی مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنه فاذا رأیتموها(ه) فقوموا و صلوا۔

دوسری روایت میں ہے کہ جب سورج گہن دیکھو تو نماز پڑھتے رہو یہاں تک کہ انجلاء شمس

Marfat.com

ہو جائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۶۲۱ حسن التعمم" (مسلم اول، ص ۲۹۹۔ کتاب الکسوف)

چاند وسورج گہن یا زلزلہ و آندھی وغیرہ ہولناک منظر کے وقت نماز پڑھی جائے حدیث میں ہے۔

۲۴۲۔ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رأیتم من ھذہ الافزاع شیاء فافزعوا الی الصلاۃ۔

فرمان نبوی ہے کہ جب تم ہولناکیوں (کسوف، وخسوف، زلزلہ، آندھی، شدید بارش اور دن میں سخت تاریکی وغیرہ) کو دیکھو تو نماز کی طرف رجوع کرو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۶۲۲ حسن التعمم" (بخاری ار ۱۴۳۔ باب ھل یقول کسفت الشمس الخ)

نماز کے وقت اگر کوئی سویا رہے تو جاگنے پر پڑھ لے حدیث میں ہے:

۲۴۳۔ ھذا نبیناصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قائلا لیس فی النوم تفریط وانما التفریط فی الیقظۃ۔

رواہ مسلم عن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ.

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیند میں کوئی کمی نہیں بلکہ کمی تو بیداری میں ہے۔ یعنی اگر کوئی بیدار رہ کر نماز نہ پڑھے تو بہت بڑا گنہگار ہے اور اگر نماز کے وقت بیدار نہیں ہو سکا تو بعد میں قضا پڑھ لے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۶۲۶"۔ الظفر لقول زفر رسالہ ضمنیہ۔ (ابوداؤد اول، ص ۶۴ باب فیمن نام عن صلاۃ او نسیھا)

اندھیری میں مسجد کو جانا بڑی فضیلت رکھتا ہے حدیث میں ہے:

۲۴۴۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بشرا لمشائین فی الظلم الی المساجد بالنور التام یوم القیٰمۃ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو اندھیریوں میں حاضری مسجد کے عادی ہیں انہیں روز قیامت نور کامل کی بشارت دو۔ (مولف) اخرجہ ابو داؤد و الترمذی بسند حسن عن بریدۃ و ابن ماجۃ و الحاکم عن انس و سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۶۳۳ حسن التعمم" (ابن ماجہ اول، ص ۷۷۔ باب المشی الی الصلاۃ)

اذان کی آواز سننے والوں کو مسجد میں حاضر ہونا چاہئے اور یہ کہ وجوب جماعت کس درجہ موکد

Marfat.com

ہے کہ نابینا کو بھی رخصت نہیں :

۲۴۵۔اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجل اعمیٰ فقال یا رسول اللہ لیس لی قائد یقودنی الی المسجد فسأل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یرخص لہ فیصلی فی بیتہ فرخص لہ فلما ولی دعاہ فقال ھل تسمع النداء بالصلاۃ قال نعم قال فاجب. رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ایک نابینا صحابی خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے کہ یارسول اللہ میرے پاس کوئی ایسا شخص نہیں جو مجھے ہاتھ پکڑ کر مسجد میں لے آیا کرے، مجھے گھر میں نماز پڑھ لینے کی اجازت عطا ہو، حضور نے اجازت دے دی، جب وہ صحابی جانے لگے تو بلا کر ارشاد فرمایا کیا اذان کی آواز تمہیں پہنچتی ہے عرض کی ہاں فرمایا تو حاضر ہو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۶۳۳ حسن التعمم" (مسلم اول، ص ۲۳۲ باب فضل صلاۃ الجماعۃ)

اقامت نماز کے بعد وضو یا غسل نہ ہونا یاد آجائے تو چلا جائے پھر بعد طہارت پڑھے حدیث میں ہے :

۲۴۶۔ فی الصحیحین عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اقیمت الصلاۃ و عدلت الصفوف (قیاما) فخرج الینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلما قام فی مصلاہ ذکر انہ جنب فقال لنا مکانکم ثم رجع فاغتسل ثم خرج الینا و راسہ یقطر فکبر فصلینا معہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جماعت قائم ہوئی اور صفیں برابر کی گئیں پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لاکر جب مصلیٰ پر کھڑے ہوئے تو خیال آیا کہ جنب ہیں فرمایا اپنی اپنی جگہ رکے رہو پھر واپس گئے اور غسل فرما کر تشریف لائے تو سر اقدس سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے پھر تکبیر کہی اور ہم نے آپ کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۶۳۸۔ حسن التعمم" (بخاری اول، ص ۴۱۔ باب اذا ذکر فی المسجد انہ جنب الخ)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کے سلام کا جواب تیمم کے بعد دیا حدیث میں ہے۔

۲۴۷۔ فی الصحیحین اقبل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من نحو بئر جمل فلقیہ رجل فسلم علیہ فلم یرد علیہ حتی اقبل علی جدار فمسح وجھہ و یدیہ

Marfat.com

ثم رد علیه السلام۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہ جمل کی طرف تشریف لے گئے تو ایک آدمی نے حضور کو دیکھ کر سلام عرض کیا حضور نے جواب نہیں دیا یہاں تک کہ ایک دیوار کے پاس جا کر چہرہ اور ہاتھوں کا مسح فرمایا پھر سلام کا جواب دیا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۲۶۸۔ حسن التعمم" (بخاری اول، ص ۴۸۔ باب التیمم فی الحضر اذا لم یجد الماء الخ)

۲۴۸۔ ایک صاحب گزرے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا یہاں تک کہ قریب ہوا کہ وہ گلی سے گزر جائیں حضور نے تیمم فرما کر جواب دیا اور ارشاد فرمایا۔ **انه لم یمنعنی ان ارد علیك السلام الا انی لم اکن علی طهر۔**

ہم کو جواب دینے سے مانع نہ ہوا مگر یہ کہ اس وقت وضو نہ تھا۔ رواه ابوداؤد عن نافع عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۶۱۹ حسن التعمم" (ابوداؤد ار ۷ ۴ باب التیمم فی الحضر عند الخلاء)

حیا جس قدر زیادہ ہو بہتر ہے حدیث میں ہے :

۲۴۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الحیاء خیر کله۔

حیا سراسر بہتر ہے۔ رواه البخاری و مسلم و ابوداؤد و النسائی عن عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه و عن الصحابة جمیعا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۶۱۵۔ حسن التعمم" (مسلم اول، ص ۱۸، باب بیان عدد شعب الایمان الخ)

بے وجہ شرعی مال ضائع کرنا منع ہے حدیث میں ہے :

۲۵۰۔ عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه قال و انهی امتی عن اضاعة المال۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنی امت کو اضاعت مال سے روک دیا ہوں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۸۰۸۔ الطلبة البدیعه "رساله ضمنیه

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد اول

بدگمانی حرام ہے حدیث میں ہے :

۲۵۱۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ایاکم و الظن فان الظن اکذب الحدیث۔

گمان سے خوب دور رہو کہ گمان سب سے بڑھ کر جھوٹی بات ہے۔ (مولف) رواہ الائمة مالك و البخاری و مسلم و ابوداؤد و الترمذی عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج۱، ص۵۵۸" (بخاری دوم، ص۸۹۶۔ باب ما ینهی عن التحاسد و التدابر الخ)

بعد دباغت چمڑا پاک ہو جاتا ہے حدیث میں ہے :

۲۵۲۔ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ایما اهاب دبغ فقد طهر۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص۵۵۹" (مسند احمد، ۱/ ۲۱۹)

ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنا منع ہے۔ حدیث میں ہے :

۲۵۳۔ رواه الدار قطنی و صححه انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی ان یستنجی بروث او عظم و قال انها لا یطهران۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ ان سے طہارت حاصل نہیں ہوتی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص۵۶۶"۔ (فتح القدیر، ۱/ ۱۸۹ فصل فی الاستنجاء)

تین پتھروں سے استنجا کرنا پاکی لاتا ہے :

۲۵۴۔ اخرج الطبرانی فی الکبیر بسند حسن عن خزیمة بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من استطاب بثلثة احجار لیس فیها رجیع کن له طهورا۔

خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ایسے تین پتھروں سے استنجا کرے جن میں لید یا گوبر کی آمیزش نہ ہو تو وہ اس کے لئے پاک کرنے والے ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص۵۶۶" (کنز العمال، ص۲۱۰، ج۹)

Marfat.com

تعارف

فتاوی رضویہ جلد دوم

علم و تحقیق کا گنجینہ "فتاوی رضویہ جلد دوم" امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خداداد صلاحیتوں کا عظیم شہکار ہے۔

اس جلد میں کتاب الطھارت کا بقیہ اور کتاب الصلاۃ کا ابتدائیہ مندرج ہے۔ (چونکہ کتاب الطھارت کے بیشتر مسائل فتاوی رضویہ جلد اول میں بیان ہوئے)

کتاب الطھارت کے عنوانات وابواب یہ ہیں۔

باب الوضوء، باب الغسل، پانی کا بیان، کنوئیں کا بیان، موزوں پر مسح کا بیان، حیض کا بیان، معذور کا بیان، نجاستوں کا بیان اور باب الاستنجاء۔

کتاب الصلوٰۃ کے عنوانات یہ ہیں۔

باب الاوقات، باب اماکن الصلوٰۃ اور باب الاذان و الاقامۃ۔

مذکورۃ صدر ابواب کے ضمن میں دیگر مندرجہ ۲۳ عنوانات پر بھی ہزارہا مسائل اس جلد کی خصوصی زینت ہیں۔

مسائل نماز، جنائز، مسائل طلاق، قسم، بیع وشراء، دعویٰ، ہبہ، اجارہ، حظر واباحت، فوائد حدیثیہ، حدیث واصول حدیث، فوائد اصولیہ، فوائد فقہیہ، رسم المفتی، عقائد وکلام، رد بدمذہباں، طب، توقیت، تاریخ وتذکرہ، اسماء الرجال، فضائل ومناقب، طبعیات، ہندسہ وریاضی۔

اور اس جلد کے حاشیہ پر کہیں کہیں علمی فوائد اور فقہی مسائل یا اسماء الرجال پر مشتمل عظیم تعلیقات بھی خود حضرت مصنف علیہ الرحمہ نے درج فرمائی ہیں۔

پیش نظر جلد میں ۶۸۵ صفحات پر مبسوط ۳۰۱ فتووں کے علاوہ ابحاث نفیسہ اور نکات لطیفہ پر مشتمل سات گرانقدر رسائل بھی شامل ہیں جن کو دیکھنے سے امام احمد رضا بریلوی کی محدثانہ شان پورے عروج پر دکھائی دیتی ہے چونکہ ان تمام رسائل سے میں نے احادیث کا استخراج کیا ہے اس لئے ان میں سے ہر ایک کا تعارف ان کے اصل مقام پر پیش کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

وراس جلد میں دیگر تحقیقات علمیہ کے ساتھ ساتھ مع جملہ رسائل کے ۱۷۴ حدیثیں شامل ہیں۔

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد دوم

حضور علیہ السلام ہمہ وقت یاد الٰہی کرتے :

۱۔ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یذکر الله تعالیٰ علی کل احیانه. رواه الامام احمد و مسلم و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجة (و علقه البخاری)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر فرماتے تھے۔(مولف)"فتاوی رضویہ،ج ۲،ص ۲۴" (مسلم اول، ص ۱۶۲، باب ذکر الله تعالیٰ فی حال الجنابة و غیرها)

حائض کا مسجد میں داخل ہونا منع ہے :

۲۔ کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یدنی راسه الکریم لام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها وهی فی بیتها وهو صلی الله تعالیٰ علیه وسلم معتکف فی المسجد لتغسله فنقول انا حائض فیقول حیضتك لیست فی یدك۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مسجد میں معتکف ہوتے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا گھر میں ہوتیں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سر اقدس کو دھونے کے لئے حضرت عائشہ کے قریب کر دیتے حضرت عائشہ عرض کرتیں میں حائضہ ہوں تو حضور فرماتے کہ حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔(مولف)"فتاوی رضویہ،ج ۲، ص ۲۷" (ترمذی ۱/ ۱۹، باب ماجاء فی الحائض الخ)

حالت حیض میں جماع کرنے سے صدقہ کرنے کے حکم پر دو حدیثیں :

۳۔ الدارمی و ابن راهویة و حسنه خاتم الحفاظ عن عبدالحمید بن زید بن الخطاب قال کان لعمر بن الخطاب امرأة تکره الجماع فکان اذا اراد ان یأتیها اعتلت علیه بالحیض فوقع علیها فاذا هی صادقة فاتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فامره ان یتصدق بخمس دینار. ووقع فی کنزالعمال و منتخبه فامره ان

Marfat.com

یتصدق بخمسین دینار۔

عبدالحمید بن زید بن خطاب نے کہا کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک عورت تھی جو جماع کو ناپسند کرتی تھی جب بھی عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماع کرنے کا ارادہ فرماتے تو وہ حیض کا عذر کرتی ایک بار یہ جماع میں مشغول ہو گئے جب کہ وہ حقیقت میں حائضہ تھی تو حضرت عمر فاروق نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی حضور نے خمس دینار یا پچاس دینار صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۰" (کنزالعمال، ص ۱۲۷، ج ۲۲)

۴۔عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ اتی جاریۃ لہ فقالت انی حائض فوقع بہا فوجدھا حائضاً فاتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال یغفراللہ لک یا ابا حفص تصدق بنصف دینار۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ایک باندی کے پاس تشریف لائے باندی نے کہا میں حائضہ ہوں پھر جماع میں مشغول ہوئے تو اس کو حائضہ پایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت مبارکہ میں آکر اس کا ذکر کیا حضور نے فرمایا اے ابو حفص اللہ تعالیٰ تجھے معاف فرمائے آدھا دینار صدقہ کردو۔ (مولف) (حیض کی کس حالت میں جماع کرنے سے کتنا صدقہ دینا پڑے گا آنے والی حدیثوں میں اس کا بیان موجود ہے۔ مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۱" (کنزالعمال، ص ۱۲۷، ج ۲۲)

پانی سے طہارت حاصل کرنے پر ایک حدیث :

۵۔ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کی کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیشاب کے بعد پانی سے استنجا فرماتے۔ احمد و الترمذی و صححہ و النسائی عنہا رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت مرن ازواجکن ان یغسلوا اثر الغائط و البول فان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یفعلہ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خواتین سے فرمایا کہ تم اپنے شوہروں سے کہو کہ پیشاب، پاخانہ کے بعد پانی سے استنجاء کریں کیونکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۱۶۶" (ترمذی اول، ص ۱۱، باب الاستنجاء بالماً) (نسائی اول، ص ۱۸، الاستنجأ بالماء)

Marfat.com

رفع حاجت کے وقت انگشتری اتار لینے کے بارے میں ایک حدیث :

۶۔ ابو داؤد والترمذی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء نزع (وضع) خاتمہ،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں جاتے تو انگشتری اتار لیتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۲، ص ۱۶۸"

(ابوداؤد اول، ص ۴، باب الخاتم یکون فیہ ذکر اللہ تعالی یدخل بہ الخلاء)

شب اسراء رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین چیزیں عطا کی گئیں :

۷۔ صحیح مسلم عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی خبر الاسراء فاعطی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثلثا اعطی الصلوات الخمس و اعطی خواتیم سورۃ البقرۃ وغفر لمن لم یشرک باللہ من امتہ شیأ۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث اسراء میں فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین چیزیں عطا کی گئیں۔ پانچ نمازیں اور سورۂ بقر کی آخری آیتیں اور آپ کی امت میں سے ان کی مغفرت جس نے شرک نہیں کیا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۲، ص ۱۹۵"

(مسلم اول، ص ۹۷، باب الاسراء برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

Marfat.com

تعارف

سلب الثلب عن القائلین بطھارۃ الکلب

(کتے کی طہارت کے قائلین سے عیب کا دور کرنا)

۸ ر رجب ۱۳۱۲ھ کو استفتاء پیش ہوا کہ کتا طاہر العین ہے یا نجس العین ؟

اور سائل نے اپنے سوال میں کتا کے طاہر العین ہونے میں کچھ دلیلیں جمع کی ہیں اور نجس العین ہونے میں بھی کچھ دلیلیں فراہم کی ہیں۔

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے فرمایا کہ

ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب میں یہ جانور سائر سباع کے مانند ہے کہ لعاب نجس اور عین طاہر، یہی مذہب ہے، صحیح واصح و معتمد ومؤید بدلائل قرآن و حدیث و مختار و ماخوذ للفتوی عند جمہور مشائخ القدیم والحدیث ہے۔

یعنی جس طرح تمام درندوں کا لعاب نجس اور ناپاک ہے اور جسم طاہر ہے اسی طرح کتے کا لعاب بھی نجس وناپاک ہے اور جسم طاہر ہے دلیل قطعی و ظنی سے یہی ثابت اور اسی پر عام مشائخ متقدمین و متاخرین کے نزدیک فتوی ہے۔ اس کے بعد کتا کے طاہر العین ہونے کی دلیلوں کو آٹھ وجہوں سے ترجیح دی اور پچاس متداول کتب فقہ کے حوالوں سے ثابت کیا کہ کتا طاہر العین ہے۔

اور کتا کے نجس العین ہونے کے دلائل کی پانچ وجوہات سے تضعیف کی اور ثابت کیا کہ کتا نجس العین نہیں ہے۔

اس رسالے میں کئی حدیثیں ایسی ہیں جن سے کلب کا مال متقوم ہونا ظاہر ہو رہا ہے۔

تو امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ جو شئ نجس العین ہوگی وہ مال متقوم نہیں اور جو چیز مال متقوم ہوگی وہ نجس العین نہیں، جب کلب مال متقوم ہے تو نجس العین نہیں تو واجب کہ طاہر العین ہو۔

یہ رسالہ اسی مسئلے کی تحقیق میں جہازی سائز کے ۲۵ صفحات پر پھیلا ہوا ہے، اور اس میں ۲۲ احادیث کریمہ شامل بحث ہیں۔

Marfat.com

احادیث

سلب الثلب عن القائلین بطهارة الکلب

کتا بیچنا منع ہے حدیث میں ہے :

۸۔ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن ثمن الکلب۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت لینے سے منع فرمایا ہے (مولف)"فتاوی رضویہ،ج ۲، ص ۶۴" سلب الثلب۔(بخاری اول، ص ۲۹۸، باب ثمن الکلب)

کتا قتل کرنے پر چالیس درہم ضمان ہوں گے :

۹۔ ان عبداللہ بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قضی فی کلب باربعین درھما۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کتا مار ڈالنے کے جرم میں چالیس درہم ادا کرنے کا حکم سنایا۔ (مولف)"فتاوی رضویہ،ج ۲، ص ۶۴" سلب الثلب۔(شرح معانی الاثار ۲/ ۲۲۸، باب ثمن الکلب)

۱۰۔ حدثنا یونس بن وھب قال سمعت ابن جریج یحدث عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عبداللہ بن عمرو انہ قضی فی کلب صید قتلہ رجل باربعین درھما و قضی فی کلب ماشیۃ بکبش۔

عبداللہ بن عمرو نے ایک شکاری کتا کے لئے چالیس درہم میں فیصلہ کیا جس کو ایک آدمی نے قتل کیا تھا اور آزاد کتا کے لئے ایک مینڈھا۔ (مولف) پہلے کتے کا قتل جائز تھا اور اس سے انتفاع حرام، اب کتا سے انتفاع کی رخصت ہے اور اس کے قتل کرنے پر چاہے کتا معلم ہو یا غیر معلم بہر حال ضمان کا حکم ہے۔ مولف)"فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۶۵ سلب الثلب۔ (شرح معانی الآثار، ۲/ ۲۲۸، باب ثمن الکلب)

حرام چیزوں کی خرید و فروخت حرام ہے حدیث میں ہے :

۱۱۔ اخرج الائمۃ احمد و الستۃ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی

Marfat.com

الله تعالیٰ علیه وسلم ان الله و رسوله حرم بیع الخمر و المیتة و الخنزیر و الاصنام۔

نبی برحق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت حرام فرمائی ہے۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۲۹۸، باب بیع المیتة و الاصنام)

۱۲۔ ولاحمد و مسلم والاربعة و الطحاوی و الحاکم عنه رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی عن ثمن الکلب و السنور۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت لینے سے منع فرمایا ہے۔ (مولف) (مسلم دوم، ص ۲۰، باب تحریم ثمن الکلب)

دین میں آسانیاں ہیں حدیث میں ہے :

۱۳۔ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان الدین یسر. الحدیث. رواه البخاری و النسائی عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک دین آسان ہے۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۱۰، باب الدین یسر)

۱۴۔ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یسروا و لاتعسروا. رواه احمد و الشیخان و النسائی عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آسانی کرو اور دقت میں نہ ڈالو۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۷۶ "سلب الثلب۔ (مسلم دوم، ص ۸۲، باب تامیر الامام الامراء الخ)

پانچ جانور فاسق ہیں ہر حال میں ان کا قتل کرنا جائز ہے :

۱۵۔ اخرج الائمة مالك و البخاری و احمد و مسلم و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجة عن ابن عمر و البخاری ومسلم و النسائی و الترمذی و ابن ماجة عن ام المومنین الصدیقة و ابوداؤد بسند حسن عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه و احمد باسناد حسن عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهم کلهم عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خمس من الدواب و لیس علی المحرم فی قتلهن جناح الغراب و الحدأة و العقرب و الفارة و الکلب العقور۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پانچ جانور ایسے ہیں جن کا قتل کرنا

Marfat.com

محرم کے لئے بھی گناہ نہیں ہے۔ یعنی کوا، چیل، بچھو، چوہا اور پاگل کتا۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۲۴۶، باب مایقتل المحرم من الدواب) (مسلم اول، ص ۳۸۲، ماینبد للمحرم وغیرہ قتلہ من الدواب الخ)

۱۶۔ و فی حدیث ابن عباس خمس کلھن فاسقة یقتلھن المحرم و یقتل فی الحرم. وعدالحیة بدل الحداء ة و فی احدی روایات الصدیقة الحیة مکان العقرب۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے کہ پانچ (مذکورہ) جانور فاسق ہیں ان کو محرم بھی قتل کر سکتا ہے اور وہ حرم میں بھی قتل کئے جا سکتے ہیں۔ (مولف) (کنزالعمال، ص ۱۸، ج ۵)

سانپوں کے قتل کرنے کے بارے میں چند حدیثیں :

۱۷۔ ابوداؤد و النسائی عن ابن مسعود و الطبرانی فی الکبیر عن جریر بن عبداللہ البجلی و عن عثمن بن العاص بسند صحیح عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اقتلوا الحیات کلھن فمن خاف ثأرھن فلیس منا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سانپوں کو قتل کرو اور جوان کے بدلہ لینے سے ڈرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں (مولف) (یعنی مسلمان کی شان نہیں کہ بدلہ کے خوف سے سانپ کو چھوڑ دے) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۸۷" سلب الثلب۔ (ابوداؤد دوم، ص ۷۱۲، باب فی قتل الحیات)

۱۸۔ احمد و الشیخان و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجة عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اقتلوا الحیات اقتلوا ذوالطفیتین و الابتر. الحدیث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مار ڈالا کرو سانپوں کو، مار ڈالو تم اس سانپ کو جس کی پیٹھ پر دو سفید دھاریاں ہوتی ہیں اور اس سانپ کو بھی جو کبود رنگ اور کوتاہ دم ہوتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۸۷" سلب الثلب۔ (مسلم دوم، ص ۲۳۴، کتاب قتل الحیات وغیرھا)

۱۹۔ ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابن حبان و الحاکم عن ابی ھریرة و الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اقتلوا الاسودین فی الصلاة الحیة و العقرب۔

Marfat.com

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں دو کالی چیزوں کو نماز میں بھی قتل کرو یعنی.
سانپ اور بچھو۔ (مولف) (ترمذی اول، ص ۸۹، باب ماجأ فی قتل الاسودین فی الصلاۃ)

گرگٹ یا چھپکلی اور سانپ مارنے کے بارے میں تین حدیثیں :

۲۰۔ و ایضاً هذا عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اقتلوا الوزغ و لو فی جوف الکعبة۔

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ گرگٹ (یا چھپکلی) کو قتل کردو اگرچہ کعبہ کے اندر ہو۔ (مولف) (المعجم الکبیر بیروت، ۱۱/ ۲۰۲)

۲۱۔ احمد عن ابن مسعود بسند صحیح عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من قتل حیة فکانما قتل رجلا مشرکا قد حل دمه۔

جس نے سانپ کو قتل کیا اس نے گویا ایک مشرک حلال الدم کو قتل کیا۔ (مولف) (یعنی سانپوں کا قتل موجب اجر عظیم ہے) (مسند احمد، ص ۶۹۴، ج ۱)

۲۲۔ احمد و ابن حبان بسند صحیح عن ابن عباس عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من قتل حیة فله سبع حسنات و من قتل وزغة فله حسنة۔

جو سانپ کو قتل کرے اس کے لئے سات نیکیاں ہیں اور جو چھپکلی یا گرگٹ کو مارے اس کے لئے ایک نیکی۔ (مولف) (مسند احمد، ص ۶۹۲، ج ۱)

ملائکہ رحمت تین شخصوں کے قریب نہیں جاتے ہیں حدیث میں ہے :

۲۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثة لاتقربهم الملنکة الجنب و السکران و المتمضخ بالخلوق. رواه البزار باسناد صحیح عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما۔

فرشتے تین شخص کے قریب نہیں جاتے ہیں جنب، نشہ والا اور زعفران سے رنگ کیا ہوا کپڑا استعمال کرنے والا۔ (مولف) (مجمع الزوائد باب ماجاء فی الخمر الخ بیروت ۵/ ۷۲)

بلی درندہ ہے مگر اس کا جوٹھا ناپاک نہیں ہے اس پر چار حدیثیں :

۲۴۔ حدیث۔ انها لیست بنجس انها من الطوافین علیکم و الطوافات۔

(صحیح حدیث میں بلی کی نسبت فرمایا) کہ وہ نجس نہیں ہے بیشک وہ تمہارے ارد گرد کثرت سے گھومنے پھرنے والوں اور والیوں میں سے ہے۔ (مولف) اخرجه الائمة مالك و احمد و

Marfat.com

الاربعة و ابن حبان و الحاکم و ابن خزیمة و ابن منده فی صحاحهم عن ابی قتادة و ابوداؤد و الدار قطنی عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنهما عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۷۹" سلب الثلب۔ (ابوداؤد اول، ص ۱۱، باب سور الهرة)

۲۵۔ رواه الاربعة من طریق وکیع عن سعید بن المسیب عن ابی زرعة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الهر سبع۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلی درندہ ہے (مولف) (مسند احمد، ص ۱۸۸، ج ۳)

۲۶۔ و الحاکم من حدیث عیسیٰ بن المسیب ثنا ابوزرعة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم السنور سبع۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلی درندہ ہے۔ (مولف) (مسند احمد، ۲/ ۳۲۷)

۲۷۔ و قال العقیلی فی ترجمة عیسیٰ بن المسیب من کتاب الضعفاء حدثنا محمد بن زکریا البلخی نا محمد بن ابان و محمد بن الصباح قالا حدثنا وکیع نا عیسیٰ بن المسیب عن ابی زرعة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ذکر الهر فقال هی سبع۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلی کا ذکر کر کے فرمایا کہ یہ درندہ ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۸۰" سلب الثلب۔ (مسند احمد، ص ۱۸۸، ج ۳)

شیطان کبھی کالے کتے کی شکل اختیار کرتا ہے حدیث میں ہے:

۲۸۔ احمدو الستة الاالبخاری عن عبدالله بن الصامت عن ابی ذر رضی الله تعالیٰ عنه و فیه فانه یقطع صلاته المرأة و الحمار و الکلب الاسود قلت یا اباذر مابال الکلب الاسود من الکلب الاحمر من الکلب الاصفر قال ابن اخی سألت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کما سألتنی فقال الکلب الاسود شیطان۔

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ عورت و گدھا اور کالا کتا آدمی کی نماز توڑ دیتے ہیں میں (عبداللہ بن صامت) نے کہا اے ابوذر کالے کتے میں کیا بات ہے سرخ اور پیلے کتے کے مقابلے میں ابوذر نے کہا اے بھتیجے میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا

Marfat.com

تھا جیسا تم نے مجھ سے پوچھا تو فرمایا کہ کالا کتا شیطان ہے۔ (مولف) (نماز ٹوٹنے سے مراد دل کا ادھر ادھر مائل ہوتا ہے ورنہ عورت وغیرہ کے نمازی کے آگے سے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ مولف) (مسلم اول، ص ۱۹۷، باب سترة المصلی و الندب الی الصلاة الخ)

۲۹۔ ولاحمد عن ام المومنین رضی الله تعالیٰ عنها عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الکلب الاسود البهیم الشیطان۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کالا کتا شیطان ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۸۱" سلب الثلب۔ (مسند احمد ۲۲۶، ج ۷)

Marfat.com

تعارف

الاحلی من السکر لطلبۃ سکر روسر

(روسر کی شکر کا شرعی حکم)

ذیقعدہ ۱۳۰۳ھ میں سوال کیا گیا کہ روسر کی شکر (روسر انگریزی تاجروں کی ایک جماعت کا نام ہے جس نے شاہجہاں پور میں شکر کا کارخانہ لگایا تھا اور وہ حیوانوں کی ہڈیاں جلا کر اس کے کوئلوں سے شکر صاف کرتی تھی۔ تذکرہ علمائے ہند) کہ ہڈیوں سے صاف کی جاتی ہے اور صاف کرنے والے اس بات کی احتیاط نہیں کرتے کہ وہ ہڈیاں پاک ہیں یا ناپاک، حلال جانور کی ہیں یا حرام کی اس شکر کا کیا حکم ہے؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب سے پہلے شرعی اصول و ضوابط کی روشنی میں بطور تمہید دس مقدمات بیان کئے پھر تفصیلی حکم بیان فرمایا کہ :

"شریعت مطہرہ میں طہارت و حلت اصل ہیں اور ان کا ثبوت خود حاصل کہ اپنے اثبات میں کسی دلیل کا محتاج نہیں، اور حرمت و نجاست عارضی کہ ان کے ثبوت کو دلیل خاص کی ضرورت ہے اور محض شکوک و ظنون سے ان کا اثبات ناممکن کہ طہارت و حلت پر بوجہ اصالت جو یقین تھا اس کا زوال بھی اس کے مثل یقین ہی سے متصور ہوگا، صرف ظن لاحق، یقین سابق کے حکم کو رفع نہیں کرتا یہ شرع شریف کا ضابطہ عظیمہ ہے جس پر ہزارہا احکام متفرع ہوتے ہیں۔

اس لئے ہر جانور کی ہڈیاں یہاں تک کہ غیر ماکول و نامذبوح کی بھی مطلقاً پاک ہیں جب تک ان پر ناپاک دسومت (چکنائی) نہ ہو سوا خنزیر کے کہ نجس العین ہے اور اس کا ہر جزو بدن ایسا ناپاک ہے کہ اصلاً طہارت کی صلاحیت نہیں رکھتا مگر حلال و جائز الاکل صرف ان جانوروں کی ہڈیاں ہیں جن کا گوشت کھایا جاتا ہے اور انہیں ذبح شرعی کے طور پر ذبح کئے جائیں اور حرام جانور یا جو بے ذبح شرعی کاٹا جائے وہ بجمیع اجزائہ ناجائز و حرام ہیں اگرچہ طاہر ہوں کہ طہارت مستلزم حلت نہیں اس لئے امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ :۔

روسر کی شکر کا ہڈیوں سے صاف کیا جانا ایسا یقینی ہے جس کے انکار کی گنجائش نہیں، مگر

Marfat.com

اس تصفیہ میں ہڈیوں پر شکر کا صرف مرور و عبور ہوتا ہے بغیر اس کے کہ ان کے کچھ اجزاء شکر میں رہ جاتے ہوں تو اس شکر کی حلت کو صرف ان ہڈیوں کی طہارت درکار ہے اگرچہ حلال و ماکول نہ ہوں۔

جس طرح پانی کو کوئلوں اور ہڈیوں سے متقاطر کر کے صاف کرتے ہیں کہ برتن میں ستھرا شفاف پانی آجاتا ہے ہڈی اور کوئلے کا کوئی جز اس میں شریک نہیں ہونے پاتا تو یہ پانی بلا شبہ پاک اور جائز الاستعمال ہے۔

اور اگر اجزائے استخواں پیس کر اس میں ملاتے اور وہ مخلوط و غیر ممیز ہو کر اس میں رہ جاتے ہیں تو حلت شکر کو ان ہڈیوں کی حلت بھی ضروری ہے صرف طہارت کفایت نہ کرے گی۔

اور اگر غیر ماکول یا مردار کے استخواں ہوئے تو اس صورت میں وہ اجزاء بلا امتیاز کے مخلوط ہونے کے سبب شکر کے ساتھ کھانے میں آئیں گے اور ان کا کھانا حرام ہے تو شکر بھی حرام ہو جائے گی۔

اور اخیر میں فرماتے ہیں کہ :

اوہام و خیالات کی بنیاد پر مطلقاً روسر کی شکر کو نجس و حرام کہہ دینا صحیح نہیں بلکہ مقام اطلاق میں طہارت و حلت ہی پر فتویٰ دیا جائے گا تاوقتیکہ کسی صورت کا خاص حال تحقیق نہ ہو، ورنہ مسلمانوں کے معاملات کا دائرہ نہایت تنگ ہو جائے گا اور ہزارہا چیزیں چھوڑ دینی پڑیں گی۔

امام احمد رضا کی جدید تحقیقات سے مملو ۳۹ صفحے کے اس رسالے میں ۳۷ حدیثیں زینت تحقیق ہیں۔

Marfat.com

احادیث

الاحلی من السکر لطلبة سکر روسر

خیرون القرون کے بعد کا زمانہ شر انگیز ہے حدیث میں ہے

۳۰۔قال صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لایأتی علیکم زمان الا الذی بعدہ شرمنہ حتی تلقوا ربکم. اخرجہ احمد و محمد بن اسمٰعیل و الترمذی و النسائی عن انس رضی اللہ تعالی عنہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی سال یا کوئی زمانہ ایسا نہیں آئے گا مگر یہ کہ اس کا بعد والا زیادہ شر انگیز ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جاملو۔ (مولف) (بخاری دوم، ص ۱۰۴۷، باب لایأتی زمان الا الذی بعدہ شرمنہ)

۳۱۔ اخرج الطبرانی بسند صحیح عن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم امس خیر من الیوم و الیوم خیر من غدو کذلک حتی تقوم الساعۃ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کل گزشتہ آج سے بہتر ہے اور آج کل سے اور قیامت قائم ہونے تک اسی طرح ہوتا رہے گا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۹۹" الاحلی من السکر۔ (مجمع الزوائد باب فیما مضی من الزمان الخ بیروت ۷/ ۲۸۶)

جوتا پہن کر نماز پڑھنے کے بارے میں دو حدیثیں :

۳۲۔ اخرج الائمۃ احمد و الشیخان و الترمذی و النسائی عن سعید بن یزید سألت انسا اکان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یصلی فی نعلیہ قال نعم۔

سعید بن یزید رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نعلین اقدس ہی میں نماز ادا فرماتے تھے فرمایا ہاں۔ (مولف) (زمانہ رسالت میں جوتا پہن کر نماز پڑھنے کا رواج تھا اور وہ جوتے نرم و نازک اور نماز کے لئے مخصوص ہوتے تھے۔ مولف) (بخاری اول، ص ۵۶، باب الصلاۃ فی النعال)

۳۳۔ اخرج ابوداؤد و الحاکم و ابن حبان و البیھقی باسناد صحیح و

Marfat.com

الطبرانی فی الکبیر علی نزاع فی صحته عن شداد بن اوس البزار بسند ضعیف عن انس مرفوعاً و هذا حدیث الاوّل خالفوا الیهود (وفی روایة النصاریٰ) فانهم لایصلون فی نعالهم و لاخفافهم۔

یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرو کیونکہ وہ لوگ نہ جوتوں میں نماز پڑھتے ہیں نہ موزوں میں۔ (مولف)"فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۱۰۳" الاحلی من السکر۔(ابوداؤدداول، ص ۹۵، باب الصلاۃ فی النعل)

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بکمال رافت ورحمت اور تواضع وتالیف کفار کی دعوت قبول فرمائی۔

۳۴۔الامام احمد عن انس رضی الله تعالی عنه ان یهودیا دعا النبی صلی الله تعالی علیه وسلم الی خبز شعیر واهالة سنخة فاجابه۔

ایک یہودی نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو کی روٹی اور چربی کی دعوت دی تو حضور نے قبول فرمائی۔(مولف)"فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۱۰۴"۔الاحلی من السکر(مسند احمد، ص ۲۷۴، ج ۴)

جب تک نجاست کا یقین نہ ہو تو کفار کا برتن استعمال کرنا ناجائز نہیں اس پر چند حدیثیں :

۳۵۔احمد فی المسند و ابوداؤد فی السنن عن جابر رضی الله تعالی عنه قال کنا نغزو مع رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فنصیب من آنیة المشرکین و اسقیتهم و نستمتع بها فلایعیب ذلك علینا (علیهم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ میں جاتے تو مشرکوں کے برتن اور مشک کی ضرورت پڑتی اور ان سے ہم کام نکالتے تو حضور اس کو ہم پر معیوب نہیں رکھتے (مولف)(ابوداؤد دوم، ص ۵۳۶۔ باب فی استعمال آنیة اهل الکتاب)

۳۶۔الشیخان فی حدیث طویل عن عمران بن حسین رضی الله تعالی عنه و عن جمیع الصحابة ان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم و اصحابه توضؤوا من مزادة امرأة مشرکة۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے ایک مشرکہ عورت کے مشکیزہ کے پانی سے وضو فرمایا۔ یعنی جب کسی پانی کے ناپاک ہونے کا یقین نہ ہو تو اس سے وضو جائز ہے۔

Marfat.com

(مولف)(الطریقة المحمدیه الباب الثالث لاہور ۳۰۹/۲)

۳۷۔ الشافعی و عبدالرزاق وغیرھما عن سفین بن عینیة عن زید بن اسلم عن ابیه ان عمر رضی الله تعالیٰ عنه توضأ من مأء فی جرة النصرانیة۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نصرانیہ کے گھڑے کے پانی سے وضو فرمایا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۱۰۵ الاحلی من السکر (الطریقة المحمدیه الباب الثالث لاہور ۳۰۹/۲)

اتباع سنت کی تاکید پر ایک حدیث :

۳۸۔قال علیه الصلوة والسلام علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر لازم ہے میری سنت کی اور میرے بعد خلفاء راشدین کی سنت کی پیروی (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۱۱۳" الاحلی من السکر (ترمذی دوم، ص ۹۶، باب الاخذ بالسنة و اجتناب البدعة)

کافروں کا برتن دھونے کے بعد استعمال کرنے میں حرج نہیں اس مضمون پر چار حدیثیں۔

۳۹۔ احمد و الشیخان و ابوداؤ و الترمذی وغیرھم عن ابی ثعلبة رضی الله تعالی عنه قال قلت یا رسول الله انا بارض قوم اهل الکتاب افنأکل فی آنیتهم قال و ان وجدتم غیرها فلا تأکلوا فیها و ان لم تجدوا فاغسلوها و کلوا فیها۔

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ہم اہل کتاب کی سرزمین میں ہوتے ہیں کیا ان کے برتن میں کھائیں فرمایا اگر دوسرے برتن ملیں تو ان میں کھاؤ ورنہ ان برتنوں کو دھونے کے بعد کھاؤ (مولف) (ترمذی اول، ص ۲۸۴، باب ماجأ فی الانتفاع بأنیة المشرکین)

۴۰۔ و فی لفظ ابی داؤد انهم یأکلون لحم الخنزیر و یشربون الخمر فکیف نصنع بآنیتهم و قدورهم. الحدیث۔

ابوداؤد کا لفظ یہ ہے کہ وہ لوگ خنزیر کا گوشت کھاتے اور شراب پیتے ہیں تو ان کے برتن اور ہانڈیاں کیسے استعمال کریں۔ (مولف)(ابوداؤد دوم، ص ۵۳۷، باب فی استعمال آنیة اهل الکتاب)

۴۱۔ و فی احدیٰ روایتی ابی عیسیٰ سئل رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم عن قدور المجوس فقال انقوها غسلاً و اطبخوا فیها۔

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے مجوسیوں کی ہانڈیوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ ان کو خوب دھو کر پاک کرنے کے بعد ان میں پکاؤ۔ (مولف) (ترمذی اول، ص ۲۸۴۔ باب ماجأ فی الانتفاع بآنیة المشرکین)

۴۲۔ و عند احمد عن ابن عمر ان ابا ثعلبة رضی الله تعالی عنهم سأل رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم افتنا فی آنیة المجوس اذا اضطررنا الیها قال اذا اضطررتم الیها فاغسلوها بالماء و اطبخوا فیها۔

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے مجوسیوں کے برتنوں کے بارے میں فتویٰ پوچھا کہ جب ان برتنوں کی شدید ضرورت محسوس کریں تو کیا کریں فرمایا جب زیادہ ہی مضطرب ہو جاؤ تو ان برتنوں کو پانی سے دھو لینے کے بعد پکاؤ۔ (مولف) (مسند احمد، ص ۳۸۲، ص ۲) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۱۱۳" الاحلی من السکر۔

دین میں شرعاً آسانی مطلوب ہے اور غلو سخت ممنوع و مردود، اس پر چند احادیث کریمہ۔

۴۳۔ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الدین یسر ولن یشاد الدین احد الاغلبه فسدوا و قاربوا و ابشروا. الحدیث. اخرجه البخاری و النسائی عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه۔

بیشک دین، سہل ہے اور دین پر کوئی غلبہ حاصل نہ کر سکے گا تو تم راستی و میانہ روی اختیار کرو اور خوشخبری دو۔ (مولف) (بخاری شریف اول، ص ۱۰، باب الدین یسر)

۴۴۔ و صدره عند البیهقی فی شعب الایمان بلفظ ان الدین یسر لن یغالب الدین احد الاغلبه۔

دین سہل ہے اور دین پر ہرگز کوئی غلبہ نہ پائے گا۔ (مولف) (شعب الایمان القصد فی العبادة بیروت ۳/ ۴۰۱)

۴۵۔ و اخرج احمد و النسائی و ابن ماجة و الحاکم باسناد صحیح عن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم ایاکم و الغلو فی الدین فانما هلك من کان قبلکم بالغلو فی الدین۔

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دین میں غلو کرنے سے اجتناب کرو کیونکہ تمہارے اگلے دین میں غلو کے سبب سے ہ ک ہو گئے۔ (مولف) (ابن ماجہ دوم ص ۲۲۴۔ باب قدر

Marfat.com

حصی الرمی)

۴۶۔ و اخرج احمد برجال الصحیح والبیهقی فی الشعب و ابن سعد فی الطبقات عن ابن الادرع رضی الله تعالی عنه عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم انکم لن تدرکوا هذا الامر بالمغالبة۔

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہرگز تم اس امر کو غلبہ سے نہیں پاسکو گے۔ (مولف) (کنزالعمال، ص ۲۲، ج ۳)

۴۷۔ و اخرج احمد فی المسند و البخاری فی الادب المفرد و الطبرانی فی الکبیر بسند حسن عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم احب الدین الی الله الحنیفیة السمحة۔

یعنی فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب تر وہ دین ہے جو ہر باطل سے جدا اور نرم و سہل ہے۔ یعنی دین اسلام۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۱۰، باب الدین یسر الخ)

۴۸۔ و اخرج ایضا هولآء فیها بسند جید عن محجن بن الادرع الاسلمی و الطبرانی ایضاً فی الکبیر عن عمران بن حصین و فی الاوسط و ابن عدی و الضیاء و ابن عبدالبر فی العلم عن انس عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خیر دینکم ایسره۔

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ تمہاری دینی چیزوں میں بہتر وہ ہے جو سہل تر ہو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۱۱۹" الاحلی من السکر۔ (کنزالعمال، ص ۲۳، ج ۳)

۴۹۔ واخرج ابوالقاسم بن بشران فی امالیه عن امیر المومنین عمر رضی الله تعالی عنه عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم ایاکم و التعمق فی الدین فان الله قد جعله سهلاً . الحدیث۔

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ دین کی گہرائی میں جانے سے بہت بچو کیونکہ بیشک اللہ نے دین سہل بنایا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۱۱۹" الاحلی من السکر۔ (کنزالعمال، ص ۲۲، ج ۳)

کھانے کی چیزوں سے متعلق ایک حدیث :

۵۰۔ رزین عن بعض الرواة و انی سمعت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یقول لها مااخذت فی بطونها و مابقی فهو لنا طهور۔

Marfat.com

رزین نے بعض راویوں سے نقل کیااور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کھانے کی وہ چیز جو تمہارے پیٹ میں ہے اس پر کوئی مواخذہ نہیں اور جو باقی ہے تو وہ پاک ہے۔ (مولف) (مشکوٰۃ ۱/ ۵۱ باب احکام المیاہ)

دہ در دہ حوض کتا کے چاٹنے سے ناپاک نہیں ہوتا ہے :

۵۱۔ و اخرج الامام الشافعی عن عمر و بن دینار ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ ورد حوض مجنۃ فقیل انما ولغ الکلب آنفا فقال انما ولغ بلسانہ فشرب و توضأ۔

عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ ایک ڈھکے ہوئے حوض کے پاس تشریف لائے تو ان سے کہا گیا کہ ابھی ابھی کتے نے چاٹا ہے تو فرمایا کہ کتا نے زبان سے چاٹا ہے پھر انہوں نے وہی پانی پیا اور اسی سے وضو فرمایا۔ (مولف) (حوض بڑا تھا یا پھر یہ کہ حضرت عمر درندہ کے جھوٹے کو طاہر سمجھتے تھے (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۱۲۳" الاحلی من السکر۔ (مصنف عبدالرزاق باب الماء ترده الکلاب بیروت ۱/ ۷۶)

مدارات و محبت کے بارے میں دو حدیث جلیل :

۵۲۔ عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بعثت بمداراۃ الناس . الطبرانی فی الکبیر عن جابر۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں لوگوں کی دلجوئی اور مدارات کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔ (مولف) (کنز العمال، ص ۲۳۲، ج ۳)

۵۳۔ وقال صلی اللہ تعالی علیہ وسلم راس العقل بعد الایمان باللہ التحبب الی الناس. الطبرانی فی الاوسط عن علی و البزار فی المسند عن ابی ہریرۃ و الشیرازی فی الالقاب عن انس و البیہقی فی الشعب عنہم جمیعاً رضی اللہ تعالی عنہم۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان باللہ کے بعد عقل مندی یہ ہے کہ لوگوں سے محبت کی جائے۔ (مولف) (کنز العمال، ص ۵، ج ۳) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۱۲۶" الاحلی من السکر۔

معصیت میں کسی کی اطاعت نہیں ہوتی حدیث میں ہے :

۵۴۔ قال صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لاطاعۃ لاحد فی معصیۃ اللہ و انما الطاعۃ

Marfat.com

فی المعروف. الشیخان و ابو داؤد و النسائی عن علی کرم الله تعالی وجهه (ونحو
احمد و الحاکم بسند صحیح عن عمران بن حصین و عن عمر و بن الحکم الغفاری
رضی الله تعالےٰ عنهم)

ناجائزبات میں کسی کی اطاعت نہیں ہاں اطاعت تواچھائیوں میں ہے۔(مولف) (مسلم دوم، ص ۱۲۵، باب وجوب اطاعة الامراء الخ)

۵۵۔قال صلی الله تعالی علیه وسلم لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق. احمد الامام و محمد الحاکم عن عمران والحکم بن عمرو الغفاری رضی الله تعالےٰ عنه۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کے خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں ہے۔(مولف)"فتاوی رضویہ،ج ۲، ص ۱۲۷"الاحلی من السکر۔(هذا باب فی الترمذی الثانی، ص ۳۰۰) (مشکوۃ،دوم ص ۳۲۱، کتاب الامارة و القضاء الفصل الثانی)

حالات زمانہ کی تبدیلی اور انسانی عمل کے بارے میں ایک حدیث :

۵۶۔حدیث میں آیا، انکم فی زمان من ترك منکم عشر ما امر به هلك ثم یأتی زمان من عمل منهم بعشر ماامر به نجا. اخرجه الترمذی و غیره عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم۔

(اے صحابیو) تم ایسے زمانہ میں ہو کہ تم میں کوئی مامور بہ کا دسواں حصہ ترک کردے تو ہلاک ہو جائے پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان میں کوئی مامور بہ کا دسواں حصہ عمل کرے گا تو نجات پاجائے گا۔(مولف) (ترمذی دوم، ص ۵۲۔ابواب الفتن)

شبہ کی چیزوں سے بچنا حفاظت دین و آبرو کے برابر ہے حدیث میں ہے :

۵۸۔ قوله صلی الله تعالی علیه وسلم من اتقی الشبهات فقد استبرء لدینه و عرضه۔

جو شبہات سے بچے اس نے اپنے دین و آبرو کی حفاظت کرلی۔(مولف)"فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۱۴۱" الاحلی من السکر۔(مسلم دوم، ص ۲۸،باب اخذ الحلال و ترك الشبهات)

ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر کیا کیا حرام ہے :

۵۹۔ لابی داؤد و ابن ماجة عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم کل المسلم علی المسلم حرام ماله و عرضه و دمه حسب امرئ من الشر ان یحتقر اخاه المسلم

Marfat.com

مسلمان کا سب کچھ دوسرے مسلمان پر حرام ہے اس کا مال اس کی آبرو اس کا خون ، آدمی کے شر و بد ہونے کو یہ کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۱۴۱" الاحلی من السکر۔ (ابوداؤد دوم، ص ۶۶۹۔ باب فی الغیبة)

حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب کسی صحابی کو کسی امور پر مقرر فرماتے تو آسانیاں اور خوشخبری دینے کی تاکید فرماتے :

۶۰۔ لمسلم و ابی داؤد عن ابی موسیٰ الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه کان صلی الله تعالی علیه وسلم اذا بعث احد امن اصحابه فی بعض امر قال بشروا ولاتنفروا و یسرو او لاتعسروا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب کسی صحابی کو کسی کام کے لئے بھیجتے تو فرماتے کہ خوشخبری دو نفرت نہ ڈالو اور آسانی کرو دقت میں نہ ڈالو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۱۴۲" الاحلی من السکر۔ (مسلم دوم، ص ۸۲۔ باب تامیر الامام الامراء علی البعوث الخ)

شیطانی باتیں کس طرح پھیلتی ہیں اس پر ایک حدیث :

۶۱۔ مسلم فی مقدمة الصحیح عن عامر بن عبدة قال قال عبدالله ان الشیطن لیتمثل فی صورة الرجل فیأتی القوم فیحلثهم بالحدیث من الکذب فیتفرقون فیقول الرجل منهم سمعت رجلاً اعرف وجهه ولاادری ماسمه یحدث۔

شیطان آدمی کی شکل بن کر لوگوں میں جھوٹی بات مشہور کر دیتا ہے سننے والا اوروں سے بیان کرتا اور کہتا ہے مجھ سے ایک شخص نے ذکر کیا جس کی صورت پہچانتا ہوں نام نہیں جانتا۔ "فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۱۰۰" الاحلی من السکر۔ (مسلم اول، ص ۱۰، باب النهی عن الروایة الخ)

جب کہیں دعوت میں جائے تو کھانے پینے کے بارے میں سوال نہ کرے :

۶۲۔ اخرج الحاکم فی المستدرك و الطبرانی فی الاوسط و البیهقی فی الشعب باسناد لابأس به عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم اذا دخل احدکم علی اخیه المسلم فاطعمه من طعامه فلیأکل و لایسأل عنه و ان سقاه من شرابه فلیشرب و لایسأل عنه۔

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے مروی جب تم میں کوئی اپنے بھائی مسلمان کے یہاں جائے اور وہ اسے اپنے کھانے میں سے کھلائے تو کھالے اور کچھ نہ پوچھے اور اپنے پینے کی

Marfat.com

چیز سے پلائے تو پی لے اور کچھ دریافت نہ کرے۔(شعب الایمان باب فی المطاعم بیروت ۵/ ۶۷)

ایک حوض سے متعلق عمر فاروق کا فرمان :

۶۳۔ مالك فی مؤطاه عن یحییٰ بن عبدالرحمن ان عمر رضی الله تعالی عنه خرج فی رکب فیهم عمرو بن العاص رضی الله تعالی عنه حتی وردوا حوضاً فقال یا صاحب الحوض هل ترد حوضك السباع فقال عمر بن الخطاب یا صاحب الحوض لاتخبرنا فانا نرد علی السباع و ترد علینا۔

امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ ایک حوض پر گزرے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ ساتھ تھے حوض والے سے پوچھنے لگے کیا تیرے حوض میں درندے بھی پانی پیتے ہیں امیر المومنین نے فرمایا اے حوض والے ہمیں نہ بتا کیونکہ ہم درندوں کی جگہ جاتے ہیں اور وہ ہماری جگہ آتے ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۱۲۰" الاحلی من السکر۔ (مؤطا مالک، ص ۸۔ الطهور للوضوء)

آسانی اور خوشخبری دینے کے بارے میں ایک حدیث :

۶۴۔احمدو البخاری و مسلم و النسائی عن انس رضی الله تعالی عنه مرفوعا یسروا و لا تعسروا و بشروا ولا تنفروا۔

نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں آسانی کرو اور دقت میں نہ ڈالو اور خوشی دو اور نفرت نہ دلاؤ۔ (بخاری اول، ص ۱۶۔ باب ما کان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم یتخولهم الخ)

رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بعثت آسانیوں کے لئے ہوئی ہے حدیث میں ہے :

۶۵۔ احمد و الستة ماخلا مسلماً عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم انما بعثتم میسرین و لم تبعثوا معسرین۔

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تم آسانی کرنے والے بھیجے گئے ہو نہ دشواری میں ڈالنے والے۔ (بخاری دوم، ص ۹۰۵۔ باب قول النبی صلی الله تعالی علیه وسلم یسروا ولا تعسروا)

دین حنیف اور اتباع سنت پر ایک حدیث :

۶۶۔ الخطیب فی التاریخ عن جابر رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم بعثت بالحنیفیة السمحة و من خالف سنتی فلیس منی۔

Marfat.com

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں نرم شریعت ہر باطل سے کنارہ کرنے والی لے کر بھیجا گیا جو میرے طریقے کا خلاف کرے میرے گروہ سے نہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۱۴۲" الاحلی من السکر۔(کنزالعمال، ص ۱۵۹، ج ۱)

طعن و تشنیع منع ہے :

۶۷۔ احمد و مسلم و ابو داؤد عن ابن مسعود رضی الله تعالی عنه عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم هلك المتنطعون۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہلاک ہوئے غلو و تشدد والے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۱۴۲" الاحلی من السکر۔(ابوداؤد دوم، ص ۲۳۵۔ باب فی لزوم السنة)

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد دوم

حالت حیض میں بیوی سے صحبت کرنے سے صدقہ دینے کے بارے میں چند احادیث کریمہ :

۶۸۔ سنن دارمی وابوداؤد وترمذی وابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں **اذا وقع الرجل باھلہ وھی حائض فلیتصدق نصف دینار۔**

جب آدمی اپنی عورت سے حالت حیض میں صحبت کرے تو چاہئے کہ نصف دینار صدقہ دے۔(ابوداؤد اول، ص ۳۵۔باب فی ایتان الحائض)

۶۹۔ سنن نسائی وابن ماجہ میں انہیں سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا **یتصدق بدینار او نصف دینار۔**

ایک یا نصف دینار تصدق کرے۔(ابن ماجہ، ص ۴۷۔ باب فی کفارۃ من اتی حائضا)

۷۰۔ مسند احمد ودارمی وترمذی میں انہیں سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا **اذا کان دما احمر فدینار و اذا کان اصفر فنصف دینار۔**

جب سرخ خون ہو تو ایک دینار اور زرد ہو تو آدھا۔(ترمذی اول، ص ۳۵۔ باب ماجاء فی الکفارۃ فی ذلک)

۷۱۔ طبرانی نے معجم کبیر اور حاکم نے بافادۂ تصحیح انہیں سے یوں روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا **من اتی امرأتہ فی حیضھا فلیتصدق بدینار و من اتاھا وقد ادبر الدم عنھا و لم تغسل فنصف دینار۔**

جس نے اپنی عورت سے حیض میں صحبت کی وہ ایک اشرفی تصدق کرے اور اگر خون بند ہو چکا اور ابھی نہائی نہ تھی تو آدھی۔(معجم کبیر طبرانی بیروت ۱۱/ ۴۰۲)

۷۲۔ مسند میں انہیں سے یوں ہے۔ **تصدق بدینار فان لم تجد دینارا فنصف دینار۔**

ایک اشرفی صدقہ کرو اور نہ ہو سکے تو آدھی۔" فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۹"۔(کنز العمال، ج ۲۱،

Marfat.com

ص ۲۵۲_۲۵۳)

ہاتھی دانت کا گھگھا کرنا جائز ہے :

۷۳۔اخرج البیھقی عن بقیة بن عسر و بن خالد عن قتادة عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یمتشط بمشط من عاج

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عاج (ہاتھی دانت) کا گنگھا کرتے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۴۲"۔(السنن الکبریٰ للبیھقی باب المنع من الادھان الخ بیروت ۱/ ۲۶)

گھی میں اگر چوہا گر جائے تو اس کے پاک کرنے کے طریقہ پر ایک حدیث :

۷۴۔ احمد و ابو داؤد ابو ہریرہ اور دارمی عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا وقعت الفارة فی السمن فان کان جامدا فالقوھا ماحولھا۔

اگر جمے ہوئے گھی میں چوہا گر جائے تو چوہا اور اس کے آس پاس کا گھی نکال کر پھینک دو۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۱۶۳"۔(ابوداؤد دوم، ص ۵۳ ۷، باب فی الفارة تقع فی السمن)

وضو کا بقیہ پانی کھڑے ہو کر پینا چاہئے۔

۷۵۔ جامع ترمذی میں سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ سے مروی کہ انہوں نے کھڑے ہو کر بقیہ وضو پیا پھر فرمایا احببت ان اریکم کیف کان طھور رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم

میں نے چاہا کہ تمہیں دکھادوں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ وضو کیوں کر تھا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۱۶۴"۔(ترمذی اول، ص ۷ ا۔ باب فی وضوء النبی صلی الله تعالی علیه وسلم کیف کان)

پانی سے استنجاء کرنا افضل ہے۔ مگر حضور نے امت پر سنت ہونے کے خوف سے اسے کبھی ترک بھی فرمایا ہے :

۷۶۔ ابو داؤد و ابن ماجة بسند حسن عن ام المومنین عائشة رضی الله تعالی عنھا قالت بال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فقام عمر خلفه بکوز من ماء فقال ماھذا یا عمر قال ماء تتوضوء به قال ما امرت کلما بلت ان اتوضاء و لو فعلت لکانت سنة۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

نے پیشاب فرمایا امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ پانی لے کر کھڑے ہوئے فرمایا کیا ہے عرض کی استنجے کے لئے پانی فرمایا مجھ پر واجب نہیں کیا گیا کہ ہر بار پیشاب کے بعد پانی سے طہارت کروں۔ اور اگر ایسا کروں تو سنت ہو جائے۔ (مولف) (یہاں پر وضو سے مراد پانی سے استنجا کرنا ہے۔ منہ) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۱۶۶"۔ (ابوداؤد اول، ص ۷، باب فی الاستبراء)

ہڈی سے استنجا کرنا منع ہے کہ وہ جنوں کی خوراک ہے حدیث میں ہے :

۷۷۔ قوم جن کے وفد جو بارگاہ اقدس حضور پر نور سید العلمین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور اپنے اور اپنے جانوروں کے لئے خوراک طلب کی ان سے ارشاد ہوا **لکم کل عظم ذکر اسم اللہ علیہ یقع فی ایدیکم اوفر مایکون لحماً و کل بعرۃ علف لدوابکم۔**

تمہارے لئے ہر ہڈی ہے جس پر اللہ عزوجل کا نام پاک لیا جائے یعنی حلال مذکی جانور کی ہڈی ہو وہ تمہارے ہاتھ میں اس حال پر ہو گی جیسی اس وقت تھی جب اس پر گوشت پورا اور کامل تھا (یعنی گوشت چھڑائی ہوئی ہڈی تمہیں، مع گوشت ملے گی) اور ہر مینگنی تمہارے چوپاؤں کے لئے چارہ ہے۔ پھر انسانوں سے ارشاد ہوا **فلا تستنجوا بھما فانھما طعام اخوانکم۔** ہڈی اور مینگنی سے استنجاء نہ کرو کہ وہ تمہارے بھائیوں کی خوراک ہے۔ رواہ مسلم فی صحیحہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۱۷۰" (کنزالعمال، ص ۲۱۱، ج ۹)

پیشاب کی چھینٹوں سے احتراز نہیں کرنے سے عذاب قبر ہوتا ہے حدیث پاک میں ہے۔

۷۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں **تنزھوا من البول فان عامۃ عذاب القبر منہ۔**

پیشاب سے بچو کہ اکثر عذاب قبر اسی سے ہے۔ رواہ الدار قطنی عن انس رضی اللہ تعالی عنہ بسند صالح، و للحاکم بلفظ استنزھوا و قال صحیح علی شرطھما۔ (کنزالعمال، ص ۲۰۶، ج ۹)

۷۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دو شخصوں پر عذاب قبر ہوتے دیکھا تو فرمایا۔ **کان احدھما لا یستتر من بولہ و کان الآخر یمشی بالنمیمۃ۔**

ان میں ایک تو پیشاب سے آڑ نہ کرتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا۔ رواہ الستۃ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (بخاری دوم، ص ۸۹۴، باب النمیمۃ من الکبائر)

بے عذر شرعی ستر دیکھنا دکھانا حرام ہے :

Marfat.com

۸۰۔حدیث میں ہے لعن اللہ الناظر و المنظور الیہ۔

جو (ستر) دیکھے اس پر بھی لعنت اور دکھائے اس پر بھی لعنت۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۱۷۱" (مشکوۃ ۲/ ۲۷۰ باب النظر الی المخطوبة)

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا منع ہے اس پر چند حدیثیں :

۸۱۔امام احمد و ترمذی و نسائی اور ابن حبان صحیح میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے راوی من حدثکم ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کان یبول قائما فلا تصدقوہ ما کان یبول الا قاعداً۔

جو تم سے کہے کہ حضور اقدس اطہر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب فرماتے اسے سچا نہ جاننا حضور پیشاب نہ فرماتے تھے مگر بیٹھ کر۔ (ترمذی اول، ص ۹، باب النھی عن البول قائما)

۸۲۔یہی حدیث صحیح ابو عوانہ و مستدرک حاکم میں ان لفظوں سے ہے۔ مابال قائماً منذ انزل علیہ القرآن۔

جب سے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر قرآن مجید اترا کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہ فرمایا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۱۷۲"۔ (المستدرک للحاکم البول قائما و قاعداً۔ ۱/ ۱۸۱ بیروت)

۸۳۔بزار اپنی مسند میں بسند صحیح بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلاث من الجفاء ان یبول الرجل قائما او یمسح جبھتہ قبل ان یفرغ من صلاتہ او ینفخ فی سجودہ۔

تین باتیں جفا و بے ادبی سے ہیں یہ کہ آدمی کھڑے ہو کر پیشاب کرے یا نماز میں اپنی پیشانی سے (مثلاً مٹی یا پسینہ) پونچھے یا سجدہ کرتے وقت (زمین پر مثلاً غبار صاف کرنے کو) پھونکے۔ (کنزالعمال صفحہ ۷ ا ج ۳)

۸۴۔ترمذی و ابن ماجہ و بیہقی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی قال رأنی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و انا ابول قائماً فقال یا عمر لاتبل قائماً فما بلت قائما بعد۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مجھے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا فرمایا اے عمر کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو اس دن سے میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا۔ (ابن ماجہ اوّل صفحہ ۲۶ باب فی البول قاعداً)

Marfat.com

۸۵۔ابن ماجہ و بیہقی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یبول الرجل قائماً۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔امام خاتم الحفاظ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔(ابن ماجہ صفحہ ۲۷ باب فی البول قاعداً)

حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے عذر کے سبب ایک مرتبہ کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا اس پر دو حدیثیں۔

۸۶۔حدیث حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سباطة قوم فبال قائماً۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر تشریف لے گئے اور وہاں کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا۔رواہ الشیخان۔"فتاوی رضویہ ج ۲ صفحہ ۱۷۳"(بخاری اول صفحہ ۳۵ باب البول قائماً و قاعداً)

۸۷۔حاکم و دار قطنی و بیہقی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بال قائماً من جرح۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (زانوئے مبارک میں) زخم کے باعث کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا۔ (مولف) (کسی عذر کے باعث کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں حرج نہیں ہے ورنہ بے عذر شرعی کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز نہیں بلکہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا نصاریٰ کا طریقہ ہے۔ مولف)"فتاوی رضویہ ج ۲ صفحہ ۱۷۴"(المستدرک علی الصحیحین البول قائماً و قاعداً ۱/ ۱۸۲ بیروت)

نماز پنجگانہ اور روزہ رمضان کے بارے میں ایک طویل حدیث پاک :

۸۸۔ نقل الامام الفقیه ابو اللیث السمرقندی رحمه الله تعالیٰ فی تنبیه الغافلین عن کعب الاحبار رضی الله تعالیٰ عنه قال قرأت فی بعض ما انزل الله تعالیٰ علی موسیٰ علیه الصلاة و السلام یا موسیٰ رکعتان یصلیهما احمد و امته و هی صلاة الغداة من یصلیهما غفرت له ما اصاب من الذنوب من لیله ویومه ذلك و یکون فی ذمتی یا موسیٰ اربع رکعات یصلیها احمد و امته وهی صلاة الظهر اعطیهم باول رکعة منها المغفرة و بالثانیة اثقل میزانهم و بالثالثة اوکل علیهم الملئکة یسبحون و یستغفرون لهم و بالرابعة افتح لهم ابواب السماء و یشرفن علیهم الحور العین یا

Marfat.com

موسیٰ اربع رکعات یصلیها احمد و امته وهی صلاة العصر فلا یبقی ملك فی السموات والارض الاّ استغفر لهم و من استغفر له الملئکة لم اعذبه یا موسیٰ ثلث رکعات یصلیها احمد و امته حین تغرب الشمس افتح لهم ابواب السماء لا یسألون من حاجة الا قضیتها لهم یا موسیٰ اربع رکعات یصلیها احمد و امته حین یغیب الشفق هی خیر لهم من الدنیا و مافیها یخرجون من ذنوبهم کیوم ولدتهم امهم یا موسی یتوضوء احمد و امته کما امرتهم اعطیهم بکل قطرة تقطر من الماء جنة عرضها کعرض السماء و الارض یا موسیٰ یصوم احمد و امته شهرا فی کل سنة وهو شهر رمضان اعطیهم بصیام کل یوم مدینة فی الجنة و اعطیهم بکل خیر یعملون فیه من التطوع اجر فریضة و اجعل فیه لیلة القدر من استغفر منهم مرة واحدة نادما صادقا من قلبه ان مات من لیله او شهره اعطیته اجر ثلثین شهیدا یا موسیٰ ان فی امة محمد رجالا یقومون علی کل شرف یشهدون بشهادة ان لا اله الا الله فجزائهم بذلك جزاء الانبیاء علیهم الصلاة و السلام و رحمتی علیهم و اجبة و غضبی بعید منهم و لا احجب باب انتوبة عن واحد منهم ماداموا یشهدون ان لا اله الا الله۔

امام فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا میں نے توریت مقدس کے کسی مقام میں پڑھا اے موسیٰ فجر کی دو رکعتیں احمد اور اس کی امت ادا کرے گی جو انہیں پڑھے گا اس دن رات کے سارے گناہ بخش دوں گا اور وہ میرے ذمہ میں ہوگا۔ اے موسیٰ ظہر کی چار رکعتیں احمد اور اس کی امت پڑھے گی انہیں پہلی رکعت کے عوض بخش دوں گا اور دوسری کے بدلے ان کا پلہ بھاری کر دوں گا اور تیسری کے عوض فرشتے موکل کر دوں گا کہ تسبیح کریں گے اور انکے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے اور چوتھی کے بدلے ان کے لئے آسمان کے دروازے کشادہ کر دوں گا بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ان پر مشتاقانہ نظر ڈالیں گی، اے موسیٰ عصر کی چار رکعتیں احمد اور ان کی امت ادا کرے گی تو ہفت آسمان و زمین میں کوئی فرشتہ باقی نہ بچے گا سب ہی ان کی مغفرت چاہیں گے میں اسے ہرگز عذاب نہ دوں گا۔ اے موسیٰ مغرب کی تین رکعت ہیں انہیں احمد اور اس کی امت پڑھے گی آسمان کے سارے دروازے ان کے لئے کھول دوں گا جس حاجت کا سوال کریں گے اسے پورا ہی کر دوں گا۔ اے موسیٰ شفق ڈوب جانے کے وقت یعنی عشاء کی چار رکعتیں ہیں پڑھیں گے انہیں احمد اور اس کی

Marfat.com

امت وہ دنیا و مافیہا سے ان کیلئے بہتر ہیں وہ انہیں گناہوں سے ایسا نکال دیں گی جیسی اپنی ماؤں کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔ اے موسیٰ وضو کرے گا احمد اور اس کی امت جیسا کہ میرا حکم ہے میں انہیں عطا فرماؤں گا ہر قطرہ کے عوض کہ آسمان سے ٹپکے ایک جنت جس کا عرض آسمان و زمین کی چوڑائی کے برابر ہوگا۔ اے موسیٰ ایک مہینے کے سالانہ روزے رکھے گا احمد اور اس کی امت اور وہ ماہ رمضان ہے میں عطا فرماؤں گا ہر روز ان کے روزوں کے عوض ایک شہر جنت میں اور عطا کروں گا اس میں نفل کے عوض فرض کا ثواب اور اس میں لیلۃ القدر کروں گا جو اس مہینے میں شرماری و صدق قلب سے ایک بار استغفار کرے گا اگر اسی شب یا اس مہینے بھر میں مر گیا اسے تیس شہیدوں کا ثواب عطا فرماؤں گا اے موسیٰ امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کچھ ایسے مرد ہیں کہ ہر شرف پر قائم ہیں لا الہ الا اللہ کی شہادت دیتے ہیں تو ان کی جزاء اس کے عوض انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا ثواب ہے اور میری رحمت ان پر واجب اور میرا غضب ان سے دور اور ان میں سے کسی پر باب توبہ بند نہ کروں گا جب تک وہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتے رہیں گے۔ (ترجمہ من حاشیہ الکتاب) "فتاوی رضویہ ج ۲ صفحہ ۱۹۷۔۱۹۸"۔ (تنبیہ الغافلین باب فضل امۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیروت صفحہ ۴۰۴)

نماز دین اسلام کی دلیل خیر ہے حدیث میں ہے :

۸۹۔ فی الحدیث عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاخیر فی دین لا صلاۃ فیہ۔

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مذہب میں بھلائی نہیں جس میں نماز نہیں ہے۔

(مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲ صفحہ ۱۹۵" (ابوداؤد ۲/ ۷۲ باب ماجأ فی خبر الطائف)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیت میں آٹھ چیزوں پر مشتمل ایک حدیث جلیل :

۹۰۔ ابن جریرو ابویعلی و البزار عن ابی ہریرۃ و البیہقی عنہ و عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما (فیہ قولہ عزوجل لنبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین ذکر ما اعطی الانبیأ السابقین علیہم الصلاۃ و التسلیم من الفضائل) اعطیتک ثمانیۃ اسہم الاسلام و الہجرۃ و الجہاد و الصلاۃ و الصدقۃ و صوم رمضان و الامر بالمعروف و النہی عن المنکر۔

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی (اس میں یہ ہے کہ جب انبیاء سابقین علیہم الصلاۃ والسلام کے فضائل و مناقب کا ذکر اللہ عزوجل نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا) تو فرمایا کہ میں نے تم کو آٹھ حصے عطا فرمائے۔ اسلام اور ہجرت و جہاد اور نماز و صدقہ اور رمضان کے

Marfat.com

روزے و امر بالمعروف اور نہی عن المنکر۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲ صفحہ ۱۹۶" (شرح الزرقانی علی المواھب المقصد الخامس فی المعراج و الاسراء۔ لعامرہ مصر۔ ۶/ ۱۲۰۔۱۲۱)

ارکان وضو ادا کرنے کے بعد حضور کے فرمان پر مشتمل ایک حدیث :

۹۱۔ قال صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ھذا وضوئی و وضوء الانبیاء من قبلی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ میرا وضو اور انبیاء سابقین علیہم الصلاۃ والسلام کا وضو ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۱۹۸" (مشکوۃ ار ۴۷ باب سنن الوضوء)

نماز عشاء امت مرحومہ کی خصوصیت ہے اس پر چند حدیثیں :

۹۲۔ حدیث سیدنا معاذ الصحیح المار فی العشاء انکم فضلتم بھا علی سائر الامم۔

سیدنا معاذ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے کہ نماز عشاء کی وجہ سے تم تمام امتوں پر فضلیت والے ہو۔ (مولف) (ابوداؤد اول صفحہ ۶۱۔ باب وقت العشاء الاخرۃ)

۹۳۔ قال الامام السیوطی فی الباب المزبور اخرج البخاری عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اعتم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیلۃ بالعشاء حتی ابھار اللیل ثم خرج فصلی فلما قضی صلاتہ قال لمن حضرہ ابشروا ان من نعمۃ اللہ علیکم انہ لیس احد من الناس یصلی ھذہ الساعۃ غیرکم او قال ماصلی ھذہ الساعۃ احد غیر کم۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک رات عشاء کی نماز میں آدھی رات تک تاخیر فرمائی پھر تشریف لائے اور نماز پڑھی نماز پوری کرنے کے بعد فرمایا جو حاضر ہے اس کو بشارت دیدو کہ اللہ تعالیٰ کی تم پر یہ نعمت ہے کہ اس وقت تمہارے علاوہ کوئی دوسرا نماز نہیں پڑھ رہا ہے یا یہ فرمایا کہ اس وقت تمہارے علاوہ کسی نے نماز نہیں پڑھی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲ صفحہ ۱۹۹" (بخاری اول صفحہ ۸۰۔ باب فضل العشاء)

۹۴۔ قال (الامام السیوطی) رحمہ اللہ تعالیٰ و اخرج احمد و النسائی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اخر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلاۃ العشاء ثم خرج الی المسجد فاذا الناس ینتظرون الصلاۃ فقال اما انہ لیس من اھل ھذہ الادیان احد یذکر اللہ تعالیٰ ھذہ الساعۃ غیر کم۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے

Marfat.com

عشاء میں تاخیر فرمائی پھر جب مسجد میں تشریف لائے تولوگ نماز کا انتظار کررہے تھے فرمایا کے ان دین والوں میں تمہارے سوا کوئی اس وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کررہا ہے۔(مولف) (مسند احمد صفحہ ۶۵۴ ج ۱)

۹۵۔ للبخاری و مسلم عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما لیس احد من اهل الارض۔

بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما سے ہے کہ روئے زمین میں کوئی نہیں ہے۔ (مولف) (بخاری اول صفحہ ۸۱۔باب النوم قبل العشاء لمن غلب)

۹۶۔ زاد مسلم اللیلة ینتظر الصلاة غیر کم۔

مسلم نے اور زیادہ کیا کہ رات کو سوائے تمہارے کوئی نماز کا انتظار کررہا ہو۔ (مولف) (مسلم اول صفحہ ۲۲۹۔باب وقت العشاء و تاخیرها)

۹۷۔ ولهما عن ام المومنین رضی الله تعالی عنها و فیه ما ینتظرها احد من اهل الارض غیر کم۔

انہیں میں ہے کہ روئے زمین میں تمہارے علاوہ کوئی منتظر نماز نہیں ہے۔(مولف)"فتاوی رضویہ ج ۲ صفحہ ۲۰۰"(بخاری اول صفحہ ۸۱۔باب النوم قبل العشاء لمن غلب)

قرآن عظیم چھوٹی تقطیع میں لکھنا عظمت قرآن کے خلاف اور مکروہ ہے :

۹۸۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک شخص کے پاس قرآن مجید باریک لکھا ہوا دیکھا اسے مکروہ رکھا اور اس شخص کو مارا اور فرمایا عظموا کتاب الله۔

کتاب اللہ کی عظمت کرو۔ رواہ ابو عبیدہ فی فضائل القرآن۔

امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم مصحف کو چھوٹا بنانا مکروہ رکھتے۔ رواہ عنه عبد الرزاق فی مصنفه و بمعناه ابو عبیده فی فضائله۔"فتاوی رضویہ ج ۲ صفحہ ۱۹۲"

پہلے پچاس نمازیں فرض کی گئی تھیں اب ان میں سے پانچ باقی ہیں اور بنی اسرائیل پر دو نمازیں فرض ہوئی تھیں۔

۹۹۔ سنن نسائی شریف میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث معراج مبارک میں ارشاد فرماتے ہیں۔ ثم ردت الی خمس صلوات قال فارجع الی ربك فاسأله التخفیف فانه فرض علی بنی اسرائیل صلاتین فما قاموا بهما۔

Marfat.com

یعنی پھر پچاس نمازوں کی پانچ رہیں موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کی کہ حضور پھر جائیں اور اپنے رب سے تخفیف چاہیں کہ اس نے بنی اسرائیل پر دو نمازیں فرض فرمائی تھیں وہ انہیں بھی بجانہ لائے۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ صفحہ ۱۹۳" (نسائی اول صفحہ ۷۸۔ کتاب الصلاۃ فرض الصلاۃ الخ)

نماز عشاء کے سبب امت مرحومہ صاحب فضیلت ہے :

۱۰۰۔ ابن ابی شیبہ مصنف اور ابو داؤد و بیہقی سنن میں بسند حسن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء کی نسبت فرمایا۔ **اعتموا بهذه الصلاة فانكم قد فضلتم بها على سائر الامم و لم تصلها امة قبلكم .**

اس نماز کو دیر کر کے پڑھو کہ تم اس سے تمام امتوں پر فضلیت دیئے گئے ہو تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہ پڑھی۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ صفحہ ۱۹۴" (ابو داؤد اول صفحہ ۶۱۔ باب وقت العشاء الاخرة)

امت مرحومہ سے پہلے دو نبیوں نے نماز بجگانہ ادا کی ہیں :

۱۰۱۔ **اخرج ابن سعد ان ابراهيم و اسمٰعيل اتيا منىٰ فصليا الظهر و العصر و المغرب و العشاء و الصبح۔**

حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما الصلاۃ والتسلیم نے منیٰ میں پانچوں نمازیں پڑھیں۔ (شرح الزرقانی علی المواہب المقصد الرابع خصائص امته ۔ العامره مصر ۵/ ۴۲۶)

نماز عشاء حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاص طور سے عطا کی گئی ہے :

۱۰۲۔ امام اجل ابو جعفر طحاوی نے شرح معانی الاثار میں امام عبید اللہ بن محمد بن عائشہ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا۔ **اول من صلى العشاء الاخرة نبينا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔**

سب سے پہلے عشاء ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھی۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ صفحہ ۲۰۱"۔ (شرح معانی الاثار ۱/ ۱۰۴ باب الصلوة الوسطى)

اوقات نماز کی تعیین پر ایک حدیث مبارک :

۱۰۳۔ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ حدیث صحیح کہ جبرئیل امین علیہ الصلاۃ والسلام نے دو روز حضور کی امامت کی ایک دن پانچوں نمازیں لول وقت دوسرے دن آخر وقت پڑھیں پھر حضور پُر نور صلوٰات اللہ و تسلیمات علیہ سے عرض کی **هذا وقت الانبياء من قبلك۔**

Marfat.com

یہی وقت حضور سے پہلے انبیاء کے تھے۔رواہ ابو داؤد و سکت علیہ و الترمذی و حسنہ و احمد و ابن خزیمة و الدار قطنی و الحاکم و صححہ ابن عبدالبر و ابوبکر بن العربی۔(ابوداؤداول صفحہ ۵۶۔باب المواقیت)

نماز عشاء کی فضیلت پر ایک اور حدیث پاک :

۱۰۴۔امام فقیہ ابواللیث سمرقندی تنبیہ الغافلین میں بروایت سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ناقل کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا و اما صلاۃ العتمة فانها الصلاۃ التی صلاها المرسلون قبلی۔

نماز عشاء وہ نماز ہے کہ مجھ سے پہلے پیغمبروں نے پڑھی۔"فتاوی رضویہ ج ۲، ص : ۲۰۲"
(تنبیہ الغافلین بیروت صفحہ ۴۰۳)

۱۰۵۔کونسی نماز کس نبی نے پہلے پڑھی

اس پر وہ حدیث کہ امام اجل رافعی نے شرح مسند میں ذکر فرمائی کہ صبح آدم، ظہر داؤد، عصر سلیمان، مغرب یعقوب، عشاء یونس علیہم الصلاۃ والسلام سے ہے۔ذکرہ عنه الزرقانی فی شرح المواهب و الحلبی تماما فی الحلیة۔"فتاوی رضویہ ج ۲ صفحہ ۲۰۸"

خواب میں جمال جہاں آراء کی زیارت کرنا بیشک حضور ہی کا دیدار کرنا ہے کہ شیطان لعین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شبیہ اختیار نہیں کر سکتا۔

۱۰۶۔ حضور پُر نور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ فرماتے ہیں من رأنی فی المنام فقد رأنی فان الشیطن لایتمثل بی۔

جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھ ہی کو دیکھا کہ شیطان میری مثال بن کر نہیں آسکتا۔رواہ احمد و البخاری و الترمذی عن انس بن مالك رضی الله تعالی عنه"فتاوی رضویہ ج ۲ صفحہ ۲۲۳"(بخاری دوم صفحہ ۱۰۳۶باب من رأی النبی فی المنام) مسلم دوم ۲۴۲ کتاب الرؤیا)

۱۰۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من رأنی فقد رأیٔ الحق فان الشیطن لایتزیأبی۔

جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کو دیکھا کہ شیطان میری وضع نہ بنائے گا۔رواہ احمد و الشیخان عن ابی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه۔"فتاوی رضویہ ج ۲ صفحہ ۲۲۴"(بخاری دوم ۱۰۳۶۔ باب من رأی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی المنام)

Marfat.com

تعارف

جمان التاج فی بیان الصلوٰۃ قبل المعراج

(معراج سے پہلے نماز کا بیان)

۲۷ محرم الحرام ۱۳۱۶ھ کو سوال پیش ہوا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد نبوت قبل شب معراج جو دو وقتوں میں نماز پڑھتے تھے وہ کس طور پر ادا فرماتے تھے۔

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں فرمایا کہ :

شب اسراء سے پہلے دو وقت یعنی قبل طلوع شمس و قبل غروب کے نمازیں مقرر ہونے میں علماء کو خلاف ہے اور اصح یہ ہے کہ اس سے پہلے صرف قیام لیل کی فرضیت ثابت ہے باقی پر کوئی دلیل صریح قائم نہیں۔

تاہم اس قدر یقیناً معلوم ہے کہ معراج مبارک سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نمازیں پڑھتے تھے، اور احادیث اس بات میں بکثرت ہیں اور ان کی جمع و تلفیق کی حاجت نہیں بلکہ نماز شروع روز بعثت شریفہ سے مقرر و مشروع ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اول بار جس وقت وحی اتری اور نبوت کریمہ ظاہر ہوئی اسی وقت حضور نے بتعلیم جبریل امین علیہ الصلوٰۃ و التسلیم نماز پڑھی اور اسی دن بہ تعلیم اقدس حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پڑھی، دوسرے دن علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی نے حضور کے ساتھ پڑھی کہ ابھی سورۂ مزمل نازل بھی نہ ہوئی تھی تو ایمان کے بعد پہلی شریعت نماز ہے۔ (یعنی سب سے پہلا شرعی حکم)

بالجملہ یہ سوال ضرور متوجہ ہے کہ معراج سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کس طرح پڑھتے تھے۔

تو امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ :

ملاحظۂ آیات و احادیث سے ظاہر کہ وہ نماز اسی انداز کی تھی یعنی اس میں طہارت ثوب بھی تھی، وضو بھی تھا، استقبال قبلہ بھی تھا، تکبیر تحریمہ بھی تھی، قیام بھی تھا، قرأت بھی تھی،

Marfat.com

رکوع و سجود بھی تھے، جماعت بھی تھی، جہر بھی تھا۔

اس سے ظاہر ہوا کہ معراج سے پہلے دو رکعتیں اسی طرح کی تھیں جیسی اب ہیں۔

مگر بعض علماء فرماتے ہیں کہ معراج سے پہلے رکوع اصلاً نہ تھا نہ اس شریعت میں نہ اگلے شرائع میں۔ رکوع ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی امت مرحومہ کے خصائص سے ہے کہ بعد اسراء عطا ہوا بلکہ معراج مبارک کی صبح کو جو پہلی نماز ظہر پڑھی گئی اس تک رکوع نہ تھا اس کے بعد عصر میں اس کا حکم آیا اور حضور و صحابہ نے ادا فرمایا۔

غرضیکہ امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالے میں متعدد وجوہ سے ثابت کیا کہ نماز سابق و لاحق باہم یکساں و متوافق ہیں اور اس رسالۂ جلیلہ میں ۱۵ احادیث مبارکہ شامل ہیں۔

Marfat.com

احادیث

جمان التاج فی بیان الصلاۃ المعراج

نزول سورت قرآنیہ کی ترتیب پر ایک حدیث :

۱۰۸۔ روی ابن الضریس فی فضائل القرآن عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما فی حدیث ترتیب نزول السور قال کان اول مانزل من القرآن اقراء باسم ربك ثم ن (فذکر الحدیث. الی ان قال) ثم بنی اسرائیل ثم یونس ثم هود ثم یوسف ثم الحجر ثم الانعام ثم الصٰفت ثم لقمان ثم سبا ثم الزمر ثم حم المومن. الحدیث۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نزول سورت کی ترتیب والی حدیث میں فرمایا کہ سب سے پہلے قرآن سے جو نازل ہوا وہ اقراء باسم ربک ہے پھر سورۂ ن (پھر حدیث ذکر کر کے فرمایا) پھر سورۂ بنی اسرائیل، پھر سورہ یونس (اسی طرح) ھود، یوسف، حجر، انعام، صٰفت، لقمان، سبا، زمر، حم المومن۔ (مولف)

شب معراج جملہ انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام نے بیت المقدس میں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتداء کی۔

۱۰۹۔ روی ابن حاتم فی تفسیره عن انس رضی الله تعالیٰ عنه فی حدیث الاسراء و اتیانه صلی الله تعالی علیه وسلم بیت المقدس لم البث الایسیرا حتی اجتمع ناس کثیر ثم اذن مؤذن و اقیمت الصلاۃ قال فقمنا صفوفا ننتظر من یؤمنا فاخذ جبریل علیه الصلاۃ و السلام بیدی فقد منی فصلیت بهم فلما انصرفت قال لی جبریل اتدری من صلی خلفك فقلت لا قال صلی خلفك کل نبی بعثه الله۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث اسراء اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیت المقدس تشریف لے جانے میں مروی ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھوڑی دیر ہی ٹھہرے تھے کہ بہت سارے لوگ جمع ہوئے پھر اذان ہوئی اور اقامت کہی گئی حضور نے فرمایا کہ ہم صفوں میں کھڑے ہو کر انتظار کرنے لگے کہ امامت کون کرے گا تو جبرئیل علیہ الصلاۃ و

Marfat.com

السلام نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آگے کر دیا میں نے نماز پڑھی جب میں سلام پھیر کر نماز سے باہر ہوا تو جبرئیل نے عرض کی کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے پیچھے کس نے نماز پڑھی فرمایا نہیں جبریل نے عرض کی آپ کی اقتداء میں تمام انبیاء سابقین نے نماز پڑھی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۱۲۔ ۲:۳"۔ جمان التاج۔ (شرح الزرقانی علی المواهب الخامس فی المعراج و الاسراء ۔العامرہ مصر۔ ۶/ ۶۲)

۱۱۰۔ روی مسلم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه فی حدیث الاسراء حانت الصلاة فاممتهم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث اسراء میں مروی ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ جب نماز کا وقت ہوا تو میں نے سب کی امامت فرمائی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۱۳"۔ جمان التاج۔ (مسلم اول، ص ۹۶۔ باب الاسراء برسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم)

حضرت جبریل نے حضور علیہ السلام کو طریقہ وضو نماز دکھایا۔

۱۱۱۔ اخرج احمد و ابن ماجة و الحارث فی مسنده وغیره عن اسامة بن زید عن ابیه رضی الله تعالیٰ عنهما ان جبریل اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی اول ما اوحی الیه فارأه الوضوء و الصلاة فلما فرغ من الوضوء اخذ غرفة من ماء فنضح بها فرجه۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام وحی کے روز اول تشریف لائے اور وضو نماز کا طریقہ دکھایا پھر وضو سے فارغ ہونے کے بعد ایک چلو پانی لے کر اس صورت مثالیہ کی شرم گاہ پر چھڑک دیا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۱۴"۔ جمان التاج۔ (مسند احمد، ص ۲۶۴، ج ۶)

فرضیت نماز کے بعد سب سے پہلے کس نے نماز پڑھی حدیث میں ہے۔

۱۱۲۔ اخرج الطبرانی عن ابی رافع رضی الله تعالیٰ عنه قال صلی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اول یوم الاثنین وصلت الخدیجة آخره و صلی علی یوم الثلثاء۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیر کے دن پہلی ساعت میں نماز پڑھی اور حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسی دن کی آخری گھڑی میں اور [illegible] علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منگل

Marfat.com

کے دن نماز پڑھی۔ (مولف) (المعجم الکبیر للطبرانی حدیث ۹۵۲۔ بیروت ۱/ ۳۲۰)

نماز و قرآن اسلام عمر کے معاون ہیں:

۱۱۳۔ روی ابن اسحق فی سیرته قال حدثنی عبدالله بن ابی نجیح المکی عن اصحابه عطأ و مجاهدا و عمن روی ذلك فساق حدیث اسلام عمر رضی الله تعالیٰ عنه و فیه فجعلت امشی رویدا و رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قائم یصلی یقرء القرآن حتی قمت فی قبلته مستقبله مابینی و بینه الا ثیاب الکعبة قال فلما سمعت القرآن رق له قلبی. الحدیث۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کے واقعہ میں ہے کہ وہ فرماتے ہیں میں آہستہ آہستہ چلنے لگا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر نماز میں قرآن پڑھ رہے تھے کہ میں جانب قبلہ ان کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑا ہوا کہ میرے اور ان کے درمیان صرف غلاف کعبہ تھا حضرت عمر نے فرمایا کہ جب میں نے قرآن سنا تو میرے دل میں رقت پیدا ہو گئی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۱۵"۔ جمان التاج۔

ایذائے کفار سے متعلق دو حدیثیں:

۱۱۴۔ فی حدیث ایذاء ابی جهل وغیره من الکفرة لعنهم الله تعالیٰ حین صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عند الکعبة فرمقوا سجوده فالقو علیه ما القوا به فی قلیب بدر ملعونین۔

ابو جہل اور دوسرے کفار کی ایذا والی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کعبہ شریف کے پاس نماز پڑھتے تو کفار حضور کے سجدہ کو ٹکٹکی لگا کر دیکھتے رہتے پھر آپ کے اوپر ڈال دیتے وہ چیز جس کے بدلے پھینکے گئے وہ ملعونین چاہ بدر میں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۱۶"۔ جمان التاج۔

۱۱۵۔ فی الصحیحین و غیرهما عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه و فیه من قول الکفار یجئ به ثم یمهله حتی اذا سجد وضع بین کتفیه قال فانبعث اشقاهم فلما سجد صلی الله تعالی علیه وسلم وضع بین کتفیه و ثبت النبی صلی الله تعالی علیه وسلم ساجدا. الحدیث۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں کفار کی باتوں میں سے یہ ہے کہ سرکار علیہ

Marfat.com

الصلاۃ والسلام جب کعبہ کے پاس آتے تو کفار حضور کو کچھ مہلت دیتے جب حضور سجدے میں ہوتے تو دونوں مونڈھوں کے درمیان ڈال دیتے۔ راوی نے کہا کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدہ ریز ہوتے تو کسی بڑے شقی کو بھیجا جاتا وہ حضور کی پشت انور پر ڈال دیتا اور حضور کافی دیر تک سجدے ہی میں رہتے۔ (مولف) جن چیزوں کو کفار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پشت انور پر ڈالتے ان چیزوں کا ذکر اس حدیث کے الفاظ میں ازراہ ادب راوی نے ذکر نہیں کیا ہے۔ مولف)(بخاری اول، ص ۷۴۔ باب المرأة تطرح عن المصلی الخ)

حضرت جبریل علیہ السلام نے طریقہ امامت دکھایا:

۱۱۶۔ عند ابن اسحق ثم قام به جبریل فصلی به و صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بصلاته (الی ان قال فی خدیجة) صلی بها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کما صلی به جبریل فصلت بصلاته۔

ابن اسحاق کے نزدیک ہے کہ جبریل علیہ الصلاۃ والسلام حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے پھر نماز پڑھائی اور سول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی ان کی طرح نماز پڑھی۔ (یہاں تک کہ کہارلوی نے حضرت خدیجہ کے بارے میں کہ)رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو نماز پڑھائی جس طرح حضور کو جبریل نے پڑھائی تھی۔ پھر حضرت خدیجہ نے (تنہا) حضور علیہ السلام کی سی نماز پڑھی۔ (مولف)

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں جنات سب سے پہلے نماز فجر کے وقت آئے۔

۱۱۷۔ اخرج الشیخان عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما فی حدیث مجیٔ الجن الیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اول البعث انهم اتوه صلی الله تعالی علیه وسلم وهو یصلی باصحابه صلاة الفجر۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جنات کے آنے کی حدیث میں ہے کہ جنوں کی سب سے پہلی بھیجی ہوئی جماعت حضور کی خدمت میں اس وقت آئی تھی کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابۂ کرام کے ساتھ نماز فجر پڑھ رہے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۱۶"۔ جمان التاج۔ (بخاری دوم، ص ۷۳۲۔ باب وما و لاسواعا و لایعوق الخ سورۂ جن)

Marfat.com

اعجاز قرآن نے اسلام عمر کی راہ ہموار کرلی :

۱۱۸۔ روی ابن سخبر فی مسنده عن عمر رضی الله تعالیٰ عنه خرجت اتعرض رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قبل ان اسلم فوجدته قد سبقنی الی المسجد فقمت خلفه فاستفتح سورة الحاقة فجعلت اتعجب من تالیف القرآن فقلت هو شاعر کما قالت قریش فقرأ انه لقول رسول کریم. و ماهو بقول شاعر فقلیلا ماتؤمنون. قلت کاهن علم ما فی نفسی فقراء ولابقول کاهن فقلیلا ماتذکرون. الی آخر السورة فوقع الاسلام فی قلبی کل موقع۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اسلام لانے سے قبل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چھیڑنے کے لئے نکلا تو دیکھا کہ وہ مجھ سے پہلے مسجد جاچکے ہیں میں ان کے پیچھے کھڑا ہوگیا انہوں نے سورۂ الحاقہ شروع کیا تو میں تالیف قرآن کے حسن و خوبی سے متعجب ہوگیا میں نے اپنے دل میں کہا کہ وہ شاعر ہیں جیسا کہ قریش نے کہا تو حضور نے تلاوت کی کہ بیشک یہ قرآن ایک کرم والے رسول سے باتیں ہیں، اور وہ کسی شاعر کی بات نہیں کتنا کم یقین رکھتے ہو، میں نے کہا یہ کاہن ہیں۔ میرے دل کی بات جان لی تو پھر تلاوت کی کہ اور نہ کسی کاہن کی بات کتنا کم دھیان کرتے ہو، آخر سورہ تک پڑھا تو میرے دل میں اسلام پورا پورا اتر گیا (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۱۷"۔ جمان التاج۔

نماز عصر میں سب سے پہلے رکوع کرنے کا حکم ہوا اس پر ایک حدیث :

۱۱۹۔ اخرجه البزار و الطبرانی فی الاوسط عن علی رضی الله تعالیٰ عنه قال اول صلاة رکعنا فیها العصر فقلنا یا رسول الله ماهذا قال بهذا امرت۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس نماز میں ہم نے سب سے پہلی بار رکوع کیا وہ نماز عصر ہے۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ یہ کیا ہے فرمایا مجھے یہی حکم ہوا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۱۸"۔ جمان التاج۔ (الخصائص الکبریٰ باب اختصاصه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالرکوع سکھر ۲/ ۲۰۵)

فرضیت پنجگانہ سے پہلے بھی مسلمان نمازیں پڑھا کرتے تھے :

۱۲۰۔ حدیث میں ہے کان المسلمون قبل ان تفرض الصلوات الخمس یصلون الضحیٰ و العصر فکان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و اصحابه اذا صلوا آخر

Marfat.com

النهار تفرقوا فی الشعاب فصلوها فرادی۔

فرضیت بیجگانہ سے پہلے مسلمان چاشت اور عصر پڑھا کرتے تھے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و صحابائے کرام جب آخر روز کی نماز پڑھتے گھاٹیوں میں متفرق ہو کر تنہا پڑھتے۔ رواہ ابن سعد وغیرہ عن عزیزۃ بنت تجراۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔" فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۱۳"۔ جمع لتاج۔(الاصابہ فی تمییز الصحابہ حدیث ۷۲۳۔ بیروت ۴/ ۳۶۴)

تین نفوس قدسیہ کی نماز پر مشتمل ایک ایمان افروز حدیث پاک :

۱۲۱۔ اخرجه ابن عدی فی الکامل و ابن عساکر فی التاریخ عن عفیف الکندی رضی الله تعالیٰ عنه قال جئت فی الجاهلیة الی مکة و انا ارید ان ابتاع لاهلی من ثیابها و عطرها فاتیت العباس و کان رجلاً تاجرا فانی عنده جالس انظر الی الکعبة و قد کلفت الشمس و ارتفعت فی السماء فذهبت اذا قبل شاب فنظر الی السماء ثم قام مستقبل الکعبة فلم البث الا یسیرا حتی جأغلام فقام عن یمینه ثم لم یلبث الایسیرا حتی جأت امرأة فقامت خلفها فرکع الشاب فرکع الغلام و المرأة فرفع الشاب فرفع الغلام و المرأ ة فسجد الشاب فسجد الغلام و المرأ ة فقلت یا عباس امر عظیم فقال امر عظیم تدری من هذا الشاب هذا محمد بن عبدالله ابن اخی تدری من هذاالغلام هذا علی ابن اخی تدری من هذه المرأة هذه خدیجة بنت خویلد زوجته ان ابن اخی هذا حدثنی ان ربه رب السموات و الارض امره بهذا الدین و لم یسلم معه غیر هولاء الثلثة۔

عفیف کندی رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں زمانہ جاہلیت میں مکہ معظمہ آیا اور ارادہ کرتا تھا کہ اپنے اہل و عیال کے لئے کپڑا اور عطر وغیرہ خریدوں تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا وہ ان دنوں تاجر تھے تو میں ان کے پاس بیٹھا ہوا کعبہ کو دیکھ رہا تھا دن خوب چڑھ گیا تھا کہ ایک جوان تشریف لائے اور آسمان کو دیکھ کر روبکعبہ کھڑے ہو گئے ذرا دیر میں ایک لڑکے تشریف لائے وہ ان کے داہنے ہاتھ پر قائم ہوئے تھوڑی دیر میں ایک بی بی تشریف لائیں وہ پیچھے کھڑی ہوئیں پھر جوان نے رکوع فرمایا تو یہ دونوں رکوع میں گئے پھر جوان نے سر مبارک اٹھایا تو ان دونوں نے اٹھایا جوان سجدے میں گئے تو یہ دونوں بھی گئے تو میں نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حال پوچھا کہا یہ جوان میرے بھتیجے محمد بن عبداللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

Marfat.com

ہیں اور یہ لڑکے میرے بھتیجے علی اور یہ بی بی خدیجۃ الکبریٰ ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما میرے یہ بھتیجے کہتے ہیں کہ آسمان و زمین کے مالک نے انہیں اس دن کا حکم دیا ہے اور ان کے ساتھ ابھی یہی دو مسلمان ہوئے ہیں۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۱۹"۔ جمان التاج۔ (تاریخ الطبری ۱/ ۵۳۷

(الکامل فی ضعفاء الرجال ترجمۃ یونس بن عبید العبدی مکتبہ اثریہ شیخوپورہ ۲/ ۴۱۰)

شب معراج تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام نے مسجد اقصیٰ میں نمازیں ادا کیں :

۱۲۲۔ حدیث شب معراج میں ہے ثم دخلت المسجد فعرفت النبیین مابین قائم و راکع و ساجد. رواہ الحسن بن عرفۃ و ابونعیم عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں جب مسجد اقصیٰ میں داخل ہوا تو تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو ملاحظہ فرمایا کہ کوئی قیام میں، کوئی رکوع میں اور کوئی سجدے میں تھے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۲۰"۔ جمان التاج۔ (شرح الزرقانی المقصد الخامس فی المعراج و الاسراء المعامرہ مصر ۶/ ۵۶)

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد دوم

ترک نماز کی وعید و تہدید پر مشتمل چند احادیث کریمہ :

۱۲۳۔ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں **کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایرون شیأ من الاعمال ترکہ کفرا (کفر) غیر الصلاۃ.**

اصحاب مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے سوا کسی عمل کے ترک کو کفر نہ جانتے۔رواہ الترمذی و الحاکم و قال صحیح علی شرطھما وروی الترمذی عن عبداللہ بن شقیق العضلی مثلہ۔"فتاوی رضویہ،ج۲،ص۲۲۵"۔(ترمذی دوم،ص۹۰، باب ماجاء فی ترک الصلاۃ)

۱۲۴۔ سیدنا امیر المومنین مولی علی مرتضی مشکل کشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں **من لم یصل فھو کافر۔**

جو نماز نہ پڑھے وہ کافر ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ و البخاری فی التاریخ۔(الترغیب و الترھیب ۱/ ۳۸۵من ترک الصلوٰۃ تعمد)

۱۲۵۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں **من ترک الصلاۃ فقد کفر۔**

جس نے نماز چھوڑ دی وہ بیشک کافر ہو گیا۔ رواہ محمد بن نصر المروزی و ابوعمر و بن عبدالبر۔(الترغیب و الترھیب بحوالہ مذکور ۱/ ۳۸۶)

۱۲۶۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں **من ترک الصلاۃ فلا دین لہ۔**

جس نے نماز ترک کی وہ بے دین ہے۔رواہ المروزی۔(کنزالعمال، ص۲۶۹،ج۷)

۱۲۷۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں **من لم یصل فھو کافر۔**

بے نماز کافر ہے۔ رواہ المروزی۔(الترغیب و الترھیب ۱/ ۳۸۵ بحوالہ مذکور)

۱۲۸۔ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ **لا ایمان لمن لا صلاۃ لہ۔**

بے نماز کے لئے ایمان نہیں۔رواہ ابن عبدالبر۔(الترغیب و الترھیب ۱/ ۳۸۶ بحوالہ مذکور)

۱۲۹۔ امام اسحٰق فرماتے ہیں **صح عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان تارک الصلاۃ کافر۔**

Marfat.com

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بصحت ثابت ہوا کہ حضور نے تارک صلاۃ کو کافر فرمایا۔ (الترغیب و الترھیب بحوالہ مذکور ۱/ ۳۸۶)

۱۳۰۔ ابن حزم کہتا ہے قد جأ عن عمر و عبدالرحمن بن عوف و معاذ بن جبل و ابی ھریرۃ و غیرھم من الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم ان من ترک صلاۃ فرض واحد متعمدا حتی یخرج وقتھا فھو کافر مرتد و لایعلم لھولاء مخالفا.

امیر المومنین فاروق اعظم و حضرت عبدالرحمٰن بن عوف احد العشرۃ المبشرۃ و حضرت معاذ بن جبل امام العلماء و حضرت ابوہریرہ حافظ الصحابہ وغیرہم اصحاب سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے وارد ہوا کہ جو شخص ایک نماز فرض قصداً چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کا وقت نکل جائے وہ کافر مرتد ہے۔ ابن حزم کہتا ہے اس حکم میں ان صحابہ کا خلاف کسی صحابی سے معلوم نہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۲۶"۔ (الترغیب و الترھیب ۱/ ۳۹۳ بحوالہ مذکور)

۱۳۱۔ حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خمس صلوات کتبھن اللہ علی العباد۔

پانچ نمازیں خدا نے بندوں پر فرض کیں، الی قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من لم یأت بھن فلیس لہ عند اللہ عھد ان شاء عذبہ و ان شأ ادخلہ الجنۃ۔

جو انہیں نہ پڑھے اس کے لئے خدا کے پاس کوئی عہد نہیں اگر چاہے تو اسے عذاب فرمائے اور چاہے تو جنت میں داخل کرے۔ رواہ الامام مالک و ابو داؤد و النسائی و ابن حبان فی صحیحہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۲۸"۔ (نسائی اول، ص ۸۰، باب المحافظۃ علی الصلوات الخمس)

دیوان تین ہیں حدیث میں ہے:

۱۳۲۔ حضور اکرم سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الدواوین ثلثۃ فدیوان لایغفر اللہ منہ شیأ ودیوان لایعبأ اللہ منہ شیأ و دیوان لایترک اللہ منہ شیأ فاما الدیوان الذی لایغفر اللہ منہ شیأ فالاشراک باللہ و اماالدیوان الذی لایعبأ اللہ منہ شیأ فمظالم العبد نفسہ فیما بینہ و بین ربہ من صوم یوم ترکہ او صلاۃ ترکھا فان اللہ تعالیٰ یغفر ذلک ان شأ و یتجاوز و اما الدیوان الذی لایترک اللہ منہ شیأ فمظالم العباد بینھم القصاص لا محالۃ۔

دفتر تین ہیں، ایک دفتر میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ بخشے گا اور ایک دفتر کی اللہ عزوجل کو کچھ پرواہ نہیں اور ایک دفتر میں سے اللہ تبارک و تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا وہ دفتر جس میں سے اللہ

Marfat.com

عزوجل کچھ نہ بخشے گا دفتر کفر ہے اور وہ جس کی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں وہ بندے کا اپنی جان پر ظلم کرنا ہے اپنے اور اپنے رب کے معاملے میں مثلاً کسی دن کا روزہ ترک کیا یا کوئی نماز چھوڑ دی کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو اسے معاف کردے گا اور درگزر فرمائے گا اور وہ دفتر جس میں سے کچھ نہ چھوڑے گا وہ حقوق العباد ہیں اس کا حکم یہ ہے کہ ضرور بدلہ ہوتا ہے۔ رواہ الامام احمد و الحاکم عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۲۹"۔ (مسند احمد، ص ۳۴۲، ج ۷) (کنزالعمال، ص ۱۳۷، ج ۴)

انتظار نماز میں رہنا نماز میں رہنے کے برابر ہے :

۱۳۳۔ اخرجه احمد و البخاری و مسلم و النسائی و ابن ماجة عن انس رضی الله تعالیٰ عنه و فیه قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قد صلی الناس و ناموا وانکم فی صلاة ماانتظرتموها۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم نماز ہی میں ہو جب تک انتظار میں ہو۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۸۱۔ باب وقت العشاء الی نصف اللیل)

زمانۂ ہجرت کی ابتدا میں صرف مدینہ طیبہ میں نماز ہوتی تھی :

۱۳۴۔ للبخاری و النسائی عن ام المومنین رضی الله تعالیٰ عنها و لاتصلی یومئذ الا بالمدینة۔

ان دنوں صرف مدینہ منورہ ہی میں نماز ہوا کرتی تھی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۰۰"۔ (بخاری ۱/ ۱۱۹ باب خروج النساء الی المساجد الخ)

نماز عشاء میں تاخیر مستحب ہے :

۱۳۵۔ احمد و مسلم و النسائی عن جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یؤخر العشاء الاخرة۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشا کی نماز تاخیر سے ادا فرماتے تھے۔ (مولف) (نسائی اول، ص ۹۲، باب مایستحب من تاخیر العشاء)

وقت عشاء کے آغاز پر ایک حدیث :

۱۳۶۔ وللترمذی عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان اول وقت العشاء الآخرة حین یغیب الافق۔

Marfat.com

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ عشا آخرہ کا اول وقت افق یعنی کنارہ آسمان غائب ہونے تک ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۰۴"۔ (ترمذی اول، ص ۴۰ باب ما جأ فی مواقیت الصلاۃ۔ باب منہ)

نفس نبوت میں تمام انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام برابر ہیں اس لئے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ۔

۱۳۷۔ حدیث میں ہے ما ینبغی لاحد ان یقول انا خیر من یونس بن متی۔

کسی کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں (مولف)

(بخاری ۲/ ۶۶۶ باب قولہ و یونس و لوطا۔ الخ)

استوائے شمس کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے :

۱۳۸۔ روایۃ ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ نھی عن الصلاۃ نصف النھار حتی تزول الشمس۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے استوائے شمس کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۵۰"

شنیدہ کے بود مانند دیدہ حدیث میں ہے :

۱۳۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس الخبر کالمعائنۃ۔

خبر معائنہ کی طرح نہیں ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۶۳"۔ (مسند احمد، ص ۷ ۴۴ ج ۱) (کیمیائے سعادت، ص ۱۳۱ بیان طلب علم)

وقت افطار غروب آفتاب کے بعد ہے اس پر چار حدیثیں :

۱۴۰۔ حدیث مؤطا مالک عن ابن شھاب عن حمید بن عبدالرحمن ان عمر بن الخطاب و عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنھما کانا یصلیان المغرب حین ینظر ان الی اللیل الاسود قبل ان یفطرا ثم یفطر ان بعد الصلاۃ و ذلک فی رمضان۔

عمر فاروق و عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما مغرب کی نماز گہری سیاہی شب دیکھ کر قبل افطار پڑھتے تھے پھر نماز کے بعد افطار کرتے اور یہ رمضان میں ہوتا تھا۔ (مولف) (مؤطا مالک، ص ۸ ماجأ فی تعجیل الفطر)

۱۴۱۔ حدیث صحیحین اذا رأیتم اللیل قد اقبل من ھھنا فقد افطر الصائم۔

جب ادھر سے رات آتے ہوئے دیکھو تو جان لو کہ روزہ دار کا روزہ پورا ہو چکا۔ (مولف)

Marfat.com

(بخاری اول، ص ۲۶۲ باب متی یحل فطر الصائم)

۱۴۲۔ دوسری روایت میں ہے **اذا غابت الشمس من ھھٰنا فقد افطر الصائم۔**

جب ادھر سے سورج پورا ڈوب جائے تو سمجھ لو کہ روزہ پورا ہو چکا۔ (مولف) (مسلم اول، ص ۳۵۱ باب بیان وقت انقضأ الصوم الخ)

۱۴۳۔ تیسری روایت میں ہے **اذا غابت الشمس من ھھٰنا وجأ اللیل من ھھٰنا فقد افطر الصائم۔**

جب ادھر سے سورج پورا غروب ہو جائے اور رات آجائے تو سمجھو کہ روزہ پورا ہو چکا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۶۸"۔ (مسلم اول، ص ۳۵۱ باب بیان وقت انقضاء الصوم)

نماز فجر میں اسفار مستحب ہے :

۱۴۴۔ امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے نماز صبح میں مروی امام طحاوی بطریق داؤد بن یزید الاودی عن ابیہ روایت فرماتے ہیں۔ **قال کان علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یصلی بنا الفجر و نحن نترأی الشمس مخافۃ ان تکون طلعت۔**

مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ہمیں نماز صبح پڑھایا کرتے اور ہم سورج کی طرف دیکھا کرتے تھے اس خوف سے کہ کہیں طلوع نہ کر آیا ہو۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۷۱"۔ (شرح معانی الآثار ۱/ ۱۰۶ باب وقت الفجر)

نشہ آور چیزوں کی وعید و ممانعت پر ایک حدیث :

۱۴۵۔ طبرانی نے بسند حسن سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **من شرب مسکرا ما کان لم تقبل لہ صلاۃ اربعین یوماً**

جو کوئی نشہ کی چیز پیے چالیس دن اس کی نماز قبول نہ ہو۔ (یہ وعید مقید بمشیت ہے) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۳۶" (کنز العمال، ص ۱۹۱، ج ۵)

امر بالمعروف سے متعلق ایک حدیث :

۱۴۶۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لان یھدی اللہ بک رجلا خیر لک مما طلعت علیہ الشمس۔**

اللہ تعالیٰ ایک شخص کو تیرے ذریعے سے ہدایت فرمادے تو یہ تیرے لئے تمام روئے زمین کی سلطنت ملنے سے بہتر ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۳۹" (کنز العمال، ص ۸۹، ج ۱۰)

Marfat.com

ترکِ صلاۃ کی وعید پر ایک حدیث :

۱۴۷۔ صحیح حدیث میں ارشاد ہوا (قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) من ترك الصلاة متعمداً فقد كفر جهارا۔

جس نے قصداً نماز ترک کی وہ علانیہ کافر ہوگیا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۴۴"۔ (کنزالعمال، ص ۱۸۳، ج ۷)

موسم گرما میں تاخیر ظہر مستحب ہے :

۱۴۸۔ صحیح بخاری شریف کی حدیث باب الاذان للمسافر میں ہے کہ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک سفر میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب اقدس تھے موذن نے اذان ظہر دینی چاہی فرمایا ابرد وقت ٹھنڈا کر دیر کے بعد پھر موذن نے اذان دینی چاہی فرمایا ابرد وقت ٹھنڈا کر دیر کے بعد موذن نے سہ بارہ اذان کا ارادہ کیا فرمایا ابرد وقت ٹھنڈا کر اور یونہی تاخیر کا حکم فرماتے رہے حتی ساوی الظل التلول یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہوگیا اس وقت اذان کی اجازت فرمائی اور ارشاد فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی سانس سے ہے، تو جب گرمی سخت ہو تو ظہر ٹھنڈے وقت پڑھو۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۵۵"۔ (بخاری اول، ص ۷۸، باب مذکور)

قرآن کریم میں بے انتہا عجائبات ہیں حدیث میں ہے :

۱۴۹۔ الترمذی عن امیر المومنین علی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تنقضی عجائبہ۔

عجائب قرآن منتہی نہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۶۴"۔ (ترمذی دوم، ص ۱۱۸۔ باب ماجاء فی فضل القرآن)

وقت افطار غروب آفتاب کے بعد ہے :

۱۵۰۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و جامع ترمذی و مسند امام احمد میں امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا اقبل اللیل من ھھنا و ادبر النھار من ھھنا و غربت الشمس فقد افطر الصائم۔

جب ادھر سے رات آئے اور ادھر سے دن پیٹھ دکھائے اور سورج پورا ڈوب جائے تو روزہ دار کا روزہ پورا ہو چکا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۶۵"۔ (بخاری اول، ص ۲۶۳ باب تعجیل الافطار)

نمازیں قضا کرنا حرام ہے اس پر دو حدیثیں :

Marfat.com

۱۵۱۔ بزار وابو یعلی وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم اور طبرانی اوسط اور ابن مردویہ تفسیر اور بیہقی سنن اور محی السنۃ بغوی معالم میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن قول اللہ تعالیٰ الذین ھم عن صلاتھم ساھون قال ھم الذین یؤخرون الصلاۃ عن وقتھا۔

میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا: کون لوگ ہیں جنہیں اللہ عزوجل قرآن عظیم میں فرماتا ہے۔ خرابی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں فرمایا وہ لوگ جو نماز وقت گزار کر پڑھیں۔(السنن الکبری للبیھقی باب الترغیب فی حفظ الصلوٰۃ الخ بیروت ۲/ ۲۱۴)

۱۵۲۔ بغوی کی روایت یوں ہے عن مصعب بن سعد عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما انہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الذین ھم فی صلاتھم ساھون قال اضاعۃ الوقت۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آیت کے بارے میں سوال ہوا فرمایا اس سے مراد وقت کھونا ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۲۶۹"۔(تفسیر البغوی مع تفسیر الخازن زیر آیت الذین ھم عن صلاتھم ساھون۔ البابی مصر ۷/ ۲۹۹)

نماز عصر میں تاخیر مستحب ہے:

۱۵۳۔ دار قطنی سنن اور حاکم صحیح مستدرک میں بطریق عباس بن زریح زیاد بن عبداللہ تحتی سے راوی قال کنا جلوسا مع علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی المسجد الاعظم فجأ المؤذن فقال یا امیر المومنین فقال اجلس فجلس ثم عاد فقال لہ ذلک فقال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ھذا الکلب یعلمنا السنۃ فقام علی فصلی بنا العصر ثم انصرفنا فرجعنا الی المکان الذی کنا فیہ جلوسا فجثونا للرکب لنزول الشمس للغروب فترأھا.

ہم کوفہ کی مسجد جامع میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے ساتھ بیٹھے تھے موذن آیا اور عرض کی یا امیر المومنین (یعنی نماز عصر کو تشریف لے چلئے) امیر المومنین نے فرمایا بیٹھ وہ بیٹھ گیا پھر دوبارہ حاضر ہوا اور وہی عرض کی مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا یہ کتا ہمیں سنت سکھاتا ہے بعدہ مولی علی کھڑے ہوئے اور ہمیں عصر پڑھائی پھر ہم نماز کا سلام پھیر کر مسجد میں جہاں بیٹھے تھے وہیں آئے تو گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر سورج کو دیکھنے لگے اس لئے کہ وہ ڈوبنے کو اتر گیا تھا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۷۰"۔(سنن الدار قطنی باب ذکر بیان المواقیت الخ ملتان ۱/ ۲۵۱)

Marfat.com

تعارف

حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلاتین
(دو نمازوں کو جمع کرنے کا شرعی حکم)

یکم رجب ۱۳۱۳ھ میں ایک استفتاء آیا کہ سفر شرعی میں دو نمازوں کو جمع کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس کا وہ مبسوط و مفصل جواب لکھا جو اس جلد کے ۱۲۳ صفحات پر پھیلا ہوا ہے آپ آغاز جواب میں رقمطراز ہیں کہ :

اللہ عزوجل نے نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کے ارشادات سے ہر نماز فرض کا ایک خاص وقت جداگانہ مقرر فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے نماز کی صحت نہ اس کے بعد تاخیر کی اجازت۔

ظہرین عرفہ وعشائین مزدلفہ کے سوا دو نمازوں کا قصداً ایک وقت میں جمع کرنا سفراً حضراً ہرگز کسی طرح جائز نہیں قرآن مجید واحادیث صحاح سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی ممانعت پر شاہد عدل ہیں۔

یہی صحابہ و تابعین کا مذہب، پھر تائید مذہب میں ۲۷ صحابہ و تابعین کرام کے اسماء گرامی درج فرمائے ہیں اس کے بعد فرماتے ہیں کہ جمع کی دو صورتیں ہیں جمع صوری[1] جمع حقیقی[2]

جمع صوری : یہ ہے کہ ایک نماز اس کے آخری وقت اور دوسری نماز اس کے وقت کی ابتداء میں پڑھی جائے اور یہ بالاتفاق جائز ہے۔

جمع حقیقی : یہ ہے کہ دو نمازیں ایک وقت میں ادا کی جائیں

اس کی بھی دو صورتیں ہیں جمع تقدیم[1] جمع تاخیر[2]

جمع تقدیم : مثلاً ظہر اور عصر دونوں ظہر کے وقت میں پڑھی جائیں، ایسی صورت میں عصر کی نماز نہیں ہوئی کیونکہ اس کا وقت ہی شروع نہیں ہوا۔

جمع تاخیر : مثلاً دونوں عصر کے وقت میں پڑھی جائیں، اس صورت میں ظہر قضا ہوگی نہ کہ ادا۔

ائمہ احناف کے نزدیک یہ دونوں صورتیں ناجائز ہیں۔ اور یہ رسالہ چار فصلوں پر منقسم ہے

فصل اول : جمع صوری کے اثبات میں

Marfat.com

فصل دوم : جمع تقدیم کے شبہات کے ابطال میں

فصل سوم : جمع تاخیر کی تضعیف میں

فصل چہارم : پابندیٔ اوقات کی بدایت اور جمع کرنے کی ممانعت میں

دراصل اس مسئلے میں غیر مقلدین کے ہندی امام میاں نذیر حسین دہلوی، معیار الحق میں ائمہ مالکیہ اور شافعیہ سے استفادہ کرتے ہوئے مذہب حنفی کی تردید میں تفصیلی کلام کیا تھا۔

تو امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالہ میں اس پر سخت تنقید کی اور اس کے ہر ایک شبہے کا جواب اتنے مضبوط و مدلل حوالوں سے دیا ہے کہ مخالفین اس کی حدیث دانی کے دعوے کے باوجود آج تک اس کا جواب دینے کی ہمت نہیں کر سکے۔

میاں نذیر حسین دہلوی کے خلاف موقف جو حدیث نکلی تو اس کے راوی کو انھوں نے کسی نہ کسی اعتبار سے متہم قرار دیا پھر کذاب کہا یا وضاع لکھا۔

امام احمد رضا بریلوی جو فن اسماء الرجال میں مہارت تامہ رکھتے ہیں ان کا ایسا تعاقب فرمایا کہ ان کی حدیث دانی کا بخیہ ادھیڑ دیا مثلاً امام نسائی حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا وہ تیزی کے ساتھ سفر کر رہے تھے شفق غروب ہونے والی تھی کہ اترکہ نماز مغرب ادا کی پھر عشاء کی تکبیر اس وقت کہی جب شفق غروب ہو چکی تھی۔

اس روایت سے صاف ظاہر ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حقیقۃً دو نمازیں ایک وقت میں جمع نہیں کیں بلکہ صورۃً اور عملاً جمع کیں، یہ بات میاں صاحب کے موقف کے خلاف تھی اس لئے انھوں نے اس پر اعتراض کر دیا کہ امام نسائی کی روایت میں ایک راوی ولید بن قاسم ہیں اور ان سے روایت میں خطا سرزد ہوتی تھی تقریب میں ہے صدوق یخطی۔

اس اعتراض پر امام احمد رضا نے متعدد وجوہ سے گرفت فرمائی :

۱۔ یہ تحریف ہے، امام نسائی نے ولید کا فقط نام ذکر کیا تھا، میاں صاحب نے ازراہ چالاکی اسی نام اور اسی طبقے کا ایک راوی متعین کر لیا جو امام نسائی کے راویوں میں سے ہے اور جس پر کسی قدر تنقید بھی کی گئی ہے حالانکہ یہ راوی ولید بن قاسم نہیں بلکہ ولید بن مسلم ہیں جو صحیح مسلم کے رجال اور ائمہ ثقات اور حفاظ اعلام میں سے ہیں۔

ہاں وہ تدلیس کرتے ہیں لیکن اس کا کیا نقصان کہ اس جگہ وہ صاف حدثنی نافع فرما رہے ہیں۔

Marfat.com

۲۔اگر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ وہ ابن قاسم ہی ہیں تاہم وہ مستحق رد نہیں، امام احمد نے ان کی توثیق کی ہے ان سے روایت کی محدثین کو ان سے حدیث لکھنے کا حکم دیا، ابن عدی نے کہا جب وہ کسی ثقہ سے روایت کریں تو ان میں کوئی عیب نہیں ہے۔

۳۔ صحیح بخاری و مسلم میں کتنے راوی وہ ہیں جن کے بارے میں تقریب میں فرمایا صدوق یخطی کیا آپ قسم کھا بیٹھے ہیں کہ صحیحین کی روایات کو بھی رد کر دو گے ؟

پھر امام احمد رضا بریلوی نے حاشیہ میں قلم برداشتہ صحیحین کے ۱۳۱ ایسے راویوں کے نام گنوا دیئے جن کے بارے میں اسماء الرجال کی کتابوں میں اخطأ یا کثیر الخطا کے الفاظ وارد ہیں۔

۴۔ حسان بن حسان بصری صحیح بخاری کے راوی ہیں ان کے بارے میں تقریب میں ہے صدوق یخطی۔

ان کے بعد حسان بن حسان واسطی کے بارے میں لکھا، ابن مندہ نے انہیں وہم کی بناء پر حسان بصری سمجھ لیا حالانکہ حسان واسطی ضعیف ہیں دیکھئے پہلے حسان بصری کو صدوق یخطی کہنے کے باوجود واضح طور پر کہدیا کہ وہ ضعیف نہیں ہیں۔ اسی طرح امام نسائی نے فرمایا تھا اخبرنا اسمعیل بن مسعود عن خالد عن شعبۃ۔

ملا جی نے بے دھڑک حکم لگا دیا کہ اس سے مراد خالد بن مخلد رافضی ہے۔ اس کے جواب میں امام احمد رضا نے پندرہ حوالوں سے یہ ثابت کیا کہ یہاں پر خالد سے مراد خالد بن حارث ہے نہ کہ خالد بن مخلد رافضی۔

یہ محققانہ رسالہ حدیث و اصول حدیث اور اسماء الرجال کے علوم و معارف کا بہتا ہوا سمندر ہے جسے پڑھ کر ارباب علم و فن انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں اور مذہب حنفی کی حقانیت آفتاب نیمروز سے زیادہ روشن ہو جاتی ہے اور اس رسالۂ مبارکہ میں ۶۰ احادیث شامل تحقیق ہیں۔

Marfat.com

احادیث

حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلاتین

احناف کے نزدیک دو نمازیں صورۃً ملا کر پڑھنا جائز ہے کہ ایک اپنے اخیر وقت میں اور دوسری ابتدائے وقت میں ورنہ سوائے عرفہ ومزدلفہ کے دو نمازیں حقیقۃً جمع کر کے پڑھنا جائز نہیں۔اسی کے ثبوت میں ۶۴ احادیث جلیلہ۔

۱۵۴۔ابوداؤد میں بسند صحیح ہے **حدثنا محمد بن عبید المحاربی نا محمد بن فضیل عن ابیه عن نافع وعبدالله بن واقد ان مؤذن ابن عمر قال الصلاة قال سر حتی اذا کان قبل غیوب الشفق نزل فصلی المغرب ثم انتظر حتی غاب الشفق فصلی العشاء ثم قال ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا عجل به امر صنع مثل الذی صنعت فسار فی ذلك الیوم واللیلة مسیرة ثلث.**

یعنی نافع وعبداللہ بن واقد دونوں تلامذہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مؤذن نے نماز کا تقاضا کیا فرمایا کہ چلو یہاں تک کہ شفق ڈوبنے سے پہلے اتر کر مغرب پڑھی پھر انتظار فرمایا یہاں تک کہ شفق ڈوب گئی اس وقت عشاء پڑھی پھر فرمایا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کوئی جلدی ہوتی تو ایسا ہی کرتے جیسا میں نے کیا ابن عمر نے اس دن رات میں تین رات دن کی راہ قطع کی۔ابوداؤد نے فرمایا رواه ابن جابر عن نافع نحو هذا باسناده حدثنا ابراهیم بن موسی الرازی انا عیسیٰ عن ابن جابر بهذا المعنی۔(ابوداؤد اول ص۱۷۱، باب الجمع بین الصلاتین)

۱۵۵۔**رواه عبدالله بن العلاء عن نافع قال حتی اذا کان عند ذهاب الشفق نزل فجمع بینهما۔**

یعنی جب شفق ڈوبنے کے نزدیک ہوئی اتر کر دونوں نمازیں جمع کیں۔"فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص۲۸۹" حاجز البحرین (ابوداؤد اول ۱۷۱، باب الجمع بین الصلاتین)

۱۵۶۔نسائی کی روایت بسند صحیح یوں ہے **اخبرنا محمود بن خالد ثنا الولید ثنا ابن**

Marfat.com

جابر ثنی نافع قال خرجت مع عبدالله بن عمر فی سفر یرید ارضاله فاتاه آتٍ فقال ان صفیة بنت ابی عبید لما بها فانظر ان تدرکها فخرج مسرعا ومعه رجل من قریش یسایره وغابت الشمس فلم یصلّ الصلاة وکان عهدی به وهو یحافظ علی الصلاة فلما ابطاء قلت الصلاة یرحمك الله فالتفت الی ومضی حتی اذا کان فی آخر الشفق نزل فصلی المغرب ثم اقام العشاء وقد تواری الشفق فصلی بنا ثم اقبل علینا فقال ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا عجل به السیر صنع هکذا۔

یعنی نافع فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر اپنی ایک زمین کو تشریف لیجاتے تھے کسی نے آکر کہا آپ کی زوجہ صفیہ بنت ابی عبید اپنے حال میں مشغول ہیں شاید ہی آپ انہیں زندہ پائیں۔ یہ سن کر بسرعت چلے اور ان کے ساتھ ایک مرد قریشی تھا سورج ڈوب گیا اور نماز نہ پڑھی اور میں نے ہمیشہ ان کی عادت یہی پائی تھی کہ نماز کی محافظت فرماتے تھے جب دیر لگائی میں نے کہا نماز، خدا آپ پر رحم فرمائے میری طرف پھر کر دیکھا اور آگے روانہ ہوئے جب شفق کا اخیر حصہ رہا اتر کر مغرب پڑھی پھر عشاء کی تکبیر اس حال میں کہی کہ شفق ڈوب چکی اس وقت عشاء پڑھی پھر ہماری طرف منہ کر کے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی ایسا ہی کرتے۔ اسی طرح امام طحاوی نے روایت کی فقال حدثنا ربیع المؤذن حدثنا بشر بن بکر ثنی ابن جابر ثنی فذکرہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۹۰ حاجز البحرین" (نسائی اول ص ۹۹ باب الوقت الذی یجمع فیه المسافر بین المغرب والعشاء)

۱۵۷۔ نسائی نے بسند حسن بطریق اخبرنا قتیبة بن سعید حدثنا العطاف اور ابو جعفر نے بطریق حدثنا یزید بن سنان ثنا ابو عامر العقدی ثنا العطاف بن خالد المخزومی اور امام فقیہ نے حج میں بلاواسطہ روایت کی کہ اخبرنا عطاف بن خالد المخزومی المدینی قال اخبرنا نافع قال اقبلنا مع ابن عمر من مکة حتی اذا کان ببعض الطریق استصرخ علی زوجته فقیل له انها فی الموت فامر السیر وکان اذا نودی بالمغرب نزل مکانه فصلی فلما کان تلك اللیلة نودی بالمغرب فسار حتی امسینا فظننا انه نسی فقلنا الصلاة فسار حتی اذا کان الشفق قرب ان یغیب نزل فصلی المغرب وغاب الشفق فصلی العشاء ثم اقبل علینا فقال هکذا نصنع مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا جد بنا السیر.

یعنی امام نافع فرماتے ہیں کہ راہ مکہ میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جب شفق ڈوبنے کے

Marfat.com

قریب ہوئی اتر کر مغرب پڑھی اور شفق ڈوب گئی اب عشاء پڑھی پھر ہماری طرف منہ کر کے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ جب چلنے میں کوشش ہوتی تھی۔ امام عیسیٰ بن ابان نے اسے روایت کر کے فرمایا وھکذا قال ابو حنیفة فی الجمع بین الصلاتین ان یصلی الاول منھما فی آخر وقتھا الاخری فی اول وقتھا کما فعل عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما ورواہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یعنی دو نمازیں جمع کرنے میں یہی طریقہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے کہ پہلی کو اس کے آخر وقت اور پچھلی کو اس کے اول وقت میں پڑھے جیسا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خود کیا اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت فرمایا۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۲۹۱، حاجز البحرین "(نسائی اول ص ۹۹، باب الوقت الذی یجمع فیہ المسافر بین المغرب والعشاء)

۱۵۸۔ امام طحاوی نے اور طریق سے یوں روایت کی حدثنا فھد ثنا الحمانی ثنا عبداللہ بن المبارك عن اسامة بن زید اخبرنی نافع وفیه حتی اذا کان عند غیوبة الشفق فجمع بینھما وقال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصنع ھکذا اذاجد به السیر.

یعنی جب شفق ڈوبنے کے نزدیک ہوئی اتر کر دونوں نمازیں جمع کیں اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یونہی کرتے دیکھا جب حضور کو سفر میں جلدی ہوتی۔ (شرح معانی الآثار ۱/ ۹۷، باب الجمع بین الصلاتین)

۱۵۹۔ صحیح بخاری ابواب التقصیر باب ہل یؤذن او یقیم اذا جمع بین المغرب والعشاء میں یوں ہے حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی سالم عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اعجلہ السیر فی السفر یؤخر صلاة المغرب حتی یجمع بینھا وبین العشاء قال سالم وکان عبداللہ یفعلہ اذا اعجلہ السیر یقیم المغرب فیصلیھا ثلثا ثم یسلم ثم قلما یلبث حتی یقیم العشاء فیصیلھا رکعتین الحدیث (بخاری اول ص ۱۴۹، باب مذکور)

۱۶۰۔ اسی کے باب یصلی المغرب ثلثا فی السفر میں بطریق مذکور وکان عبداللہ یفعلہ اذا عجلہ السیر تک روایت کر کے فرمایا وزاد اللیث قال حدثنی یونس عن ابن شہاب قال سالم کان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما یجمع بین المغرب والعشاء

Marfat.com

بالمزدلفة قال سالم واخر ابن عمر المغرب و كان استصرخ على امرأة صفية بنت ابى عبيد فقلت له الصلاة فقال سر فقلت له الصلاة فقال سر حتى سار ميلين او ثلثة ثم نزل فصلى ثم قال هكذا رأيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصلى اذا اعجله السير. وقال عبدالله رأيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا اعجله السير (يقيم) يؤخر المغرب فيصليها ثلثا ثم يسلم ثم قلما يلبث حتى يقيم العشاء فيصليها ركعتين. الحديث۔

ان دونوں راویتوں کا حاصل (بطورہ ترجمہ) یہ کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایام حج میں ذی الحجہ کی دسویں رات مزدلفہ میں مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھتے اور جب اپنی بی بی کی خبر گیری کو تشریف لے گئے تھے تو یوں کیا کہ مغرب کو آخر کیا میں نے کہا نماز فرمایا چلو پھر کہا نماز فرمایا چلو دو تین میل چل کر اترے اور نماز پڑھی پھر فرمایا میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سفر میں جلدی ہوتی ایسا ہی کرتے مغرب اخیر کر کے تین رکعت پڑھتے پھر سلام پھیر کر تھوڑی دیر انتظار فرماتے پھر عشاء کی اقامت فرما کر دو رکعت پڑھتے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۹۲، حاجز البحرین" (بخاری اول ص ۱۴۸ باب مذکور)

۱۶۱۔ نسائی کے یہاں یوں ہے اخبرنی محمد بن عبدالله بن زريع حدثنا يزيد بن زريع حدثنا كثير بن قاروندا قال سألت سالم بن عبدالله عن صلاة ابيه فى السفر وسألناه هل كان يجمع بين شئى من صلاته فى سفره فذكر ان صفية بنت ابى عبيد كانت تحته فكتبت اليه وهو فى زراعة له انى فى آخر يوم من ايام الدنيا واول يوم من الآخرة فركب فاسرع السير اليها حتى اذا حانت صلاة الظهر قال له المؤذن الصلاة يا ابا عبدالرحمن فلم يلتفت حتى اذا كان بين الصلاتين نزل فقال اقم فاذا سلمت فاقم فصلى ثم ركب حتى اذا غابت الشمس قال له المؤذن الصلاة فقال كفعلك فى صلاة الظهر والعصر ثم سار حتى اذا اشتبكت النجوم نزل ثم قال للمؤذن اقم فاذا سلمت فاقم فصلى ثم انصرف فالتفت الينا فقال قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا حضر احدكم الامر الذى يخاف فوته فليصل هذه الصلاة۔

خلاصہ یہ کہ جب صفیہ کا خط پہنچا کہ اب میرا دم واپسیں ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شتاباں چلے نماز کے لئے ایسے وقت اترے کہ ظہر کا وقت جانے کو تھا اور عصر کا وقت آنے کو اس

Marfat.com

وقت ظہر پڑھ کر عصر پڑھی اور مغرب کے لئے اس وقت اترے جب تارے خوب کھل آئے تھے (جس وقت تک بلا عذر مغرب میں دیر لگانی مکروہ ہے) اسے پڑھ کر عشاء پڑھی اور کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کسی کو ایسی ضرورت پیش آئے جس کے فوت کا اندیشہ ہو تو اس طرح نماز پڑھے۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۲۹۳، حاجز البحرین" (نسائی اول ص ۹۸، باب الوقت الذی یجمع فیه المسافر بین الظهر والعصر)

۱۶۲۔ اسی حدیث میں دوسرے طریق سے یوں زائد کیا اخبرنا عبدة بن عبدالرحیم ثنا ابن شمیل ثنا کثیر بن قاروندا قال سألنا سالم بن عبدالله عن الصلاة فی السفر فقلنا اکان عبدالله یجمع بین شئی من الصلاة فی السفر فقال لا الا یجمع

یعنی ہم نے سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سوال کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سفر میں کسی نماز کو دوسری کے ساتھ جمع فرماتے تھے کہا نہ سوا مزدلفہ کے (جہاں کا ملانا سب کے نزدیک باالاتفاق ہے)" فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۲۹۴ حاجز البحرین" (نسائی اول ص ۹۹، باب الوقت الذی یجمع فیه المسافر بین المغرب والعشاء)

۱۶۳۔ امام اجل احمد بن حنبل مسند اور ابو بکر بن ابی شیبہ استاذ بخاری و مسلم مصنف میں بسند حسن بطریق اپنے شیخ وکیع بن الجراح کے اور امام طحاوی معانی الآثار میں بطریق حدثنا فهد حدثنا الحسن بن البشر حدثنا المعانی بن عمر ان کلاهما عن مغیرة بن زیاد الموصلی عن عطا بن ابی رباح ام المومنین صدیقة رضی الله تعالیٰ عنها سے روای قالت کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی السفر یؤخر الظهر ویقدم العصر ویؤخر المغرب ویقدم العشاء۔

حضرت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں ظہر کو دیر فرماتے عصر کو اول وقت پڑھتے مغرب کی تاخیر فرماتے عشاء کو اول وقت پڑھتے (شرح معانی الآثار ۱/ ۹۷، باب الجمع بین الصلاتین)

۱۶۴۔ ابوداؤد اپنی سنن باب متی یتم المسافر اور ابو بکر بن ابی شیبہ اپنے مصنف میں بسند حسن جید متصل حضرت عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب وہ اپنے والد ماجد محمد بن عمر بن علی وہ اپنے والد ماجد عمر بن علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کرتے ہیں ان علیا کان اذا سافر سار بعد ما تغرب الشمس حتی تکاد ان تظلم ثم ینزل فیصلی (فصلی، المغرب ثم یدعو بعشائه فیتعشی ثم یصلی العشاء ثم یرتحل ویقول هکذا کان رسول الله

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصنع.

یعنی امیر المومنین مولی المسلمین علی مرتضٰی کرم اللہ تعالی وجہہ الاسنی جب سفر فرماتے سورج ڈوبنے پر چلتے رہتے یہاں تک کہ قریب ہوتا کہ تاریکی ہو جائے پھر اتر کر مغرب پڑھتے پھر کھانا منگا کر تناول فرماتے پھر عشاء پڑھ کر کوچ کرتے اور کہتے اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔"فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۹۴ حاجز البحرین "(ابوداؤد اول ص ۱۷۴ باب مذکور)

۱۶۵۔ طحاوی بطریق ابی خیثمہ عن عاصم الاحول عن بی عثمان راوی قال وفدت انا وسعد بن مالك ونحن ينادى للحج فكنا نجمع بين الظهر والعصر نقدم من هذه ونؤخر من هذه ونجمع بين المغرب والعشاء نقدم من هذه ونؤخر من هذه حتى قدمنا مكة۔

یعنی میں اور حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما حج کی جلدی میں مکہ معظمہ تک ظہر اور عصر اور مغرب وعشاء کو یوں جمع کرتے گئے کہ ظہر و مغرب دیر کر کے پڑھتے اور عصر و عشاء جلدی۔(شرح معانی الآثار ۱/ ۹۹،باب الجمع بين الصلاتين)

۱۶۶۔ نیز امام ممدوح عبدالرحمٰن بن یزید سے راوی صحبت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حجہ فكان يؤخر الظهر ويعجل العصر ويؤخر المغرب ويعجل العشاء ويسفر بصلاة الغداة.

میں حج میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ رکاب تھا ظہر میں دیر فرماتے اور عصر میں تعجیل مغرب میں تاخیر کرتے عشاء میں جلدی اور صبح روشن کر کے پڑھتے۔ امام ممدوح ان احادیث کو روایت کر کے فرماتے ہیں وجميع ماذهبنا اليه من كيفية الجمع بين الصلاتين قول ابى حنيفة وابى يوسف ومحمد رحمهم الله تعالیٰ نمازیں جمع کرنے کا یہ طریقہ جو ہم نے اس باب میں اختیار فرمایا یہ سب امام اعظم وامام ابو یوسف اور امام محمد کا مذہب ہے۔"فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۹۵،حاجز البحرين"(شرح معانی الآثار ۱/ ۹۹، باب الجمع بين الصلاتين)

۱۶۷۔ عبدالرزاق صفوان بن سلیم سے راوی قال جمع عمر بن الخطاب الظهر والعصر فى يوم مطير

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مینہ کے دن ظہر وعصر جمع کی۔(مصنف عبدالرزاق،باب جمع بين الصلاتين فى الحضر۔بیروت ۲/ ۵۵۲)

Marfat.com

۱۶۸۔ طبرانی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یجمع بین المغرب والعشاء یؤخر هذه فی آخر وقتها ویعجل هذه فی اول وقتها۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مغرب وعشاء کو جمع فرماتے مغرب کو اس کے آخر وقت میں پڑھتے اور عشاء کو اس کے اول وقت میں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۱۴ حاجز البحرین"

(المعجم الکبیر للطبرانی حدیث ۹۸۸۰، بیروت ۱۰/ ۴۷)

۱۶۹۔ بطریق لیث بن سعد عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الطفیل ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان فی غزوة تبوك اذا ارتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظهر حتی یجمعها الی العصر فیصلیها جمیعا اذا ارتحل بعد زیغ الشمس صلی الظهر والعصر جمیعا ثم سار وکان اذا ارتحل قبل المغرب اخر المغرب حتی یصلیها مع العشاء واذا ارتحل بعد المغرب جعل العشاء فصلاها مع المغرب . رواه احمد وابوداؤد والترمذی وابن حبان والحاکم والدارقطنی والبیهقی. زاد الترمذی بعد قوله اذا ارتحل بعد زیغ الشمس عجل العصر الی الظهر وصلی الظهر والعصر جمیعا . الحدیث

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ تبوک میں جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ فرماتے تو ظہر میں دیر کرتے یہاں تک کہ اسے عصر سے ملاتے تو دونوں کو ساتھ پڑھتے اور جب دوپہر کے بعد کوچ فرماتے تو عصر میں تعجیل کرتے اور ظہر وعصر ساتھ پڑھتے پھر چلتے اور جب مغرب سے پہلے کوچ کرتے مغرب میں تاخیر فرماتے یہاں تک کہ عشاء کے ساتھ پڑھتے اور مغرب کے بعد کوچ فرماتے تو عشاء میں تعجیل کرتے اسے مغرب کے ساتھ پڑھتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۱۹ حاجز البحرین" (ابوداؤد اول ص ۱۷۲، باب الجمع بین الصلاتین، ترمذی اول ص ۱۲۴، باب ماجاء فی الجمع بین الصلاتین)

۱۷۰۔ احمد بخاری مسلم ابوداؤد ونسائی طحاوی وغیرہم بطریق عمرو بن دینار عن جابر بن زید حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی وهذا لفظ مسلم قال صلیت مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثمانیا جمیعا قلت یا ابا الشعثاء اظنه اخر الظهر وعجل العصر واخر المغرب وعجل العشاء قال وانا اظن ذلك

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پوری آٹھ رکعات اور پوری سات رکعات اکٹھی کر کے پڑھی ہیں میں نے کہا اے ابو شعثاء میں سمجھتا ہوں کہ ظہر کو مؤخر اور عصر میں عجلت فرمائی اور مغرب میں تاخیر اور عشاء میں عجلت کی ابو شعثاء نے کہا کہ مجھے بھی یہ گمان ہو رہا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۱۰ حاجز البحرین" (مسلم اول ص ۲۴۶، باب جواز الجمع بین الصلاتین فی السفر)

۱۷۱۔ مالك احمد مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی طحاوی وغیرهم اسی جناب سے بطریق شتی والفاظ عدیدہ راوی وهذا حدیث مسلم بطریق زهیرنا ابو الزبیر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الظهر والعصر جمیعا بالمدینة فی غیر خوف ولاسفر قال ابوالزبیر فسألت سعیدا لم فعل ذلك فقال سألت ابن عباس كما سألتنی فقال اراد ان لایحرج احد من امته.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر و عصر دونوں نمازیں ایک ساتھ مدینہ شریف میں بغیر کسی خوف اور غیر حالت سفر کے پڑھیں، ابوزبیر نے کہا کہ میں نے سعید سے سوال کیا کہ حضور نے ایسا کیوں کیا تو انھوں نے کہا کہ میں نے بھی ابن عباس سے تمہاری طرح سوال کیا تھا تو انھوں نے فرمایا تھا کہ حضور نے ایسا اس لئے کیا تھا تاکہ ان کی امت میں کوئی حرج میں نہ پڑ جائے۔ یعنی ظہر کی نماز اخیر وقت اور عصر کی نماز اول وقت میں ادا فرمائی۔ (مولف) (مسلم اول ص ۲۴۶، باب جواز الجمع بین الصلاتین فی السفر)

۱۷۲۔ وفی اخری له وللترمذی بطریق حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال جمع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بین الظهر والعصر والمغرب والعشاء بالمدینة فی غیر خوف ولا مطر.

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء مدینہ شریف میں بغیر کسی خوف و بارش کے جمع فرمائیں، یہ جمع صوری تھی نہ کہ جمع حقیقی۔ (مولف) (ترمذی اول ص ۷۴، باب ماجاء فی الجمع بین الصلاتین)

۱۷۳۔ وللطحاوی عن صالح مولیٰ التوامة عن ابن عباس فی غیر سفر ولامطر

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دوسری روایت میں ہے کہ بغیر سفر و بارش کے (جمع فرمائیں) (مولف) (شرح معانی الآثار ۱/۹۵؛ باب الجمع بین الصلاتین)

Marfat.com

۱۷۴۔ وفی لفظ للنسائی اخبرنا قتیبة حدثنا سفین عن عمروبن جابر بن زید عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال صلیت مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالمدینة ثمانیا جمیعا وسبعا جمیعا اخر الظهر وعجل العصر واخر المغرب وعجل العشاء.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ شریف میں نماز پڑھی، آٹھ رکعات جمع کر کے اور سات رکعات جمع کر کے جن میں ظہر میں تاخیر اور عصر میں تعجیل اور مغرب میں تاخیر اور عشاء میں تعجیل فرمائی۔ (مولف) (نسائی اول ص ۹۸، باب الوقت الذی یجمع فیه المقیم)

۱۷۵۔ وفی لفظ له عن عمر وبن هرم عن جابر بن زید عن ابن عباس انه صلی بالبصرة الاولی والعصر لیس بینهما شئی والمغرب والعشاء لیس بینهما شئی فعل ذلك من شغل وزعم ابن عباس انه صلی مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالمدینة الاولی والعصر ثمان سجدات لیس بینهما شئی.

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء بصرہ میں پڑھی جن کے درمیان کچھ نہیں تھا انھوں نے مشغولیت کی وجہ سے اس طرح کیا، اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گمان کیا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ شریف میں ظہر وعصر آٹھ رکعتیں پڑھیں جن کے مابین کچھ نہیں تھا۔ (مولف) (نسائی اول ص ۹۸، باب الوقت الذی یجمع فیه المقیم)

۱۷۶۔ ولمسلم بطریق الزبیر بن الخریت عن عبدالله بن شقیق ان التاخیر کان لاجل خطبة خطبها.

عبداللہ بن شقیق سے مروی ہے کہ یہ تاخیر خطبہ کی وجہ سے تھی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۱۱ حاجز البحرین" (مسلم: ۲۴۶/، جواز الجمع بین الصلاتین فی السفر)

۱۷۷۔ لمسلم بطریق عمر ان بن حدیر عن عبدالله بن شقیق عن ابن عباس فی القصة قال کنا نجمع بین الصلاتین علی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں دو نمازوں کو جمع کر لیتے تھے۔ (مولف) (مسلم اول ص ۲۴۶، باب جواز الجمع بین

Marfat.com

الصلاتین فی السفر)

۱۷۸۔ وللطحاوی من هذا الوجه قد کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ربما جمع بینهما بالمدینة

کبھی کبھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ شریف میں دو نمازوں کو جمع فرماتے تھے۔

(مولف)"فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۱۱ حاجز البحرین"(شرح معانی الآثار ۱/ ۹۵، باب الجمع بین الصلاتین)

۱۷۹۔ حدیث مسلم انما التفریط علی من لم یصل الصلاة حتی یجئی وقت الصلاة الاخریٰ.

قصور تو اس شخص کے لئے ہے جو نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آجائے۔

(مولف)"فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۱۲ حاجز البحرین"(مسلم ۱/ ۲۳۹، باب قضاء الصلوة الفائتة الخ)

۱۸۰۔ عبدالرزاق مصنف میں بطریق عمروبن شعیب راوی قال قال عبدالله جمع لنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مقیما غیر مسافر بین الظهر والعصر والمغرب والعشاء فقال رجل لابن عمر لم تری النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فعل ذلك قال لان لاتحرج امته ان جمع رجل.

عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے لئے حالت اقامت میں ظہر وعصر اور مغرب وعشاء جمع فرمائیں ایک آدمی نے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا تو ابن عمر نے فرمایا کہ ان کی امت میں اگر کوئی آدمی ایسا کرے تو حرج میں نہ پڑ جائے۔(مولف)(مصنف عبدالرزاق حدیث ۴۴۳۷۔ بیروت ۲/ ۵۵۶)

۱۸۲۔ ابن جریر اس جناب سے بایں لفظ راوی خرج علینا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فکان یؤخر الظهر ویعجل العصر فجمع بینهما ویؤخر المغرب ویعجل العشاء فجمع بینهما.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں تشریف لائے پھر ظہر میں تاخیر اور عصر میں تعجیل فرما کر دونوں کو جمع فرماتے تھے اور مغرب میں تاخیر اور عشاء میں تعجیل فرما کر دونوں کو جمع فرماتے تھے۔(مولف)(کنز العمال ۸/ ۲۵۰)

۱۸۳۔ ابن جریر کی دوسری روایت میں اسی جناب سے یوں ہے اذا بادر احدکم الحاجة فشاء ان یؤخر المغرب ویعجل العشاء ثم یصلیهما جمیعا فعل.

Marfat.com

جب تم میں کسی کو ضرورت پیش آئے تو وہ مغرب میں تاخیر اور عشاء میں تعجیل کر کے پڑھنا چاہے تو ایسا کرے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۴۳، حاجز البحرین" (کنزالعمال ۷/ ۳۵۰)

۱۸۴۔ بخاری و مسلم و مالك و دارمی و نسائی و طحاوی و بیهقی بطریق سالم بن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهم و مسلم و مالك و نسائی و طحاوی بطریق نافع عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما كان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یجمع بین المغرب و العشاء اذا جدبه السیر۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر کی عجلت رہتی تو مغرب و عشاء کو جمع فرماتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۱۴، حاجز البحرین" (مسلم ج ۱، ص ۲۴۵، باب جواز الجمع بین الصلاتین فی السفر)

۱۸۵۔ وفی لفظ لمسلم والنسائی من طریق سالم رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اعجله السیر فی السفر یؤخر صلاة المغرب حتی یجمع بینهما وبین الصلاة العشاء.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر کی جلدی رہتی تو مغرب کو مؤخر کر کے عشاء کے ساتھ جمع فرماتے تھے۔ (مولف) **فرواه البخاری عن ابی الیمان والنسائی عن بقیة وعثمان كلهم عن شعیب بن ابی حمزة ومسلم عن ابن وهب عن یونس والبخاری عن علی بن المدینی ومسلم عن یحیی وقتیبة بن سعید وابی بكر بن ابی شیبة وعمرو الناقد والدارمی عن محمد بن یوسف والنسائی عن محمد بن منصور والطحاوی عن الحمانی ثمانیتهم عن سفین بن عیینة ثلثتهم اعنی شعیبا ویونس وسفین عن الزهری عن سالم ومسلم عن یحیی بن یحیی والنسائی عن قتیبة والطحاوی عن ابن وهب كلهم عن مالك والنسائی بطریق عبدالرزاق ثنا معمر عن موسیٰ بن عقبة والطحاوی عن لیث والبیهقی فی الخلا فیات من طریق یزید بن هارون عن یحیی بن سعید اربعتهم عن نافع كلاهما عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما.** "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۱۵ حاجز البحرین" (مسلم اول ص ۲۴۵، باب جواز الجمع بین الصلاتین فی السفر)

۱۸۶۔ حدیث معلق بخاری ووصله البیهقی عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یجمع بین صلاة الظهر والعصر

Marfat.com

اذا كان على ظهر سير ويجمع بين المغرب والعشاء. وهو عند مسلم وآخرين بذكر غزوة تبوك.

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے تو ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع فرماتے۔ امام مسلم اور دوسروں کے نزدیک یہ غزوۂ تبوک کے ذکر میں ہے۔ (مولف) (بخاری اول ص ۱۴۹، باب الجمع فی السفر بین المغرب والعشاء)

۱۸۷۔ ولابن ماجة من طريق ابراهيم بن اسمعيل عن عبدالكريم عن مجاهد وسعيد بن جبير وعطاء بن ابی رباح وطاؤس اخبروه عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما انه اخبرهم ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كان يجمع بين المغرب والعشاء فی السفر من غير ان يعجله شئی ولا يطلبه عدو ولا يخاف شيئا.

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بغیر عجلت سفر اور بغیر طلب دشمن یا کسی خوف کے مغرب وعشاء کو جمع فرماتے تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۱۵ حاجز البحرین" (ابن ماجہ ص ۷۶، باب هل يوذن اويقيم اذاجمع بين المغرب والعشاء)

۱۸۸۔ بخاری تعليقا و وصلا و طحاوی و صلا عن انس رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم كان يجمع بين هاتين الصلاتين فی السفر يعنی المغرب و العشاء۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں مغرب وعشاء کو جمع فرماتے تھے۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۱۴۹، باب هل يوذن او يقيم اذا جمع بين المغرب و العشاء)

۱۸۹۔ مالك وشافعی ودارمی ومسلم وابوداؤد وترمذی ونسائی وابن ماجة وطحاوی مطولا ومختصراً عن عامر بن واثلة ابی الطفيل عن معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنهم قال جمع رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فی غزوة تبوك بين الظهر والعصر وبين المغرب والعشاء قال فقلت ماحمله على ذلك قال فقال اراد ان لايحرج امته. هذا لفظ مسلم فی الصلاة ومثله للطحاوی وعند الترمذی صدره فقط وهو احدى لفظی الطحاوی.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک میں ظہر وعصر اور مغرب وعشاء جمع

Marfat.com

فرمائیں، راوی نے کہا میں نے کہا کہ حضور نے ایسا کیوں کیا فرمایا تاکہ ان کی امت میں کوئی حرج میں نہ پڑ جائے (مولف) (مسلم اول ص ۲۴۶، باب جواز الجمع بین الصلاتین فی السفر)

۱۹۰۔ ولمالك ومن طريقه عند مسلم فی الفضائل خرجنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عام غزوة تبوك فكان يجمع الصلاة فصلی الظهر والعصر جميعا والمغرب والعشاء جميعا حتی اذا كان يوما اخر الصلاة ثم خرج فصلی الظهر والعصر جميعا ثم دخل ثم خرج بعد ذلك فصلی المغرب والعشاء جميعا. الحديث بطوله.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہم غزوۂ تبوک کے سال نکلے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازوں کو جمع فرماتے تھے تو ظہر و عصر ایک ساتھ اور مغرب و عشاء ایک ساتھ ادا فرمائیں جب دن ہوا تو نماز مؤخر فرمائی پھر تشریف لا کر ظہر و عصر ایک ساتھ پڑھیں پھر تشریف لے گئے اور تشریف لانے کے بعد مغرب و عشاء ایک ساتھ ادا فرمائیں۔ (مولف) (مسلم دوم ص ۲۴۶، باب فی معجزات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

۱۹۱۔ مالك مرسلا ومسنداً من طريق داؤد بن الحصين عن الاعرج عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كان يجمع بين الظهر والعصر فی سفره الی تبوك.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر تبوک میں ظہر و عصر کو جمع فرماتے تھے۔ (مولف) هكذا روی عن يحيی مسندا وهو عند محمد وجمهور رواة المؤطا عن عبدالرحمن بن هرمز مرسلا وعبدالرحمن هو الاعرج۔ (مؤطا مالک ص ۵۰، الجمع بین الصلاتین فی الحضر والسفر)

۱۹۲۔ وهو عندالبزار عن عطاء بن يسار عن ابی هريرة عن النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم كان يجمع بين الصلاتين فی السفر.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت سفر میں دو نمازوں کو جمع فرماتے تھے۔ (مولف) (مسند احمد ص ۳۵۹ ج ۱)

۱۹۳۔ احمد وابن ابی شيبة بطريق حجاج بن ارطاة مختلف فيه عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده وهو عبدالله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال جمع رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم بين الصلاتين فی غزوة بنی المصطلق.

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ بنی مصطلق میں دو نمازیں جمع فرمائیں۔
(مولف)"فتاویٰ رضویہ ج۲ص۳۱۶ حاجز البحرین"(مسند احمد ص۴۱۵ج۲)

۱۹۴۔ترمذی فی کتاب العلل حدثنا ابو السائب عن الجریری عن ابی عثمان عن اسامة بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اذا جد به السیر جمع بین الظهر والعصر والمغرب والعشاء. قال الترمذی سألت محمدا یعنی البخاری عن هذا الحدیث فقال الصحیح هو موقوف عن اسامة بن زید.

اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب چلنے میں عجلت ہوتی تو ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع فرماتے تھے۔(مولف) (ترمذی کتاب العلل ص ۲۳۳)

۱۹۵۔ احمد بطریق ابن لهیعة عن ابی الزبیر قال سألت جابرا رضی اللہ تعالیٰ عنه هل جمع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بین المغرب والعشاء قال نعم عام غزونا بنی المصطلق.

ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مغرب وعشاء کو جمع فرمائی ہیں حضرت جابر نے کہاں ہاں غزوۂ بنی مصطلق کے سال جمع فرمائی ہیں۔(مولف) (مسند احمد ۳/۳۴۸)

۱۹۶۔ابن ابی شیبة و ابوجعفر طحاوی اما الاول فبطریق ابن ابی لیلی عن هذیل واما الآخر فعن ابی قیس الاودی عن هذیل بن شرحبیل عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم جمع ولفظ الآخر کان یجمع بین الصلاتین فی السفر وللطبرانی فی معجمیه الکبیر والاوسط عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال جمع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بین الظهر والعصر والمغرب والعشاء فقیل له فی ذلك فقال صنعت ذلك لئلا تحرج امتی.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء جمع فرمائیں تو اس کے بارے میں پوچھا گیا حضور نے فرمایا میں نے ایسا اس لئے کیا تاکہ میری امت حرج میں نہ پڑ جائے۔
(مولف) (مسند احمد ص۵۸۴ج۱)

۱۹۷۔طبرانی فی المعجم الاوسط عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری رضی

Marfat.com

الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یجمع بین الصلاتین فی السفر.

بے شک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں دو نمازوں کو جمع فرماتے تھے۔ (مولف) (مسند احمد ص ۳۵۹ ج ۱)

۱۹۸۔ مرسل وبلاغ مالك انه بلغه عن علی بن حسین هو ابن علی رضی الله تعالیٰ عنهم انه کان یقول کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اراد ان یسیر یومه جمع بین الظهر والعصر واذا اراد ان یسیر لیله جمع بین المغرب والعشاء.

حضرت علی بن حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دن کو چلنے کا ارادہ فرماتے تو ظہر و عصر کو جمع فرماتے تھے اور جب رات کو چلنے کا ارادہ فرماتے تو مغرب و عشاء کو جمع فرماتے تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۱۷ حاجز البحرین" (موطا مالک ص ۵۱، باب الجمع بین الصلاتین فی الحضر والسفر)

۱۹۹۔ عن ابی الطفیل عن معاذ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جمع فی غزوة تبوك بین الظهر والعصر وبین المغرب والعشاء. رواه قرة بن خالد وسفیان الثوری ومالك وغیر واحد عن ابی الزبیر المکی.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع فرمایا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۲۰ حاجز البحرین" (ترمذی اول ص ۱۲۴، باب ماجاء فی الجمع بین الصلاتین)

۲۰۰۔ حدیث صحیحین عن ابی جحیفة رضی الله تعالیٰ عنه خرج علینا النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالهاجرة الی البطحاء فتوضأ فصلی لنا الظهر والعصر.

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت بطحا تشریف لائے پھر وضو فرما کر ظہر و عصر دونوں ایک ساتھ پڑھائیں۔ (مولف) (مسلم اول ص ۱۹۶، باب سترة المصلی والندب الی الصلاة الخ)

۲۰۱۔ ولفظ البخاری خرج علینا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالهاجرة فصلی بالبطحاء الظهر رکعتین والعصر رکعتین.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت تشریف لائے اور بطحا میں دو رکعت ظہر

Marfat.com

اور دو رکعت عصر پڑھائی (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۲۴ حاجز البحرین" (بخاری اول ص ۵۰۲، باب صفة النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم)

۲۰۲۔ صحیح بخاری شریف باب صفة النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بطریق شعبة عن الحکم قال سمعت ابا جحیفة قال خرج رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالهاجرة الی البطحاء فتوضأ ثم صلی الظهر رکعتین والعصر رکعتین.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت بطحاء تشریف لائے پھر وضو فرما کر دو رکعت ظہر اور دو رکعت عصر پڑھیں۔ (مولف) (بخاری اول ص ۵۰۲، باب مذکور)

۲۰۳۔ نیز باب مذکور بطریق مالك بن مغول عن عون عن ابیه وفیه خرج بلال فنادی بالصلاة ثم دخل فاخرج فضل وضوء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فوقع الناس علیه یأخذون منه ثم دخل فاخرج العنزة وخرج رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کانی انظر الی وبیض ساقیه فرکز العنزة ثم صلی الظهر رکعتین والعصر رکعتین.

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکل کر نماز کی ندا دی پھر جا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی لائے تو لوگ اس کو لینے کے لئے جھپٹ پڑے پھر جا کر نیزہ لائے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے، راوی نے کہا گویا کہ میں حضور کی پنڈلیوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں پھر نیزہ گاڑ کر دو رکعت ظہر اور دو رکعت عصر پڑھیں۔ (مولف) (بخاری اول ص ۵۰۳ باب مذکور)

۲۰۴۔ صحیح مسلم شریف بطریق سفین ناعون بن ابی جحیفة عن ابیه وفیه فخرج النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فتوضأ واذن بلال ثم رکزت العنزة فتقدم فصلی الظهر رکعتین ثم صلی العصر رکعتین ثم لم یزل یصلی رکعتین حتی رجع الی المدینة.

مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لا کر وضو فرمایا اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان دی اور نیزہ گاڑ دیا حضور نے دو رکعت ظہر اور دو رکعت عصر پڑھائیں پھر مدینہ شریف کی واپسی تک دو رکعت ہی پڑھتے رہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۲۷ حاجز البحرین" (مسلم اول ص ۱۹۶، باب سترة المصلی والندب لی الصلاة الخ)

Marfat.com

۲۰۵۔احمد وشافعی وعبدالرزاق وبیھقی وھذا حدیث احمد اذ یقول حدثنا عبدالرزاق اخبرنا ابن جریج اخبرنی حسین بن عبدالله بن عبیدالله بن عباس عن عکرمة وکریب عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال الا اخبرکم عن صلاة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی السفر قلنا بلی قال کان اذا زاغت الشمس فی منزله جمع بین الظهر والعصر قبل ان یرکب واذا لم تزغ له فی منزله سار حتی اذا کانت العصر نزل فجمع بین الظهر والعصر. واشار الیه ابوداؤد تعلیقا فقال رواه هشام بن عروة عن حسین بن عبدالله عن کریب عن ابن عباس عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ولم یذکر لفظه

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سفر میں نماز پڑھنے کے بارے میں بتاؤں؟ ہم نے کہا کیوں نہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ جب سورج ڈھل جاتا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منزل میں قیام پذیر ہوتے تو سوار ہونے سے پہلے ظہر وعصر کو جمع فرماتے، اور جب سورج نہیں ڈھلتا تو چلتے رہتے یہاں تک کہ جب وقت عصر ہونے کو ہوتا تو اتر کر ظہر وعصر کو جمع فرماتے۔ (مولف) اس حدیث کے راوی حسین مذکور ائمہ شان کے نزدیک ضعیف ہیں۔ عنہ علیہ الرحمہ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۲۹، حاجز البحرین" (مسند احمد ۱/ ۳۲۷، ابوداؤد ۱/ ۱۷۱، باب الجمع بین الصلاتین)

۲۰۶۔روایت شافعی یوں ہے اخبرنی ابن ابی یحیی عن حسین بن عبدالله بن عبید الله بن عباس عن کریب عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما فذکر الحدیث وفیه جمع بین الظهر والعصر فی الزوال.

اس حدیث میں یہ مذکور ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وقت زوال ظہر وعصر جمع فرمائیں۔ (مولف) اس کی سند میں ابن ابی یحییٰ رافضی قدری معتزلی جہمی متروک واقع ہے۔ امام اجل یحی بن سعید قطان وامام اجل یحییٰ بن معین وامام اجل علی بن مدینی وامام یزید بن ہارون وامام ابوداؤد وغیرہم اکابر نے فرمایا یہ کذاب تھا۔ امام احمد نے فرمایا ساری بلائیں اس میں تھیں، امام مالک نے فرمایا نہ وہ حدیث میں ثقہ ہے نہ دین میں امام بخاری وغیرہ نے فرمایا ائمہ محدثین کے نزدیک متروک ہے۔ منه علیه الرحمة والرضوان، "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۳۰ حاجز البحرین"۔

Marfat.com

۲۰۷۔حدیث دار قطنی حدثنا احمد بن محمد بن سعید ثنا المنذر بن محمد ثنا ابیٰ ثنا محمد بن الحسین بن علی بن الحسین ثنی ابی عن ابیه عن جده عن علی رضی الله تعالیٰ عنه قال کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا ارتحل حین تزول الشمس جمع بین الظهر والعصر فاذا جدبه السیر اخر الظهر وعجل العصر ثم جمع بینهما.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب زوال شمس کے وقت کوچ فرماتے تو ظہر و عصر کو جمع فرماتے پھر جب چلنے کی عجلت رہتی تو ظہر کو مؤخر اور عصر کی تعجیل کر کے دونوں کو جمع فرماتے تھے۔(مولف)اس میں سوا عترت طاہرہ کے کوئی راوی ثقہ معروف نہیں عمدۃ القاری میں فرمایا لایصح اسنادہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج۲ ص۳۳۱، حاجز البحرین" (سنن الدار قطنی باب الجمع بین الصلاتین فی السفر۔ ملتان ۱/۳۹۱)

۲۰۸۔حاکم نے اربعین میں بطریق ابی العباس محمد بن یعقوب عن محمد بن اسحٰق الصاغانی عن حسان بن عبداللہ عن المفضل بن فضالۃ عن عقیل عن ابن شہاب عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کی فان زاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی الظهر والعصر ثم رکب.

۲۰۹۔فریابی نے بحر و خود اسحٰق بن راہویہ سے روایت کی عن شبابة بن سوار عن اللیث عن عقیل عن الزهری عن انس رضی الله تعالیٰ عنه قال کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا کان فی سفر فزالت الشمس صلی الظهر والعصر جمیعا ثم ارتحل.

۲۱۰۔اوسط طبرانی میں ہے حدثنا محمد بن ابراهیم بن نصربن سندر الاصبهانی ثنا هارون بن عبدالله الجمال ثنا یعقوب بن محمد الزهری ثنا محمد بن سعد انٍ ثنا ابن عجلان عن عبدالله بن الفضل عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا کان فی سفر فزاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی الظهر والعصر جمیعا.

ان تینوں حدیثوں کا حاصل یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو سوار ہونے سے پہلے ظہر و عصر کو جمع فرماتے تھے۔(مولف)روایت اسحٰق پر امام ابوداؤد نے انکار کیا، اسمٰعیل نے اسے معلول بتایا کما فی العمدۃ وغیرها ۔ منه۔ "فتاویٰ رضویہ ج۲ ص۳۳۲، حاجز البحرین" (مجمع الزوائد باب الجمع بین

Marfat.com

الصلاتین فی السفر، بیروت ۲/۱۶۰)

۲۱۱۔ روایت مؤطا امام محمد اخبرنا مالك عن نافع ان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما حین جمع بین المغرب والعشاء (فی السفر) سار حتی غاب الشفق.

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مغرب وعشاء کو جمع فرما کر چلتے تو شفق غائب ہو چکی ہوتی۔ (مولف) (مؤطاامام محمد ص ۱۳۱، باب الجمع بین الصلاتین فی السفر والمطر)

۲۱۲۔ روایت بخاری حدثنا سعید بن ابی مریم اخبرنا محمد بن جعفر قاله اخبرنی زید هو ابن اسلم عن ابیه قال کنت مع عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما بطریق مکة فبلغه عن صفیة بنت ابی عبید شدة وجع فاسرع السیر حتی اذا کان بعد غروب الشفق ثم نزل فصلی المغرب والعتمة جمع بینهما فقال انی رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا جد به السیر اخر المغرب وجمع بینهما.

زید نے اپنے باپ سے روایت کر کے کہا کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہمراہ مکہ کی راہ میں تھا تو صفیہ بنت ابی عبید کے شدت مرض کی خبر پہنچی تو حضرت ابن عمر نے چلنے میں عجلت فرمائی یہاں تک کہ جب افق کی سرخی غائب ہو گئی تو اتر کر مغرب وعشاء ایک ساتھ ادا فرمائی پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب چلنے کی عجلت رہتی تو مغرب کو مؤخر فرماتے اور مغرب وعشاء دونوں کو جمع فرماتے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۳۷، حاجز البحرین" (بخاری اول ص ۲۴۳، باب المسافر اذا جدبه السیر الخ)

۲۱۳۔ روایت مسلم حدثنا محمد بن مثنیٰ نا یحییٰ عن عبیدالله عن نافع ان ابن عمر کان اذا جد به السیر جمع بین المغرب و العشاء بعد ان یغیب الشفق و یقول ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا جد به السیر جمع بین المغرب و العشاء. ورواه الطحاوی فقال حدثنا ابن ابی داؤد ثنا مسدد ثنا یحییٰ به سندا و متنا۔

نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جب چلنے کی عجلت رہتی تو سرخی غائب ہونے کے بعد مغرب وعشاء کو جمع فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب چلنے کی عجلت رہتی تو مغرب وعشاء کو جمع فرماتے تھے۔ (مولف) (مسلم اول ص ۲۴۵، باب جواز الجمع بین الصلاتین فی السفر)

۲۱۴۔ روایت ابی داؤد حدثنا سلیمان بن داؤد العتکی ناحمادنا ایوب عن نافع

Marfat.com

ان ابن عمر استصرخ علی صفیة وهو بمکة فسار حتی غربت الشمس وبدت النجوم فقال ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا عجل به امر فی سفر جمع بین هاتین الصلاتین فسار حتی غاب الشمس (الشفق) فنزل فجمع بینهما.

نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مکہ میں تھے تو حضرت صفیہ کی فریاد رسی کے لئے چلے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور ستارے چمکنے لگے تو فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں کسی معاملہ کی جلدی رہتی تو ان دونوں نمازوں کو جمع فرماتے تھے پھر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورج کا اجالا (شفق) غائب ہونے تک چلتے رہتے پھر اتر کر دونوں نمازوں کو جمع فرماتے (مولف) "فتاویٰ رضویہ ۲ ص ۳۳۷، حاجز البحرین" (ابوداؤد اول ص ۱۷۰، باب الجمع بین الصلاتین)

۲۱۵۔ روایت طحاوی حدثنا ابن مرزوق ثنا عازم بن الفضل ثنا حماد بن زید عن ایوب عن نافع ان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما استصرخ علی صفیة بنت ابی عبید وهو بمکة فاقبل الی المدینة فسار حتی غربت الشمس وبدت النجوم وکان رجل یصحبه یقول الصلاة الصلاة وقال له سالم الصلاة فقال ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا عجل به السیر فی سفر جمع بین هاتین الصلاتین وانی ارید ان اجمع بینهما فسار حتی غاب الشفق ثم نزل فجمع بینهما.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مکہ میں تھے صفیہ بنت ابی عبید کی فریاد رسی کے لئے مدینہ کو چل پڑے تو غروب ضیائے شمس اور ستارے چمکنے تک چلتے رہے اور ان کے ساتھ ایک آدمی تھا جو کہہ رہا تھا نماز نماز اور سالم نے بھی ان کو کہا کہ نماز تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں چلنے کی عجلت رہتی تو ان دونوں (مغرب وعشاء) نمازوں کو جمع فرماتے تھے اور میں بھی دونوں نمازوں کو جمع کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں پھر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرخی کے غائب ہونے تک چلتے رہے پھر اتر کر دونوں کو جمع فرمائیں۔ (مولف) امام اجل ابو جعفر اس حدیث کو راویت کر کے فرماتے ہیں انما اخبر بذلك من فعل ابن عمر وذکر عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الجمع ولم یذکر کیف جمع۔ منه علیه الرحمة۔ (شرح معانی الآثار ۱/۹۶، باب الجمع بین الصلاتین)

۲۱۶۔ روایت ابی داؤد حدثنا عبدالملك بن شعیب نا ابن وهب عن اللیث قال

Marfat.com

قال ربیعة یعنی کتب الیه حدثنی عبدالله بن دینار قال غابت الشمس وانا عند عبدالله بن عمر فسرنا فلما رأیناه قد امسی قلنا الصلاة فسار حتی غاب الشفق وتصوبت النجوم ثم انه نزل فصلی الصلاتین جمیعا ثم قال رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا جده السیر صلی صلاتی هذه یقول یجمع بینهما بعد لیل.

عبداللہ بن دینار نے کہا کہ سورج غروب ہوتے وقت میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھا جب چلے تو دیکھا کہ شام ہونے کو ہے ہم نے کہا نماز پھر بھی غروب شفق اور ستارے چمکنے تک چلتے رہے پھر اتر کر دونوں نمازیں پڑھی اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب چلنے کی جلدی رہتی یہ دونوں نمازیں یعنی مغرب وعشاء ایک ساتھ ادا فرماتے تھے، راوی کہتے ہیں کہ ایک رات کے بعد دونوں کو جمع فرماتے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج: ۲ص ۳۳۸، حاجز البحرین" (ابوداؤداول ص ۱۷۲، باب الجمع بین الصلاتین)

۲۱۷۔روایت ترمذی حدثنا هناد نا عبدة عن عبید الله بن عمر عن نافع عن بن عمر رضی الله تعالی عنهما انه استغیث علی بعض اهله فجد به السیر و اخر المغرب حتی غاب الشفق ثم نزل فجمع بینهما ثم اخبر هم ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یفعل ذلك اذا جدبه السیر. قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بعض اہل کی فریاد رسی کے لئے چلنے میں عجلت کی اور مغرب کو غروب شفق تک مؤخر فرمایا پھر اتر کر دونوں نمازیں یعنی مغرب وعشاء جمع فرمائیں اس کے بعد اصحاب کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب عجلت رہتی تو ایسا ہی کرتے تھے۔ (مولف) (ترمذی اول ص ۱۲۴، باب ماجاء فی الجمع بین الصلاتین)

۲۱۸۔روایت نسائی اخبرنا اسحق بن ابراهیم ثنا سفیان عن ابن ابی نجیح عن اسمعیل بن عبدالرحمن شیخ من قریش قال صحبت ابن عمر الی الحمی فلما غربت الشمس هبت ان اقول له الصلاة فسار حتی ذهب بیاض الافق وفحمة العشاء ثم نزل فصلی المغرب، ثلث رکعات ثم صلی رکعتین علی اثرهما قال هکذا رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یفعل.

قریش کے ایک شیخ اسمعیل بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں چراگاہ تک ابن عمر رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنہما کے ساتھ رہا جب سورج غروب ہو گیا تو میں نے ان کو کہنا چاہا کہ نماز پھر افق کی سفیدی اور عشاء کی سیاہی جانے تک چلتے رہے پھر اتر کر مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد دو رکعت پڑھ کر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۳۸، حاجز البحرین" (نسائی اول ص ۹۹، باب الوقت الذی یجمع فیه المسافر الخ)

اوقات نماز کی تعیین پر دس احادیث مبارکہ

۲۱۹۔ جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے صبح اسرا بعد فرضیت نماز اوقات نماز معین کرنے اور ان کا اول آخر بتانے کے لئے دو روز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امامت کی پہلے دن ظہر سے فجر تک پانچوں نمازیں اول وقت پڑھیں اور دوسرے دن ہر نماز آخر وقت اس کے بعد گزارش کی **الوقت مابین هذین الوقتین**۔ وقت ان دونوں وقتوں کے بیچ میں ہے۔ اس حدیث میں ابوداؤد و ترمذی و شافعی و طحاوی و ابن حبان و حاکم کے یہاں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **صلی بی العصر حین کان ظله مثله فلما کان الغد صلی بی الظهر حین کان ظله مثله**. (جبرئیل نے) مجھے عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب شئی کا سایہ اس کے ایک مثل ہوا پھر کل ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب شئی کا سایہ اس کے ایک مثل ہوا۔ (مولف) (ابوداؤد اول ص ۵۶ باب المواقیت)

۲۲۰۔ ترمذی کے لفظ یوں ہیں **صلی المرة الثانیة الظهر حین کان ظل کل شئی مثله لوقت العصر بالامس**.

دوسری بار ظہر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے ایک مثل ہوا کل گزشتہ کی نماز عصر کے وقت میں (مولف) (ترمذی اول ص ۳۸، باب ماجاء فی مواقیت الصلاة عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم)

شافعی کے لفظ یوں ہیں **ثم صلی المرة الاخری الظهر حین کان ظل کل شئی قدر ظله قدر العصر بالامس**. پھر دوسری مرتبہ ظہر اس وقت پڑھی جب کہ ہر چیز کا سایہ گزشتہ عصر کی مقدار کا ہوا۔ (مولف) (اس سے مقصود اوقات کی تمیز اور ہر نماز کا اول و آخر وقت جدا جدا بتانا ہے۔ مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۴۲، حاجز البحرین" (الام للشافعی جماع مواقیت الصلوٰۃ. بیروت ۱/۷۱)

Marfat.com

۲۲۱۔ نسائی و طحاوی و حاکم و بزار نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **هذا جبريل جاء كم يعلمكم دينكم وفيه ثم صلى العصر حين رأى الظل مثله ثم جاء ه الغد ثم صلى به الظهر حين كان الظل مثله.**

یہ جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام ہیں تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے ہیں، اور اسی میں ہے کہ پھر عصر اس وقت پڑھی جب شئی کا سایہ اس کے ایک مثل دیکھا پھر کل تشریف لاکر ظہر اس وقت پڑھی جب شئی کا سایہ ایک مثل ہوا۔ (مولف) (نسائی اول ص ۸۷، باب آخر وقت الظهر)

۲۲۲۔ بزار کے لفظ یوں ہیں **جاء نی فصلی بی العصر حين كان فيئی مثلی ثم جاء نی من الغد فصلی بی الظهر حين كان الفئی مثلی.**

جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام نے میرے پاس آکر عصر اس وقت پڑھائی جب میرا سایہ میرے مثل ہوا پھر کل تشریف لاکر ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سایہ دو چند ہو گیا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۴۳ حاجز البحرین" (كشف الاستار عن زوائد البزار، باب اى حين يصلى۔ بیروت ۱/ ۱۸۷)

۲۲۳۔ نسائی و امام احمد و اسحٰق بن راہویہ و ابن حبان و حاکم **جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما** سے راوی **ان جبريل اتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حين كان الظل مثل شخصه فصلى العصر ثم اتاه فى اليوم الثانى حين كان ظل الرجل مثل شخصه فصلى الظهر.**

جبرئیل امین علیہ الصلاۃ والسلام نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عصر اس وقت پڑھی جب سایہ آدمی کے مثل ہوا پھر دوسرے دن حاضر ہو کر ظہر کی نماز اسی وقت پڑھی۔ (مولف) (نسائی اول ص ۸۹، باب آخر وقت العصر)

۲۲۴۔ امام اسحٰق بن راہویہ اپنی مسند میں حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق حدثنا بشر بن عمر والنہرانی حدثنی مسلمۃ بن بلال ثنا یحیٰی بن سعید ثنی ابو بکر بن عمرو بن حزم عن ابی مسعود الانصاری، اور بیہقی کتاب المعرفۃ میں بطریق ایوب بن عتبۃ ثنا ابو بکر عمرو بن حزم عن عروۃ بن الزبیر عن ابن ابی مسعود عن ابیہ راوی اور یہ لفظ حدیث اسحٰق ہیں **قال جاء جبريل الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال قم فصل وذلك لدلوك الشمس حين مالت فقام رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فصلى الظهر اربعا ثم اتاه حين كان ظله مثله فقال قم فصل فقام فصلى العصر اربعا ثم اتاه من الغد حين كان ظله مثله فقال له قم**

Marfat.com

فصل فقام فصلی الظهر اربعا.

حضرت جبرئیل امین علیہ الصلاۃ والسلام نے زوال شمس کے وقت بارگاہ رسالت میں آکر عرض کی کہ اٹھئے اور نماز پڑھئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں پھر جب سایہ ایک مثل ہوا تو جبرئیل نے آکر عرض کی کہ نماز پڑھیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر عصر کی چار رکعتیں پڑھیں پھر دوسرے دن جب سایہ ایک مثل ہوا تو آئے اور عرض کی کہ نماز پڑھئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں۔ (مولف)

۲۲۵۔ ابن راہویہ مسند میں عبدالرزاق سے اور عبدالرزاق مصنف میں بطریق اخبر نا معمر عن عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیہ عن جدہ عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال جاء جبریل فصلی بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالناس حین زالت الشمس الظهر ثم صلی العصر حین کان ظله مثله قال ثم جاء جبریل من الغد فصلی الظهر بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالناس الظهر حین کان ظله مثله.

جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام نے آکر زوال شمس کے وقت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ظہر پڑھائی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کی امامت فرمائی پھر عصر اس وقت پڑھی جب شئی کا سایہ اس کے ایک مثل ہوا، راوی نے کہا کہ جبریل علیہ الصلاۃ والسلام نے دوسرے دن نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ظہر پڑھائی اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کی امامت فرمائی جب کہ شئی کا سایہ اس کے ایک مثل ہوا۔ یعنی ظہر میں تاخیر اور عصر میں تعجیل فرمائی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۴۳، حاجز البحرین" (مصنف عبدالرزاق، باب المواقیت بیروت ۱/ ۵۳۴)

۲۲۶۔ دار قطنی سنن اور طبرانی معجم کبیر اور ابن عبداللہ تمہید میں بطریق ایوب بن عتبۃ عن ابی بکر بن حزم عن عروۃ بن الزبیر محضرت ابو مسعود انصاری و بشیر بن ابی مسعود دونوں صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی۔ ان جبریل جاء الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین دلکت الشمس فقال یا محمد صل الظهر فصلی ثم جاء حین کان ظل کل شئی مثله فقال یا محمد صل العصر فصلی ثم جاء ہ الغد حین کان ظل کل شئی مثله فقال صل الظهر. الحدیث والکل مختصر.

Marfat.com

ی لعصر)

حجۃ الوداع کے مبارک موقع پر منیٰ میں ہر نماز اس کے اپنے وقت پر ادا کی گئی :

۲۳۱۔ حجۃ الوداع میں حدیث طویل سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحیح مسلم وغیرہ میں ملاحظہ ہو فرماتے ہیں فلما کان یوم التروبة توجهوا الی منی فاهلوا بالحج وركب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فصلى بها الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر.

جب آٹھویں ذی الحجہ کی (صبح) ہوئی صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حج کا احرام باندھ کر منیٰ چلے اور حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوئے تو منیٰ میں ظہر و عصر و مغرب و عشاء اور فجر پانچوں نمازیں پڑھیں۔ "فتاوٰی رضویہ ج ۲ ص ۳۲۵ حاجز البحرین" (مسلم اول ص ۳۹۶، باب حجة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

تعیین اوقات سے متعلق مزید چھ حدیثیں :

۲۳۲۔ مسلم و نسائی و ابن ابان و طحاوی کے یہاں ان لفظوں سے ہے ثم اخر الظهر حتى كان قريبا من وقت العصر بالامس.

پھر ظہر کی تاخیر فرمائی یہاں تک کہ وقت عصر دیروزہ سے قریب ہو گئی۔ (مسلم اول ص ۲۲۳، باب الصلوات الخمس)

۲۳۳۔ صحیح مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وقت الظهر اذا زالت الشمس وكان ظل الرجل كطوله مالم يحضر العصر.

ظہر کا وقت اس وقت ہے جب سورج ڈھلے اور سایہ آدمی کا اس کے قد کے برابر ہو جائے جب تک عصر کا وقت نہ آئے۔ "فتاوٰی رضویہ ج ۲ ص ۳۲۵ حاجز البحرین" (مسلم اول ص ۲۲۳، باب الصلوات الخمس)

۲۳۴۔ امام طحاوی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث امامت جبریل میں راوئ حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ علیہ و سلامہ نے فرمایا صلى الظهر وفئ كل شئ مثله.

ظہر اس وقت پڑھی کہ سایہ ہر چیز کا اس کے برابر ہو گیا۔ جن کے نزدیک ایک مثل کے بعد وقت ظہر نہیں رہتا ان حدیثوں میں ایک مثل ہونے کو ایک مثل کے قریب پہنچنے پر عمل کرتے

Marfat.com

فصل فقام فصلی الظهر اربعا.

حضرت جبرئیل امین علیہ الصلاۃ والسلام نے زوال شمس کے وقت بارگاہ رسالت میں آکر عرض کی کہ اٹھئے اور نماز پڑھئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں پھر جب سایہ ایک مثل ہوا تو جبرئیل نے آکر عرض کی کہ نماز پڑھیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر عصر کی چار رکعتیں پڑھیں پھر دوسرے دن جب سایہ ایک مثل ہوا تو آئے اور عرض کی کہ نماز پڑھئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں۔ (مولف)

۲۲۵۔ ابن راہویہ مسند میں عبدالرزاق سے اور عبدالرزاق مصنف میں بطریق اخبرنا معمر عن عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیہ عن جدہ عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال جاء جبریل فصلی بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالناس حین زالت الشمس الظهر ثم صلی العصر حین کان ظله مثله قال ثم جاء جبریل من الغد فصلی الظهر بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالناس الظهر حین کان ظله مثله.

جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام نے آکر زوال شمس کے وقت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ظہر پڑھائی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کی امامت فرمائی پھر عصر اس وقت پڑھی جب شئی کا سایہ اس کے ایک مثل ہوا، راوی نے کہا کہ جبریل علیہ الصلاۃ والسلام نے دوسرے دن نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ظہر پڑھائی اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کی امامت فرمائی جب کہ شئی کا سایہ اس کے ایک مثل ہوا۔ یعنی ظہر میں تاخیر اور عصر میں تعجیل فرمائی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۴۳، حاجز البحرین" (مصنف عبدالرزاق، باب المواقیت بیروت ۱/ ۵۳۴)

۲۲۶۔ دار قطنی سنن اور طبرانی معجم کبیر اور ابن عبداللہ تمہید میں بطریق ایوب بن عتبۃ عن ابی بکر بن حزم عن عروۃ بن الزبیر محضرت ابو مسعود انصاری و بشیر بن ابی مسعود دونوں صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی۔ ان جبریل جاء الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین دلکت الشمس فقال یا محمد صل الظهر فصلی ثم جاء حین کان ظل کل شئی مثله فقال یا محمد صل العصر فصلی ثم جاء ہ الغد حین کان ظل کل شئی مثله فقال صل الظهر. الحدیث والکل مختصر.

Marfat.com

ی نعصر)

حجۃ الوداع کے مبارک موقع پر منیٰ میں ہر نماز اس کے اپنے وقت پر ادا کی گئی :

۲۳۱۔ حجۃ الوداع میں حدیث طویل سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحیح مسلم وغیرہ میں ملاحظہ ہو فرماتے ہیں فلما کان یوم التروبة توجهوا الی منی فاهلوا بالحج وركب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فصلى بها الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر

جب آٹھویں ذی الحجہ کی (صبح) ہوئی صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حج کا احرام باندھ کر منیٰ چلے اور حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوئے تو منیٰ میں ظہر و عصر و مغرب و عشاء اور فجر پانچوں نمازیں پڑھیں۔ "فتاوٰی رضویہ ج ۲ ص ۳۲۵ حاجز البحرین" (مسلم اول ص ۳۹۶، باب حجة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

تعیین اوقات سے متعلق مزید چھ حدیثیں :

۲۳۲۔ مسلم و نسائی و ابن ابان و طحاوی کے یہاں ان لفظوں سے ہے ثم اخر الظهر حتى كان قريبا من وقت العصر بالامس

پھر ظہر کی تاخیر فرمائی یہاں تک کہ وقت عصر دیروزہ سے قریب ہو گئی۔ (مسلم اول ص ۲۲۳، باب الصلوات الخمس)

۲۳۳۔ صحیح مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وقت الظهر اذا زالت الشمس وكان ظل الرجل كطوله مالم يحضر العصر.

ظہر کا وقت اس وقت ہے جب سورج ڈھلے اور سایہ آدمی کا اس کے قد کے برابر ہو جائے جب تک عصر کا وقت نہ آئے۔ "فتاوٰی رضویہ ج ۲ ص ۳۲۵ حاجز البحرین" (مسلم اول ص ۲۲۳، باب الصلوات الخمس)

۲۳۴۔ امام طحاوی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث امامت جبریل میں راوئ حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ علیہ و سلامہ نے فرمایا صلى الظهر وفئ كل شئ مثله۔

ظہر اس وقت پڑھی کہ سایہ ہر چیز کا اس کے برابر ہو گیا۔ جن کے نزدیک ایک مثل کے بعد وقت ظہر نہیں رہتا ان حدیثوں میں ایک مثل ہونے کو ایک مثل کے قریب پہنچنے پر عمل کرتے

Marfat.com

ہیں۔(شرح معانی الآثار ۱/۸۸، باب مواقیت الصلوۃ)

۲۳۵۔امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک روز نماز عصر کو بہت اخیر کرنا اور عروہ بن زبیر کا آکر حدیث امامت جبریل سنانا۔ صحیح وغیرہا میں مروی اس میں طبرانی کی روایت یوں ہے دعا المؤذن لصلاۃ العصر فامسی عمر بن عبدالعزیز قبل ان یصلیھا۔

یعنی عمر نے شام کردی اور ہنوز نماز عصر نہ پڑھی۔ حدیث کی مراد یہ ہے کہ شام قریب آئی نہ یہ کہ شام ہی ہوگئی، خود صحیح بخاری کتاب بدأ الخلق میں ہے حتی العصر شبیہ عصر میں چھ تاخیر کی، افادہ الحافظ فی فتح الباری۔ (معجم کبیر طبرانی حدیث ۱۶ے بیروت ۱۸: ۲۵۹) (بخاری ۱/۴۵۷، کتاب بدأ الخلق)

۲۳۶۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا کہ سحری کھاؤ یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دے، اس پر صحیح بخاری شریف میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے قال کان رجلا لاینادی حتی یقال لہ اصبحت اصبحت

وہ اذان نہ دیا کرتے تھے یہاں تک کہ ان سے کہا جاتا صبح ہوگئی صبح ہوگئی۔ اس قول کے یہ معنی ہیں صبح قریب آئی صبح قریب آئی۔ (بخاری اول ص ۸۶، باب اذان الاعمی الخ)

۲۳۷۔اسی حدیث میں ارشاد اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے فانہ لایؤذن حتی یطلع الفجر۔

ابن مکتوم اذان نہیں دیتے یہاں تک کہ فجر طلوع کرے۔ ارشاد شافعی کتاب الصوم میں ہے ای حتی یقارب طلوع الفجر یعنی یہاں تک کہ طلوع فجر قریب آئے۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۴۶، حاجز البحرین" (بخاری اول ص ۲۵۷، باب قول النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لایمنعکم من سحورکم الخ)

جمع صوری کی اور دو حدیثیں :

۲۳۸۔مسلم حدثنی عمرو الناقد نا شبابۃ بن سوار المدائنی نالیث بن سعد عن عقیل فذکر وفیہ اخر الظھر حتی یدخل اول وقت العصر ثم یجمع بینھما.

ظہر کو مؤخر فرماتے یہاں تک کہ عصر کا اول وقت داخل ہوتا پھر جمع کرتے۔ (مسلم ۱/ ۲۴۵، باب جواز الجمع بین الصلاتین)

۲۳۹۔مسلم حدثنی ابوالطاھر وعمرو بن السواد قالا انا ابن وھب ثنی جابر بن

Marfat.com

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وزید بن ثابت تسحرا فلما فرغا من سحورھما قام نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی الصلاۃ فصلی قلت لانس کم کان بین فراغھما من سحورھما ودخولھما فی الصلاۃ قال قدر مایقرأ الرجل خمسین آیۃ.

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وزید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سحری تناول فرمائی جب کھانے سے فارغ ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز صبح کے لئے کھڑے ہو گئے نماز پڑھ لی میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا سحری سے فارغ اور نماز میں داخل ہونے میں کتنا فصل ہوا کہا اس قدر کہ آدمی پچاس آیتیں پڑھ لے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۵۹، حاجز البحرین"

(بخاری اول ص ۸۲ باب وقت الفجر)

انتہائے وقت سحر ابتدائے وقت فجر ہے:

۲۵۰۔ نسائی و طحاوی زر بن حبیش سے راوی قال قلنا لحذیفۃ ای ساعۃ تسحرت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ھو النھار الا ان الشمس لم تطلع.

ہم نے حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا آپ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کس وقت سحری کھائی تھی کہا دن ہی تھا مگر یہ کہ سورج نہ چمکا تھا۔ (نسائی ۱/ ۳۰۳ تاخیر السحور)

۲۵۱۔ امام طحاوی کی روایت میں یوں صاف تر ہے۔ قلت بعد الصبح قال بعد الصبح غیر ان الشمس لم تطلع

میں نے کہا بعد صبح کے کہا ہاں بعد صبح کے مگر آفتاب نہ نکلا تھا۔ اعلحضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، رائے فقیر میں ان روایات کا عمدہ محمل یہی ہے کہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے علم نبوت کے مطابق حقیقی منتہائے لیل پر سحری تناول فرمائی کہ فراغ کے ساتھ ہی صبح چمک آئی، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گمان ہوا کہ سحری دن میں کھائی بعد صبح، اور واقعی جو شخص سحری کا پچھلا نوالہ کھا کر آسمان پر نظر اٹھائے تو صبح طالع پائے وہ سوا اس کے کیا گمان کر سکتا ہے۔ (شرح معانی الآثار ۱/ ۳۲۴ کتاب الصیام)

وقت زوال ہی ابتدائے ظہر ہے:

۲۵۲۔ ابوداؤد نے اپنی سنن میں باب وضع کیا باب المسافر یصلی وھو یشك فی الوقت اور اس میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی قال کنا اذا کنا مع رسول اللہ صلی

Marfat.com

ہیں۔(شرح معانی الآثار ۱/۸۸، باب مواقیت الصلوۃ)

۲۳۵۔امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک روز نماز عصر کو بہت اخیر کرنا اور عروہ بن زبیر کا آکر حدیث امامت جبریل سنانا کہ صحیح وغیر ہا میں مروی اس میں طبرانی کی روایت یوں ہے دعا المؤذن لصلاۃ العصر فامسی عمر بن عبدالعزیز قبل ان یصلیھا۔

یعنی عمر نے شام کردی اور بنوز نماز عصر نہ پڑھی۔ حدیث کی مراد یہ ہے کہ شام قریب آئی نہ یہ کہ شام ہی ہوگئی، خود صحیح بخاری کتاب بدأ الخلق میں ہے حر العصر حین عصر میں بہت تاخیر کی، افادہ الحافظ فی فتح الباری۔ (معجم کبیر طبرانی حدیث ۱۶۷ بیروت ۱۸/ ۲۵۹) (بخاری ۱/۴۵۷، کتاب بدأ الخلق)

۲۳۶۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا کہ سحری کھاؤ یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دے، اس پر صحیح بخاری شریف میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے قال کان رجلا لاینادی حتی یقال له اصبحت اصبحت

وہ اذان نہ دیا کرتے تھے یہاں تک کہ ان سے کہا جاتا صبح ہوگئی صبح ہوگئی۔ اس قول کے یہ معنی ہیں صبح قریب آئی صبح قریب آئی۔ (بخاری اول ص ۸۶، باب اذان الاعمی الخ)

۲۳۷۔اسی حدیث میں ارشاد اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے فانه لایؤذن حتی یطلع الفجر۔

ابن مکتوم اذان نہیں دیتے یہاں تک کہ فجر طلوع کرے۔ ارشاد شافعی کتاب الصوم میں ہے ای حتی یقارب طلوع الفجر یعنی یہاں تک کہ طلوع فجر قریب آئے۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۴۶، حاجز البحرین" (بخاری اول ص ۲۵۷، باب قول النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لایمنعکم من سحورکم الخ)

جمع صوری کی اور دو حدیثیں :

۲۳۸۔مسلم حدثنی عمرو الناقد نا شبابة بن سوار المدائنی نالیث بن سعد عن عقیل فذکر وفیه اخر الظهر حتی یدخل اول وقت العصر ثم یجمع بینهما.

ظہر کو مؤخر فرماتے یہاں تک کہ عصر کا اول وقت داخل ہوتا پھر جمع کرتے۔ (مسلم ۱/ ۲۴۵، باب جواز الجمع بین الصلاتین)

۲۳۹۔مسلم حدثنی ابوالطاهر وعمرو بن السواد قالا انا ابن وهب ثنی جابر بن

Marfat.com

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وزید بن ثابت تسحرا فلما فرغا من سحورھما قام نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی الصلاۃ فصلی قلت لانس کم کان بین فراغھما من سحورھما ودخولھما فی الصلاۃ قال قدر مایقرأ الرجل خمسین آیۃ.

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وزید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سحری تناول فرمائی جب کھانے سے فارغ ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز صبح کے لئے کھڑے ہوگئے نماز پڑھ لی میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا سحری سے فارغ اور نماز میں داخل ہونے میں کتنا فصل ہوا کہا اس قدر کہ آدمی پچاس آیتیں پڑھ لے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۵۹، حاجز البحرین"

(بخاری اول ص ۸۲ باب وقت الفجر)

انتہائے وقت سحر ابتدائے وقت فجر ہے:

۲۵۰۔ نسائی وطحاوی زر بن حبیش سے راوی قال قلنا لحذیفۃ ای ساعۃ تسحرت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ھو النھار الا ان الشمس لم تطلع.

ہم نے حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا آپ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کس وقت سحری کھائی تھی کہا دن ہی تھا مگر یہ کہ سورج نہ چمکا تھا۔ (نسائی ۱/ ۳۰۳ تاخیر السحور)

۲۵۱۔ امام طحاوی کی روایت میں یوں صاف تر ہے۔ قلت بعد الصبح قال بعد الصبح غیر ان الشمس لم تطلع

میں نے کہا بعد صبح کے کہا ہاں بعد صبح کے مگر آفتاب نہ نکلا تھا۔ اعلحضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، رائے فقیر میں ان روایات کا عمدہ محمل یہی ہے کہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے علم نبوت کے مطابق حقیقی منتہائے لیل پر سحری تناول فرمائی کہ فراغ کے ساتھ ہی صبح چمک آئی، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گمان ہوا کہ سحری دن میں کھائی بعد صبح، اور واقعی جو شخص سحری کا پچھلا نوالہ کھا کر آسمان پر نظر اٹھائے تو صبح طالع پائے وہ سوا اس کے کیا گمان کر سکتا ہے۔ (شرح معانی الآثار ۱/ ۳۲۳ کتاب الصیام)

وقت زوال ہی ابتدائے ظہر ہے:

۲۵۲۔ ابوداؤد نے اپنی سنن میں باب وضع کیا باب المسافر یصلی وھو یشك فی الوقت اور اس میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی قال کنا اذا کنا مع رسول اللہ صلی

Marfat.com

الله تعالیٰ علیه وسلم فی السفر فقلنا ازالت الشمس اولم تزل صلی الظهر ثم ارتحل.

جب ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب سفر میں ہوتے ہم کہتے سورج ڈھلا یا ابھی ڈھلا نہیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت نماز ظہر پڑھ کر کوچ فرما دیتے۔ (ابوداؤد اول، ص ۱۷۰، باب مذکور)

۲۵۳۔ ابوداؤد اسی باب میں اور نیز نسائی و طحاوی انہیں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا نزل منزلا لم یرتحل حتی یصلی الظهر فقال له رجل وان کان نصف النهار قال وان کان نصف النهار.

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی منزل میں اترتے بے ظہر پڑھے کوچ نہ فرماتے کسی نے کہا اگرچہ دوپہر کو فرمایا اگرچہ دوپہر کو۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۶۰، حاجز البحرین" (ابوداؤد اول، ص ۱۷۰ باب مذکور)

۲۵۴۔ نسائی کے لفظ یوں ہیں فقال رجل وان کانت بنصف النهار قال وان کانت بنصف النهار۔

یعنی کسی نے پوچھا اگرچہ وہ نماز دوپہر میں ہوتی فرمایا اگرچہ دوپہر میں ہوتی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۶۱، حاجز البحرین" (نسائی اول ص ۷۸ باب تعجیل الظهر فی السفر)

گرمی میں تاخیر ظہر مستحب ہے:

۲۵۵۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان شدة الحر من فیح جهنم گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے تو اس میں نماز ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۶۱، حاجز البحرین" (بخاری ۱/۷۷ باب الابراد بالظهر فی السفر)

مغرب و عشاء کے درمیان جمع صوری کے بارے میں ایک حدیث:

۲۵۶۔ فی سنن ابی داؤد حدثنا احمد بن صالح نا یحیی بن محمد الجاری وفی سنن نسائی اخبرنا المؤمل بن اهاب قال حدثنی یحیی بن محمد الجاری وفی مصنف الطحاوی حدثنا علی بن عبدالرحمن حدثنا نعیم بن حماد قالا ناعبدالعزیز بن محمد (زاد نعیم) الدرا وردی عن مالك عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم غابت له الشمس بمکة فجمع بینهما بسرف. (زاد نعیم) یعنی الصلاة ولفظ المؤمل غابت الشمس ورسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بمکة

Marfat.com

۲۶۳۔ دارمی حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب جل وعلا سے روایت فرماتے ہیں وہ ارشاد کرتا ہے من صلی الصلاۃ لوقتھا فاقام حدھا کان لہ علی عھد ادخلہ الجنۃ ومن لم یصل الصلاۃ لوقتھا ولم یقم حدھا لم یکن لہ عندی عھد ان شئت ادخلتہ النار وان شئت ادخلتہ الجنۃ

جو نماز اس کے وقت میں ٹھیک ٹھیک ادا کرے اس کے لئے مجھ پر عہد ہے کہ اسے جنت میں داخل فرماؤں اور جو وقت میں نہ پڑھے اور ٹھیک ادا نہ کرے اس کے لئے میرے پاس کوئی عہد نہیں چاہوں اسے دوزخ میں لیجاؤں اور چاہوں تو جنت میں۔ "فتاوٰی رضویہ ج ۲ ص ۳۷۷ حاجز البحرین"

(سنن الدارمی باب استحباب الصلوۃ فی اول الوقت ۔ملتان ۱/ ۲۲۳)

۲۶۴۔ طبرانی بسند صالح عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ایک دن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا جانتے ہو تمہارا رب کیا فرماتا ہے عرض کی خدا اور سول خوب داناہیں فرمایا جانتے ہو تمہارا رب کیا فرماتا ہے عرض کی خدا اور سول خوب داناہیں فرمایا جانتے ہو تمہارا رب کیا فرماتا ہے عرض کی خدا اور سول خوب داناہیں فرمایا تمہارا رب جل وعلا فرماتا ہے۔ وعزتی وجلالی لا یصلھا احد لوقتھا الا ادخلتہ الجنۃ ومن صلاھا لغیر وقتھا ان شئت رحمتہ وان شئت عذبتہ.

مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم جو شخص نماز وقت پر پڑھے گا اسے جنت میں داخل فرماؤں گا اور جو اس کے غیر وقت میں پڑھے گا چاہوں اس پر رحم کروں چاہوں عذاب۔ (المعجم الکبیر للطبرانی حدیث ۱۰۵۵۵ بیروت ۱۰/ ۲۸۱)

۲۶۵۔ طبرانی اوسط میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صلی الصلوات لوقتھا و اسبغ لھا وضؤھا و اتم لھا قیامھا و خشوعھا و رکوعھا و سجودھا خرجت و ھی بیضأ مسفرۃ تقول حفظک اللہ کما حفظتنی و من صلاھا لغیر وقتھا و لم یسبغ لھا وضؤھا و لم یتم خشوعھا و لا رکوعھا و لاسجودھا خرجت سوداء مظلمۃ تقول ضیعک اللہ کما ضیعتنی حتی اذا کانت حیث شأ اللہ لفت کما یلف الثوب الخلق ثم ضرب بھا وجھہ.

جو پانچوں نمازیں اپنے اپنے وقتوں پر پڑھے ان کا وضو قیام، خشوع ورکوع و سجود پورا کرے وہ نماز سفید روشن ہو کر یہ کہتی نکلے کہ اللہ تیری نگہبانی فرمائے۔ جس طرح تو نے میری حفاظت کی اور

Marfat.com

الله تعالیٰ علیه وسلم فی السفر فقلنا ازالت الشمس اولم تزل صلی الظهر ثم ارتحل.

جب ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب سفر میں ہوتے ہم کہتے سورج ڈھلا یا ابھی ڈھلا نہیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت نماز ظہر پڑھ کر کوچ فرما دیتے۔ (ابوداؤد اول، ص ۱۷۰، باب مذکور)

۲۵۳۔ ابوداؤد اسی باب میں اور نیز نسائی و طحاوی انہیں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا نزل منزلا لم یرتحل حتی یصلی الظهر فقال له رجل وان کان نصف النهار قال وان کان نصف النهار.

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی منزل میں اترتے بے ظہر پڑھے کوچ نہ فرماتے کسی نے کہا اگرچہ دوپہر کو فرمایا اگرچہ دوپہر کو۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۶۰، حاجز البحرین" (ابوداؤد اول، ص ۱۷۰ باب مذکور)

۲۵۴۔ نسائی کے لفظ یوں ہیں فقال رجل وان کانت بنصف النهار قال وان کانت بنصف النهار۔

یعنی کسی نے پوچھا اگرچہ وہ نماز دوپہر میں ہوتی فرمایا اگرچہ دوپہر میں ہوتی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۶۱، حاجز البحرین" (نسائی اول ص ۷۸ باب تعجیل الظهر فی السفر)

گرمی میں تاخیر ظہر مستحب ہے:

۲۵۵۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان شدة الحر من فیح جهنم

گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے تو اس میں نماز ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۶۱، حاجز البحرین" (بخاری ۱/۷۷ باب الابراد بالظهر فی السفر)

مغرب و عشاء کے درمیان جمع صوری کے بارے میں ایک حدیث:

۲۵۶۔ فی سنن ابی داؤد حدثنا احمد بن صالح نا یحیی بن محمد الجاری وفی سنن نسائی اخبرنا المؤمل بن اهاب قال حدثنی یحیی بن محمد الجاری وفی مصنف الطحاوی حدثنا علی بن عبدالرحمن حدثنا نعیم بن حماد قالا ناعبدالعزیز بن محمد (زاد نعیم) الدرا وردی عن مالك عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم غابت له الشمس بمکة فجمع بینهما بسرف. (زاد نعیم) یعنی الصلاة ولفظ المؤمل غابت الشمس ورسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بمکة

Marfat.com

۲۶۳۔ دارمی حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب جل وعلا سے روایت فرماتے ہیں وہ ارشاد کرتا ہے من صلی الصلاۃ لوقتھا فاقام حدھا کان لہ علی عھد ادخلہ الجنۃ ومن لم یصل الصلاۃ لوقتھا ولم یقم حدھا لم یکن لہ عندی عھد ان شئت ادخلتہ النار وان شئت ادخلتہ الجنۃ

جو نماز اس کے وقت میں ٹھیک ٹھیک ادا کرے اس کے لئے مجھ پر عہد ہے کہ اسے جنت میں داخل فرماؤں اور جو وقت میں نہ پڑھے اور ٹھیک ادا نہ کرے اس کے لئے میرے پاس کوئی عہد نہیں چاہوں اسے دوزخ میں لیجاؤں اور چاہوں تو جنت میں۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۷۷ حاجز البحرین"

(سنن الدارمی باب استحباب الصلوۃ فی اول الوقت ۔ملتان ۱/ ۲۲۳)

۲۶۴۔ طبرانی بسند صالح عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ایک دن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا جانتے ہو تمہارا رب کیا فرماتا ہے عرض کی خدا اور سول خوب داناہیں فرمایا جانتے ہو تمہارا رب کیا فرماتا ہے عرض کی خدا اور سول خوب داناہیں فرمایا جانتے ہو تمہارا رب کیا فرماتا ہے عرض کی خدا اور سول خوب داناہیں فرمایا تمہارا رب جل وعلا فرماتا ہے۔ وعزتی وجلالی لا یصلھا احد لوقتھا الا ادخلتہ الجنۃ ومن صلاھا لغیر وقتھا ان شئت رحمتہ وان شئت عذبتہ.

مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم جو شخص نماز وقت پر پڑھے گا اسے جنت میں داخل فرماؤں گا اور جو اس کے غیر وقت میں پڑھے گا چاہوں اس پر رحم کروں چاہوں عذاب۔ (المعجم الکبیر للطبرانی حدیث ۱۰۵۵۵ بیروت ۱۰/ ۲۸۱)

۲۶۵۔ طبرانی اوسط میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صلی الصلوات لوقتھا و اسبغ لھا وضوؤھا و اتم لھا قیامھا و خشوعھا و رکوعھا و سجودھا خرجت و ھی بیضاً مسفرۃ تقول حفظک اللہ کما حفظتنی و من صلاھا لغیر وقتھا و لم یسبغ لھا وضوؤھا و لم یتم خشوعھا و لا رکوعھا و لاسجودھا خرجت سوداء مظلمۃ تقول ضیعک اللہ کما ضیعتنی حتی اذا کانت حیث شأ اللہ لفت کما یلف الثوب الخلق ثم ضرب بھا وجھہ.

جو پانچوں نمازیں اپنے اپنے وقتوں پر پڑھے ان کا وضو قیام، خشوع ورکوع و سجود پورا کرے وہ نماز سفید روشن ہو کر یہ کہتی نکلے کہ اللہ تیری نگہبانی فرمائے۔ جس طرح تو نے میری حفاظت کی اور

Marfat.com

جو غیر وقت پر پڑھے اور وضو خشوع ورکوع و سجود پورا نہ کرے وہ نماز سیاہ تاریک ہو کر یہ کہتی نکلے کہ اللہ تجھے ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا یہاں تک کہ جب اس مقام پر پہنچے جہاں تک اللہ عزوجل چاہے پرانے چیتھڑے کی طرح لپٹ کر اس کے منہ پر ماری جائے۔" فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۳۷۸، حاجز البحرین"۔(مجمع الزوائد باب فی المحافظة علی الصلوة ووقتها ۱/ ۳۰۲)

۲۶۶۔ ابوداؤد حضرت فضالہ زہرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال علمنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فکان فیما علمنی و حافظ علی الصلوات الخمس۔

مجھے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسائل دین تعلیم فرمائے ان میں یہ بھی تعلیم فرمایا کہ نماز پنجگانہ کی محافظت کر۔(ابوداؤد اول، ص ۶۱، باب المحافظة علی الصلوات)

۲۶۷۔ بخاری مسلم ترمذی نسائی دارمی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال سألت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ای العمل احب الی الله قال الصلاة علی وقتها.

میں نے سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا سب میں زیادہ کیا عمل اللہ عزوجل کو پیارا ہے فرمایا نماز اس کے وقت پر ادا کرنا۔(بخاری اول، ص ۷۶، باب فضل الصلاة لوقتها)

۲۶۸۔ بیہقی شعب الایمان میں بطریق عکرمہ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال جأ رجل فقال یا رسول الله ای شئ احب الی الله فی الاسلام قال الصلاة لوقتها و من ترك الصلاة فلا دین له و الصلاة عماد الدین.

ایک شخص نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ اسلام میں سب سے زیادہ کیا چیز اللہ تعالیٰ کو پیاری ہے فرمایا نماز وقت پر پڑھنی جس نے نماز چھوڑی اس کے لئے دین نہ رہا نماز دین کا ستون ہے۔(شعب الایمان حدیث، ۲۸۰۷ بیروت ۳/ ۳۹)

تین چیزوں کی حفاظت کرنے والا سچا ولی ہے:

۲۶۹۔ طبرانی معجم اوسط میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلث من حفظهن فهو ولی حقا و من ضیعهن فهو عدو حقا الصلاة و الصیام و الجنابة.

تین چیزیں ہیں کہ جو ان کی حفاظت کرے وہ سچا ولی ہے اور جو انہیں ضائع کرے وہ پکا دشمن

Marfat.com

الصلوات الخمس)

۲۸۲۔ترمذی کے یہاں یوں ہے۔مواقیت الصلاۃ کما بین ھذین،

نماز کے وقت ایسے ہیں جیسے ان دو کے درمیان۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۸۱، حاجز البحرین" (ترمذی اول، ص ۴۰، ابواب الصلوۃ باب منه)

۲۸۳۔ مسلم ابوداؤد نسائی ابن ابان طحاوی حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا الوقت بین ھذین.

وقت ان دو کے درمیان ہے۔ (مسلم اول، ص ۲۲۳، باب اوقات الصلوات الخمس)

۲۸۴۔ طحاوی بطریق عطا بن ابی رباح بعض صحابہ یعنی جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے اور امام عیسیٰ بن ابان بلفظ عن عطأ بن ابی رباح قال بلغنی ان رجلاً اتی النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم راوی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بین صلاتی فی ھذین الوقتین وقت کله.

جن دو وقتوں پر میں نے نمازیں پڑھیں ان کے اندر اندر سب وقت ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۸۱ حاجز البحرین"۔ (شرح معانی الآثار، ۱/ ۸۸، باب مواقیت الصلوۃ)

۲۸۵۔ و لفظ الحجج ثم قال ما بینهما وقت.

ان دونوں کے درمیان وقت ہے۔ (مجمع الزوائد باب بیان الوقت بیروت ۱/ ۳۰۵)

۲۸۶۔ مالک و نسائی و بزار حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور انور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا ما بین ھذین وقت۔

ان دو کے درمیان وقت ہے۔ وفیه الاقتصار علی ذکر الفجر فکانه مختصر قلت، فقد رواه الدار قطنی فی سننه من حدیث قتادة عن انس مطولا. (نسائی، ۱/ ۹۲ کتاب المواقیت)

آخری زمانے میں کچھ امراء ہوں گے جو غیر وقت میں نماز پڑھیں گے اس مضمون پر تین حدیثیں۔

۲۸۷۔ مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی احمد دارمی حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و ضرب فخذی کیف انت اذا بقیت فی قوم یؤخرون الصلاة عن وقتها قال قلت ما تأمرنی قال صل الصلاة لوقتها. الحدیث.

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری ران پر ہاتھ مار کر فرمایا تیرا کیا حال

Marfat.com

جو غیر وقت پر پڑھے اور وضو خشوع ورکوع و سجود پورا نہ کرے وہ نماز سیاہ تاریک ہو کر یہ کہتی نکلے کہ اللہ تجھے ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا یہاں تک کہ جب اس مقام پر پہنچے جہاں تک اللہ عزوجل چاہے پرانے چیتھڑے کی طرح لپیٹ کر اس کے منہ پر ماری جائے۔" فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۳۷۸، حاجز البحرین"۔(مجمع الزوائد باب فی المحافظة علی الصلوة بوقتها ۱/ ۳۰۲)

۲۶۶۔ ابوداؤد حضرت فضالہ زہرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال علمنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فکان فیما علمنی و حافظ علی الصلوات الخمس۔

مجھے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسائل دین تعلیم فرمائے ان میں یہ بھی تعلیم فرمایا کہ نماز پنجگانہ کی محافظت کر۔(ابوداؤد اول، ص ۶۱، باب المحافظة علی الصلوات)

۲۶۷۔ بخاری مسلم ترمذی نسائی دارمی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال سألت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ای العمل احب الی الله قال الصلاة علی وقتها.

میں نے سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا سب میں زیادہ کیا عمل اللہ عزوجل کو پیارا ہے فرمایا نماز اس کے وقت پر ادا کرنا۔(بخاری اول، ص ۷۶، باب فضل الصلاة لوقتها)

۲۶۸۔ بیہقی شعب الایمان میں بطریق عکرمہ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال جأ رجل فقال یا رسول الله ای شئ احب الی الله فی الاسلام قال الصلاة لوقتها و من ترك الصلاة فلا دین له و الصلاة عماد الدین.

ایک شخص نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ اسلام میں سب سے زیادہ کیا چیز اللہ تعالیٰ کو پیاری ہے فرمایا نماز وقت پر پڑھنی جس نے نماز چھوڑی اس کے لئے دین نہ رہا نماز دین کا ستون ہے۔(شعب الایمان حدیث، ۲۸۰۷ بیروت ۳/ ۳۹)

تین چیزوں کی حفاظت کرنے والا سچا ولی ہے:

۲۶۹۔ طبرانی معجم اوسط میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلث من حفظهن فهو ولی حقا و من ضیعهن فهو عدو حقا الصلاة و الصیام و الجنابة.

تین چیزیں ہیں کہ جو ان کی حفاظت کرے وہ سچا ولی ہے اور جو انہیں ضائع کرے وہ پکا دشمن

Marfat.com

الصلوات الخمس)

۲۸۲۔ ترمذی کے یہاں یوں ہے۔ مواقیت الصلاۃ کما بین ھذین،

نماز کے وقت ایسے ہیں جیسے ان دو کے درمیان۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۸۱، حاجز البحرین" (ترمذی اول، ص ۴۰، ابواب الصلوٰۃ باب منہ)

۲۸۳۔ مسلم ابوداؤد نسائی ابن ابان طحاوی حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الوقت بین ھذین.

وقت ان دو کے درمیان ہے۔ (مسلم اول، ص ۲۲۳، باب اوقات الصلوات الخمس)

۲۸۴۔ طحاوی بطریق عطا بن ابی رباح بعض صحابہ یعنی جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور امام عیسیٰ بن ابان بلفظ عن عطأ بن ابی رباح قال بلغنی ان رجلاً اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راوی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بین صلاتی فی ھذین الوقتین وقت کلہ.

جن دو وقتوں پر میں نے نمازیں پڑھیں ان کے اندر اندر سب وقت ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۸۱ حاجز البحرین"۔ (شرح معانی الآثار، ۱/ ۸۸، باب مواقیت الصلوٰۃ)

۲۸۵۔ و لفظ الحجج ثم قال ما بینھما وقت.

ان دونوں کے درمیان وقت ہے۔ (مجمع الزوائد باب بیان الوقت بیروت ۱/ ۳۰۵)

۲۸۶۔ مالک و نسائی و بزار حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ما بین ھذین وقت۔

ان دو کے درمیان وقت ہے۔ وفیہ الاقتصار علی ذکر الفجر فکانہ مختصر قلت فقد رواہ الدار قطنی فی سننہ من حدیث قتادۃ عن انس مطولا. (نسائی، ۱/ ۹۲ کتاب المواقیت)

آخری زمانے میں کچھ امراء ہوں گے جو غیر وقت میں نماز پڑھیں گے اس مضمون پر تین حدیثیں۔

۲۸۷۔ مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی احمد دارمی، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ضرب فخذی، کیف انت اذا بقیت فی قوم یؤخرون الصلاۃ عن وقتھا قال قلت ما تأمرنی قال صل الصلاۃ لوقتھا. الحدیث.

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری ران پر ہاتھ مار کر فرمایا تیرا کیا حال

Marfat.com

ہو گا جب تو ایسے لوگوں میں رہ جائیگا جو نماز کو اس کے وقت سے تاخیر کریں گے میں نے عرض کی حضور مجھے کیا حکم دیتے ہیں فرمایا تو وقت پر پڑھ لینا۔ (مسلم اوّل، ۲۳۰۔۲۳۱، باب کراهة تاخیر الصلاة عن وقتها الخ)

۲۸۸۔ احمد ابوداؤد وابن ماجہ بسند صحیح عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سیکون علیکم بعدی امراء تشغلهم اشیاء عن الصلاة لوقتها حتی یذهب وقتها فصلوا الصلاة لوقتها. الحدیث.

میرے بعد تم پر کچھ حاکم ہوں گے کہ ان کے کام وقت پر انہیں نماز سے روکیں گے یہاں تک کہ وقت نکل جائے گا تم وقت پر نماز پڑھنا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۸۲ حاجز البحرین" (ابوداؤد اوّل ص ۶۲، باب اذا اخر الامام الصلاة عن الوقت)

۲۸۹۔ ابوداؤد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیف بکم اذا اتت علیکم امراء یصلون الصلاة لغیر میقاتها قلت فما تأمرنی اذا ادرکنی ذلك یا رسول اللہ قال صل الصلاة لمیقاتها و اجعل صلاتك معهم سبحة.

مجھ سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کا کیا حال ہو گا جب تم پر وہ حکام آئیں گے کہ غیر وقت پر نماز پڑھیں گے میں نے عرض کی یا رسول اللہ جب میں ایسا وقت پاؤں تو حضور مجھے کیا حکم دیتے ہیں فرمایا نماز وقت پر پڑھ اور ان کے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہو جا۔ (ابوداؤد اول، ص ۶۲، باب اذا اخر الامام الصلاة عن الوقت)

ظہر و مغرب کے آغاز و انتہا کا بیان۔

۲۹۰۔ ترمذی و طحاوی بسند صحیح بطریق محمد بن فضیل عن الاعمش عن ابی صالح ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان للصلاة اولا و آخرا و ان اول وقت صلاة الظهر حین تزول الشمس و آخر وقتها حین یدخل وقت العصر و فیه ان اول وقت المغرب حین تغرب الشمس و ان آخر وقتها حین یغیب الشفق.

بیشک نماز کے لئے اول و آخر ہے اور بیشک آغاز وقت ظہر کا سورج ڈھلے سے اور ختم وقت ظہر کا وقت عصر آنے پر ہے اور بیشک ابتدا وقت مغرب کی سورج چھپے ہے اور بیشک انتہا اس کے

Marfat.com

وقت کی شفق ڈوبے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۳۸۳ حاجز البحرین"۔(ترمذی اول، ص ۳۹، ابواب الصلاۃ باب منہ)

۲۹۱۔ مسلم وابو داؤد ونسائی وعیسیٰ بن ابان حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **وقت الظهر مالم يحضر العصر و وقت المغرب مالم يسقط ثور الشفق:**

ظہر کا وقت جب تک ہے کہ عصر کا وقت نہ آئے اور مغرب کا جب تک ہے کہ شفق نہ ڈوبے۔ **هذا مختصر**۔(مسلم اول، ص ۲۲۳، باب اوقات الصلوات الخمس)

نماز اس حد تک مؤخر کرنا کہ دوسری کا وقت آجائے حرام وگناہ ہے:

۲۹۲۔ مسلم واحمد وابو داؤد وابن ماجہ وطحاوی وابن حبان حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ليس فى النوم تفريط و انما التفريط فى اليقظة ان تؤخر صلاة حتى يدخل وقت صلاة اخرىٰ**۔

سونے میں کچھ تقصیر نہیں تقصیر تو جاگتے میں ہے کہ تو ایک نماز کو اتنا پیچھے ہٹائے کہ دوسری نماز کا وقت آجائے۔ یہ حدیث خود حالت سفر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی **حين فاتتهم صلاة الصبح ليلة التعريس و هو عند ابى داؤد و ابن ماجة من دون قوله ان تؤخر**. یہ حدیث نص صریح ہے کہ ایک نماز کی یہاں تک تاخیر کرنی کہ دوسری کا وقت آجائے تقصیر وگناہ ہے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۳۸۳ حاجز البحرین"(ابوداؤد، اوّل ص ۶۴۔ باب فیمن نام عن صلاۃ او نسیھا)

۲۹۳۔ بزار ومحی السنۃ بغوی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی **قال سألت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن قول الله عزوجل الذين هم عن صلاتهم ساهون ، قال هم الذين يؤخرون الصلاة عن وقتها.**

میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا وہ کون لوگ ہیں جنہیں اللہ عزوجل قرآن مجید میں فرماتا ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں ارشاد فرمایا وہ لوگ جو نماز کو اس کے وقت سے ہٹا کر پڑھیں۔ (کشف الاستار عن زوائد البزار باب فی الذین یؤخرون الصلوٰۃ الخ بیروت ۱/ ۱۹۸)

۲۹۴۔ بغوی کی روایت یوں ہے اخبرنا احمد بن عبداللہ الصالحی (فساق بسندہ) عن

Marfat.com

مصعب بن سعید عن ابیه رضی الله تعالی عنهما انه قال سئل رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم عن الذین هم فی صلاتهم ساهون قال اضاعة الوقت.

حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں سوال ہوا فرمایا اس سے مراد وقت کھونا ہے۔ (شرح السنة للامام البغوی باب مراعاة الوقت بیروت ۱/ ۲۳۶)

اوقات نماز کی ابتدا اور انتہا کا بیان :

۲۹۵۔ امام ابن ابان حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے راوی قال وقت الظهر الی العصر ووقت العصر الی المغرب ووقت المغرب الی العشاء و العشاء الی الفجر.

ظہر کا وقت عصر تک ہے اور عصر کا وقت مغرب تک اور مغرب کا عشا اور عشا کا فجر تک۔ (السنن الکبریٰ للبیهقی کتاب الصلوٰة بیروت ۱/ ۳۶۶)

غیر وقت میں نماز پڑھنا گناہ ہے :

۲۹۶۔ امام طحاوی شرح معانی الاثار میں راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے سوال ہوا ماالتفریط فی الصلاة

نماز میں تفریط کیا ہے فرمایا ان تؤخر حتی یجیٔ وقت الاخریٰ۔ یہ کہ تو ایک نماز کی تاخیر کرے یہاں تک کہ دوسری کا وقت آجائے۔ (شرح معانی الآثار، ۱/ ۹۸، باب الجمع بین الصلاتین)

۲۹۷۔ نیز اسی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال لاتفوت صلاة حتی یجیٔ وقت الاخریٰ۔

نماز فوت نہیں ہوتی جب تک دوسری کا وقت نہ آجائے، یعنی جب دوسری کا وقت آیا پہلی قضا ہو گئی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۸۴۔۳۸۵۔ حاجز البحرین"۔ (شرح معانی الآثار، ۱/ ۹۸ باب الجمع بین الصلاتین)

دو نمازیں حقیقۃً جمع کر کے پڑھنا گناہ کبیرہ ہے :

۲۹۸۔ مؤطا امام محمد میں ہے قال محمد بلغنا عن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه انه کتب فی الآفاق ینهاهم ان یجمعوا بین الصلاة و اخبرهم (یخبرهم) ان الجمع بین الصلاتین فی وقت واحد کبیرة من الکبائر. اخبرنا بذلك الثقات عن العلاء بن الحارث عن مکحول.

Marfat.com

یعنی امیر المومنین امام العادلین ناطق بالحق والصواب عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے تمام آفاق میں فرمان واجب الاذعان نافذ فرمائے کہ کوئی شخص دو نمازیں جمع نہ کرنے پائے اور ان میں ارشاد فرمادیا کہ ایک وقت میں دو نمازیں ملانا گناہ کبیرہ ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۹۳ حاجز البحرین"۔ (موطا امام محمد، ص ۱۳۲۔ باب الجمع بین الصلاتین فی السفر و المطر)

اوقات ظہر و عصر کے بارے میں چار حدیثیں :

۲۹۹۔ حدیث جبریل بروایت جابر رضی اللہ تعالی عنہ میں نسائی کے یہاں یوں ہے۔ ان جبریل اتی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حین کان الظل مثل شخصہ فصلی العصر ثم اتاہ فی الیوم الثانی حین کان ظل الرجل مثل شخصہ فصلی الظہر. (نسائی ۱/ ۸۹، آخر وقت العصر)

۳۰۰۔ دوسری روایت میں ہے ثم مکث حتی اذا کان فیٔ الرجل مثلہ جاء ہ للعصر فقال قم یا محمد فصل العصر ثم جاء ہ من الغد حین کان فیٔ الرجل مثلہ فقال قم یا محمد فصل فصلی الظہر۔ (نسائی، ۱/ ۹۱، اول وقت العشاء)

۳۰۱۔ مسند اسحاق میں بروایت ابی مسعود بدری رضی اللہ تعالی عنہ یوں ہے اتاہ حین کان ظلہ مثلہ فقال قم فصل فقام فصلی العصر اربعا ثم اتاہ من الغد حین کان ظلہ مثلہ فقال لہ قم فصل فقام فصلی الظہر اربعا. (دار قطنی باب امامۃ جبریل ملتان ۱/ ۲۶۰)

۳۰۲۔ دار قطنی و طبرانی و ابو عمر کے یہاں براویت عقبہ بن عمرو و بشیر بن عقبہ رضی اللہ تعالے عنہما یوں ہے۔ جاء ہ حین کان ظل کل شیٔ مثلہ فقال یا محمد صل العصر فصلی ثم جاء ہ الغد حین کان ظل کل شیٔ مثلہ فقال صل الظہر فصلی. (دار قطنی باب امامۃ جبریل ملتان ۱/ ۲۵۶)

یہ سب حدیثیں تصریح صریح ہیں کہ روح امین علیہ الصلاۃ والتسلیم ظہر کے لئے حاضر اس وقت ہوئے جب سایہ ایک مثل کو پہنچ چکا تھا اس وقت نماز پڑھنے کے لئے عرض کی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے پڑھی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۸۷۔ حاجز البحرین"۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب و عشا جمع فرمائی :

۳۰۳۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و سنن نسائی و مصنف طحاوی میں بطریق عدیدہ و الفاظ مجملہ و مفصلہ مختصرہ و مطولہ

Marfat.com

مروی و هذا لفظ البخاری حدثنا عمر بن حفص بن غیاث ثنا ابی ثنا الاعمش حدثنی عمارة عن عبد الرحمن عن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه قال مارأیت النبی صلی الله تعالی علیه وسلم صلی صلاة لغیر میقاتها الا صلاتین جمع بین المغرب و العشاء و صلی الفجر قبل میقاتها. (بخاری اول، ص ۲۲۸، باب متی یصلی الفجر بجمع)

۳۰۴۔ و لمسلم حدثنا یحییٰ بن یحییٰ و ابوبکر بن ابی شیبة و ابو کریب جمیعا عن ابی معویة قال یحییٰ اخبرنا ابومعویة عن الاعمش عن عمارة عن عبدالرحمن بن یزید عن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه قال مارأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صلی صلاة الا لمیقاتها الاصلاتین صلاة المغرب و العشاء بجمع و صلی الفجر یومئذ قبل میقاتها. (مسلم اول، ص ۴۱۷، باب استحباب زیادة التغلیس الخ)

۳۰۵۔ وحدثناه عثمان بن ابی شیبة و اسحاق بن ابراهیم جمیعاً عن جریر عن الاعمش بهذا الاسناد قال قبل وقتها بغلس (مسلم ۱/ ۴۱۷ باب استحباب زیادة التغلیس الخ)

یعنی حضرت حاضر سفر و حضر و مصاحب و ملازم جلوت و خلوت سید البشر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کہ سابقین اولین فی الاسلام و ملازمین خاص حضور سید الانام علیہ افضل الصلاۃ والسلام سے تھے بوجہ کمال قرب بارگاہ اہلبیت رسالت سے سمجھے جاتے اور سفر و حضر میں خدمت والا منزلت منزلت بستر گستری و مسواک و مطہرہ داری و کفش برداری محبوب باری صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے معزز و ممتاز رہتے ارشاد فرماتے ہیں میں نے کبھی نہ دیکھا کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کبھی کوئی نماز اس کے غیر وقت میں پڑھی ہو مگر دو نمازیں کہ ایک ان میں سے نماز مغرب ہے جسے مزدلفہ میں عشا کے وقت پڑھا تھا اور وہاں فجر بھی روز کے معمولی وقت سے پیشتر تاریکی میں پڑھی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۹۱ حاجز البحرین"۔

۳۰۶۔ سنن ابی داؤد میں ہے حدثنا قتیبة ناعبدالله بن نافع عن ابی مودود عن سلیمان بن ابی یحییٰ عن ابن عمر رضی الله تعالے عنهما قال ماجمع رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم بین المغرب و العشاء قط فی السفر الامرة.

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کبھی کسی سفر میں مغرب و عشاء ملا کر نہ پڑھی سوا ایک بار کے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۹۲، حاجز البحرین" (ابوداؤد اول، ص ۱۷۱، باب الجمع بین الصلاتین)

Marfat.com

تین باتیں گناہ کبیرہ ہیں :

۳۰۷۔ امام محمد رضی اللہ تعالی عنہ آثار ماثورۂ کتاب الحج عیسیٰ بن ابان میں روایت فرماتے ہیں اخبرنا اسمٰعیل بن ابراھیم البصری عن خالد الحذاء عن حمید بن ھلال عن ابی قتادة العدوی قال سمعت قرأة کتاب عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه ثلث من الکبائر الجمع بین الصلاتین و الفرار من الزحف و النهبة.

یعنی حضرت ابو قتادۃ عدوی کہ اجلہ اکابر و ثقات تابعین سے ہیں بلکہ بعض نے انہیں صحابہ میں گنا، فرماتے ہیں میں نے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شقہ و فرمان سنا کہ تین باتیں کبیرہ گناہوں سے ہیں دو نمازیں جمع کرنا اور جہاد میں کفار کے مقابلے سے بھاگنا اور کسی کا مال لوٹ لینا۔ یہ حدیث اعلی درجہ کی صحیح ہے اس کے سب رجال اسمٰعیل بن ابراہیم بن علیۃ سے آخر تک ائمہ ثقات عدول رجال صحیح مسلم سے ہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۹۴ حاجز البحرین"۔ (کنز العمال، باب الجمع بین الصلاتین حدیث ۲۲۷۶۵۔ ۸/ ۲۴۶)

عرفات و مزدلفہ میں جمع بین الصلاتین جائز ہے اس کے علاوہ کہیں جائز نہیں :

۳۰۸۔ سنن نسائی کتاب المناسك باب الجمع بین الظهر و العصر بعرفة میں ہے۔ اخبرنا اسمٰعیل بن مسعود عن خالد عن شعبة عن سلیمان عن عمارة بن عمیر بن عبدالرحمن بن یزید عن عبدالله رضی الله تعالی عنه قال کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصلی الصلاة لوقتها الا بجمع وعرفات۔

یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہر نماز اس کے وقت ہی میں پڑھتے تھے مگر مزدلفہ و عرفات میں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۴۰۱۔ حاجز البحرین"۔ (نسائی دوم، ص ۴۴، باب مذکور)

۳۰۹۔ حدیث النسائی ایضا فی المناسك باب جمع الصلاتین بالمزدلفة اخبرنا القاسم بن زکریا ثنا مصعب بن المقدام عن داؤد عن الاعمش عن عمارة عن عبدالرحمن بن یزید عن ابن مسعود ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جمع بین المغرب و العشاء بجمع.

بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزدلفہ میں مغرب و عشاء کو جمع فرماتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۴۰۲، حاجز البحرین"۔ (نسائی ۲/ ۴۶، باب مذکور)

Marfat.com

۳۱۰۔ حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے مخرج مروی صحیح بخاری و سنن نسائی سے سیدنا امام محمد نے آثار مرویہ کتاب الحج میں بسند جلیل و صحیح روایت فرمائی اخبرنا سلام بن سلیمان الحنفی عن ابی اسحاق السبیعی عن عبدالرحمن بن الاسود عن علقمة بن قیس و الاسود بن یزید قال کان عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه یقول لا جمع بین الصلاتین الا بعرفة الظهر و العصر.

یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے جمع بین الصلاتین جائز نہیں مگر عرفہ میں ظہر و عصر۔ (ظہرین عرفہ و عشائین مزدلفہ کے سوا دو نمازوں کا قصداً ایک وقت میں جمع کرنا سفر احضر اہر گز کسی طرح جائز نہیں احادیث مذکورہ اس کی ممانعت پر شاہد عدل ہیں۔ (مولف)

"فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۴۰۳ حاجز البحرین"۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت پر چند احادیث کریمہ :

۳۱۱۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت حدیث میں ہے، حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمسکوا بعهد بن ام عبد (مسعود)

ان کے عہد کو لازم پکڑو۔ رواه الترمذی عنه رضی الله تعالیٰ عنه۔ (ترمذی دوم، ص ۲۲۱، مناقب عبدالله بن مسعود رضی الله تعالی عنه)

۳۱۲۔ یہ وہی ابن مسعود ہیں جنہیں حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ان اشبه الناس د لا و سمتا وهديا برسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لابن ام عبد۔

بیشک چال ڈھال روش میں سب سے زیادہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشابہ عبداللہ بن مسعود ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رواه البخاری و الترمذی و النسائی۔ (بخاری اول، ص ۵۳۱ مناقب عبدالله بن مسعود) (ترمذی دوم، ص ۲۲۱ مناقب عبدالله بن مسعود)

۳۱۳۔ وہی ابن مسعود ہیں جنہیں امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے کنیف ملئ علما۔

ایک گٹھری ہیں علم سے بھری ہوئی۔ (مستدرك على الصحيحين كتاب معرفة الصحابة كلمات دعا بن مسعود۔ بیروت ۳/ ۳۱۸)

۳۱۴۔ نہایت یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رضیت لامتی

Marfat.com

مارضی لھا ابن م عبد و کرھت لامتی ما کرہ لھا ابن ام عبد۔

میں نے اپنی امت کے لئے پسند فرمالیا جو کچھ عبداللہ بن مسعود اس کے لئے پسند کرے اور اپنی امت کے لئے ناپسند کیا جو اس کے لئے عبداللہ بن مسعود ناپسند کرے۔ رواہ الحاکم بسند صحیح۔ ''فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۴۱۲۔ ۴۱۳، حاجز البحرین''۔ (کنزالعمال، ص ۲۸۶، ج ۱۲)

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد دوم

انتظار صلاۃ اور تاخیر جماعت کے بارے میں ایک حدیث :

۳۱۵۔ حدیث میں سنت اقدس یوں مروی ہے کہ جب لوگ جلد حاضر ہوتے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جلد نماز پڑھ لیتے اور حاضری میں دیر ملاحظہ فرماتے تو تاخیر فرماتے اور کبھی سب لوگ حاضر ہو جاتے اور تاخیر فرماتے یہاں تک کہ ایک بار نماز عشا میں تشریف آوری کا بہت انتظار طویل صحابۂ کرام نے کیا بہت دیر کے بعد مجبور ہو کر امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے در اقدس پر عرض کی عورتیں اور بچے سو گئے اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بر آمد ہوئے اور فرمایا روئے زمین پر تمہارے سوا کوئی نہیں جو اس نماز کا انتظار کرتا اور تم نماز ہی میں ہو جب تک نماز کے انتظار میں رہو۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲ ص ۴۲۶" (بخاری اول، ص ۸۱، باب وقت العشاء الی نصف اللیل)

فجر میں اسفار مستحب ہے :

۳۱۶۔ ترمذی ابو داؤد و نسائی دارمی ابن عدی طبرانی حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں **اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر.**

یعنی صبح کو خوب روشن کرو کہ اسفار میں اجر زیادہ ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۴۳۸" (ترمذی اول، ص ۴۰۔ ماجأ بالاسفار بالفجر)

۳۱۷۔ **و لفظ الطبرانی فکلما اسفرتم بالفجر فانه اعظم للاجر.** (المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رافع بن خدیج ۔ مصر۔ ۴/ ۲۵۱)

۳۱۸۔ **و لفظ ابن حبان کلما اصبحتم با[illegible] فانه اعظم لاجورکم۔**

(الاحسان بترتیب صحیح [illegible] الصلاۃ شیخوپورہ ۴/ ۲۳)

ان الفاظ کا حاصل یہ ہے کہ جس قدر اسفار میں مبالغہ کرو گے ثواب زیادہ پاؤ گے۔

Marfat.com

۳۱۹۔ طبرانی وابن عدی نے انہیں صحابی سے روایت کیاقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم لبلال یا بلال ناد بصلاة الصبح الفجر حتی یبصر القوم مواقع نبلهم من الاسفار.

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے بلال سے ارشاد فرمایا اے بلال فجر کی اذان اس وقت دیا کرو جب لوگ اپنے تیر گرنے کی جگہیں دیکھ لیں بسبب روشنی کے۔ (مجمع الزوائد باب وقت صلاة الصبح بیروت ۱/ ۳۱۶)

۳۲۰۔ ابن خزیمہ اپنی صحیح اور امام طحاوی شرح معانی الآثار میں بسند صحیح حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں ما اجتمع اصحاب رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم علی شئ کما اجتمعوا علی التنویر.

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایسا کسی بات پر اتفاق نہ کیا جیسا تنویر واسفار پر۔ حدیث صحیحین سے ثابت کہ نماز فجر اول وقت پڑھنا سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی عادت شریفہ کے خلاف تھا۔ (شرح معانی الآثار ۱/ ۱۰۹ باب وقت الفجر)

مغرب وفجر کے بارے میں ایک حدیث :

۳۲۱۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے مزدلفہ میں حضور کے مغرب کو بوقت عشا اور فجر کو اول وقت پڑھنے کی نسبت فرمایا۔ ان هاتین الصلاتین حولتا عن وقتیهما فی هذا المکان.

یعنی یہ دونوں نمازیں اپنے وقت سے پھیر دی گئیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۴۳۹" (بخاری ۱/ ۲۲۸ کتاب الصلوٰۃ متی یصلی الفجر بجمع)

گرمیوں میں تاخیر ظہر مستحب ہے :

۳۲۲۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اذا اشتد الحر فابردوا بالظهر فان شدة الحر من فیح جهنم۔ متفق علیه۔

جب گرمی سخت ہو تو ظہر کو ٹھنڈا کرو کہ شدت گرمی وسعت دم دوزخ سے ہے۔ (مسلم اول ۴۱۷۔ باب استحباب الابراد بالظهر الخ)

۳۲۳۔ بخاری و نسائی انس رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی و اللفظ للنسائی قال کان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم اذا کان الحر ابرد بالصلاة و اذا کان البرد عجل.

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب گرمی ہوتی نماز ٹھنڈی کرتے اور جب سردی ہوتی تعجیل فرماتے۔(نسائی اول، ص ۸۷۔تعجیل الظهر فی البرد)

۳۲۴۔ بخاری مسلم ابوداؤد ابن ماجہ نے سیدنا ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی قال اذن مؤذن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم الظهر فقال ابرد ابرد او قال انتظر انتظر و قال شدة الحر من فیح جهنم فاذا اشتد الحر فابردوا عن الصلاة حتی رأینا فی التلول.

یعنی مؤذن نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذان ظہر دی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ٹھنڈا کر ٹھنڈا کر یا فرمایا انتظار کر انتظار کر اور سختی گرما جہنم کی وسعت نفس سے ہے تو جب گرمی زائد ہو نماز ٹھنڈی کرو یہاں تک کہ ہم نے دیکھا ٹیلوں کا سایہ۔"فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۴۴۲"(بخاری ۱/ ۷۶ باب الابراد بالظهر فی شدة الحر) (ابوداؤد ۱/ ۵۸ باب وقت صلوة الظهر)

امامت جبرئیل علیہ السلام کے بارے میں ایک حدیث :

۳۲۵۔ اخرج ابوداؤد و الترمذی عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امنی جبرئیل عند البیت مرتین فصلی بی الظهر حین زالت الشمس و کان قدر الشراك. الحدیث.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام نے بیت اللہ کے پاس دوبار میری امامت کی ظہر کی نماز زوال شمس کے وقت پڑھائی اور سورج کا سایہ پشت قدم پر تھا۔ زوال شمس کے بعد وقت ظہر شروع ہو جاتا ہے۔ (مولف)"فتاوی رضویہ، ج ۲، ص : ۴۴۴"

(ابوداؤد لول، ص ۵۶۔ باب المواقیت)

بیجا سوال پوچھنا منع ہے :

۳۲۶۔ حدیث میں ہے نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن نفل المسائل۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زیادہ اور بے جا سوال پوچھنے سے منع فرمایا ہے۔"فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۴۴۵"(کنز العمال، ص ۱۶۵، ج ۱۰)

مستورات کے لئے زیارت قبور کرنا منع ہے :

۳۲۷۔ لعن رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم زائرت القبور و المتخذین علیها مساجد (مشکوٰۃ)

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے زیارت قبول کرنے والی عورتوں اور قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۴۵۲" (مشکوٰۃ اول، ص ۷۱۔ باب المساجد و مواضع الصلاۃ فصل الثانی)

قبر کے سامنے نماز پڑھنا منع ہے :

۳۲۸۔ رواہ وکیع بن الجراح فی مصنفہ فیما حکاہ ابن حزم عن سفین بن سعید عن حمید عن انس قال رأنی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اصلی الی قبر فنہانی فقال القبر امامك.

۳۲۹۔ قال و عن معمر عن ثابت عن انس قال رأنی عمر اصلی عند قبر فقال لی القبر لا تصل الیہ قال ثابت فکان انس یأخذ بیدی اذا اراد ان یصلی فیتنحی عن القبور.

۳۳۰۔ ورواہ ابو نعیم قال البخاری عن حریث بن السائب قال سمعت الحسن یقول بینا انس رضی اللہ تعالی عنہ یصلی الی قبر فناداہ عمر القبر القبر و ظن انہ یعنی القمر فلما رأی انہ یعنی القبر تقدم و صلی و جاز القبر۔

ان حدیثوں کا حاصل یہ کہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ قبر کی طرف نماز پڑھ رہے تھے تو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھ کر فرمایا قبر قبر تو حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ حالت نماز ہی میں آگے بڑھ گئے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۴۵۴"۔

نماز نفل گھر میں پڑھنا بہتر ہے :

۳۳۱۔ حدیث میں ہے اجعلوا فی بیوتکم من صلاتکم و لا تتخذوھا قبورا.

نوافل میں سے کچھ اپنے گھروں میں پڑھا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۴۵۵" (بخاری ۱/ ۱۵۸ باب التطوع فی البیت)

نماز فجر کے بعد نفل پڑھنا مکروہ ہے :

۳۳۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لاصلاۃ بعد الصبح حتی ترتفع الشمس.

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز فجر کے بعد ارتفاع شمس تک کوئی نفل نماز نہیں ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۴۶۱"۔ (بخاری اول، ص ۸۳۔ باب لاتتحری الصلاۃ قبل غروب الشمس)

Marfat.com

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اذان دینا ثابت ہے۔ حدیث میں ہے :

۳۳۳۔ اخرج الترمذی انه صلی الله تعالی علیه وسلم اذن فی سفر و صلی باصحابه.

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ سفر میں اذان دی اور صحابہ کی امامت فرمائی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۴۶۷"

نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہیں اور جنازہ کی مشروعیت مدینہ طیبہ میں ہوئی :

۳۳۴۔ اخرج الحاکم فی المستدرك و الطبرانی و البیهقی فی سننه عن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما قال آخر ماکبر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی الجنازة اربع تکبیرات و کبر عمر علی ابی بکر اربعاً و کبر ابن عمر علی عمر اربعاً و کبر الحسن بن علی علی علی اربعاً و کبر الحسین بن علی علی الحسن بن علی اربعا و کبرت الملئکة علی آدم و لم تشرع فی الاسلام الا فی المدینة المنورة.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب سے اخیر میں نماز جنازہ چار تکبیروں سے پڑھی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ چار تکبیروں سے پڑھی، اور ابن عمر نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چار تکبیروں سے، اور حسن بن علی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چار تکبیروں سے اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چار تکبیروں سے اور فرشتوں نے بھی حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ چار تکبیروں سے پڑھی اور اسلام میں سب سے پہلے جنازہ مدینہ منورہ ہی میں مشروع ہوا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۴۶۷" (المستدرك للحاکم التکبیر علی الجنائز اربع بیروت ۱/ ۳۸۶)

تاخیر ظہر کے استحباب پر دو حدیثیں :

۳۳۵۔ (بخاری مسلم ابوداؤد وغیرہ) کے دوسرے طریق میں ہے۔ کنا مع النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فی السفر (سفر) فاراد المؤذن ان یؤذن الظهر فقال النبی صلی الله تعالی علیه وسلم ابرد ثم اراد ان یؤذن فقال له ابرد حتی رأینا فئی التلول. الحدیث.

ہم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے مؤذن نے ارادہ کیا کہ ظہر کی اذان

Marfat.com

دے حضور نے ارشاد فرمایا ٹھنڈا کر پھر چاہا کہ اذان دے پھر فرمایا ٹھنڈا کر یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کے سائے دیکھے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۴۴۲"۔(ابوداؤد ار ۵۸ وقت صلوۃ الظھر)

۳۳۶۔ ابو داؤد و نسائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں۔قال کان قدر صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الظھر فی الصیف ثلثۃ اقدام الی خمسۃ اقدام.

گرمی میں نماز حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مقدار تین قدم سے پانچ قدم تک ہے۔ یعنی جب سایہ ہر چیز کا اس کے ساتویں حصہ کے تین یا پانچ مثل ہو جاتا تو حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نماز ادا فرماتے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۴۴۳"۔(نسائی اول، ص ۸۸، باب الابراد بالظھر)

تعمیر مسجد سے متعلق ایک حدیث جلیل :

۳۳۷۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے جب مسجد مدینہ طیبہ بنا فرمائی وہ ایک نخلستان تھا جس میں مشرکین دفن ہوتے تھے فامر بقبور المشرکین

حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مشرکوں کی قبریں کھود دیں۔ اور وہ نجس مٹی پھینک دی گئی پھر وہاں مسجد کریم تعمیر فرمائی۔ کما فی صحیح البخاری وغیرہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص : ۴۴۶"(بخاری ار ۶۱، باب ھل ینبش قبور مشرکین الخ)

جہاں کوئی تقصیر واقع ہو وہاں سے ہٹ کر نماز پڑھنی چاہئے :

۳۳۸۔ سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے قوم ثمود کی جائے ہلاک میں نماز نہ پڑھی کہ وہاں عذاب نازل ہوا تھا۔

۳۳۹۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے شب تعریس جب نماز فجر سوتے میں قضا ہوئی صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کو حکم فرمایا کہ نماز آگے چل کر پڑھو کہ یہاں تمہارے پاس شیطان حاضر ہوا تھا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۴۴۷"

قبر کے سامنے نماز پڑھنا منع ہ :

۳۴۰۔ صحیح بخاری شریف میں ہے رأی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یصلی عند قبر فقال القبر القبر ولم یأمرہ بالاعادۃ۔

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قبر

Marfat.com

کی طرف نماز پڑھتے دیکھا فرمایا قبر قبر وہ نماز ہی میں آگے بڑھ گئے اور اعادہ کا حکم نہیں فرمایا۔

"فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۴۵۴" (بخاری ۱/ ۶۱ باب تنبش قبور مشرکی الجاهلیة الخ)

الصلاة خیر من النوم سے متعلق حدیث میں ہے کہ

۳۴۱۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذان فجر میں الصلاة خیر من النوم مقرر کرنیکی اجازت عطا فرمائی۔ اخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر عن سیدنا بلال رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۴۵۸" (المعجم الکبیر للطبرانی عن بلال بن رباح۔ بیروت ۱/ ۳۵۵)

مؤذن تکبیر کہنے کا زیادہ مستحق ہے:

۳۴۲۔ مسند امام احمد و سنن اربعہ و شرح معانی الآثار میں زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی میں نے اذان کہی تھی بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تکبیر کہنی چاہی فرمایا یقیم اخو صداء فان من اذن فهو یقیم.

قبیلۂ صدا کا بھائی اقامت کہے گا کہ جو اذان دے وہی تکبیر کہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۴۶۱"

(ترمذی اول ص ۵۰ باب ما جاء ان من اذن الخ) (شرح معانی الآثار ۱/ ۸۵ باب اقامة المؤذن وغیره)

آغاز اذان کے بارے میں ایک حدیث پاک:

۳۴۳۔ حدیث میں ایک بار کا یہ ذکر آیا ہے کہ جب عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب میں اذان دیکھی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی ارشاد ہوا بلال کو سکھادو کہ ان کی آواز بلند تر ہے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان کہی جب تکبیر کہنی چاہی عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نادم ہوئے اور عرض کی خواب تو میں نے دیکھا تھا میں تکبیر کہنا چاہتا ہوں فرمایا تو تمہیں کہو انھوں نے تکبیر کہی۔ رواه الامام احمد و ابوداؤد و الطحاوی عنه رضی الله تعالیٰ عنه۔ (یعنی افضل یہ ہے کہ مؤذن ہی تکبیر کہے۔ مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۴۶۲"

(ابوداؤد ۱/ ۷۶ الرجل یؤذن ویقیم آخر)

شرعی اصول سے جو باتیں متصادم ہوں وہ مردود بدعت سیئہ ہیں حدیث میں ہے:

۳۴۴۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من احدث فی امرنا هذا لیس منه فهو رد.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین میں جو نئی چیز نکالا وہ مردود ہے۔

Marfat.com

(مولف) (اخرجه البخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجة عن ام المومنین الصدیقه رضی الله تعالی عنها)" فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۴۷۸ "(مسلم دوم ص ۷۷، باب نقض الاحکام الباطلة الخ، ابن ماجہ ۱ / ۳، باب اتباع سنة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم)

تعلیم اذان کے بارے میں دو حدیثیں :

۳۴۵۔ مسند احمد و سنن ابی داؤد و غیر ہما میں عبدرب بن زید بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث تعلیم اذان میں ہے فرشتے نے کہا یوں کہا کرو **الله اکبر الله اکبر الله اکبر الله اکبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لااله الاالله اشهد ان محمد رسول الله اشهد ان محمد رسول الله حی علی الصلاة حی علی الصلاة حی علی الفلاح حی علی الفلاح الله اکبر الله اکبر لااله الا الله.**

عبداللہ بن زید نے فرمایا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی حضور نے فرمایا **ان هذه لرؤیا حق انشاء الله تعالیٰ ثم امر بالتاذین فکان بلال مولیٰ ابی بکر یؤذن بذلك.**

ان شاء اللہ تعالیٰ یہ خواب بے شک حق ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلال مولی ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان کا حکم دیا۔ وہ اس طور مذکور پر اذان دیا کرتے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۴۷۳ "(ابوداؤد اول ص ۷۲، باب کیف الاذان)

۳۴۶۔ صحیح مسلم و سنن نسائی و غیر ہما میں ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اذان تعلیم فرمائی اس میں بھی شہادتین کے بعد یوں ہے **حی علی الصلاة حی علی الصلاة حی علی الفلاح حی علی الفلاح الله اکبر الله اکبر لااله الا الله.** "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۴۷۴ "(مسلم اول ص ۱۶۵، باب بدء الاذان)

نیکی کی طرف بلانا بھی نیکی ہے حدیث میں ہے :

۳۴۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **من دعا الی هدی فله اجره واجر من تبعه۔**

جو کسی نیک بات کی طرف بلائے اس کے لئے اس کا خود اپنا اجر ہے اور جتنے اس نیک فعل میں شریک ہوں ان سب کا ثواب ہے اور ان کے ثوابوں میں کچھ کمی نہ ہو۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۴۷۵ "(مسلم دوم ص ۳۴، من سن سنة حسنة)

: اخطبہ بیرون مسجد ہونا سنت مستمرہ ہے :

۳۴۸۔ سنن ابوداؤد شریف جلد اول ص ۱۵۶ میں ہے عن السائب بن یزید رضی الله

Marfat.com

تعالیٰ عنه قال کان یؤذن بین یدی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا جلس علی المنبر یوم الجمعة علی باب المسجد وابی بکر وعمر.

یعنی جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر تشریف رکھتے تو حضور کے سامنے مسجد کے دروازے پر اذان ہوتی اور ایسا ہی ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانے میں۔ اور کبھی منقول نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا خلفائے راشدین نے مسجد کے اندر اذان دلوائی ہو، اگر اس کی اجازت ہوتی تو بیان جواز کے لئے کبھی ایسا ضرور فرماتے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۴۸۹" (ابوداؤد اول ص ۱۵۵، باب وقت الجمعة)

قطع صف ممنوع ہے:

۳۴۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من قطع صفا قطعه الله

جو صف کو قطع کرے اللہ اسے قطع کردے. رواه النسائی والحاکم بسند صحیح عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۴۹۱" (نسائی اول ص ۱۳۱ من وصل صفا)

سنتوں کا زندہ کرنے والا جنتی ہے:

۳۵۰۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احیا سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنة.

جس نے میری سنت زندہ کی بیشک اسے مجھ سے محبت ہے اور جسے مجھ سے محبت ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ رواه السجزی فی الابانة والترمذی بلفظ من احب (ترمذی دوم ص ۹۶، باب الاخذ بالسنة الخ)

۳۵۱۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احیا سنة من سنتی فقد امیتت بعدی فان له من الاجر مثل اجور من عمل بها من غیر ان ینقص من اجورهم شیئا.

جو میری کوئی سنت زندہ کرے کہ لوگوں نے میرے بعد چھوڑ دی ہو جتنے اس پر عمل کریں سب کے برابر اسے ثواب ملے اور ان کے ثوابوں میں کچھ کمی نہ ہو۔ رواه الترمذی ورواه ابن ماجة عن عمرو بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۴۹۲" (ترمذی دوم ص ۹۶، باب الاخذ بالسنة الخ)

کسی مٹتی ہوئی سنت پر عمل کرنے والے کو سو شہیدوں کے برابر اجر ملے گا:

۳۵۲۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

فرماتے ہیں من تمسك بسنتی عند فساد امتی فله اجر مائة شهید.

جو فساد امت کے وقت میری سنت مضبوط تھامے اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے۔ رواہ البیہقی فی الزھد۔ "فتاوٰی رضویہ ج ۲ ص ۴۹۳" (مشکوۃ اول ص ۳۰، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، کتاب الزھد الکبیر للبیہقی، دارالقلم الکویت ص ۱۵۱)

• کھڑے ہو کر تکبیر سننا مکروہ ہے حدیث میں ہے :

۳۵۳۔ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لاتقوموا حتی ترونی.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک مجھے آتے ہوئے نہ دیکھو تو کھڑے نہ ہو۔ (مولف) (کھڑے ہو کر تکبیر سننا مکروہ ہے یہاں تک کہ علماء فرماتے ہیں کہ جو شخص مسجد میں آیا اور تکبیر ہو رہی ہے وہ اس کے تمام تک کھڑا نہ رہے بلکہ بیٹھ جائے یہاں تک کہ مکبر حی علی الفلاح تک پہنچے اس وقت کھڑا ہو، یہ اس صورت میں ہے کہ امام بھی وقت تکبیر مسجد میں ہو اور اگر وہ حاضر نہیں تو مؤذن جب تک اسے آتا نہ دیکھے تکبیر نہ کہے نہ اس وقت تک کوئی کھڑا ہو۔ منہ) "فتاوٰی رضویہ ج ۲ ص ۴۷۲" (مسلم ۱/۲۲۰، باب متی یقوم الناس للصلوۃ)

بقدر استطاعت نہی عن المنکر پر ایک حدیث :

۳۵۴۔ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من رأی منکم منکرا فلیغیره بیده فان لم یستطع فبلسانه فان لم یستطع فبقلبه وذلك اضعف الایمان.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں جو شخص کوئی بری بات دیکھے تو اسے چاہئے کہ اس کو اپنے ہاتھ سے بدل دے اگر ہاتھ سے بدلنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے منع کرے پھر اگر زبان سے منع نہ کر سکے تو دل سے ضرور برا جانے اور یہ ایمان کا ادنیٰ درجہ ہے۔ (مولف) "فتاوٰی رضویہ ج ۲ ص ۴۹۷" (مسلم اول ص ۵۱، باب بیان کون النھی عن المنکر من الایمان الخ)

نماز عید کے لئے اذان واقامت کچھ نہیں ہے :

۳۵۵۔ روی مسلم عن جابر رضی الله تعالیٰ عنه ان لا اذان للصلاة یوم الفطر ولا اقامة ولا نداء ولاشئی.

مسلم نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ عید الفطر کے دن نہ اذان ہے نہ اقامت نہ نداء نہ اور کچھ۔ (مولف) "فتاوٰی رضویہ ج ۲ ص ۵۰۶" (مسلم اول ص ۲۹۰، کتاب صلاۃ العیدین)

Marfat.com

امام کے علاوہ اگر کوئی تکبیر کہے تو اجازت مؤذن کے بغیر نہ کہے :

۳۵۶۔ حدیث میں ہے المؤذن املك بالاذان والامام املك بالاقامة

مؤذن اذان کا مالک ہے اور امام تکبیر کا۔ یعنی تکبیر امام کی اجازت سے کہی جائے۔ (مولف)

"فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۵۰۸" (کنز العمال ۷ / ۴۴۸)

مسجد میں گمشدہ شئی تلاش کرنا یا دریافت کرنا منع ہے :

۳۵۷۔ صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **من سمع رجلا ینشد ضالة فی المسجد فلیقل لا رادها الله علیك فان المساجد لم تبن لهذا.**

جو گمی ہوئی چیز کو مسجد میں دریافت کرے اس سے کہو اللہ تیری گمی چیز تجھے نہ ملائے کہ مسجدیں اس لئے نہیں بنیں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۵۰۲" (مسلم اول ص ۲۱۰، باب النهی عن نشد الضالة فی المسجد)

عیدین میں الصلاۃ جامعۃ کہنا جائز ہے :

۳۵۸۔ روی الامام الشافعی عن الزهری قال کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یأمر المؤذن فی العیدین فیقول الصلاة جامعة.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدین میں مؤذن کو حکم فرماتے کہ الصلاۃ جامعۃ پکارے۔

"فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۵۰۶" (الام للشافعی من قال لا اذان للعیدین بیروت ۱ / ۲۳۵)

امام و مؤذن کے بارے میں ایک حدیث :

۳۵۹۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **الامام ضامن والمؤذن مؤتمن.**

امام ذمہ دار ہے اور مؤذن امین ہے رواہ ابوداؤد الترمذی وابن حبان والبیهقی عن ابی هریرة واحمد عن ابی امامة رضی الله تعالیٰ عنهما بسند صحیح۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۵۱۵" (ترمذی اول ص ۵۱، باب ماجاء ان الامام ضامن الخ)

Marfat.com

تعارف

منیر العین فی حکم تقبیل الابھامین
(انگوٹھے چومنے کا مفصل بیان)

۱۳۰۱ھ میں سوال آیا کہ اذان میں کلمہ اشہد ان محمد رسول اللہ سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا کیسا ہے ؟اس کے جواب میں امام احمد رضا نے ارشاد فرمایا کہ

حضور پر نور شفیع یوم النشور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک اذان میں سنتے وقت اگوٹھے یا انگشتان شہادت چوم کر آنکھوں سے لگانا قطعا جائز جس کے جواز پر مقام تبرع میں دلائل کثیرہ قائم، اور اگر خود کوئی دلیل خاص نہ بھی ہوتی تو شرع سے منع وارد نہ ہونا ہی جواز کے لئے کافی تھا پھر یہاں تو حدیث وفقہ وارشاد علماء عمل قدیم سلف صلحا سب کچھ موجود ہے۔

امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالہ میں امام علام شمس الدین سخاوی کی کتاب "المقاصد الحسنة فی الاحادیث الدائرة علی الالسنة" سے انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانے کے ثبوت میں آٹھ حدیثیں پیش کی ہیں اور ثابت کیا گیا ہے کہ یہ بلا شبہ جائز و مستحسن اور سنت صدیق ہے۔ اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی اس فعل کا ثبوت عمل کے لئے کافی ہے کہ صدیق سے کسی شئی کا ثبوت بعینہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثبوت ہے۔ اگرچہ بالخصوص حدیث مرفوع درجۂ صحت تک مرفوع نہ ہو۔

اور امام احمد رضا نے اس رسالے میں حدیث واصول حدیث پر کلام کرتے ہوئے تیس افادات ارقام فرمائے اور ثابت کیا کہ حدیث ضعیف بھی باب فضائل میں قابل حجت اور لائق عمل ہے اور حدیث موضوع کب قرار پاتی ہے، چنانچہ فرماتے ہیں کہ

☆ محدثین کرام کا کسی حدیث کو فرمانا کہ صحیح نہیں، اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ غلط وباطل ہے بلکہ صحیح ان کی اصطلاح میں ایک اعلیٰ درجہ کی حدیث ہے جس کے شرائط کافی سخت اور دشوار ہیں، محدثین کے نزدیک جب بھی ان شرائط میں کچھ کمی ہوتی ہے تو فرمادیتے ہیں کہ حدیث صحیح نہیں یعنی یہ حدیث اس درجۂ علیا کو نہ پہنچی۔

Marfat.com

اس سے دوسرے درجہ کی حدیث کو حسن کہتے ہیں یہ بآنکہ صحیح نہیں پھر بھی اس میں کوئی قباحت نہیں ہوتی ورنہ حسن ہی کیوں کہلاتی فقط اتنا ہوتا ہے کہ اس کا پایہ بعض اوصاف میں اس بلند مرتبے سے جھکا ہوتا ہے۔

☆ کسی حدیث کی سند میں راوی کا مجہول ہونا اگر اثر کرتا ہے تو صرف اس قدر کہ اسے ضعیف کہا جائے نہ کہ باطل و موضوع۔

☆ اسی طرح سند کا منقطع ہونا مستلزم وضع نہیں، ہمارے ائمہ کرام اور جمہور علماء کے نزدیک تو انقطاع سے صحت وحجیت ہی میں کچھ خلل نہیں آتا۔

☆ انقطاع تو ایک امر سہل ہے، جسے صرف بعض نے طعن جانا، علماء فرماتے ہیں حدیث کا مضطرب بلکہ منکر ہونا بھی موضوعیت سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا۔

☆ جس حدیث میں راوی بالکل مبہم ہو وہ بھی موضوع نہیں کہ یہ صرف مورث ضعف ہے نہ کہ موجب وضع۔

☆ ضعف راویان کے باعث حدیث کو موضوع کہہ دینا ظلم و جزاف ہے۔

☆ راوی ایسا غافل ہو کہ حدیث میں دوسرے کی تلقین قبول کرلے اس کی حدیث بھی موضوع نہیں، مثلاً راوی کی اپنی مرویات میں ایسی غفلت کہ دوسرے کی تلقین قبول کرلے یعنی دوسرا جو بتادے کہ تو نے یہ سنا تھا وہی مان لے۔

کسی راوی پر غفلت کا طعن فسق سے بدتر اور جہالت سے چار درجہ زیادہ سخت ہے۔

پھر امام احمد رضا نے نخبۃ الفکر کے حوالے سے اسباب طعن کی دس قسمیں بیان فرمائیں۔

(۱) کذب، (۲) تہمت، (۳) کثرت غلط، (۴) غفلت، (۵) فسق، (۶) وہم، (۷) مخالفت ثقات، (۸) جہالت، (۹) بدعت، (۱۰) سوء حفظ اور تصریح فرمائی کہ ہر پہلا دوسرے سے سخت تر ہے۔

☆ منکر الحدیث کی حدیث بھی موضوع نہیں۔

☆ متروک کی حدیث بھی موضوع نہیں کہ ضعیفوں میں سب سے بدتر درجہ متروک کا ہے جس کے بعد صرف متہم بالوضع یا کذاب دجال کا مرتبہ ہے۔

پھر موضوعیت حدیث کس طرح ثابت ہوتی ہے؟ اس سلسلے میں امام احمد رضا رقمطراز ہیں کہ موضوعیت یوں ثابت ہوتی ہے کہ اس روایت کا مضمون

Marfat.com

۱۔ قرآن عظیم، ۲۔یا سنت متواترہ، ۳۔یا اجماع قطعی قطعیات الدلالۃ ۴۔یا عقل صریح، ۵۔یا حس صریح ۶۔یا تاریخ یقینی کے ایسا مخالف ہو کہ تاویل و تطبیق کا احتمال نہ رہے۔ ۷۔یا معنی شنیع و قبیح ہوں جن کا صدور حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول نہ ہو جیسے معاذاللہ کسی فساد یا ظلم یا عبث یا سفہ یا مدح باطل یا ذم حق پر مشتمل ہونا۔

۸۔یا ایک جماعت جس کا عدد حد تواتر کو پہنچے اور ان میں احتمال کذب یا ایک دوسرے کی تقلید کا نہ رہے اس کے کذب و بطلان پر گواہی مستند الی الحس دے۔

۹۔یا خبر کسی ایسے امر کی ہو کہ اگر واقع ہوتا تو اس کی نقل و خبر مشہور و مستفیض ہو جاتی مگر اس روایت کے سوا اس کا کہیں پتہ نہیں۔

۱۰۔یا کسی حقیر فعل کی مدحت اور اس پر وعدہ و بشارت یا صغیر امر کی مذمت اور اس پر وعید و تہدید میں ایسے لمبے چوڑے مبالغے ہوں جنہیں کلام معجز نظام نبوت سے مشابہت نہ رہے۔ یہ دس صورتیں تو صریح ظہور و وضوح وضع کی ہیں۔

۱۱۔یا یوں حکم وضع کیا جاتا ہے کہ لفظ رکیک و سخیف ہوں جنہیں سمع دفع اور طبع منع کرے اور ناقل مدعی ہو کہ یہ بعینہا الفاظ کریمۂ حضور افصح العرب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں یا وہ محل ہی نقل بالمعنی کا نہ ہو۔

۱۲۔یا ناقل رافضی حضرات اہل بیت کرام علی سیدھم و علیہم الصلاۃ والسلام کے فضائل میں وہ باتیں روایت کرے جو اس کے غیر سے ثابت نہ ہوں جیسے حدیث **لحمك لحمی ودمك دمی** (تیرا گوشت میرا گوشت تیرا خون میرا خون)۔

۱۳۔یا قرائن حالیہ گواہی دے رہے ہوں کہ یہ روایت اس شخص نے کسی طمع سے یا غضب و غیر ھما کے باعث ابھی گڑھ کر پیش کر دی ہے جیسے حدیث سبق میں زیادت جناح اور حدیث ذم معلمین اطفال۔

۱۴۔یا تمام کتب و تصانیف اسلامیہ میں استقرائے تام کیا جائے اور اس کا کہیں پتہ نہ چلے۔ یہ صرف اجلۂ حفاظ ائمہ شان کا کام تھا جس کی لیاقت صدہا سال سے معدوم۔

۱۵۔یا راوی خود اقرار وضع کر دے خواہ صراحۃً خواہ ایسی بات کہے جو بمنزلۂ اقرار ہو، مثلاً ایک شیخ سے بلاواسطہ بدعوی سماع روایت کرے پھر اس کی تاریخ وفات وہ بتائے کہ اس کا اس سے سننا معقول نہ ہو۔

Marfat.com

موضوعیت حدیث کے ثبوت کی یہ تمام صورتیں رقم کرنے کے بعد امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ :

یہ پندرہ باتیں ہیں شاید اس جمع و تلخیص کے ساتھ ان سطور کے سوا نہ ملیں۔ جو حدیث ان پندرہ دلائل سے منزہ ہو محدث اگر اس پر حکم وضع کرے تو اس سے نفس حدیث پر حکم لازم نہیں بلکہ صرف اس سند پر عائد ہو گا جو اس وقت اس کے پیش نظر ہے۔

بالجملہ اس قدر پر اجماع محققین ہے کہ حدیث جب ان دلائل و قرائن قطعیہ و غالبہ سے خالی ہو اور اس کا مدار کسی متہم بالکذب پر نہ ہو تو ہر گز کسی طرح اسے موضوع کہنا ممکن نہیں۔

☆ حدیث اگر متعدد طریقوں سے روایت کی جائے اور وہ سب ضعف رکھتے ہوں تو ضعیف ضعیف مل کر بھی قوت حاصل کر لیتے ہیں بلکہ اگر ضعف غایت شدت و قوت پر نہ ہو تو جبر نقصان ہو کر حدیث درجہ حسن تک پہنچتی اور مثل صحیح خود احکام حلال میں حجت ہو جاتی ہے۔

☆ حصول قوت کے لئے کچھ بہت سے ہی طرق کی حاجت نہیں صرف دو بھی مل کر قوت پا جاتے ہیں۔

☆ اہل علم کے عمل کر لینے سے بھی حدیث قوت پاتی ہے اگرچہ سند ضعیف ہو۔

جن باتوں کا ثبوت حدیث سے پایا جائے وہ تین قسم ہیں۔

ا۔ عقائد میں حدیث احاد اگرچہ صحیح ہو کافی نہیں۔ کہ یہ اصول عقائد اسلامیہ ہیں جن میں خاص یقین درکار اور یہ حدیث احاد کا افادہ نہیں بلکہ اس کے لئے حدیث متواتر و مشہور کی ضرورت ہے۔

۲۔ دربارۂ احکام حدیث ضعیف کافی نہیں۔ ثبوت احکام کے لئے حدیث کا صحیح لذاتہ یا حسن لذاتہ خواہ لغیرہ ہو ہونا ضروری ہے۔

۳۔ فضائل و مناقب میں باتفاق علماء حدیث ضعیف مقبول و کافی ہے۔ یعنی فضائل اعمال میں حدیث ضعیف پر عمل نہ صرف جائز بلکہ مستحب ہے۔

اس عظیم و جلیل رسالے میں علم حدیث و اصول حدیث سے متعلق امام احمد رضا بریلوی نے جو تحقیقات بازغہ حوالۂ قلم کی ہیں وہ یقیناً انہیں کا حصہ ہیں۔ اور بڑے سائز کے ۱۰۷ صفحات پر پھیلا ہوا یہ گرانقدر رسالہ امام احمد رضا کی حذاقت فی الحدیث کا واضح ثبوت ہے اس رسالہ مبارکہ میں ستر احادیث کریمہ زیر بحث ہیں۔

Marfat.com

احادیث

منیر العین فی حکم تقبیل الا بھا مین

حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا نام پاک اذان میں سنتے وقت انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا جائز ہے اس کے ثبوت میں آٹھ احادیث و آثار

۳۶۰۔ امام سخاوی المقاصد الحسنۃ فی الاحادیث الدائرۃ علی الالسنۃ میں فرماتے ہیں۔ **مسح العینین بباطن انملتی السبابتین بعد تقبیلھما عند سماع قول المؤذن اشھد ان محمد رسول اللہ مع قولہ اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نبیا. ذکرہ الدیلمی فی مسند الفردوس من حدیث ابی بکرالصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ لما سمع قول المؤذن اشھد ان محمد رسول اللہ قال ھذا و قبل باطن الانملتین السبابتین و مسح عینیہ فقال صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من فعل مثل ما فعل خلیلی فقد حلت علیہ شفاعتی. ولایصح.**

یعنی مؤذن سے اشھد ان محمد رسول اللہ سن کر انگشتان شہادت کے پورے جانب باطن سے چوم کر آنکھوں پر ملنا اور یہ دعا پڑھنا اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا و بالاسلام دبا و بمحمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نبیا۔ اس حدیث کو دیلمی نے مسند الفردوس میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا کہ جب اس جناب نے مؤذن کو اشھد ان محمد رسول اللہ کہتے سنا یہ دعا پڑھی اور دونوں کلمے کی انگلیوں کے پورے جانب زیریں سے چوم کر آنکھوں سے لگائے اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا جو ایسا کرے جیسا میرے پیارے نے کیا اس پر میری شفاعت حلال ہو جائے۔ اور یہ حدیث اس درجہ کو نہ پہنچی جسے محدثین اپنی اصطلاح میں درجہ صحت نام رکھتے ہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۱۹، منیر العین"

(المقاصد الحسنہ حرف المیم حدیث ۱۰۲۱۔ بیروت، ص ۳۸۴۔)

۳۶۱۔ پھر فرمایا **و کذا ما اوردہ ابوالعباس احمد بن ابی بکر الردادالیمانی المتصوف فی کتابہ "موجبات الرحمۃ و عزائم المغفرۃ" بسند فیہ مجاھیل مع**

Marfat.com

انقطاعه عن الخضر علیه السلام انه قال من قال حین یسمع المؤذن یقول اشهد ان محمد رسول الله مرحبا بحبیبی و قرة عینی محمد بن عبدالله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثم یقبل ابهامیه و یجعلهما علی عینیه لم یرمدا ابدا.

یعنی ایسے ہی وہ حدیث کہ حضرت ابوالعباس احمد بن ابی بکر رداد یمنی صوفی نے اپنی کتاب "موجبات الرحمۃ و عزائم المغفرۃ" میں ایسی سند سے جس میں مجاہیل ہیں اور منقطع بھی ہیں حضرت سیدنا خضر علیہ السلام سے روایت کی کہ وہ ارشاد فرماتے ہیں جو شخص مؤذن سے اشھد ان محمد رسول اللہ سن کر مرحبا بحبیبی و قرۃ عینی محمد بن عبداللہ صلی اللہ تعالی علیہ سلم کہے پھر دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں۔(المقاصد الحسنہ حرف المیم حدیث ۱۰۲۱۔ بیروت، ص ۳۸۴)

۳۶۲۔ پھر فرمایا ثم روی بسند فیه لم اعرفه عن اخی الفقیه محمد بن البابا فیما حکی عن نفسه انه هبت ریح فوقعت منه حصاة فی عینه و اعیاه خروجها المته اشد الالم وانه لما سمع المؤذن یقول اشهد ان محمد رسول الله قال ذلك فخرجت الحصاة من فوره قال الرداد رحمة الله تعالی و هذا یسیر فی جنب فضائل الرسول صلی الله تعالی علیه وسلم.

یعنی پھر ایسی سند کے ساتھ جس کے بعض رواۃ کو میں نہیں پہنچانتا۔ فقیہ ابن البابا کے بھائی سے روایت کی کہ وہ اپنا حال بیان کرتے تھے ایک بار ہوا چلی ایک کنکری ان کی آنکھ میں پڑ گئی نکالتے تھک گئے ہر گز نہ نکلی اور نہایت سخت درد پہنچایا انہوں نے مؤذن کو اشھد ان محمد رسول اللہ کہتے ہوئے یہی کہا فوراً نکل گئی رداد رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے فضائل کے حضور اتنی بات کیا چیز ہے۔" فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۲۰۔ منیر العین "(المقاصد الحسنہ حدیث ۱۰۲۱۔ بیروت، ص ۳۸۴)

۳۶۳۔ پھر فرمایا و حکی الشمس محمد بن صالح المدنی امامها و خطیبها فی تاریخه عن المجد احد القدماء من المصریین انه سمع یقول من صلی علی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم اذا سمع ذکر فی الاذان و جمع اصبیعه المسبحة و الابهام و قبلهما و مسح بهما عینیه لم یرمدا ابدا.

یعنی شمس الدین محمد بن صالح مدنی مسجد مدینہ کے امام و خطیب نے اپنی تاریخ میں مجد مصری

Marfat.com

سے کہ سلف صالح میں تھے نقل کیا کہ میں نے انہیں فرماتے سنا جو شخص نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ذکر پاک اذان میں سن کر کلمہ کی انگلی اور انگوٹھا ملائے اور انہیں بوسہ دے کر آنکھوں سے لگائے اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۲۱۔ منیر العین"۔ (المقاصد الحسنہ حدیث ۱۰۲۱۔ بیروت، ص ۳۸۴)

۳۶۴۔ پھر فرمایا قال ابن صالح و سمعت ذلك ایضا من الفقیه محمد بن الزرندی عن بعض شیوخ العراق و العجم و انه یقول عندما یمسح عینیه صلی الله علیك یا سیدی یا رسول الله یا حبیب قلبی و یانور بصری و یا قرة عینی و قال لی کل منهما مذفعلته لم ترمد عینی.

یعنی ابن صالح فرماتے ہیں میں نے یہ امر فقیہ محمد بن زرندی سے بھی سنا کہ بعض مشائخ عراق یا عجم سے راوی تھے اور ان کی روایت میں یوں ہے کہ آنکھوں پر مس کرتے وقت یہ درود عرض کرے صلی اللہ علیک یا سیدی یارسول اللہ یا حبیب قلبی ونور بصری ویا قرۃ عینی۔ اور دونوں صاحبوں یعنی شیخ مجدد و فقیہ محمد نے مجھ سے بیان کیا کہ جب سے ہم یہ عمل کرتے ہیں ہماری آنکھیں نہ دکھیں۔ (المقاصد الحسنہ حدیث ۱۰۲۱۔ بیروت، ص ۳۸۴)

۳۶۵۔ پھر فرمایا قال ابن صالح و انا ولله الحمد و الشكر منذ سمعة منهما استعملته فلم ترمد عینی و ارجو ان عافیتهما تدوم وانی اسلم من العمر انشاء الله تعالیٰ.

یعنی امام ابن صالح ممدوح نے فرمایا اللہ کے لئے حمد و شکر ہے جب سے میں یہ عمل ان دونوں صاحبوں سے سنا اپنے عمل میں رکھا آج تک میری آنکھیں نہ دکھیں اور امید کرتا ہوں کہ ہمیشہ اچھی رہیں گی اور میں کبھی اندھا نہ ہوں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ (المقاصد الحسنہ حدیث ۱۰۲۱۔ بیروت، ص ۳۸۴)

۳۶۶۔ پھر فرمایا قال روی عن الفقیه محمد بن سعید الخولانی قال اخبرنی الفقیه العالم ابوالحسن علی بن محمد بن حدید الحسینی اخبرنی الفقیه الزاهد البلالی عن الحسن رضی الله تعالی عنه انه قال من قال حین یسمع المؤذن یقول اشهد ان محمد رسول الله مرحبا بحبیبی و قرة عینی محمد بن عبدالله صلی الله تعالی علیه وسلم و یقبل ابهامیه و یجعلهما علی عینیه لم یعم ولم یرمد.

یعنی یہی امام مدنی فرماتے ہیں فقیہ محمد بن سعید خولانی سے مروی ہوا کہ انہوں نے فرمایا مجھے

Marfat.com

فقیہ عالم ابوالحسن علی بن محمد بن حدید حسینی نے خبر دی کہ مجھے فقیہ زاہد بلالی نے حضرت امام حسن علی جدہ الکریم وعلیہ الصلاۃ والسلام سے خبر دی کہ حضرت امام نے فرمایا کہ جو شخص مؤذن کو اشھد ان محمد رسول اللہ کہتے سن کر یہ دعا پڑھے مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبداللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے نہ کبھی اندھا ہو نہ آنکھیں دکھیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۲۱۔ منیر العین" (المقاصد الحسنہ حدیث ۱۰۲۱۔ بیروت، ص ۳۸۴)

۳۶۷۔ پھر فرمایا وقال الطاؤسی انه سمع من الشمس محمد بن نصر البخاری خواجه حدیث من قبل عند سماعه من المؤذن کلمة الشهادة ظفری ابهامیه و مسهما علی عینیه و قال عند المس اللهم احفظ حدقتی و نورهما ببرکة حدقتی محمد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و نورهما لم یعم.

یعنی طاؤسی فرماتے ہیں انہوں نے خواجہ شمس الدین محمد بن ابی نصر بخاری سے یہ حدیث سنی کہ جو شخص مؤذن سے کلمہ شہادت سن کر انگوٹھوں کے ناخن چومے اور آنکھوں سے ملے اور یہ دعاء پڑھے۔ اللھم احفظ حدقتی و نورھما ببرکۃ حدقتی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و نورھما اندھا نہ ہو۔" فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۲۲۔ منیر العین"۔ (المقاصد الحسنہ حدیث ۱۰۲۱۔، بیروت، ص ۳۸۵)

کھڑے ہو کر جوتے پہننا منع ہے:

۳۶۸۔ کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ینهی ان یتنعل الرجل قائما۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کھڑے ہو کر جوتا پہننے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ (مولف)۔ "فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۵۲۵۔ منیر العین"۔ (کنز العمال، ص ۲۹۳، ج ۱۹)

مسلمان کی عمر کے حساب سے بلائیں دور اور درجات میں ترقی ہوتی ہے:

۳۶۹۔ موضوعات ابوالفرج میں یہ حدیث کہ جب مسلمان کی عمر چالیس برس کی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ جنون و جذام و برص کو اس سے پھیر دیتا ہے اور پچاس سال والے پر حساب میں نرمی اور ساٹھ برس والے کو توبہ و عبادت نصیب ہوتی ہے ہفتاد سالہ کو اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے دوست رکھتے ہیں اسی برس والے کی نیکیاں قبول اور برائیاں معاف نوے برس والے کے سب اگلے پچھلے گناہ مغفور ہوتے ہیں وہ زمین میں اللہ عزوجل کا قیدی کہلاتا ہے اور اپنے گھر والوں کا شفیع کیا جاتا ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۵۳۷۔ منیر العین"۔

Marfat.com

اون کا لباس استعمال کرنے سے ایمان کی حلاوت ملتی ہے۔

۱۷۰۔ حدیث ابی امامة رضی الله تعالی عنه علیکم بلباس الصوف تجدوا حلاوة الایمان فی قلوبکم. الحدیث بطوله۔

اونی لباس استعمال کرو اپنے دلوں میں ایمان کی لذت و حلاوت پاؤ گے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۳۳۔منیر العین"۔ (کنزالعمال، ص ۲۱۹، ج ۱۹)

مرد کو سرخ رنگ کے استعمال سے بچنا چاہئے :

۱۷۱۔ کتاب الاصابه فی تمییز الصحابه میں حدیث ہے۔ ان الشیطان یحب الحمرة فایاکم و الحمرة و کل ثوب فیه شهرة.

بیشک شیطان سرخ رنگ کو پسند کرتا ہے تو تم سرخی اور ہر اس کپڑے سے بچو جس میں نمود و شہرت ہو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۴۱۔منیر العین"۔

مریض کی عیادت سنت ہے مگر تین امراض میں عیادت نہیں ہے حدیث میں ہے۔

۱۷۲۔ ابن علی خشنی نے مرفوعاً حدیث روایت کی ثلثة لیس لهم عیادة الرمد و الدمل و الضرس.

تین مرض ہیں جن میں عیادت نہیں ہے آشوب چشم، پھوڑا پھنسی اور دانت کا درد۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۵۴۱۔منیر العین"۔

حصول علم کی تاکید پر ایک حدیث :

۱۷۳۔اطلبوا العلم و لو بالصین.

علم دین طلب کرو اگر چہ چین جانا پڑے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۴۲ منیر العین"۔ (کنزالایمان ج : ۱۰، ص : ۷۹)

قریش کے ایک عالم دین کی فضیلت :

۱۷۴۔ حدیث میں ہے عالم قریش یملوء الارض علما۔ (زرقانی شرح مواهب)

قریش کا ایک عالم روئے زمین کو علم سے بھر دے گا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۴۳، منیر العین"۔ (شرح الزرقانی علی المواهب المقصد الثانی فی اثباته بالاشیاء المغیبات العامره مصر ۷/ ۲۵۹)

مسواک کی فضیلت و برکت پر ایک حدیث :

Marfat.com

۳۷۵۔حدیث صلاة بسواك خير من سبعين صلاة بغير سواك.

مسواک کے ساتھ نماز بے مسواک کی ستر نمازوں سے بہتر ہے۔ابو نعیم نے کتاب السواك میں دو جید و صحیح سندوں سے روایت کی، امام ضیاء نے اسے صحیح مختارہ اور حاکم نے صحیح مستدرک میں داخل کیا اور کہا شرط مسلم پر صحیح ہے امام احمد وابن خزیمہ و حارث بن ابی اسامہ و ابو یعلی وابن عدی و بزار و حاکم و بیہقی وابو نعیم وغیر ہم اجلۂ محدثین نے بطریق عدیدہ واسانید متنوعہ احادیث ام المومنین صدیقہ و عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن عمرو جابر بن عبداللہ وانس بن مالک و ام الدرداء وغیر ھم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے تخریج کی۔(مسند احمد، ۲/ ۲۷۲۔ مسند عائشہ)

داڑھی منڈوانے والی خاتون کے بارے میں ایک حدیث :

۳۷۶۔حدیث حسن صحيح مروى سنن ابى داؤد و نسائي و صحيح مختاره و غيرها صحاح و سنن ان رجلاً اتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال ان امرأتى لاتدفع يد لامس فقال طلقها قال انى احبها قال استمتع بها.

ایک مرد نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آکر عرض کی کہ میری بیوی کسی کا سوال رد نہیں کرتی ہے فرمایا طلاق دے دو اس نے عرض کی میں اس سے محبت کرتا ہوں حضور نے فرمایا تو اس سے فائدہ حاصل کرو۔(مولف) (ای کل من سألها شيأً من طعام او مال اعطته و لم ترد هذا هو الراجح عندنا فى معنى الحديث و الله تعالى اعلم) یعنی جو شخص بھی اس عورت سے کھانا یا مال وغیرہ کا سوال کرتا وہ دے دیتی اور کسی کا سوال رد نہیں کرتی، حدیث کا یہی معنی ہمارے نزدیک راجح ہے۔ منہ حاشیہ۔"فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۴۴۔ منیر العین"(ابوداؤد اول، ص ۲۸۰،باب فی تزویج الابکار) (نسائی دوم، ۷۱ ،باب تزویج الزانیة)

تین اولاد میں سے کسی کا نام محمد نہ رکھنا جہالت و نادانی ہے :

۳۷۷۔حدیث میں ہے ليث عن مجاهد عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من ولد له ثلثة اولاد فلم يسم احدهم محمدا فقد جهل.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس کے تین اولاد ہوں اور اس نے کسی کا نام محمد نہیں رکھا تو جہالت و نادانی کا کام کیا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۴۷۔ منیر العین"۔(کنز العمال، ص ۲۵۔ج ۲۲)

Marfat.com

دنبہ یا بکری جنتی جانور ہے اس لئے اس کا اکرام کرو :

۳۷۸۔ حدیث میں ہے۔ **اکرموا المعزی و امسحوا برغامها فانها من دواب الجنة.**

دنبہ یا بکری کا اکرام کرو اور اس کی رینٹ پونچھ دو کہ یہ جنت کے جانوروں میں سے ہے۔

(**مولف**) (الجامع الصغیر مع فیض القدیر حدیث ۱۴۲۱۔ بیروت، ۲/ ۹۱)

اکرام علماء پر ایک حدیث۔

۳۷۹۔ جامع صغیر میں ہے **اکرموا العلماء فانهم ورثة الانبياء .**

علماء کی تعظیم کرو کہ یہ انبیاء کے وارث ہیں۔ (**مولف**) (ابن عساکر و الخطیب فی التاریخ) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۴۸۔ منیر العین"۔ (الجامع الصغیر مع فیض القدیر حدیث ۱۴۲۸ بیروت ۲/ ۹۳)

وضو کے بعد تولیہ سے پانی صاف کرنا جائز ہے حدیث میں ہے :

۳۸۰۔ **روت عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت كان للنبی صلی الله تعالی علیه وسلم خرقة يتنشف بها بعد الوضوء . رواه الترمذی وهو ضعيف و لكن يجوز العمل بالضعيف في الفضائل.**

ترمذی نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وضو کے بعد رومال سے اعضائے مبارک صاف فرماتے۔ یہ حدیث ضعیف ہے مگر فضائل میں ضعیف پر عمل روا۔" فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۵۳۔ منیر العین" (ترمذی، ۱/ ۹ باب المندیل بعدالوضوء)

کسی فضیلت والی بات پر شرعاً عمل کرنا جائز ہے اور فضیلت پانے کی دلیل ہے اس پر چند احادیث کریمہ :

۳۸۱۔ حسن بن عرفہ اپنے جزوء حدیثی اور ابوالشیخ مکارم الاخلاق میں سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہما اور دار قطنی اور موہبی کتاب فضل العلم میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما اور کامل جحدری اپنے نسخہ میں اور عبداللہ بن محمد بغوی ان کے طریق سے اور ابن حبان اور ابو عمر بن عبدالبر کتاب العلم اور ابو احمد ابن عدی کامل میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیہم اجمعین فرماتے ہیں **من بلغه عن الله عزوجل شیٔ فیه فضیلة فاخذ به ایمانا به و رجاء ثوابه**

Marfat.com

اعطاه الله تعالیٰ ذلك و ان لم یکن کذلك۔

جسے اللہ تبارک و تعالیٰ سے کسی بات میں کچھ فضیلت کی خبر پہنچے وہ اپنے یقین اور اس ثواب کی امید سے اس بات پر عمل کرے اللہ تعالیٰ اسے وہ فضیلت عطا فرمائے اگرچہ خبر ٹھیک نہ ہو۔ یہ لفظ حسن کے ہیں۔ (کنزالعمال، بیروت، ۱۵/ ۷۹۱)

۳۸۲۔ اور دار قطنی کی حدیث میں یوں ہے۔ **اعطاه الله ذلك الثواب و ان لم یکن مابلغه حقا.**

اللہ تعالیٰ اسے وہ ثواب عطا کرے اگرچہ جو حدیث پہنچی حق نہ ہو۔ (کتاب الموضوعات باب من بلغه ثواب الخ بیروت ۳/ ۱۵۳)

۳۸۳۔ ابن حبان کی حدیث میں یہ لفظ ہیں **کان منی او لم یکن۔**

چاہے وہ حدیث مجھ سے ہو یا نہ ہو۔ (کتاب الموضوعات باب من بلغه الخ بیروت ۳/ ۱۵۳)

۳۸۴۔ ابن عبداللہ کے لفظ یوں ہے **و ان کان الذی حدثه کاذبا۔**

اگرچہ اس حدیث کا راوی جھوٹا ہو۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۵۶۔ منیر العین"۔

۳۸۵۔ امام احمد و ابن ماجہ و عقیلی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ماجاء کم عنی من خیر قلته اولم اقله فانی اقوله و ماجاء کم عنی من شر فانی لا اقول الشر.**

تمہیں جس بھلائی کی مجھ سے خبر پہنچے خواہ وہ میں نے فرمائی ہو یا نہ فرمائی ہو میں اسے فرماتا ہوں اور جس بری بات کی خبر پہنچے تو میں بری بات نہیں فرماتا۔ (مسند احمد ۲/ ۳۶۷ مرویات ابی ہریرہ)

۳۸۶۔ ابن ماجہ کے لفظ یہ ہیں۔ **ماقیل من قول حسن فانا قلته۔**

جو نیک بات میری طرف سے پہنچائی جائے وہ میں نے فرمائی ہے۔ (ابن ماجہ اوّل، ص ۴ باب اتباع سنة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم)

۳۸۷۔ عقیلی کی روایت یوں ہے **خذو ا به حدثت به او لم احدث به۔**

اس پر عمل کرو چاہے وہ میں نے فرمائی ہو یا نہیں۔ و فی الباب عن ثوبان مولیٰ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهم۔ (کنزالعمال، ص ۱۳۴، ج ۱۰)

۳۸۸۔ خلعی اپنے فوائد میں حمزہ بن عبدالمجید رحمۃ اللہ تعالیٰ سے راوی **رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی النوم فی الحجر فقلت بابی انت و امی یا رسول الله انه**

Marfat.com

قد بلغنا عنك انك قلت من سمع حديثا فيه ثواب فعمل بذلك الحديث رجاء ذلك الثواب اعطاء الله ذلك الثواب و ان كان الحديث باطلا فقال اى ورب هذا البلد انه لمنى و انا قلته.

میں نے حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو خواب میں حطیم کعبہ معظمہ میں دیکھا عرض کی یارسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر قربان ہمیں حضور سے حدیث پہنچی ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا ہے جو کوئی حدیث ایسی سنے جس میں کسی ثواب کا ذکر ہو وہ اس حدیث پر بامید ثواب عمل کرے اللہ عزوجل اسے وہ ثواب عطا فرمائے اگرچہ حدیث باطل ہو حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا ہاں قسم اس شہر کے رب کی بیشک یہ حدیث مجھ سے ہے اور میں نے فرمائی ہے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۵۷۔ منیر العین"۔

۳۸۹۔ ابو یعلی اور طبرانی معجم اوسط میں سیدنا ابی حمزہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من بلغه عن الله تعالىٰ فضيلة فلم يصدق بها لم ينلها.

جسے اللہ تعالیٰ سے کسی فضیلت کی خبر پہنچے وہ اسے نہ مانے اس فضل سے محروم رہے۔ ابو عمر بن عبدالبر نے حدیث مذکور روایت کر کے فرمایا اهل الحديث بجماعتهم يتساهلون فى الفضائل فيروونها عن كل و انما يتشددون فى احاديث الاحكام. تمام علمائے محدثین احادیث فضائل میں نرمی فرماتے ہیں انہیں ہر شخص سے روایت کر لیتے ہیں ہاں احادیث احکام میں سختی کرتے ہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۵۷۔ منیر العین"۔ (مسند ابویعلی انس بن مالك حدیث ۳۴۳۰۔ جدہ ۳/ ۳۸۷)

بندے کے گمان کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ جزا مرتب فرماتا ہے اس پر تین حدیثیں:

۳۹۰۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اپنے رب عزوجل وعلا سے روایت فرماتے ہیں کہ مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے انا عند ظن عبدی بی۔

میں اپنے بندہ کے ساتھ وہ کرتا ہوں جو بندہ مجھ سے گمان رکھتا ہے۔ رواه البخارى و مسلم و الترمذى و نسائى و ابن ماجة عن ابى هريرة و الحاكم بمعناه عن انس بن مالك۔

(۳۵۰ کتاب التوبة) (ترمذی دوم، ص ۲۰۰۔ باب دعاء النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ۔ باب منه)

۳۹۱۔ دوسری حدیث میں یہ ارشاد زائد ہے۔ فليظن بى ماشاء۔

Marfat.com

اب جیساچاہے مجھ پر گمان کرے۔ اخرجه الطبرانی فی الکبیر و الحاکم عن واثلة بن الاسقع رضی الله تعالیٰ عنه بسند صحیح۔(المستدرك علی الصحیحن للحاکم کتاب التوبة بیروت ۴/۲۴۰)

۳۹۲۔ تیسری حدیث میں یوں زیادت ہے۔ان ظن خیرا فله و ان ظن شرا فله۔

اگر بھلا گمان کرے گا تو اس کے لئے بھلائی اور برا گمان کرے گا تو اس کے لئے برائی۔ رواه الامام احمد عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه بسند حسن علی الصحیح و نحوه الطبرانی فی الاوسط و ابونعیم فی الحلیة عن واثلة رضی الله تعالی عنه."فتاوی رضویہ،ج۲، ص۵۵۸ منیر العین"۔(کنزالعمال، ص۸۰،ج۳)

درودپاک کی فضیلت وبرکت پر ایک حدیث جلیل :

۳۹۳۔ کشف الغمة عن جمیع الامة میں ارشاد فرمایا کان صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول من صلی علی طهر قلبه من النفاق کما یطهر الثوب بالمأ و کان صلی الله تعالی علیه وسلم یقول من قال صلی الله علی محمد فقد فتح علی نفسه سبعین بابا من الرحمة و القی الله محبته فی قلوب الناس فلا یبغضه الا من فی قلبه نفاق. قال شیخنا رضی الله تعالی عنه هذا الحدیث و الذی قبله رویناهما عن بعض العارفین عن الخضر علیه الصلاة و السلام عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهما عندنا صحیحان فی اعلی درجات الصحة و ان لم یثبتهما المحدثون علی مقتضی اصطلاحهم.

حضور پرنور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے جو مجھ پر درود بھیجے اس کا دل نفاق سے ایسا پاک ہو جائے جیسے کپڑا پانی سے، حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے جو کہے صلی اللہ علی محمد اس نے ستر دروازے رحمت کے اپنے اوپر کھول لئے اللہ عزوجل اس کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالے گا کہ اس سے بغض نہ رکھے گا مگر وہ جس کے دل میں نفاق ہوگا۔ ہمارے شیخ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا یہ حدیث اور اس سے پہلی ہم نے بعض اولیاء سے روایت کی ہیں انہوں نے سیدنا خضر علیہ الصلاۃ والسلام انہوں نے حضور پرنور سید الانام علیہ افضل الصلاۃ واکمل السلام سے یہ دونوں حدیثیں ہمارے نزدیک اعلی درجہ کی صحیح ہیں اگرچہ محدثین اپنی اصطلاح کی بنا پر انہیں ثابت نہ کہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۶۰ منیر العین"۔(کشف الغمة عن جمیع الامة

Marfat.com

فصل فی الامر بالصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ بیروت ۱/ ۳۴۵)

عقبہ بن حارث نے جس عورت سے نکاح کیا وہ اس کی رضاعی بہن تھی اس کی گواہی جب ان کی رضاعی ماں نے دی تو عقبہ نے انکار کیا اس پر

۳۹۴۔ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں ارشاد فرمایا کیف و قد قیل۔ کیوں کر نہ مانے گا حالانکہ کہا تو گیا۔ (اس کے بعد دونوں میں تفریق کردی گئی) رواہ البخاری عن عقبة بن الحارث النوفلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری ۱/ ۱۹ باب الرحلة فی المسألة النازلة)

شبہات سے بچنے کے بارے میں دو حدیثیں :

۳۹۵۔قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم د ع ما یریبك الی مالا یریبك۔

جس میں شبہ پڑتا ہو وہ کام چھوڑ دے اور ایسے کی طرف آ جس میں کچھ دغدغہ نہیں۔ رواہ الامام احمد و ابوداؤد الطیالسی و الدارمی والترمذی و قال حسن صحیح والنسائی و ابن حبان و الحاکم و صححاہ و ابن قانع فی معجمہ عن الامام بن الامام سیدنا الحسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند قوی و ابونعیم فی الحلیة و الخطیب فی التاریخ بطریق مالك بن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ۔"فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۶۳ منیر العین"(مسند احمد، ۱/ ۲۰۰) (ترمذی دوم، ص ۷۸۔ ابواب القیمة)

۳۹۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **من اتقی الشبہات فقد استبرأ لدینہ و عرضہ و من وقع فی الشبہات وقع فی الحرام کالراعی حول الحمیٰ یوشك ان یرتع فیہ الا و ان لکل ملك حمی الا و ان حمی اللہ محارمہ.**

جو شبہات سے بچے اس نے اپنے دین و آبرو کی حفاظت کرلی اور جو شبہات میں پڑے حرام میں پڑ جائے گا جیسے رمنے کی گرد چرانے والا نزدیک ہے کہ رمنے کے اندر چرائے سن لو ہر بادشاہ کا ایک رمنا ہوتا ہے سن لو اللہ عزوجل کا رمنا وہ چیزیں ہیں جو اس نے حرام فرمائیں۔ رواہ الشیخان عن النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۶۳ منیر العین"۔ (مسلم دوم، ص ۲۸ باب اخذ الحلال و ترك الشبہات)

اذان میں ترسیل اور اقامت میں حدر کرے اور اذان و اقامت کے درمیان کچھ فاصلہ رکھے :

۳۹۷۔ روی الترمذی عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیه وسلم قال لبلال (یابلال) اذا اذنت فترسل (فی اذانك) و اذا اقمت فاحدر و اجعل بین اذانك و اقامتك قدر ما یفرغ الآكل من اكله فی غیر المغرب و الشارب من شربه و المعتصر اذا دخل لقضاء حاجته.

ترمذی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اذان ٹھہر ٹھہر کر کہا کر اور تکبیر جلد جلد اور دونوں میں اتنا فاصلہ رکھو کہ کھانے والا کھانے اور پینے والا پینے اور ضرورت والا قضائے حاجت سے فارغ ہو جائے۔ "فتاوی رضویہ ج۲، ص۵۶۴ منیر العین"۔ (ترمذی اول، ص۴۸۔ باب ماجأ فی الترسیل فی الاذان)

نشتر لگانے کے بارے میں ایک حدیث :

۳۹۸۔ ایک حدیث ضعیف میں بدھ کے دن پچھنے لگانے سے ممانعت آئی ہے کہ من احتجم یوم الاربعاء ویوم السبت فاصابه برص فلایلومن الا نفسه

جو بدھ یا ہفتہ کے روز پچھنے لگائے پھر اس کے بدن پر سفید داغ ہو جائے تو اپنے ہی آپ کو ملامت کرے۔ (مراسیل ابوداؤد ص۱۸، ماجاء فی الطب)

حدیث کو ضعیف سمجھ کر عمل نہ کرنے سے برص میں مبتلا ہو جانے کے بارے میں تین روایتیں :

۳۹۹۔ امام سیوطی لآلی و تعقبات میں مسند الفردوس دیلمی سے نقل فرماتے ہیں سمعت ابی یقول سمعت ابا عمرو محمد بن جعفر بن مطر النیشا پوری قال قلت یوما ان هذا الحدیث لیس بصحیح فافتصدت یوم الاربعاء فاصابنی البرص فرأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی النوم فشكوت الیه حالی فقال ایاك والاستهانة بحدیثی فقلت تبت یا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فانتبهت وقدعافانی الله وذهب ذلك عنی.

ایک صاحب محمد بن جعفر بن مطار نیشاپوری کو فصد کی ضرورت تھی بدھ کا دن تھا خیال کیا کہ حدیث مذکور تو صحیح نہیں فصد لے لی فوراً برص ہو گئی خواب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے حضور سے فریاد کی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار میری حدیث کو ہلکا نہ سمجھنا انھوں نے توبہ کی آنکھ کھلی تو اچھے تھے۔ "فتاویٰ رضویہ ج۲ ص۵۶۵ منیر العین"۔

۴۰۰۔ لآلی میں ہے اخرج ابن عساكر فی تاریخه من طریق ابی علی مهران بن

Marfat.com

هارون الحافظ الرازی قال سمعت ابا معین الحسین بن الحسن الطبری یقول اردت الحجامة یوم السبت فقلت للغلام ادع لی الحجام فلما ولی الغلام ذکرت خبر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فاصابه وضح فلا یلومن الا نفسه قال فدعوت الغلام ثم تفکرت فقلت هذا حدیث فی اسناده بعض الضعف فقلت للغلام ادع الحجام لی فدعاه فاحتجمت فاصابنی البرص فرأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی النوم فشکوت الیه حالی فقال ایاك والاستهانة بحدیثی فنذرت لله نذرا لئن اذهب الله مابی من البرص لم اتهاون فی خبر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صحیحا کان اوسقیما فذهب الله عنی ذلك البرص.

ابن عساکر روایت فرماتے ہیں ابو معین حسین بن حسن طبری نے پچھنے لگانے چاہے ہفتہ کا دن تھا غلام سے کہا حجام کو بلا لا جب وہ چلا حدیث یاد آئی پھر کچھ سوچکر کہا حدیث میں تو ضعف ہے غرض لگا لئے برص ہو گئی خواب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فریاد کی فرمایا دیکھ میری حدیث کا معاملہ آسان نہ جاننا، انھوں نے منت مانی اللہ تعالیٰ اس مرض سے نجات دے تو اب کبھی حدیث کے معاملہ میں سہل انگاری نہ کروں گا صحیح ہو یا ضعیف اللہ عزوجل نے شفا بخشی۔

"فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۵۶۶ منیر العین"

۴۰۱۔ وردالنهی عنه (عن تقلیم الاظفار) یوم الاربعاء وانه یورث البرص وحکی عن بعض العلماء انه فعله فنهی منه فقال لم یثبت هذا فلحقه البرص من ساعة فرأی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی منامه فشکی الیه فقال له الم تسمع نهی عنه فقال لم یصح عندی فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یکفیك انه سمع ثم مسح بدنه بیده الشریفة فذهب مابه فتاب عن مخالفة ما سمع.

ایک حدیث ضعیف میں بدھ کے دن ناخن کتروانے کو آیا کہ مورث برص ہوتا ہے بعض علماء نے کتروائے کسی نے بربنائے حدیث منع کیا فرمایا حدیث صحیح نہیں فوراً مبتلا ہو گئے خواب میں زیارت جمال بے مثال حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے شافی کافی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اپنے حال کی شکایت کی حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے نہ سنا تھا کہ ہم نے اس سے نہی فرمائی ہے عرض کی حدیث میرے نزدیک صحت کو نہ پہنچی تھی ارشاد ہوا تمہیں اتنا کافی تھا کہ حدیث ہمارے نام پاک سے تمہارے کان تک پہنچی یہ فرما کر حضور

Marfat.com

مبرئ الاکمه والا برص محی الموتی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست اقدس کہ پناہ دو جہاں ودستگیر بیکساں ہے ان کے بدن پر لگادیا فوراً اچھے ہو گئے اور اسی وقت توبہ کی اب کبھی حدیث سن کر مخالفت نہ کروں گا۔ (از علامہ شہاب الدین خفاجی مصری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فی نسیم الریاض شرح امام قاضی عیاض) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۵۶۷ منیر العین"۔ (نسیم الریاض شرح الشفا فصل و اما نظافة جسمه، بیروت ار ۳۴۴)

ستر ہزار مرتبہ کلمۂ طیبہ جو پڑھے اور جس کے لئے پڑھے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی :

۴۰۲۔قال الشیخ محی الدین ابن العربی انه بلغنی عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه من قال لا اله الا الله سبعین الفا غفر الله تعالیٰ له ومن قیل له غفرله له ایضاً فکنت ذکرت التهلیلة بالعدد المروی من غیر ان انوی لاحد بالخصوص فحضرت طعاما مع بعض الاصحاب وفیهم شاب مشهور بالکشف فاذا هو فی اثناء الاکل اظهر البکاء فسألته عن السبب فقال اری امی فی العذاب فوهبت فی باطنی ثواب التهلیلة المذکورة لها فضحك وقال انی اراها الآن فی حسن المآب فقال الشیخ فعرفت صحة الحدیث بصحة کشفه وصحة کشفه بصحة الحدیث.

سیدی شیخ اکبر امام محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث پہنچی تھی کہ جو شخص ستر ہزار بار لا الہ الا اللہ کہے اس کی مغفرت ہو اور جس کے لئے پڑھا جائے اس کی مغفرت ہو میں نے لا الہ الا اللہ اتنے بار پڑھا تھا اس میں کسی کے لئے خاص نیت نہ کی تھی اپنے بعض رفیقوں کے ساتھ ایک دعوت میں گیا ان میں ایک جوان کے کشف کا شہرہ تھا کھانا کھاتے کھاتے رونے لگا میں نے سبب پوچھا کہا اپنی ماں کو عذاب میں دیکھتا ہوں میں نے اپنے دل میں کلمہ کا ثواب اس کی ماں کو بخشدیا فوراً جوان ہنسنے لگا اور کہا اب میں اسے اچھی جگہ دیکھتا ہوں، امام محی الدین قدس سرہ فرماتے ہیں تو میں نے حدیث کی صحت اس جوان کے کشف کی صحت سے پہچانی اور اس کے کشف کی صحت حدیث کی صحت سے جانی۔ امام سیوطی تعقبات میں امام بیہقی سے ناقل تداولها الصالحون بعضهم عن بعض وفی ذلك تقویة للحدیث المرفوع اسے صالحین نے ایک دوسرے سے اخذ کیا اور ان کے اخذ میں حدیث مرفوع کی تقویت ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۵۴۸ منیر العین"

سفید مرغ کے بارے میں ایک حدیث :

۴۰۳۔حدیث الدیك الابیض صدیقی وعدیق صدیقی وعد وعد والله وکان

Marfat.com

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یبیته معه فی البیت.

مرغ سفید میرا خیر خواہ اور میرے دوست کا خیر خواہ اور اللہ تعالیٰ کے دشمن کا دشمن ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے شب کو مکان خوابگاہ اقدس میں اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ ابو بکر برقی نے ابو زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۵۸۳ منیر العین"

سترہ کے لئے اگر لکڑی وغیرہ نہ ہو تو خط کھینچ دے :

۴۰۴۔ سنن ابی داؤد وابن ماجة میں بطریق ابو عمر یا ابو محمد بن محمد بن حریث عن جده حریث رجل عن بنی عذرة عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن ابی القاسم صلی الله تعالیٰ علیه وسلم دربارۂ سترہ نمازی مروی هوا فان لم یکن معه عصا فلیخطط خطا

اگر اس کے پاس لکڑی نہ ہو اپنے سامنے ایک خط کھینچ لے۔ امام ابو داؤد نے کہا امام سفیان بن عیینہ نے فرمایا لم نجد شیئا نشد به هذا الحدیث ولم یجئ الا من هذا الوجه. ہم نے کوئی چیز نہ پائی جس سے اس حدیث کو قوت دیں اور اس سند کے سوا دوسرے طریق سے نہ آئی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۳۱ منیر العین" (ابو داؤد اول ص ۱۰۰، باب الخط اذا لم یجد عصا)

زیور کی زکوۃ سے متعلق ایک حدیث

۴۰۵۔ حدیث صحیح زکوة حلی مروی سنن ابی داؤد ونسائی امرأة اتت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ومعها ابنتها وفی ید بنتها مسکتان غلیظتان من ذهب فقال تعطین زکوة هذا قالت لا قال ایسرك ان یسورك الله بهما یوم القیمة سوارین من نار قال فخلعتهما فالقتهما الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقالت هما لله ورسوله.

یعنی ایک بی بی خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں ان کی بیٹی ان کے ساتھ تھیں دختر کے ہاتھ میں سونے کے کڑے تھے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی زکوۃ دی گئی عرض کی نہ، فرمایا کیا تجھے پسند ہے کہ اللہ عزوجل قیامت میں ان کے بدلے آگ کے گنگن پہنائے ان بی بی نے اتار کر ڈالدیئے اور عرض کی یہ اللہ اور اللہ کے رسول کے لئے ہیں جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جسے امام ابو الحسن ابن القطان وامام ابن الملقن وعلامہ سید میرک نے کہا اسناد صحیح اس کی سند ہے۔ امام عبد العظیم منذری نے مختصر میں فرمایا اسنادہ لامقال فیه اس کی سند میں کچھ گفتگو نہیں، محقق علی الاطلاق نے فرمایا لاشبهة فی صحته اس کی

Marfat.com

صحت میں کچھ شبہ نہیں، امام ترمذی جامع میں روایت کر کے فرمایا لایصح فی هذا الباب عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شئی اس باب میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ صحیح نہ ہوا، امام منذری نے فرمایا لعل الترمذی قصد الطریقین الذین ذکرهما والافطریق ابی داؤد لامقال فیه۔ شاید ترمذی ان دو طریق کو کہتے ہیں جو انھوں نے ذکر کیے ورنہ سند ابی داؤد میں اصلاً جائے گفتگو نہیں، ابن القطان نے فرمایا انما ضعف هذا الحدیث لان عنده فیه ضعفین ابن لهیعة والمثنی بن الصباح انھوں نے اس وجہ سے تضعیف کی کہ ان کے پاس اس کی سند میں دو راوی ضعیف تھے ذکره الامام المحقق فی الفتح ثم العلامة القاری فی المرقاة۔" فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۳۳ منیر العین "(نسائی اول ص ۳۴۳، باب زکوة الحلی)(ابوداؤد ۱/ ۲۱۸، باب الکنز ماهو)

حضرت کعب بن مالک نے قبولیت توبہ کے بعد اپنا سارا مال صدقہ کر دیا:

۴۰۶۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم نے حدیث توبہ کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں روایت کیا کہ جب ان کی توبہ قبول ہوئی عرض کی یارسول اللہ ان من (تمام) توبتی ان انخلع من مالی صدقة الی الله والی رسوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم.

یارسول اللہ میری توبہ کی تمامی یہ ہے کہ میں اپنا سارا مال اللہ اور اللہ کے رسول کے لئے صدقہ کر دوں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار نہ فرمایا۔" فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۳۵ منیر العین "(بخاری اول ص ۱۹۲، باب لاصدقة الا عن ظهر غنی الخ)

حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک مشہور معجزہ:

۴۰۷۔ حدیث رد شمس کہ حضور پرنور سید الانوار ماہ عرب مہر عجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ڈوبا ہوا آفتاب پلٹ آیا مغرب ہو کر پھر عصر کا وقت ہو گیا یہاں تک کہ امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے نماز عصر ادا کی۔ جسے طحاوی و امام قاضی عیاض و امام مغلطائی و امام قطب خیضری و امام حافظ الشان عسقلانی و امام خاتم الحفاظ سیوطی وغیرہم اجلۂ کرام حسن و صحیح کہا، کما هو مفصل فی الشفاء وشروحه والمواهب وشرحها۔" فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۳۴، منیر العین "(شفا شریف ج ۱ ص ۱۸۵ فصل فی انشقاق القمر وحبس الشمس من الباب الرابع)

جو طواف کعبہ کے بعد مقام ابراہیم میں دو رکعت نماز پڑھے پھر آپ زمزم پیے تو وہ گناہ سے پاک ہو جائے:

۴۰۸۔ موضوعات کبیر میں حدیث ہے من طاف بالبیت اسبوعا ثم اتی مقام ابراهیم

Marfat.com

فرکع عنده رکعتین ثم اتی زمزم فشرب من مائها اخرجه الله من ذنوبه کیوم ولدته امه.

جو سات پھیرے طواف کر کے مقام ابراہیم میں دو رکعت نماز پڑھے پھر زمزم شریف پر جاکر اس کا پانی پیئے اللہ عزوجل اسے گناہوں سے ایسا پاک کردے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں حیث اخرجه الواحدی فی تفسیره والجندی فی فضائل مکة والدیلمی فی مسنده لایقال انه موضوع غایته انه ضعیف۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۴۱ منیر العین" (الاسرار المرفوعة فی الاخبار الموضوعة حرف المیم بیروت ص ۲۳۶)

صحابہ ستاروں کے مثل ہیں :

۴۰۹۔ میزان مبارک میں حدیث ہے اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم

میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کسی کی تم نے پیروی کی ہدایت یاب ہو جاؤ گے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۵۶۰، منیر العین" (المیزان الکبریٰ فصل فان ادعی احد من العلماء الخ البابی مصر ۱/۳۰)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھوڑے کو لحیف کہتے ہیں :

۴۱۰۔ البخاری یقول فی صحیحه حدثنا علی بن عبدالله بن جعفر ثنا معن بن عیسی ثنا ابی بن عباس بن سهل عن ابیه عن جده قال کان للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی حائطنا فرس یقال له اللحیف.

ابی بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا ہمارے باغ میں رہتا تھا جسے لحیف کہا جاتا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۵۷۳ منیر العین" (بخاری ۱/۴۰۰، باب اسم الفرس والحمار)

امت مرحومہ بارش کی مانند ہے :

۴۱۱۔ امام ابن حجر نے فرمایا مسند ابی یعلی میں ایک حدیث ہے حدثنا جویریة بن اشرس قال اخبرنا عقبة بن ابی الصهباء الباهلی قال سمعت الحسین یقول سمعت علیا یقول قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مثل امتی مثل المطر لایدری اوله خیر ام آخره.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے

Marfat.com

نہیں جانا جاتا ہے کہ اس کا اول بہتر ہے یا آخر۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۰۵ منیر العین"
(ترمذی دوم ص ۱۱۴ باب)

مریض کی عیادت نہ کرنے اور بھوکوں کو کھانا نہیں کھلانے سے اللہ تعالیٰ روز قیامت بندے سے پوچھے گا حدیث میں ہے :

۴۱۲۔ مسلم عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان الله عزوجل يقول يوم القيمة يا ابن آدم مرضت فلم تعدنی الحديث وفيه يا ابن آدم استطعمتك فلم تطعمنی قال يا رب كيف اطعمك وانت رب العالمين قال اما علمت انه استطعمك عبدی فلان فلم تطعمه اما علمت انك لو اطعمته لوجدت عندی يا ابن آدم استقيتك فلم تسقنی. الحديث المعروف.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل قیامت کے دن فرمائے گا۔ اے ابن آدم میں مریض ہو گیا تھا تم نے میری عیادت نہ کی، اسی میں ہے کہ اے ابن آدم میں نے تم سے کھانا طلب کیا تھا تم نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔ بندہ عرض کرے گا اے میرے رب میں کیسے کھانا کھلاتا تو تو رب العالمین ہے رب فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تم سے کھانا مانگا تھا تو تم نے کھانا نہیں کھلایا تھا سن لو اگر تم اس کو کھانا کھلاتے تو آج میرے پاس پاتے، اے ابن آدم میں نے تم سے پانی مانگا تھا تو تم نے نہیں پلایا تھا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۱۱، منیر العین" (مسلم دوم ص ۳۱۸، باب فضل عیادۃ المریض)

نماز میں سترہ بالکل سامنے نہ رکھے بلکہ کچھ ادھر رکھے :

۴۱۳۔ روی ابوداؤد من حديث ضباعة بنت المقداد بن الاسود عن ابيها رضی الله تعالیٰ عنه قال ما رأيت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم يصلی الی عود ولا عمود ولا شجرة الا جعله علی حاجبه الايمن او الايسر ولا يصمد له صمدا.

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی لکڑی یا ستون یا درخت کی طرف بالکل سیدھا نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا ہاں دائیں یا بائیں ابرو کی جانب کر لیتے اور سترہ کو سیدھا اپنے سامنے نہیں رکھتے تھے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۳۱ منیر العین" (ابوداؤد اول ص ۱۰۰، باب اذا صلی الی سارية او نحوها الخ)

Marfat.com

رکوع سے پہلے قنوت پڑھنے کے بارے میں ایک حدیث :

۴۱۴۔ عن ابراهيم عن علقمة عن عبدالله عن امه انها قالت رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قنت فى الوتر قبل الركوع كما فى الميزان.

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے دیکھا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۳۷، منیر العین"۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رب کو دیکھنے کے بارے میں ایک حدیث :

۴۱۵۔ حدیث میں ہے رأيت ربى فى صورة شاب له وفرة. صحيح محمول على رؤية المنام اوموؤل۔

میں نے اپنے رب کو ایک جوان کی شکل میں دیکھا جو اس کے لئے مکمل تھی۔ یہ صرف تعبیر کے لئے ہے ورنہ وہ شکل وصورت سے پاک ہے۔ (مولف) (کنز العمال ص ۲۰۴ ج ۱)

مومن کی خصلت سے متعلق ایک حدیث :

۴۱۶۔ حدیث میں ہے المومن غر كريم والمنافق خب لئيم موضوع (اخرجه ابوداؤد والترمذى والحاكم عن ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه بلفظ الفاجر مكان المنافق۔ حاشيه)

مومن بھولا سخی ہوتا ہے اور منافق کمینہ بخیل۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۴۲، منیر العین" (ترمذی دوم ص ۷ اباب ماجاء فی البخل)

کسی کو کافر کہا جائے اور وہ عند الشرع کافر نہ ہو تو قائل کافر ہو جائے گا اس پر تین حدیثیں

۴۱۷۔ حديث ماشهد رجل على رجل بكفر الاباء احدهما. ضعيف

جب کوئی آدمی کسی پر کفر کی شہادت دے تو دونوں میں سے ایک کی طرف ضرور رجوع ہو۔ (مولف)

۴۱۸۔ وللبخارى عن ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه رفعا من قال لاخيه يا كافر فقد بأبها احدهما۔

جب کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کو کافر کہے تو ان دونوں میں ایک کی رجوع اس طرف بیشک ہو۔ (مولف) (کنز العمال ص ۳۶۲ ج ۳) (بخاری دوم ص ۹۰۱ باب من اکفر اخاہ بغیر تاویل الخ)

Marfat.com

۴۱۹۔ ولابن حبان عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح مرفوعا ماا کفر رجل رجلا قط الا باء بھا احدھما.

یعنی کبھی ایسا نہ ہوا کہ ایک شخص دوسرے کی تکفیر کرے اور وہ دونوں اس سے نجات پا جائیں بلکہ ان میں سے ایک پر ضرور گرے گی۔ (مولف)(کنز العمال ص ۳۶۱ ج ۳)

ضروریات دین کا علم حاصل کرنا فرض ہے :

۴۲۰۔ حدیث میں ہے طلب العلم فریضة علی کل مسلم طرقھا واھیة والصحیح انه لاینزل عن الحسن

علم دین کا حصول ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (مولف)(ابن ماجہ اول ص ۲۰، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم) (کیمیائے سعادت مترجم ص ۱۲۷ بیان طلب علم)

خیر کی تعلیم دینے والا عابد محض سے افضل ہے :

۴۲۱۔ حدیث میں ہے من ادی الفریضة وعلم الناس الخیر کان فضله علی العابد. الحدیث ضعیف اسنادہ لکنھم یتساھلون فی الفضائل۔

جس نے فرائض ادا کئے اور لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دی تو وہ عابد سے افضل ہے۔ (مولف)

"فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۴۲ منیر العین"

وضو رہنے کے باوجود وضو کرنا نور علی نور ہے :

۴۲۲۔ حدیث میں ہے الوضوء علی الوضوء نور علی نور. لم یوجد۔

وضو پر وضو کرنا زیادتی نور کا سبب ہے۔ (مولف)

نماز کو ستون دین کہا گیا ہے :

۴۲۳۔ حدیث میں ہے الصلاة عمادالدین ضعیف۔

نماز دین کا ستون ہے (مولف)

سخی اور بخیل کے کھانے سے متعلق ایک حدیث :

۴۲۴۔ حدیث، طعام الجواد دواء وطعام البخیل داء. فی المقاصد رجاله ثقات وفی المختصر منکر.

سخی کا کھانا شفا ہے اور بخیل کا کھانا بیماری۔ (مولف) (کنز العمال ص ۲۵۶ ج ۳)

آب زمزم کے فوائد :

۴۲۵۔ حدیث فی المقاصد ماء زمزم لما شرب له ضعیف لکن له شاھد.

Marfat.com

آب زمزم اسی بات کے لئے ہے جس کے لئے پیا جائے۔ (مولف) (ابن ماجہ دوم ص۲۲۶ باب الشرب من زمزم)

مجدد کے بارے میں ایک حدیث جلیل :

۴۲۶۔ فی مسلم ان الله یبعث لهذه الامة علی راس کل مائة من یجددلها دینها . صححه الحاکم ورواه ابوداؤد۔

بے شک اللہ تعالیٰ ہر صدی کے ختم پر اس امت کے لئے ایک مجدد بھیجے گا کہ امت کے لئے اس کا دین تازہ کرے گا۔ (مولف) (ابوداؤد دوم ص۵۸۹ کتاب الملاحم باب مایذکر فی قرن المائة)

تین نفوس قدسیہ کی تخلیق ایک مٹی سے ہوئی حدیث میں ہے :

۴۲۷۔ فی الوجیز. انا وابوبکر وعمر خلقنا من تربة واحدة. فیه مجاهیل له طریق ولہ شاهد.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم اور ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک ہی مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں۔ (مولف)

آخری زمانے کے خلفاء سے متعلق ایک حدیث :

۴۲۸۔ حدیث میں ہے یکون فی آخر الزمان خلیفة لایفضل علیه ابوبکر ولاعمر۔

آخر زمانے میں ایک خلیفہ ایسا ہوگا کہ اس پر نہ ابو بکر کو فضیلت دیجائے گی نہ عمر کو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۴۳، منیر العین"

Marfat.com

تعارف

نهج السلامة فی حکم تقبیل الابهامین فی الاقامة

(اقامت کے دوران انگوٹھے چومنے کا شرعی حکم)

۲۶ر جمادی الآخر ۱۳۳۳ھ کو فتاویٰ امدادیہ معروف فتاویٰ اشرفیہ سے منقول مع جواب کے ایک سوال آیا کہ جس وقت موذن اقامت میں اشہد ان محمد رسول اللہ کہے تو سننے والا دونوں انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر رکھے یا نہیں ؟

اور رکھنا کیسا ہے ؟اور یہ کہ اذان پر قیاس کر کے جواب تحریر نہ کریں۔

صاحب فتاویٰ اشرفیہ نے جو جولب تحریر کیا ہے وہ یہ ہے کہ

"اول اذان ہی میں انگوٹھے چومنا کسی معتبر روایت سے ثابت نہیں اور کچھ بعض لوگوں نے اس بارے میں روایت کیا ہے وہ محققین کے نزدیک ثابت نہیں، مگر اقامت میں تو کوئی ٹوٹی پھوٹی روایت بھی موجود نہیں پس اقامت میں انگوٹھے چومنا اذان کے وقت سے بھی زیادہ بدعت و بے اصل ہے اسی واسطے فقہاء نے اس کا بالکل انکار کیا ہے۔"

امام احمد رضا بریلوی نے سوال وجواب دونوں کا جواب دلائل ساطعہ سے اس طرح لکھا ہے کہ

مسلمان اگر وقت اقامت بھی تقبیل کرے ہر گز کوئی وجہ ممانعت نہیں، اور اسے شرعاً ناجائز نہ کہے گا مگر وہ کہ شرع پر افترا کرنا یا نام واکرام سید الانام علیہ افضل الصلاۃ والسلام سے جلتا ہے۔

اسی طرح نماز واستماع قرآن مجید واستماع خطبہ جن میں حرکت منع ہے اور ان کے امثال مواضع لزوم محذور کے سوا جہاں کہیں بھی یہ فعل بنظر تعظیم ومحبت حضرت رسالت علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ ہو جیسا کہ بعض محبان سرکار سے مشہور ہے بہر حال محبوب ومحمود ہے۔

اور نام اقدس سن کر انگوٹھے چومنا آنکھوں سے لگانا عرفاً دلیل تعظیم ومحبت ہے۔

پھر امام احمد رضا نے صاحب فتاویٰ اشرفیہ کے جواب بے صواب کی تیس (۳۰) وجوہات

Marfat.com

سے تردید کی اور اخیر میں لکھا کہ

بالجملہ منکرین کے پاس کوئی دلیل نہیں، اور ادعائے بے دلیل سے بدتر کوئی شئی ذلیل نہیں۔

دربارۂ اذان تو احادیث وارد اور اس کا استحباب کتب فقہ میں مصرح تو انکار نہیں مگر جہل مبین اور بے منع شرعی منع کرنا ظلم مہین، کہ منع کا ادنی درجہ کراہت ہے اور کراہت کے لئے دلیل خاص کی حاجت ہے اور بے دلیل شرعی ادعائے منع شریعت پر افتراو تہمت ہے۔

اقامت میں انگوٹھے چومنے کی تحقیق پر مشتمل ۱۴ صفحے کے اس رسالۂ جلیلہ میں آٹھ حدیثیں شامل ہیں۔

Marfat.com

احادیث

نہج السلامۃ فی حکم تقبیل الابہامین فی الاقامۃ

انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا سنت صدیق ہے

۴۲۹۔ مسند الفردوس کی حدیث میں بروایت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے کہ انھوں نے اذان میں نام سن کر انگلیوں کے پوروں کو بوسہ دیکر آنکھوں پر پھیرا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **من فعل مثل مافعل خلیلی فقد حلت علیه شفاعتی.**

جو ایسا کرے جیسا میرے اس پیارے نے کیا اس پر میری شفاعت حلال ہو جائے۔

(المقاصد الحسنہ حرف الیم حدیث ۱۰۲۱ بیروت ص ۳۸۴)

۴۳۰۔ جامع الرموز و کنز العباد وغیرہما میں ہے **فانه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یکون له قائدا الی الجنة**

جو ایسا کرے گا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے پیچھے پیچھے اسے جنت میں لے جائیں گے۔" فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۵۵ نہج السلامۃ "(جامع الرموز باب الاذان ایران ۱/ ۱۲۵)

سنت کا انکار کرنے والا ملعون ہے حدیث میں ہے :

۴۳۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ستة لعنتهم لعنهم الله و کل نبی، مجاب (الی قوله) والتارك لسنتی. رواه الترمذی عن ام المومنین والحاکم عنها وعن علی والطبرانی بلفظ سبعة لعنتهم و کل نبی مجاب عن عمر وبن شغوی رضی الله تعالیٰ عنهم بسند حسن.**

کچھ لوگ ہیں جن پر میں نے لعنت کی اللہ ان پر لعنت کرے اور ہر نبی کی دعا قبول ہے ازانجملہ ایک وہ کہ میری سنت کا منکر ہو۔" فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۵۶ نہج السلامۃ "(مشکوۃ اول ص ۲۲، باب الایمان بالقدر)

صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اقتداء کی تاکید پر ایک حدیث :

۴۳۲۔ حدیث میں ارشاد فرمایا **اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر**

Marfat.com

ان دو کی پیروی کرو جو میرے بعد والی امت ہوں گے ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ رواہ احمد والترمذی وحسنه وابن ماجة والرویانی والحاکم وصححه وابن حبان فی صحیحه عن حذیفة والترمذی والحاکم عن ابن مسعودوابن عدی عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنهم عن النبی صلی الله علیه وسلم۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۵۶، نهج السلامة "(ترمذی اول ص ۲۰۷ مناقب ابوبکر صدیق)

جہاد و روزہ اور حج کے بارے میں ایک حدیث :

۴۳۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **اغزوا تغنموا وصوموا تصحوا وسافروا تستغنوا وفی حدیث حجوا تستغنوا.**

جہاد کرو غنیمت پاؤ گے اور روزہ رکھو تندرست ہو جاؤ گے اور حج کرو غنی ہو جاؤ گے۔ روی الاولی الطبرانی فی الاوسط بسند صحیح عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه والاخری عبدالرزاق عن صفوان بن سلیم مرسلا ووصله فی مسند الفردوس. (کنزالعمال ص ۴ ج ۵ الروایة الاخریٰ) (مجمع الزوائد باب اغزوا تغنموا الخ بیروت ۵ / ۳۲۴)

اللہ تعالیٰ سے دعا نہ مانگنا اس کے غضب کا باعث ہے اس پر تین احادیث کریمہ :

۴۳۴۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **من لم یدع الله غضب علیه**۔ رواہ ابن ابی شیبة فی المصنف عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه. (کنزالعمال ص ۴۲ ج ۲)

۴۳۵۔ **وبلفظ من لم یسأل الله یغضب علیه احمد والبخاری فی الادب المفرد والترمذی وابن ماجة والبزار وابن حبان والحاکم وصححاه**

دونوں حدیثوں کا حاصل یہ کہ جو اللہ تعالیٰ سے دعا نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرمائے گا۔ (مولف) (ترمذی دوم، ص ۷۵ اباب ماجاء فی فضل الدعاء)

۴۳۶۔ **وللعسکری عنه رضی الله تعالیٰ عنه فی المواعظ بسند حسن عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال قال الله تعالیٰ من لایدعونی اغضب علیه.**

جو مجھ سے دعا نہ کرے گا میں اس پر غضب فرماؤں گا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۶۰، نهج السلامة "(کنزالعمال ص ۳۹ ج ۲)

Marfat.com

تعارف

ایذان الاجر فی اذان القبر

(دفن کے بعد قبر پر اذان کہنے کا ثبوت)

محرم الحرام ۱۳۰۷ھ میں استفتاء پیش ہوا کہ دفن کے وقت قبر پر اذان کہنا جائز ہے یا نہیں ؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں فرمایا کہ :

بعض علمائے دین نے میت کو قبر میں اتارتے وقت اذان کہنے کو سنت فرمایا اور حق یہ کہ اذان مذکور فی السوال کا جواز یقینی ہے ہر گز شرع مطہر سے اس کی ممانعت کی کوئی دلیل نہیں اور جس امر سے شرع منع نہ فرمائے اصلا ممنوع نہیں ہو سکتا، قائلان جواز کے لئے اسی قدر کافی ہے جو ممانعت کا مدعی ہو دلائل شرعیہ سے اپنا دعویٰ ثابت کرے۔

پھر بھی مقام تبرع میں امام احمد رضا بریلوی نے پندرہ دلیلوں سے ثابت کیا کہ اذان دافع بلا اور دافع شیطان ہے۔ اور حدیث وفقہ سے ثابت ہے کہ میت کے پاس حالت نزع میں کلمہ طیبہ لاالہ الااللہ کہتے رہیں کہ اسے سن کر یاد ہو کیونکہ اس وقت شیطان اس کے پاس آکر بھلا دینے کی کوشش کرتا ہے، اسی طرح سوال نکیرین کے وقت بھی اسے کلمہ پاک سکھانے کی حاجت ہے کہ بعون اللہ تعالیٰ جواب یاد ہو جائے۔ اور شیطان رجیم کے بہکانے میں نہ آئے، اور بے شک اذان میں یہی کلمہ لاالہ الااللہ تین جگہ موجود ہیں بلکہ اس کے تمام کلمات جواب نکیرین بتاتے ہیں، ان کے سوال تین ہیں۔

من ربك تیرا رب کون ہے۔ **مادینك** تیرا دین کیا ہے۔ **ماکنت تقول فی هذا الرجل** تو اس مرد یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باب میں کیا اعتقاد رکھتا تھا؟

اب اذان کی ابتداء میں اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اور آخر میں اللہ اکبر اللہ اکبر لاالہ الا اللہ، من ربك کا جواب سکھائیں گے ان کے سننے سے یاد آئے گا کہ میرا رب اللہ ہے۔ اور اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان

Marfat.com

محمد رسول الله ، سوال ماکنت تقول فی هذا الرجل کا جواب تعلیم کریں گے کہ میں انھیں اللہ کا رسول جانتا تھا۔ اور حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح جواب مادینك کی طرف اشارہ کریں گے کہ میرا دین وہ تھا جس میں نماز رکن وستون ہے کہ الصلوۃ عماد الدین تو بعد دفن اذان دینا اس ارشاد کی تعمیل ہے جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث صحیح متواتر مذکور میں فرمایا۔

آپ نے اس کے علاوہ اور بھی دلائل کثیرہ سے ثابت فرمایا کہ تدفین میت کے بعد قبر پر اذان کہنا یا تکبیر ودعا کہنا جائز و مسنون ہے پھر امام احمد رضا نے اس رسالے کے اخیر میں اذان کی بدولت ۲۲ فوائد و منافع رقم کئے ہیں جو مردوں اور زندوں کو حاصل ہوتے ہیں۔

اذان قبر کے ثبوت میں جہازی سائز کے ۱۵ صفحات پر مشتمل اس رسالۂ نافعہ میں ۳۵ احادیث مبارکہ شامل بحث ہیں۔

Marfat.com

احادیث

ایذان الاجر فی اذان القبر

جب بندہ قبر میں رکھا جاتا اور سوال نکیرین ہوتا ہے تو شیطان رجیم وہاں بھی خلل انداز ہوتا ہے اور جواب میں بہکاتا ہے اس پر ایک حدیث

۴۳۷۔ امام ترمذی محمد بن علی نوادر الاصول میں امام اجل سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں ان المیت اذا سئل من ربك ترأی له الشیطان فیشیر الی نفسه انی انا ربك ، فلهذا ورد سوال التثبیت له حین یسئل.

یعنی جب مردے سے سوال ہوتا ہے کہ تیرا رب کون ہے شیطان اس پر ظاہر ہوتا اور اپنی طرف اشارہ کرتا ہے کہ میں تیرا رب ہوں اس لئے حکم آیا کہ میت کے لئے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعاء کریں۔" فتاوٰی رضویہ ج ۲ ص ۲۶۶ ایذان الاجر" (نوادرالاصول فی معرفة احادیث الرسول الاصل التاسع والاربعون الخ بیروت ص ۳۲۳)

اذان شیطان کو دفع کرتی ہے :

۴۳۸۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہما میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا اذن المؤذن ادبر الشیطان وله حصاص.

جب مؤذن اذان کہتا ہے شیطان پیٹھ پھیر کر گوز زناں بھاگتا ہے۔ (مسلم اول ص ۱۶۷، باب فضل الاذان الخ)

۴۳۹۔ صحیح مسلم کی حدیث جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے واضح کہ چھتیس میل تک بھاگ جاتا ہے۔ (مسلم اول ۱۶۷، باب فضل الاذان الخ)

۴۴۰۔ اور خود حدیث میں آیا جب شیطان کا کھٹکا ہو فوراً اذان کہو کہ وہ دفع ہو جائے گا۔ اخرجه الامام ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی فی اوسط معاجمه عن ابی هریرة رضی الله تعالٰی عنه.

حضور رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی دعائے رحمت کے سبب تنگی قبر دور ہو گئی۔

Marfat.com

۴۴۱۔ امام احمد و طبرانی و بیہقی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روای قال لما دفن سعد بن معاذ (زاد فی روایة) وسوی علیه سبح النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وسبح الناس معه طویلا ثم کبر وکبر الناس ثم قالوا یا رسول الله لم سبحت (زاد فی روایة) ثم کبرت قال لقد تضایق علی هذا الرجل الصالح قبره حتی فرج الله تعالیٰ عنه.

یعنی جب سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفن ہو چکے اور قبر درست کر دی گئی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیر تک سبحن اللہ سبحن اللہ فرماتے رہے اور صحابۂ کرام بھی حضور کے ساتھ کہتے رہے پھر حضور اللہ اکبر اللہ اکبر فرماتے رہے اور صحابہ بھی حضور کے ساتھ کہا کئے پھر صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ حضور اول تسبیح پھر تکبیر کیوں فرماتے رہے ارشاد فرمایا اس نیک مرد پر اس کی قبر تنگ ہوئی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وہ تکلیف دور کی اور قبر کشادہ فرمادی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۶۷، ایذان الاجر" (مسند احمد ص ۳۵۹ ج ۴)

میت کے پاس حالت نزع میں کلمہ طیبہ لاالہ الااللہ کہتے رہیں کہ اسے سن کر یاد ہو۔

۴۴۲۔ حدیث متواتر میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لقنوا موتاکم لا اله الا الله۔

اپنے مردوں کو لاالہ الااللہ سکھاؤ۔ رواه احمد ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة عن ابی سعید الخدری وابن ماجة کمسلم عن ابی هریرة وکالنسائی عن ام المومنین عائشة رضی الله تعالیٰ عنهم۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۶۸، ایذان الاجر" (مسلم اول ۳۰۰، کتاب الجنائز)

تکبیر سے آگ خاموش ہو جاتی ہے:

۴۴۳۔ ابو یعلی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اطفئوا الحریق بالتکبیر.

آگ کو تکبیر سے بجھاؤ۔ (مجمع الزوائد باب مایقول عند الحریق بیروت ۱۰/ ۱۳۸)

۴۴۴۔ ابن عدی حضرت عبداللہ بن عباس اور وہ اور ابن السنی وابن عساکر حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا رأیتم الحریق فکبروا فانه یطفی النار.

Marfat.com

جب آگ دیکھو اللہ اکبر اللہ اکبر کی بکثرت تکرار کرو وہ آگ کو بجھا دیتا ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۶۹ ایذان الاجر" (الکامل فی الضعفاء الرجال عبداللہ بن لھیعہ سانگلہ ہل ۴/ ۱۴۶۹)

دفن میت کے بعد دعا کرنے کے بارے میں چند حدیثیں :

۴۴۵۔ ابن ماجہ و بیہقی سعید بن مسیب سے راوی قال حضرت ابن عمر فی جنازۃ فلما وضعھا فی اللحد قال بسم اللہ وفی سبیل اللہ فلما اخذ فی تسویۃ اللحد قال اللھم اجرھا من الشیطان ومن عذاب القبر ثم قال سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھذا مختصر.

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک جنازہ میں حاضر ہوا حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اسے لحد میں رکھا کہا بسم اللہ وفی سبیل اللہ جب لحد برابر کرنے لگے کہا الٰہی اسے شیطان سے بچا اور عذاب قبر سے امان دے پھر فرمایا میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۷۰ ایذان الاجر" (ابن ماجہ ص ۱۱۲، باب ماجاء فی ادخال المیت القبر)

۴۴۶۔ امام ترمذی حکیم قدس سرہ الکریم بسند عمرو بن مرہ تابعی سے روایت کرتے ہیں کانوا یستحبون اذا وضع المیت فی اللحد ان یقولوا اللھم اعذہ من الشیطان الرجیم.

یعنی صحابۂ کرام یا تابعین عظام مستحب جانتے تھے کہ جب میت لحد میں رکھا جائے تو دعا کریں الٰہی اسے شیطان رجیم سے پناہ دے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۷۰ ایذان الاجر" (نوادر الاصول الفصل التاسع الاربعون، بیروت ص ۳۲۳)

۴۴۷۔ اثر، ابن ابی شیبہ استاذ امام بخاری و مسلم اپنے مصنف میں خیثمہ سے راوی کانوا یستحبون اذا دفن المیت ان یقولوا بسم اللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ اللھم اجرہ من عذاب القبر وعذاب النار ومن شر الشیطان الرجیم.

مستحب جانتے تھے کہ جب میت کو دفن کریں یوں کہیں اللہ کے نام سے اور اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملت پر الٰہی اسے عذاب قبر و عذاب دوزخ اور شیطان ملعون کے شر سے پناہ بخش (مصنف ابن ابی شیبۃ ماقالوا اذا وضع المیت فی قبرہ۔ کراچی ۳/ ۳۲۹)

۴۴۸۔ ابوداؤد و حاکم و بیہقی امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علیہ و قال استغفروا

Marfat.com

لاخیکم وسلوا(واسألوا) له بالتثبیت فانه الآن یسأل.

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دفن میت سے فارغ ہوتے قبر پر وقوف فرماتے اور ارشاد کرتے اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو اور اس کے لئے جواب نکیرین میں ثابت قدم رہنے کی دعا مانگو کہ اب اس سے سوال ہوگا۔ (ابوداؤد دوم، ص ۴۵۹، باب الاستغفار عند القبر للمیت)

۴۴۹۔ سعید بن منصور اپنے سنن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقف علی القبر بعد ماسوی علیہ فیقول اللھم نزل بك صاحبنا وخلف الدنیا خلف ظھرہ اللھم ثبت عند المسئلة نطقه ولا تبتله فی قبرہ بما لاطاقة له به.

یعنی جب مردہ دفن ہو کر قبر درست ہو جاتی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبر پر کھڑے ہو کر دعا کرتے الٰہی ہمارا ساتھی تیرا مہمان ہوا اور دنیا اپنے پس پشت چھوڑ آیا الٰہی سوال کے وقت اس کی زبان درست رکھ اور قبر پر اس پر وہ بلا نہ ڈال جس کی اسے طاقت نہ ہو۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۱۷۶ ایذان الاجر" (الدر المنثور زیر آیت ویثبت اللہ الذین آمنوا الخ قم ایران ۴/ ۸۳)

دعا سے متعلق دو حدیثیں:

۴۵۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں افضل الدعاء الحمد للہ

سب دعاؤں سے افضل دعاء الحمد للہ ہے اخرجه الترمذی وحسنه والنسائی وابن حبان والحاکم وصححه عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما (ترمذی دوم ص ۱۷۶، باب ماجاء ان دعوة المسلم مستجابة)

۴۵۱۔ صحیحین میں ہے ایک سفر میں لوگوں نے بآواز بلند اللہ اکبر اللہ اکبر کہنا شروع کیا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو اپنی جانوں پر نرمی کرو انکم لاتدعون اصم ولاغائبا انکم تدعون سمیعا بصیرا

تم کسی بہرے یا غائب سے دعا نہیں کرتے سمیع وبصیر سے دعا کرتے ہو۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۱۷۲ ایذان الاجر" (بخاری دوم ص ۹۴۴، باب الدعاء اذا علا عقبة)

دو دعائیں قبول ہوتی ہیں حدیث میں ہے:

۴۵۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثنتان لاترد الدعاء عند النداء وعند الباس.

Marfat.com

دو دعائیں رد نہیں ہوتیں ایک اذان کے وقت اور ایک جہاد میں جب کفار سے لڑائی شروع ہو۔ (ابوداؤد اول ص ۳۴۴، باب الدعاء عند اللقاء)

۴۵۳۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا نادی المنادی فتحت ابواب السمآء واستجیب الدعاء.

جب اذان دینے والا اذان دیتا ہے آسمان کے دروازے کھولدیئے جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے اخرجه ابویعلی والحاکم عن ابی امامة الباهلی وابوداؤد الطیالسی وابویعلی والضیاء فی المختارة بسند حسن عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنهما۔ (کنزالعمال ص ۶۳ ج ۲)

حاجی کی دعا اس کے اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے قبول ہوتی ہے:

۴۵۴۔ امام احمد مسند میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا لقیت الحاج فسلم علیه وصافحه ومره ان یستغفر لك قبل ان یدخل بیته فانه مغفور له۔

جب تو حاجی سے ملے اسے سلام کر اور مصافحہ کر اور قبل اس کے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو اس سے اپنے لئے استغفار کرا کہ وہ مغفور ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۷۳ ایذان الاجر" (مسند احمد ص ۱۸۱، ج ۳)

اذان باعث مغفرت ہے اور مؤذن مغفور ہے حدیث میں ہے:

۴۵۵۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یغفر للمؤذن منتهی اذانه ویستغفر له کل رطب ویابس سمعه.

اذان کی آواز جہاں تک جاتی ہے مؤذن کے لئے اتنی ہی وسیع مغفرت آتی ہے اور جس تروخشک چیز کو اس کی آواز پہنچتی ہے اذان دینے والے کے لئے استغفار کرتی ہے۔ اخرجه الامام احمد بسند صحیح واللفظ له والبزار والطبرانی فی الکبیر عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ونحوه عند احمد وابی داؤد والنسائی وابن ماجة وابن خزیمة وابن حبان من حدیث ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه وصدره عند احمد والنسائی بسند حسن جید عن البراء بن عازب والطبرانی فی الکبیر عن ابی امامة وله فی الاوساط عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنهم۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۷۳ ایذان الاجر" (مسند احمد ص ۲۹۸ ج ۴)

ذکر اللہ سے عذاب الٰہی دفع ہوتا ہے اور اس کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں اس پر تین

Marfat.com

احادیث مبارکہ :

۴۵۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **مامن شئی انجی من عذاب الله من ذکر الله**

کوئی چیز ذکر خدا سے زیادہ عذاب خدا سے نجات بخشنے والی نہیں۔ رواہ الامام احمد عن معاذ بن جبل و ابن ابی الدنیا و البیهقی عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهم۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۷۴، ایذان الاجر" (مسند احمد مرویات معاذ بن جبل ۵ / ۲۳۹)

۴۵۷۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحیح حدیث میں ذکر کرنیوالوں کی نسبت فرماتے ہیں **حفتهم الملئكة وغشيتهم الرحمة ونزلت عليهم السكينة۔**

انہیں ملائکہ گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ اور چین اترتا ہے۔ رواہ مسلم والترمذی عن ابی هريرة وابی سعيد رضی الله تعالیٰ عنهما۔ (مسلم دوم ص ۳۴۵، باب فضل الاجتماع علی تلاوت القرآن)

۴۵۸۔ امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں **عند ذكر الصالحين تنزل الرحمة**

نیکوں کے ذکر کے وقت رحمت الٰہی اترتی ہے۔ (اتحاف السادة المتقين الفائدة الثانية التخلص بالعزلة الخ بیروت ۶ / ۶۵۰)

اذان، دافع وحشت اور باعث اطمینان خاطر ہے :

۴۵۹۔ ابو نعیم وابن عساکر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **نزل آدم بالهند واستوحش فنزل جبرئيل عليه الصلاة والسلام فنادى بالاذان. الحديث**

جب آدم علیہ الصلاۃ والسلام جنت سے ہندوستان میں اترے انھیں گھبراہٹ ہوئی تو جبرئیل علیہ السلام نے اتر کر اذان دی۔ (حلية الاولياء مرويات عمرو بن قيس ص ۲۹۹ بیروت ۲ / ۱۰۷)

بیکس مسلمان کی اعانت اللہ عزوجل کو نہایت پسند ہے حدیث میں ہے :

۴۶۰۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **الله فی عون العبد ما كان العبد فی عون اخيه۔**

اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمانوں کی مدد میں ہے۔ رواہ

Marfat.com

مسلم و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجة و الحاکم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۷۵ ایذان الاجر" (مسلم دوم ص ۳۴۵، باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن)

اذان دافع غم والم ہے :

۴۶۱۔ مسند الفردوس میں حضرت جناب امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی قال رأنی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حزینا فقال یا ابن ابی طالب انی اراك حزینا فمر بعض اهلك یؤذن فی اذنك فانه درء للهم.

یعنی مجھے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غمگین دیکھا ارشاد فرمایا اے علی میں تجھے غمگین پاتا ہوں اپنے کسی گھر والے سے کہہ کہ تیرے کان میں اذان کہے اذان غم و پریشانی کی دافع ہے۔ مولی علی اور مولی علی تک جس قدر اس حدیث کے راوی ہیں سب نے فرمایا فجربته فوجدته کذلك۔

ہم نے اسے تجربہ کیا تو ایسا ہی پایا۔ ذکره ابن حجر کما فی المرقاة۔ (مرقاة المفاتیح باب الاذان ۲/۱۴۹ ملتان)

جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف دور فرمائے گا حدیث میں ہے :

۴۶۲۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کان فی حاجة اخیه کان الله فی حاجته ومن فرج عن مسلم فرج الله عنه بها کربة من کرب یوم القیمة۔

جو اپنے مسلمان بھائی کے کام میں ہو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی میں ہو اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے اللہ تعالیٰ اس کے عوض قیامت کی مصیبتوں سے ایک مصیبت اس پر سے دور فرمائے۔ رواه الشیخان وابوداؤد عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما۔ (بخاری ۱/۳۳۰، باب لایظلم المسلم المسلم الخ) (ابوداؤد دوم ص ۶۷۰ باب المواخاة)

مسلمان کا دل خوش کرنا عبادت ہے :

۴۶۳۔ طبرانی معجم کبیر و معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان احب الاعمال الی الله تعالیٰ بعد الفرائض ادخال السرور علی المسلم.

بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرضوں کے بعد سب اعمال سے زیادہ مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۷۶، ایذان الاجر" (کنز العمال ص ۲۶۹ ج ۶)

Marfat.com

۴۶۴۔ طبرانی معجم کبیر و معجم اوسط میں حضرت امام ابن الامام سیدنا حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان من موجبات المغفرة ادخالك السرور على اخيك المسلم

بے شک موجبات مغفرت سے ہے تیرا اپنے بھائی مسلمان کو خوش کرنا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۷۶ ایذان الاجر" (کنزالعمال ص ۲۶۸ ج ۶)

بکثرت ذکر الٰہی کرنے کی ترغیب پر چار احادیث کریمہ :

۴۶۵۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اكثروا ذكر الله حتى يقولوا مجنون.

اللہ کا ذکر اس درجہ بکثرت کرکہ لوگ مجنون بتائیں۔ اخرجه احمد و ابويعلى وابن حبان والحاكم والبيهقى عن ابى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه۔ (مسند احمد ۳ ۴۸۳ ج ۳)

۴۶۶۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذكروا الله عند كل حجر وشجر

ہر سنگ و شجر کے پاس اللہ کا ذکر کر۔ اخرجه الامام احمد فى كتاب الزهد والطبرانى فى الكبير عن معاذبن جبل رضى الله تعالىٰ عنه بسند حسن (المعجم الكبير مرويات معاذبن جبل حدیث ۳۳۱ بیروت ۲۰/۱۵۹)

۴۶۷۔ اثر۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں لم يفرض الله على عباده فريضة الا جعل لها حدا معلوما ثم عذر اهلها فى حال العذر غير الذكر فانه لم يجعل له حدا انتهى اليه ولم يعذر احدا تركه الا مغلوبا على عقله وامرهم به فى الاحوال كلها.

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کوئی فرض مقرر نہ فرمایا مگر یہ کہ اس کے لئے ایک حد معین کردی پھر عذر کی حالت میں لوگوں کو اس سے معذور رکھا سوا ذکر کے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے کوئی حد نہ رکھی جس پر انتہا ہو اور نہ کسی کو اس کے ترک میں معذور رکھا مگر وہ جس کی عقل سلامت نہ رہے اور بندوں کو تمام احوال میں ذکر کا حکم دیا۔ (تفسیر البغوی المعروف به معالم التنزيل مع تفسير خازن البابى مصر ۵/۲۶۵)

۴۶۸۔ اثر۔ ان کے شاگرد امام مجاہد فرماتے ہیں الذكر الكثير ان لايتناهى ابدا۔

ذکر کثیر یہ ہے کہ کبھی ختم نہ ہو۔ ذكر هما فى المعالم وغيرهما۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲

Marfat.com

ص ۶۷۷ ایذان الاجر" (تفسیر بغوی مصر ۵/ ۲۶۵)

مسلمان کو نفع پہنچانا کار ثواب ہے حدیث میں ہے :

۴۶۹۔ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعه.

تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے بھائی مسلمان کو کوئی نفع پہنچائے تو لازم و مناسب ہے کہ پہنچائے۔رواہ احمد ومسلم عن حابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔(مسند احمد ص ۲۵۶ ج ۴) (مسلم ۲/ ۲۲۴، باب استحباب الرقیة من العین الخ)

مومن کی نیت صادقہ اس کے عمل سے افضل ہے حدیث میں ہے :

۴۷۰۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں نیة المؤمن خیر من عمله

مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ رواہ البیهقی عن انس والطبرانی فی الکبیر عن سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنه ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۸۰ ایذان الاجر" (کنز العمال ص ۲۳۹ ج ۳)

جہاں اذان کہی جاتی ہے وہ جگہ اس دن عذاب سے مامون ہو جاتی ہے :

۴۷۱۔ طبرانی معاجیم ثلثہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا اذن فی قریة امنها الله من عذابه فی ذلك الیوم وشاهده عنده. فی الکبیر من حدیث معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنه.

جب کسی گاؤں میں اذان ہو اللہ تعالیٰ اس کو اس دن اپنے عذاب سے محفوظ رکھے گا اور اسے اپنے مشاہدۂ قربت میں رکھے گا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۷۴ ایذان الاجر" (المعجم الکبیر مرویات ابن مالك حدیث ۷۴۶، بیروت ۱/ ۲۵۷)

Marfat.com

تعارف

فتاویٰ رضویہ جلد سوم

فقہی مسائل کا خزانہ "فتاویٰ رضویہ جلد سوم" امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فقاہت واصابت رائے کی زندۂ جاوید تصویر ہے۔ اس جلد میں مندرجہ ذیل بیس ابواب وفصول پر مدلل وجامع بحث کی گئی ہے۔

باب شروط الصلوة، باب اماكن الصلوة، باب صفة الصلوة، باب القراء ة، باب الامامة، با ب الجماعة، فصل المسبوق، فصل الاستخلاف، باب مفسدات الصلوة، باب مكروهات الصلوة، باب الوتر والنوافل، باب احكام المسجد، باب ادراك الفريضة، باب قضاء الفوائت، باب سجود السهو، باب سجود التلاوة، باب صلاة المسافر، باب الجمعة، باب العيدين، باب الكسوف والاستسقاء.

ان ابواب وفصول کے علاوہ اس جلد میں مندرجہ ۳۶ موضوعات پر بھی ضمناً ہزاروں مسائل مذکور ہیں۔

اوقات[1]، اذان واقامت[2]، مسائل لقمہ[3]، اعتکاف[4]، احکام قبور[5]، تفسیر وعلوم قرآن[6]، فوائد حدیثیہ[7]، فوائد فقہیہ[8]، فوائد اصولیہ[9]، رسم المفتی[10]، اسماء الرجال[11]، عقائد وکلام[12]، مسئلہ تقلید[13]، مناظرہ[14]، رد مذہبان[15]، بیع وشراء[16]، وقف[17]، اجارہ[18]، غصب[19]، قسم[20]، حدود[21]، حظر واباحت[22]، مداینات[23]، نفقات[24]، رضاعت[25]، حیلۂ اسقاط[26]، ذکر الٰہی[27]، آداب دعاء[28]، تمدن[29]، سیرت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم[30]، فضائل ومناقب[31]، تاریخ وتذکرہ[32]، تصوف واخلاق[33]، منطق[34]، لغت[35]، ہندسہ وریاضی[36]۔

اس کے علاوہ انتہائی وقیع اور گرانقدر تحقیقات وتدقیقات پر مشتمل سولہ رسائل بھی پیش نظر جلد میں شامل ہیں ان میں سے میں نے ۱۳ رسائل سے احادیث کا استخراج کیا ہے جن کا تعارف ان کے اصل مقام پر آئے گا اور ۳ رسالوں میں حدیث کا استعمال نہیں ہوا ہے وہ تین رسالے یہ ہیں۔

نعم الزاد لروم الضاد (ضاد پڑھنے کا بہترین طریقہ)

یہ رسالہ فارسی زبان میں ہے اس میں امام احمد رضا بریلوی نے حروف کے مخارج وصفات پر

Marfat.com

محققانہ گفتگو کی ہے خصوصاً حرف ضاد کا مخرج متعین کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ

اس حرف کو اللہ تعالیٰ نے اتنا بلند پیدا کیا ہے کہ کوئی حرف بھی اس کا قریبی گردانا نہیں جاسکتا، اور یہ کہ تمام حروف آپس میں متبائن اور ان کے مخارج الگ الگ ہیں لہذا ضاد کا کسی بھی حرف کے ساتھ بدل کر پڑھنا مردود اور ناجائز ہے۔

۲۔القطوف الدانیة لمن احسن الجماعة الثانیة (جماعت ثانیہ کے ثبوت میں)

امام احمد رضا نے اس رسالے میں جماعت ثانیہ کے ثبوت میں نادر تحقیقات قلمبند کی ہیں اور ایک ضابطہ تحریر کیا ہے کہ جب جماعت اولیٰ اہل مسجد یا اہل مذہب کی نہ ہو یا اپنے مذہب میں فاسدہ یا مکروہہ ہو تو جماعت ثانیہ کی مطلقاً اجازت ہے۔ پھر تکرار جماعت کے جواز و افضلیت کی بارہ صورتیں رقم کی ہیں جن میں نزاع کی اصلاً گنجائش نہیں۔

۳۔ازھار الانوار من صبا صلوة الاسرار (نماز غوثیہ سے متعلق اہم نکات اور اس کے پڑھنے کا طریقہ)

اس رسالے میں متعدد طریقوں سے اسلاف علماء و صلحاء کرام سے منقول ہے کہ حضرت محبوب سبحانی حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس نے کسی مصیبت میں میرا وسیلہ دیا تو اس کی مصیبت ختم ہو گئی، اور جس نے اپنی حاجت کے لئے مجھ سے مدد مانگی تو اس کی حاجت پوری ہو گی اور جس نے نماز مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھ کر صلاۃ و سلام پڑھا اور پھر عراق کی جانب گیارہ قدم میرا نام کہتے ہوئے چلا تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا فرمائے گا۔

امام احمد رضا نے یہ رسالہ مبارکہ خالص عربی زبان میں تالیف فرمایا اور دلائل کثیرہ اور اقوال سلف سے ثابت کیا کہ نماز غوثیہ بزرگان دین کے معمولات میں سے ہے۔

اور مندرجہ ذیل گیارہ رسائل دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے اس جلد میں شامل نہیں ہو سکے ہیں۔

۱۔حسن البراعة فی تنفیذ حکم الجماعة۔ (جماعت اولیٰ کے بیان میں)

۲۔جمال الاجمال لتوقیف حکم الصلوٰة فی النعال۔ (جوتے پہن کر نماز پڑھنے کے بیان میں)

۳۔ ازین کافل لحکم القعدة فی المکتوبة والنوافل۔ (نماز فرض و نفل میں قعدہ کا کیا حکم ہے)

Marfat.com

۴۔الطرة فی ستر العورة۔ (ستر عورت کے بیان میں)

۵۔شمامة العنبر فی النداء بازاء المنبر۔ (اذان جمعہ بیرون مسجد محاذی منبر ہونی چاہئے۔

۶۔ لوامع البها فی المصر للجمعة والاربع عقبیها۔ (جمعہ کے لئے شہر شرط ہونے اور احتیاطی ظہر کے بیان میں)

۷۔ احسن المقاصد فی بیان ماتنزه عنه المساجد۔(مسجد میں کیا کیا کام ناروا ہیں)

۸۔ رعایة المنة فی ان التهجد نفل او سنة۔ (نماز تہجد نفل ہے یا سنت)

۹۔ ما یحلی الاصر عن تحدید المصر (شہر کی تعریف اور جمعہ و عیدین کہاں جائز ہیں)

۱۰۔الرد الاشد البهی فی هجر الجماعة الگنگهی۔ (گنگوہی کا رد جماعت ثانیہ کے بیان میں)

۱۱۔ وشاح الجید فی تحلیل معانقة العید۔ (نماز عید کے بعد معانقہ کے جائز ہونے کا بیان)

اور اس جلد کے حاشیہ پر کہیں کہیں اہم علمی فوائد و نکات بھی مندرج ہیں۔

جہازی سائز کے ۸۱۵ صفحات پر مشتمل اس جلد میں ۱۰۳۶ سوالوں کے جوابات کے ضمن میں کثیر مسائل فقہیہ اور فوائد نافعہ کے علاوہ مکررات کو چھوڑ کر ۵۶۲ حدیثیں شامل ہیں۔

Marfat.com

تعارف

ھدایۃ المتعال فی حد الاستقبال

(استقبال قبلہ کی تعیین میں اللہ جل شانہ کی رہنمائی)

۲۴ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ کو سوال آیا کہ ہندوستان میں قبلہ کی صحیح سمت کیا ہے؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں پانچ افادات ذکر کرنے کے بعد جہت قبلہ کی تعیین و تحدید کے چند طریقے تحریر کیے۔

۱۔ جب تک مشارق و مغارب نہ بدلیں جہت نہ بدلے گی۔

۲۔ عامۂ کتب میں شہرت وافیہ رکھتا ہے کہ اتنا پھر سکتا ہے جس میں منہ یعنی وجہ کا کوئی حصہ مقابل کعبہ معظمہ رہے دو مسطح چیزوں میں مقابلہ تھوڑے انحراف سے زائل ہو جاتا ہے مگر قوس کا مقابلہ بے انحراف کثیر زائل نہ ہوگا، اور حق جل وعلا نے انسان کا چہرہ مقوس بنایا ہے تو جب تک کوئی حصۂ رخ مقابل رہے گا استقبال بالوجہ حاصل رہے گا۔

۳۔ وسط راس مقابل ہر دو چشم سے ایک زاویہ بنائے آنکھوں پر گزرتے دو خط نکلیں یہ جہاں تک پھیلیں کعبہ جب تک ان کے اندر رہے جہت باقی ہے اور دونوں سے باہر واقع ہو تو نہیں۔

۴۔ کعبہ کی جہت یہ کہ نمازی کی جبین سے نکلنے والا خط کعبہ پر سے گزرنے والے خط سے سیدھا اس طرح ملے کہ اس سے دو قائمہ زاویے حاصل ہو جائیں۔

۵۔ نمازی کے چہرہ کی طرف زاویہ قائمہ پر سیدھا خط افق کی طرف فرض کیا جائے تو وہ خط کعبہ یا ہوائے کعبہ پر سے گزرے۔

۶۔ اہل مشرق کا قبلہ مغرب ہے، اہلِ مغرب کا مشرق، اہل جنوب کا شمال، اہل شمال کا جنوب، تو جب تک ایک جہت دوسرے سے نہ بدلے مثلاً ربع مغرب میں قبلہ ہے یہ ربع شمال یا ربع جنوب کی طرف منہ کرے جہت قبلہ باقی رہے گی۔

اس لئے ہندوستان میں ستارۂ قطب داہنے شانے پر لیا گیا اور قدیم سے عام مساجد اسی سمت پر بنیں کہ بین المغربین کا اوسط مغرب اعتدال تھا اور اس کی طرف توجہ میں قطب سیدھے ہی

Marfat.com

شانے پر ہوتا ہے۔

اور ہندوستان کے طول و عرض کے متعلق امام احمد رضا نے ایک لطیف بات تحریر کی ہے کہ :

ہندوستان آٹھ درجے عرض شمالی سے پینتیس درجے تک آباد ہے، اور طول شرقی چھیاسٹھ درجے سے بانوے تک، یہ بھی ہندوستان کی خوش نصیبی ہے کہ ۶۶ عدد ہیں اسم جلالت اللہ کے، اور ۹۲ نام پاک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے۔

اور سوال میں صرف ہندوستان کی سمت قبلہ مطلوب تھی، مگر امام احمد رضا نے جیسا کہ ان کا طریقہ استدلال اور وطیرۂ تحقیق و تدقیق ہے کہ اس کے کسی بھی گوشہ کو قلم انداز نہیں کرتے ہیں، ہندوستان کی جہت قبلہ متعین کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر کثیر ممالک کے سمت قبلہ کی بھی تعیین و تشریح کی ہے مثلاً :

بخارا، سمرقند، نسف، ترمذ، بلخ، مرو، سرخس وغیرہا کا قبلہ مسقط راس الاقرب بتایا۔

بیت المقدس، حلب، دمشق، رملہ، نابلس وغیرہا تمام ملک شام کا قبلہ ستارۂ قطب کو پس پشت لینا ٹھہرایا وغیر ذلک۔

متعدد کتب اور اقوال ائمہ کے حوالوں سے مزین ۲۷ صفحے کے اس محققانہ رسالے میں چھ حدیثیں موجود ہیں۔

Marfat.com

احادیث

هداية المتعال فی حد الاستقبال

نماز عیدین میں سترہ نصب کرنے کے بارے میں تین احادیث کریمہ

۱۔ صحیح بخاری شریف میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کان ترکز الحربة قدامه یوم الفطر والنحر ثم یصلی۔

بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن نیزہ نصب کیا جاتا پھر حضور نماز پڑھتے تھے۔ (مولف) (بخاری اول ص ۱۳۳، باب الصلاة الی الحربة یوم العید)

۲۔ انہیں کی دوسری روایت میں ہے قال کان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یغدو الی المصلیٰ والعنزة بین یدیه تحمل وتنصب بالمصلی بین یدیه فیصلی الیها۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدگاہ تشریف لے جاتے اور نیزہ حضور کے سامنے لے جلیا جاتا اور عیدگاہ میں حضور کے سامنے نصب کردیا جاتا پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے سترہ بنا کر اس کی طرف نماز پڑھتے تھے۔ (مولف) (بخاری اول ص ۱۳۳، باب حمل العنزة اوالحربة)

۳۔ سنن ابن ماجة وصحیح ابن خزیمة مستخرج اسماعیلی میں زائد کیا وذلك لان المصلیٰ کان فضاء لیس فیه شئی یستربه۔

یعنی عیدگاہ میں اس لئے نصب کرتے کہ عیدگاہ کھلا میدان ہوتی اس میں سترہ کے لئے کچھ نہیں ہوتا۔ (مؤلف) "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۱۶، هداية المتعال" (ابن ماجہ ص ۹۳، باب ماجاء فی الحربة یوم العید)

سمت قبلہ سے متعلق دو حدیثیں :

۴۔ ترمذی وابن ماجہ وحاکم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ترمذی نے کہا حسن صحیح ہے حاکم نے کہا بر شرط بخاری و مسلم صحیح ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

Marfat.com

فرمایامابین المشرق والمغرب قبلة

مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ امام مالک مؤطا اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور عبدالرزاق مصنفات اور بیہقی سنن اور ابوالعباس اصم اپنے جزو حدیثی میں راوی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایامابین المشرق والمغرب، قبلة۔ (ترمذی اول ص ۷۹، باب ماجاء ان بین المشرق والمغرب قبلة)

۵۔ جامع ترمذی میں یہ قول متعدد صحابۂ کرام مثل امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ وحضرت عبداللہ بن عباس وغیرہما رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہونا بیان کیا اور کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں

اذا جعلت المغرب عن یمینك والمشرق عن یسارك فما بینهما .قبلة اذا استقبلت القبلة

جب تو مغرب کو داہنے ہاتھ پر لے اور مشرق کو بائیں پر تو ان دونوں کے اندر قبلہ ہے اس وقت روبقبلہ ہولیا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۱ ھدایة المتعال" (ترمذی اول ص ۷۹، باب ماجاء ان بین المشرق والمغرب قبلة)

قضائے حاجت کے وقت قبلہ کا استقبال واستدبار منع ہے :

۶۔ امام احمد و بخاری و مسلم وابوداؤد وترمذی وابن ماجہ وغیرہم حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا اتی احدکم الغائط فلا یستقبل القبلة ولا یؤلها ظهره ولکن شرقوا او غربوا.

جب تم میں کوئی شخص پاخانے کو جائے تو نہ قبلہ کو منہ کرے نہ پیٹھ ہاں پورب پچھم منہ کرو۔ مدینہ طیبہ کا قبلہ جانب جنوب ہے لہذا اشر قا غربا منہ کرنا فرمایا۔ ہمارے بلاد میں جنوبا شمالاً ہوگا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص : ۳۲ ھدایة المتعال" (بخاری اول ص ۲۶، باب لا تستقبل القبلة بغائط الخ)

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد سوم

عورت پر پردہ واجب ہے مگر گٹوں سے نیچے ناخن تک دونوں ہاتھ اصلا عورت نہیں حدیث میں ہے :

۷۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الجارية اذا حاضت لم يصلح ان يرى منها الا وجهها ويديها الى المفصل. ابوداؤد مرسلا

حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ لڑکی کو جب حیض آئے تو نہیں لائق ہے کہ اس کا جسم دکھے بجز چہرے اور گٹوں تک ہاتھوں کے یعنی لڑکی جب بالغ ہو جائے تو اس پر پردہ واجب ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳ ص : "(مراسیل ابوداؤد ص ۱۸ باب ماجاء فی اللباس)

قطع صف ممنوع ہے حدیث میں ہے :

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں من وصل صفا وصله الله ومن قطع صفا قطعه الله.

جو صف ملائے اللہ اسے ملائے اور جو صف قطع کرے اللہ اسے کاٹ دے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۱۲" (نسائی اول ص ۱۳۱ اباب من وصل صفا)

مرد تکبیر تحریمہ کے بعد ناف کے نیچے ہاتھ باندھیں :

۹۔ روی ابوبكر بن ابی شيبة فی مصنفه قال حدثنا وكيع عن موسیٰ بن عمير عن علقمة بن وائل بن حجر عن ابيه رضی الله تعالیٰ عنه قال رأيت رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم وضع يمينه على شماله فی الصلاة تحت السرة

علقمہ بن وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد گرامی سے راوی انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنے دست راست کو دست چپ پر نماز میں ناف کے نیچے رکھے ہیں۔ مردوں کیلئے سنت ہے کہ وہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھیں۔ (مولف)

(مصنف ابن ابی شیبة وضع الیمین علی الشمال من کتاب الصلوة کراچی ۱/۳۹۰)

Marfat.com

عورت تحریمہ کے بعد سینے پر ہاتھ باندھیں

۱۰۔ ابن خزیمة عن وائل بن حجر رضی الله تعالیٰ عنه قال صلیت مع رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فوضع یده الیمنٰی علی یده الیسریٰ علی صدرّه

وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو دیکھا کہ اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر سینہ کے اوپر رکھے ہیں۔ عورتوں کے لیے سنت ہے کہ وہ سینہ کے اوپر ہاتھ باندھیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص: ۴۶" (صحیح ابن خزیمة باب وضع الیمین علی الشمال الخ بیروت ۱/ ۲۴۳)

مردوں کی پہلی صف بہتر ہے اور عورتوں کی آخری اس پر ایک حدیث:

۱۱۔ حدیث خیر صفوف الرجال اولها وشرها آخرها وخیر صفوف النساء آخرها وشرها اولها اخرجه الستة الا البخاری عن ابی هریرة والطبرانی فی الکبیر عن ابی امامة وعن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهم

مردوں کی بہترین صف پہلی صف ہے اور خیر سے خالی صف آخری صف ہے اور عورتوں کی بہترین صف آخری صف ہے اور بھلائی سے خالی پہلی صف ہے۔ (مولف) (مسلم اول ص ۱۸۲، باب تسویة الصفوف واقامتها)

عورت کو گوشۂ تنہائی میں نماز ادا کرنا بہتر ہے:

۱۲۔ حدیث میں ہے صلاة المرأة فی بیتها افضل من صلاتها فی حجرتها وصلاتها فی مخدعها افضل من صلاتها فی بیتها اخرجه ابوداؤد عن ابی مسعود والحاکم عن ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها بسند صالح

عورت کی نماز گھر میں اس کے چھوٹے کمرے سے مخصوص مکان میں افضل ہے اور مکان سے کوٹھری میں نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ اہتمام پردہ کے لحاظ سے یہ حکم ہے۔ (مولف) (ابوداؤد اول، ص: ۸۴، باب التشدید فی ذلك)

عورتوں کی صف سب سے آخر میں ہوتی تھی:

۱۳۔ عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه فرموده اخروهن من حیث اخرهن الله اخرجه عبدالرزاق فی المصنف وعن طریقه الطبرانی فی المعجم.

عورتوں کو مؤخر رکھو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر میں مؤخر فرمایا ہے۔ (مولف) (مصنف

Marfat.com

عبدالرزاق باب شهود النساء والجماعة بیروت ۳/۱۴۹)

عورتیں حالت نماز میں پیٹ کو رانوں سے ملائیں حدیث میں ہے :

۱۴۔ ابوداؤد فی المراسیل عن یزید بن حبیب ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم مر علی امرأتین تصلیان فقال اذا سجدتما فضما بعض اللحم الی بعض الارض

یزید بن حبیب سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں فرمایا جب تم سجدہ کرو تو جسم کے بعض حصہ کو زمین سے ملاؤ۔ (مولف)(مراسیل ابوداؤد ص ۸ باب ماجاء فیمن نام عن الصلاۃ)

۱۵۔رواه الامام ابوحنیفة عن نافع عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما وفی الباب عن علی کرم الله تعالیٰ وجهه قال اذا صلت المرأة فلتحتفز

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا کہ جب عورت نماز پڑھے تو تورک کرے یعنی سرین پر بیٹھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳، ص : ۴۷" (الصحاح با ب الزاء فصل الحاء بیروت ۳/۸۷۴)

صف کے بیچ میں ستون وغیرہ حائل نہ ہو کہ اس سے صف قطع ہو جاتی ہے :

۱۶۔ سنن ابن ماجہ میں ہے عن معویة بن قرة عن ابیه رضی الله تعالیٰ عنه قال کنا ننهی ان نصف بین السواری علی عهد رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ونطرد عنها طردا

یعنی قرہ بن ابی لیاس مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے زمانہ میں ہمیں دو ستونوں کے بیچ میں صف باندھنے سے منع فرمایا جاتا اور وہاں سے دھکے دیکر ہٹائے جاتے تھے۔ (ابن ماجہ اول ص ۷۱ باب الصلاۃ بین السواری فی الصف)

۱۷۔ مسند امام احمد و سنن ابی داؤد وجامع ترمذی و سنن نسائی و صحیح حاکم میں ہے۔ عن عبدالحمید بن محمود قال صلینا خلف امیر من الامراء فاضطرنا الناس فصلینا بین الساریتین فلما صلینا قال انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه کنا نتقی علی عهد رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم

یعنی ایک تابعی کہتے ہیں ہم نے ایک امیر کے پیچھے نماز پڑھی لوگوں نے ہمیں مجبور کیا کہ

Marfat.com

ہمیں دو ستونوں میں نماز پڑھنی ہوئی انس بن مالک نے فرمایا ہم زمانۂ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں اس سے بچتے تھے۔ (ترمذی اول ص ۵۳، باب ماجاء فی کراھیۃ الصف الخ)

۱۸۔ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں من قبیل باب الصلاۃ الی الراحلۃ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ انھوں نے فرمایا لاتصفوا بین الاساطین واتموا الصفوف۔

ستونوں کے بیچ میں صف نہ باندھو اور صفیں پوری کرو۔" فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص: ۴۲"

(عمدۃ القاری شرح البخاری ۴ / ۲۸۶، باب الصلوۃ بین السواری الخ)

تنہا ایک آدمی دو ستوں کے بیچ میں نماز پڑھ سکتا ہے:

۱۹۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب کعبہ معظمہ میں تشریف لے گئے دو ستوں کے درمیان نماز پڑھی۔ کما ثبت فی الصحاح عن ابن عمر عن بلال رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۳"

التحیات میں انگشت شہادت سے اشارہ کرنے کے بارے میں چار حدیثیں:

۲۰۔ اخرج مسلم فی صحیحہ عن سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال فیہ وضع (یرید رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) کفہ الیمنٰی علی فخذہ الیمنٰی وقبض اصابعہ کلھا واشار باصبعہ التی تلی الابھام۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنا داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھا اور سب انگلیاں بند کر کے انگوٹھے کے پاس کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔ (مسلم اول ص ۲۱۶، باب صفۃ الجلوس فی الصلاۃ الخ)

۲۱۔ اخرج ابن السکن فی صحیحہ عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الاشارۃ بالاصبع اشد علی الشیطان من الحدید

یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے انگلی سے اشارہ کرنا شیطان پر دھار دار ہتھیار سے زیادہ سخت ہے۔ (مسند احمد ۲ / ۱۱۹، مسند عبداللہ بن عمر)

۲۲۔ وعنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایضاً عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال ھی مذعرۃ للشیطان

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا وہ شیطان کے دل میں خوف ڈالنے والا

Marfat.com

ہے۔(کنزالعمال ص۳۰۹ج۷)

۲۳۔ اخرج ابوداؤد والبیھقی وغیرھما عن سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عقد فی جلوس التشھد الخنصر والبنصر ثم حلق الوسطی بالابھام واشار بالسبابۃ

یعنی نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے جلسہ تشہد میں چھوٹی انگلی اور اس کی برابر والی کو بند کیا پھر بیچ کی انگلی کو انگوٹھے کے ساتھ حلقہ بنایا اور انگشت شہادت سے اشارہ فرمایا۔ وبمعناہ اخرج ابن حبان فی صحیحہ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۸" (السنن الکبریٰ للبیھقی باب من روی فی تحلیق الوسطی الخ بیروت ۲/۱۳۱)

صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانے کے بارے میں ایک حدیث

۲۴۔ سنن ابی داؤد و سنن نسائی و جامع ترمذی وغیرہا میں ایسی سند سے ہے جس کے رجال صحیح مسلم ہیں بطریق عاصم بن کلیب عن عبدالرحمٰن بن الاسود عن علقمۃ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی قال الا اخبرکم بصلاۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال فقام فرفع یدیہ اول مرۃ ثم لم یعد۔

یعنی انھوں نے فرمایا کہ میں تمہیں خبر نہ دوں کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نماز کس طرح پڑھتے تھے یہ کہہ کر نماز کو کھڑے ہوئے تو صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھائے پھر نہ اٹھائے۔ حدیث ابن مسعود حدیث حسن۔" فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۹" (نسائی اول ص ۱۵۸، باب رفع الیدین للرکوع الخ)

عمامہ اور اس کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت و برکت سے متعلق چند احادیث کریمہ :

۲۵۔اخرج الطبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان اللہ عزوجل وملئکتہ یصلون علی اصحاب العمائم یوم الجمعۃ.

یعنی بے شک اللہ اور اس کے فرشتے جمعہ میں عمامہ باندھے ہوؤں پر درود بھیجتے ہیں۔ اقتصر الحافظان العراقی والعسقلانی فی تخریجی احادیث الاحیاء والرافعی علی تضعیفہ قالہ السیوطی فی اللآلی و اورد الحدیث فی جامعہ الصغیر ملتزما ان لایورد فیہ موضوعا. (مجمع الزوائد ، باب اللباس للجمعۃ بیروت ۲/۱۷۶)

Marfat.com

۲۶۔ ابن عساکر والدیلمی وابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یقول صلاۃ تطوع اوفریضۃ بعمامۃ تعدل خمس وعشرین صلاۃ بلا عمامۃ وجمعۃ بعمامۃ تعدل سبعین جمعۃ بلاعمامۃ

یعنی ایک نماز نفل ہو یا فرض عمامہ کے ساتھ پچیس نماز بے عمامہ کی برابر ہے اور ایک جمعہ عمامہ کے ساتھ ستر جمعہ بے عمامہ کے ہمسر۔ اوردہ السیوطی فی الجامع الصغیر (کنزالعمال ص ۲۲۲، ج: ۱۹)

۲۷۔ الدیلمی عن انس، رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الصلاۃ فی العمامۃ تعدل بعشرۃ آلاف حسنۃ

یعنی عمامہ میں نماز دس ہزار نیکیوں کی برابر ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۷۳" (مسند الفردوس حدیث ۳۸۰۵ بیروت ۲/۴۰۶)

۲۸۔ سنن ابی داؤد و جامع ترمذی میں رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فرق ما بیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس

ہم میں اور مشرکوں میں فرق ٹوپیوں پر عمامے ہیں۔ (ابوداؤد ۲/۲۰۸ باب العمائم، ترمذی اول ص ۳۰۸، باب من ابواب اللباس)

۲۹۔ یہی حدیث باوردی نے ان لفظوں سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا العمامۃ علی القلنسوۃ فصل ما بیننا وبین المشرکین یعطی بکل کورۃ یدور علی راسہ نورا۔

ٹوپی پر عمامہ ہمارا اور مشرکین کا فرق ہے ہر پیچ کہ مسلمان اپنے سر پر دے گا اس پر روز قیامت ایک نور عطا کیا جائے گا۔ (کنزالعمال ۱۹/۲۲۲)

۳۰۔ قضائی شہاب میں امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اور دیلمی مسند الفردوس میں مولی علی و عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں العمائم تیجان العرب۔

عمامے عرب کے تاج ہیں۔ (کنزالعمال ص ۲۲۲ ج ۱۹)

۳۱۔ مسند الفردوس میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی

Marfat.com

علیہ وسلم فرماتے ہیں العمائم تیجان العرب فاذا وضعوا العمائم وضعوا عزھم وفی لفظ وضع اللہ

عمامے عرب کے تاج ہیں جب وہ عمامہ چھوڑیں تو اپنی عزت اتار دیں گے۔ (کنزالعمال ص ۲۲۲ ج ۱۹)

۳۲۔ ابن عدی امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایتوا المساجد حسرا و معصبین فان العمائم تیجان المسلمین

مسجدوں میں حاضر ہو سر برہنہ اور عمامے باندھے اس لئے کہ عمامے مسلمانوں کے تاج ہیں۔ (کنزالعمال ص ۲۲۳ ج ۱۹)

۳۳۔ طبرانی معجم کبیر اور حاکم صحیح مستدرک میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اعتموا تزدادو احلما۔

عمامہ باندھو تمہارا حلم بڑھے گا۔ (کنزالعمال، ص ۲۲۲ ج ۱۹)

۳۴۔ ابن عدی کامل و بیہقی شعب الایمان میں اسامہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اعتموا تزدادو احلما و العمائم تیجان العرب۔

عمامہ باندھو وقار زیادہ ہوگا اور عمامے عرب کے تاج ہیں۔ (کنزالعمال، ص ۲۲۲ ج ۱۹)

۳۵۔ دیلمی عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں العمائم وقار المؤمن و عز العرب فاذا وضعت العرب عمائمھا وضعت عزھا۔

عمامے مسلمان کے وقار اور عرب کی عزت ہیں تو جب عرب عمامے اتار دیں اپنی عزت اتار دیں گے۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۷۷" (کنزالعمال، ص ۲۲۳۔ ج ۱۹)

۳۶۔ وہی رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتزال امتی علی الفطرۃ مالبسوا العمائم علی القلانس۔

میری امت ہمیشہ دین حق پر رہے گی جب تک وہ ٹوپیوں پر عمامے باندھیں۔ (کنزالعمال، ص ۲۲۳، ج ۱۹)

۳۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ مصنف اور ابوداؤد طیالسی و ابن منیع مسانید اور بیہقی سنن میں امیر

Marfat.com

المومنین مولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ان اللہ امدنی یوم بدر و حنین بملئکۃ یعتمون ھذہٖ العمۃ ان العمامۃ حاجزۃبین الکفر و الایمان۔**

بیشک اللہ عزوجل نے بدر و حنین کے دن ایسے ملائکہ سے میری مدد فرمائی جو اس طرز کا عمامہ باندھتے ہیں بیشک عمامہ کفر و ایمان میں فارق ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۷" (کنزالعمال، ص ۲۲۲، ج ۱۹)

۳۸۔ دیلمی مسند الفردوس میں عبدالاعلیٰ بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا **ھکذا فاعتموا فان العمامۃ سیمأ الاسلام وھی حاجزۃ بین المسلمین و المشرکین۔**

اسی طرح عمامے باندھو کہ عمامہ اسلام کی نشانی ہے اور وہ مسلمانوں اور مشرکوں میں فارق ہے۔ (کنزالعمال، ص ۴۵، ج ۲۰)

۳۹۔ ابن شاذان اپنی مشخت میں مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمامہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا **ھکذا تکون تیجان الملئکۃ۔**

فرشتوں کے تاج ایسے ہی ہوتے ہیں۔ (کنزالعمال، ص ۴۵، ج ۲۰)

۴۰۔ طبرانی کبیر میں عبداللہ بن عمر اور بیہقی شعب میں عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **علیکم بالعمائم فانھا سیماء الملئکۃ و ارخوالھا خلف ظھورکم۔**

عمامے اختیار کرو کہ وہ فرشتوں کے شعار ہیں اور ان کے شملے اپنے پس پشت چھوڑو۔ (کنزالعمال، ص ۲۲۲، ج ۱۹)

۴۱۔ ابو محمد بن وضاح فضل لباس العمائم میں خالد بن معدان سے مرسلاً راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ان اللہ اکرم ھذہٖ الامۃ بالعصائب۔** الحدیث۔

بیشک اللہ عزوجل نے اس امت کو عماموں سے مکرم فرمایا۔ (کنزالعمال، ص ۲۲۳، ج ۱۹)

۴۲۔ بیہقی شعب الایمان میں انہیں سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اعتموا خالفوا علی الامم قبلکم۔**

عمامہ باندھو اگلی امتوں یعنی یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرو کہ وہ عمامہ نہیں باندھتے۔ (کنزالعمال، ص ۲۲۲، ج ۱۹)

Marfat.com

۴۳۔رامہرمزی کتاب الامثال میں معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں العمائم تیجان العرب فاعتموا تزدادوا حلما و من اعتم فلہ بکل کورۃ حسنۃ فاذا حط فلہ بکل حطۃ حطھا خطئیۃ۔

عمامے عرب کے تاج ہیں تو عمامہ باندھو تمہارا وقار بڑھے گا اور جو عمامہ باندھے اس کے لئے ہر پیچ پر ایک نیکی ہے اور جب (بلا ضرورت یا ترک کے قصد پر) اتارے تو ہر اتارنے پر ایک خطا ہے یا جب (بضرورت بلا قصد ترک بلکہ بارادۂ معاودت) اتارے تو ہر پیچ اتارنے پر ایک گناہ اترے۔دونوں معنی محتمل ہیں واللہ تعالیٰ اعلم و الحدیث اشد ضعفا فیہ ثلثۃ متروکون متھمون عمر و بن الحصین عن ابی علاثۃ عن ثویر۔(کنزالعمال، ص ۲۲۳،ج۱۹)

۴۴۔مسند الفردوس میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں رکعتان بعمامۃ خیر من سبعین رکعۃ بلاعمامۃ۔

عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بے عمامہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔"فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۸"(کنزالعمال، ص ۲۲۲،ج۱۹)

۴۵۔ابن عساکر نے تاریخ دمشق اور ابن النجار نے تاریخ بغداد اور دیلمی مسند الفردوس میں بطریق عدیدہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ابن عساکر بطریق احمد بن محمد الرقی ثنا عیسیٰ بن یونس حدثنا العباس بن کثیر ح والدیلمی بطریق الحسنین بن اسحاق العجلی حدثنا اسحاق بن یعقوب القطان حدثنا سفین بن زیاد المخرمی حدثنا العباس بن کثیر القرشی حدثنا یزید بن ابی حبیب عن میمون بن مھران قال دخلت علی سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھم فحدثنی علیا ثم التفت الی فقال یا اباایوب الا اخبرک بحدیث تحبہ و تحملہ عنی و تحدث بہ قلت بلی قال دخلت علی عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنھما وھویتعمم فلما فرغ التفت فقال اتحب العمامۃ قلت بلی قال احبھا تکرم ولایراک الشیطان الاولیٰ سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول صلاۃ تطوع او فریضۃ بعمامۃ تعدل خمسا و عشرین صلاۃ بلاعمامۃ و جمعۃ بعمامۃ تعدل سبعین جمعۃ بلاعمامۃ ای بنی اعتم فان الملئکۃ یشھدون یوم الجمعۃ معتمین فیسلمون علی اھل العمائم حتی تغیب الشمس۔

Marfat.com

یعنی سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں میں اپنے والد ماجد عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حضور حاضر ہوا اور وہ عمامہ باندھ رہے تھے جب باندھ چکے میری طرف التفات کر کے فرمایا تم عمامہ کو دوست رکھتے ہو میں نے عرض کی کیوں نہیں فرمایا اسے دوست رکھو عزت پاؤ گے اور جب شیطان تمہیں دیکھے گا تم سے پیٹھ پھیر لے گا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عمامہ کے ساتھ ایک نماز نفل خواہ فرض بے عمامہ کی پچیس نمازوں کے برابر ہے اور عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ بے عمامہ کے ستر جمعوں کی برابر ہے پھر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اے فرزند عمامہ باندھ کہ فرشتے جمعہ کے دن عمامہ باندھے آتے ہیں اور سورج ڈوبنے تک عمامہ والوں پر سلام بھیجتے رہتے ہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۸۔۷۹"۔ (کنزالعمال، ص ۲۲۲، ج ۱۹) (لسان المیزان حرف العین حیدر آباد ۳/ ۲۴۴)

۴۶۔ ابو نعیم نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لاینظر اللہ الی قوم لایجعلون عمائمھم تحت ردائھم یعنی فی الصلاۃ۔**

اللہ تعالیٰ اس قوم کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا جو نماز میں اپنے عمامے اپنی چادروں کے نیچے نہیں کرتے۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۴۱۸"۔ (کنزالعمال ۳۳۰ ج ۷)

قرآن پڑھنا لیکن نماز نہ پڑھنا باعث لعنت ہے :

۴۷۔ حدیث میں ہے **رب تالی القرآن و القرآن یلعنہ۔**

بہتیرے قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن انہیں لعنت کرتا ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۸۲"

ترتیب قرآت و تلاوت پر ایک حدیث :

۴۸۔ نماز ہو یا تلاوت بطریق معہود ہو دونوں میں لحاظ ترتیب واجب ہے اگر عکس کرے گا گنہگار ہوگا، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسا شخص (جو بے ترتیب قرآن پڑھتا ہے) خوف نہیں کرتا کہ اللہ عزوجل اس کا دل الٹ دے۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۸۷"

مقتدی کو قرأت کرنا جائز نہیں اس پر چند حدیثیں :

۴۹۔ صحیح مسلم شریف میں سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ **اذا صلیتم فاقیموا صفوفکم ثم لیؤمکم احدکم فاذا کبر فکبروا و اذا قرأ فانصتوا۔**

Marfat.com

یعنی جب تم نماز پڑھو اپنی صفیں سیدھی کرو پھر تم میں کوئی امامت کرے پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت شروع کرے تم چپ رہو۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۸۸"۔
(مسلم ار ۷۴ اباب التشهد فی الصلوٰة) (کنزالعمال، ص ۳۸۹، ج ۷)

۵۰۔ ابوداؤد و نسائی اپنی اپنی سنن میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انما الامام لیؤتم به فاذا کبر فکبروا اذا قرأ فانصتوا. هذا الفظ النسائی۔

یعنی امام تو اس لئے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی کہو اور جب قرأت کرے تم خاموش رہو۔ امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنی صحیح میں اس حدیث کی نسبت فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک صحیح ہے۔ (نسائی اول، ص ۱۴۶۔ تاویل قوله عزوجل و اذا قرئ الخ)

۵۱۔ ترمذی اپنی جامع میں سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی من صلی رکعة لم یقرأ فیها بام القرآن فلم یصل الا ان یکون وراء الامام۔

یعنی جو کوئی رکعت بے سورہ فاتحہ کے پڑھی اس کی نماز نہ ہوئی مگر جب امام کے پیچھے ہو۔ هکذا رواه مالك فی موطاه موقوفا اور امام ابو جعفر احمد بن سلامہ طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے معانی الآثار میں اسے روایت کیا اور ارشادات سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قرار دیا۔
(موطا امام مالک، ص ۲۸۔ ماجاء فی ام القرآن) (ترمذی اول، ص ۷۱۔ باب ماجأ فی ترك القراة الخ)

۵۲۔ ابوحنیفة رضی الله تعالیٰ عنه عن حماد عن ابراهیم ان عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه لم یقرأ خلف الامام لا فی الرکعتین الاولیین و لا فی غیرهما۔

یعنی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام کے پیچھے قرأت نہ کی نہ پہلی دو رکعتوں میں نہ ان کے غیر میں۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۸۹"۔ (موطا امام محمد، ص ۱۰۰، باب القراة فی الصلوٰة خلف الامام)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین فرمایا:

۵۳۔ مسند امام الائمہ مالک الازمہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے حدثنا حماد عن ابراهیم عن علقمة والاسود عن عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم کان لایرفع یدیه الا عند افتتاح الصلاة ثم لایعود لشئی من ذلك

Marfat.com

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم صرف نماز کے شروع میں رفع یدین فرماتے پھر کسی جگہ ہاتھ نہ اٹھاتے۔ (مسند امام اعظم مترجم ص ۹۰)(موطا محمد ص ۹۸ باب القرأة فی الصلاة خلف الامام)

بعض وقت حضور علیہ السلام نے رفع یدین فرمایا مگر بیشتر اوقات کی نماز میں حضور نے تکبیر تحریمہ کے سوا رفع یدین نہیں فرمایا لہذا احناف کے نزدیک رفع یدین والی حدیثیں منسوخ ہیں

۵۴۔ امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح معانی الآثار میں فرماتے ہیں حدثنا ابی بکرة حدثنا مؤمل ثنا سفیان عن المغیرة قال قلت لابراهیم حدیث وائل انه رأی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم رفع یدیه اذا افتتح الصلاة واذا رکع واذا رفع راسه من الرکوع فقال ان کان وائل رأه مرة یفعل ذلك فقد رأه عبدالله خمسین مرة لایفعل ذلك۔

یعنی مغیرہ کہتے ہیں میں نے ابراہیم نخعی سے حدیث وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت دریافت کیا کہ انھوں نے حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور نے نماز شروع کرتے اور رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین فرمایا، ابراہیم نے فرمایا کہ وائل نے اگر ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو رفع یدین کرتے دیکھا تو عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو پچاس بار دیکھا کہ حضور نے رفع یدین نہ کیا۔ (شرح معانی الآثار ۱/ ۱۳۲ اباب التکبیر عند الرکوع الخ)

رفع یدین کی ممانعت پر ایک حدیث :

۵۵۔ صحیح مسلم شریف میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا مالی اراکم رافعی ایدیکم کانها اذناب خیل شمس اسکنوا (اسکتوا) فی الصلاة۔

کیا ہوا کہ میں تمہیں رفع یدین کرتے دیکھتا ہوں گویا تمہارے ہاتھ چنچل گھوڑوں کی دمیں ہیں قرار سے رہو نماز میں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۵۰" (ابوداؤد اول، ص ۱۴۳، باب فی السلام، مسلم ۱/ ۱۸۱، باب الامر بالسکون الخ)

سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم ہے حدیث میں ہے :

۵۶۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و نسائی و ابن ماجہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں امرت ان اسجد علی سبعة اعظم علی الجبهة والیدین والرکبتین واطراف القدمین۔

Marfat.com

مجھے میرے رب نے حکم فرمایا کہ سات استخوانوں پر سجدہ کروں پیشانی اور دونوں ہاتھ اور دونوں زانو اور دونوں پاؤں کے پنجے۔ "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۱۷۱" (نسائی اول ص ۱۶۶، باب السجود علی الیدین)

کپڑا اور بچھونا تہہ کر کے رکھنے کے بارے میں تین حدیثیں :

۵۷۔ ابن عساکر نے تاریخ میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الشیاطین یستعملون ثیابکم فاذا نزع احدکم ثوبہ فلیطوہ حتی ترجع الیھا انفاسھا فان الشیطان لایلبس ثوبا مطویا

شیطان تمہارے کپڑے اپنے استعمال میں لاتے ہیں تو کپڑا اتار کر تہہ کر دیا کرو کہ اس کا دم راست ہو جائے کہ شیطان تہہ کئے کپڑے کو نہیں پہنتا (کنز العمال ص ۲۱۸ ج ۱۹)

۵۸۔ معجم اوسط طبرانی کے لفظ یہ ہیں اطووا ثیابکم حتی ترجع الیھا ارواحھا فان الشیطان اذا وجد ثوبا مطویا لم یلبسہ وان وجدہ منشورا لبسہ

کپڑے لپیٹ دیا کرو کہ ان کی جان میں جان آجائے اس لئے کہ شیطان جس کپڑے کو لپٹا ہوا دیکھتا ہے اسے نہیں پہنتا اور جسے پھیلا ہوا پاتا ہے اسے پہنتا ہے۔ (کنز العمال ص ۲۱۸ ج ۱۹)

۵۹۔ ابن ابی الدنیا نے قیس بن حازم سے روایت کی قال مامن فراش یکون مفروشا لاینام علیہ احد الا نام علیہ الشیطان

جہاں کوئی بچھونا بچھا ہو جس پر کوئی سوتا نہ ہو اس پر شیطان سوتا ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۷۵"

مقتدی کو قرأت کی کچھ ضرورت نہیں امام کا پڑھنا اس کے لئے کفایت کرتا ہے اس مضمون پر پندرہ حدیثیں

۶۰۔ سیدنا امام الائمہ مالک الازمۃ سراج الامۃ کاشف الغمۃ امام اعظم ابوحنیفۃ نعمان بن ثابت کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن مقلدیہ باحسان روایت فرماتے ہیں حدثنا ابوالحسن موسیٰ بن ابی عائشۃ عن عبداللہ بن شداد بن الھاد عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انہ قال من صلی خلف الامام فان قرأۃ الامام لہ قرأۃ

یعنی حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص امام کے

Marfat.com

پیچھے نماز پڑھے تو امام کا پڑھنا اس کا پڑھنا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اس کے رجال سب رجال صحاح ستہ ہیں ورواہ محمد هکذا مرفوعا من طریق آخر۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۸۹" (مؤطا امام محمد ص ۹۸، باب القراۃ فی الصلاۃ خلف الامام، مسند امام اعظم مترجم ص ۱۰۳)

۶۱۔ رواه الامام تارة اخریٰ قال صلی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم بالناس فقرأ رجل خلفه فلما قضیٰ الصلاة قال ایکم قرأ خلفی ثلث مرات قال رجل انا یا رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من صلی خلف الامام فان قرأة الامام له قرأة

خلاصۂ مضمون یہ ہے کہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی ایک شخص نے حضور کے پیچھے قرأت کی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہو کر ارشاد فرمایا کس نے میرے پیچھے پڑھا تھا لوگ بسبب خوف حضور کے خاموش رہے یہاں تک کہ تین بار بتکرار یہی فرمایا آخر ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ میں نے ارشاد ہوا کہ جو امام کے پیچھے ہو اس کے لئے امام کا پڑھنا کافی ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۸۹" (مسند امام اعظم مترجم ص ۱۰۳)

۶۲۔ محمد فی مؤطاه من طریق سفیان عن منصور بن المعتمر وقال الثوری نا منصور وهذا لفظ ابن عیینة عن منصور بن المعتمر عن ابی وائل قال سئل ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه عن القرأة خلف الامام قال انصت فان فی الصلاة لشغلا سیکفیك ذلك (ذاك) الامام

خلاصہ یہ کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دربارۂ قرأت مقتدی سوال ہوا فرمایا خاموش رہ کہ نماز میں مشغولی ہے یعنی بے کار باتوں سے باز رہنا عنقریب تجھے لمام اس بات کی کفایت کردے گا یعنی نماز میں تجھے لاطائل باتوں میں مشغول ہونا روا نہیں۔ اعلیٰ حضرت لمام احمد رضا فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اعلیٰ درجۂ صحاح میں ہے اس کے سب رواۃ ائمہ کبار و رجال صحاح ستہ ہیں (مؤطا محمد ص ۱۰۰ باب القرأة فی الصلاة خلف الامام)

۶۳۔ واما حدیث الامام عن ابن مسعود فوصله محمد انا محمد بن ابا ن بن صالح القرشی عن حماد عن ابراهیم النخعی عن علقمة بن قیس ان عبدالله بن مسعود کان لایقرأ خلف الامام فیما یجهر وفیما یخافت فیه فی الاولیین ولا فی

Marfat.com

الآخرین واذا صلی وحده قرأ فی الاولیین بفاتحة الکتاب وسور ولم یقرأ فی الاخرین شیئا۔

حاصل یہ کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مقتدی ہوتے تو کسی نماز میں جہریہ ہو یا سریہ کچھ نہ پڑھتے تھے نہ پہلی رکعتوں میں نہ پچھلی میں ہاں جب تنہا ہوتے تو صرف پہلیوں میں الحمد و سورت پڑھتے۔ (مؤطا امام محمد ص ۱۰۰، باب القرأة فی الصلاة خلف الامام)

۶۴۔ ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم انه قال لم یقرأ خنف الامام حرفا لافیما یجهر فیه القرأة ولا فیما لایجهر فیه ولا قرأ فی الآخرین بام الکتاب ولا غیرها خلف الامام ولا اصحاب عبدالله جمیعا

یعنی علقمہ بن قیس کہ کبار تابعین و اعظم مجتہدین اور افقہ تلامذہ سیدنا ابن مسعود ہیں امام کے پیچھے ایک حرف نہ پڑھتے چاہے جہر کی قرأة ہو چاہے آہستہ کی اور نہ پچھلی رکعتوں میں فاتحہ پڑھتے اور نہ اور کچھ جب امام کے پیچھے ہوتے اور نہ کسی نے حضرت کے اصحاب عبداللہ بن مسعود سے قرأت کی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین (کتاب الآثار ص ۶۳، باب القرأة خلف الامام)

۶۵۔ محمد فی المؤطا اخبرنا بکیر بن عامر ثنا ابراهیم النخعی عن علقمة بن قیس قال لان اعض علی جمرة احب الی من ان اقرأ خلف الامام

یعنی حضرت علقمہ بن قیس فرماتے ہیں البتہ آگ کی چنگاری منہ میں لینا مجھے اس سے زیادہ پیاری ہے کہ امام کے پیچھے قرأت کروں۔ (مؤطا محمد ص ۱۰۰، باب القرأة فی الصلاة خلف الامام)

۶۶۔ محمد ایضا اخبرنا اسرائیل بن یونس ثنا منصور عن ابراهیم قال ان اول من قرأ خلف الامام رجل متهم (اتهم)

یعنی ابراہیم بن سوید نخعی نے کہ رؤسائے تابعین و ائمہ دین متین سے ہیں تحدیث و فقاہت ان کی آفتاب نیمروز ہے فرمایا پہلے جس شخص نے امام کے پیچھے پڑھا وہ ایک مرد متہم تھا۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں رجال اس حدیث کے رجال صحیح مسلم ہیں۔ (مؤطا محمد ص ۱۰۰، باب القرأة فی الصلاة الخ)

۶۷۔ امام مالک اپنی مؤطا میں اور امام حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ اپنی مسند میں روایت کرتے ہیں وہذا سیاق مالك عن نافع ان عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما کان اذا سئل هل یقرأ احد خلف الامام قال اذا صلی احدکم خلف الامام فحسبه قرأة الامام واذا صلی

Marfat.com

وحده فليقرأ قال وكان عبدالله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما لا يقرأ خلف الامام۔

سیدنا وابن سیدنا عبداللہ بن امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جو دربارۂ قرأت مقتدی سوال ہوتا فرماتے جب کوئی تم میں امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے قرأت امام کافی ہے اور جب اکیلا پڑھے تو قرأت کرے، نافع کہتے ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خود امام کے پیچھے قرأت نہ کرتے، اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غایت درجہ کی صحیح الاسناد ہے حتی کہ مالک عن نافع عن ابن عمر کو بہت محدثین نے صحیح ترین اسانید کہا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۹۰"

(مؤطا مالک ص ۲۹، ترك القرأة خلف الامام فيما جهر فيه)

۶۸۔ محمد اخبرنا عبيد الله بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه عن نافع عن ابن عمر رضى الله تعالى عنهما قال من صلى خلف الامام كفتة قرأته

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں مقتدی کو امام کا پڑھنا کافی ہے۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ یہ سند بھی مثل سند سابق کے ہے اور اس کے رجال بھی رجال صحاح ستہ ہیں بلکہ بعض علمائے حدیث نے روایات نافع عن عبیداللہ بن عمر کو امام مالک پر ترجیح دی۔ (مؤطا محمد ۹۷، باب القرأة فى الصلاة خلف الامام)

۶۹۔ محمد اخبرنا عبيدالرحمن بن عبدالله المسعودى اخبرنى انس بن سيرين عن ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما انه سئل عن القرأة خلف الامام قال نكفيك قرأة الامام

یعنی سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دربارۂ قرأت استفتاء ہوا فرمایا تجھے امام کا پڑھنا بس کرتا ہے۔ (مؤطا محمد ص ۹۸، باب القرأة فى الصلاة خلف الامام)

۷۰۔ امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی رحمۃ اللہ علیہ معانی الآثار میں روایت کرتے ہیں حدثنا ابن وهب فساق باسناده عن زيد بن ثابت رضى الله تعالىٰ عنه سمعه يقول لايقرأ المؤتم خلف الامام فى شئى من الصلاة

یعنی سیدنا زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مقتدی امام کے پیچھے کسی نماز میں قرأت نہ کرے یعنی نماز جہریہ ہو یا سریہ۔ (کنز العمال ص ۳۹۸، ج ۷)

۷۱۔ محمد اخبرنا داؤد بن قيس ثنا عمرو بن محمد بن زيد عن موسىٰ بن سعد

Marfat.com

بن زید بن ثابت الانصاری یحدثه عن جده انه قال من قرأ خلف الامام فلا صلاۃ له۔

یعنی حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص امام کے پیچھے پڑھے اس کی نماز جاتی رہی۔ اعلی حضرت فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور دار قطنی نے بطریق طاؤس اسے مرفوعا روایت کیا۔ (مؤطا محمد ص ۱۰۲، باب القراۃ فی الصلاۃ خلف الامام)

۷۲۔ الحافظ بن علی بن عمر الدار قطنی عن ابی حاتم بن حبان ثنی ابراھیم بن سعد عن احمد بن علی بن سلیمان الدوری عن عبدالرحمن المخزومی عن سفیان بن عیینة عن ابن طاؤس عن ابیه عن زید بن ثابت عن رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم قال من قرأ خلف الامام فلا صلاۃ له

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں امام کے پیچھے (قرآن) پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی۔ (مؤطا محمد ص ۱۰۲، باب القراۃ فی الصلاۃ خلف الامام)

۷۳۔ محمد ایضا اخبرنا داؤد بن قیس الفراء المدنی اخبرنی بعض ولد سعد بن ابی وقاص انه ذکرله ان سعدا رضی الله تعالیٰ عنه قال وددت ان الذی یقرأ خلف الامام فی فیه جمرۃ

یعنی سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ افاضل صحابہ و عشرۂ مبشرہ مقربان بارگاہ سے ہیں منقول ہے انھوں نے فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ امام کے پیچھے قرأت کرنے والے کے منہ میں انگارہ ہو۔ (مؤطا محمد ص ۱۰۱، باب القراۃ فی الصلاۃ خلف الامام)

۷۴۔ محمد ایضا اخبرنا داؤد بن قیس الفراء حدثنا محمد بن عجلان ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال لیت فی فم الذی یقرأ خلف الامام حجرا

یعنی حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کاش امام کے پیچھے جو شخص قرأت کرے اس کے منہ میں پتھر ہو۔ (مؤطا محمد ص ۱۰۲ باب القرأۃ فی الصلاۃ الخ)

سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز ناقص ہوگی یہ اس صورت میں ہے کہ مصلی مقتدی نہ ہو ورنہ احناف کے نزدیک مقتدی کے لے مطلقا قرأۃ ممنوع ہے۔

۷۵۔ حدیث مسلم۔ من صلی صلاۃ لم یقرأ فیها بام القرآن فهی خداج هی خداج هی خداج.

حاصل یہ کہ جس نے کوئی نماز بے فاتحہ پڑھی وہ ناقص ہے ناقص ہے ناقص ہے۔ "فتاویٰ

Marfat.com

رضویہ ج ۳ ص ۹۱" (مسلم اول ص ۱۶۹، باب وجوب قراۃ الفاتحۃ الخ)

۷۶۔ حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاتفعلوا الا بام القرآن

امام کے پیچھے اور کچھ نہ پڑھو سوائے فاتحہ کے۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۹۲" (مسند احمد ۵ / ۳۲۲ حدیث عبادہ بن صامت) (کنز العمال ص ۲۸۴ ج ۷)

عورتوں کی جماعت مکروہ ہے اور اگر جماعت کرنا چاہیں تو امام بیچ میں کھڑی ہوں حدیث میں ہے

۷۷۔ قال الامام محمد فی الآثار اخبرنا ابو حنیفة عن حماد بن ابی سلیمان عن ابراھیم النخعی ان عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنھا کانت تؤم النساء فی شھر رمضان فتقوم وسطا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ماہ رمضان میں عورتوں کی امامت کرتیں تو وسط میں کھڑی ہوتی تھیں۔ (مولف) (کتاب الآثار للشیبانی ص ۶۰۳ باب المرأۃ تؤم النساء الخ)

۷۸۔ عبدالرزاق فی المصنف والدار قطنی ثم البیھقی فی سننھا واللفظ لعبدالرزاق عن ریطة الحنفیة ان عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنھا امتھن وقامت بینھن فی صلاۃ مکتوبة . وفی الباب عن ام سلمة وابن عباس رضی اللہ تعالی عنھم۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک فرض نماز میں عورتوں کی امامت کی تو وسط میں کھڑی ہوئیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۷۴" (مصنف عبدالرزاق، باب المرأۃ تؤم النساء الخ بیروت ۳ / ۱۴۱)

عورت مکمل عورت ہے :

۷۹۔ الترمذی بسند حسن عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المرأۃ عورۃ

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ عورت "عورت" ہے (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۷۴" (ترمذی ۱ / ۱۴۰، ابواب الرضاع، مشکوۃ دوم بحوالہ ترمذی ص ۲۶۹، باب النظر الی المخطوبة الفصل الثانی)

صف میں خوب مل کر کھڑے ہونے کے بارے میں دو حدیثیں :

۸۰۔ حدیث صحیح نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنھما رأیت الرجل منا

Marfat.com

یلزق کعبه بکعب صاحبه

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ نماز میں ایک دوسرے کے ٹخنے سے ٹخنے ملاتے ہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۵۵" (بخاری ۱/۱۰۰، باب الزاق المنکب بالمنکب الخ)

۸۱۔ حدیث اصح انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنهما كان احدنا یلزق منکبه بمنکب صاحبه وقدمه بقدم صاحبه

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ ہم میں سے ہر ایک مونڈھے سے مونڈھا اور قدم سے قدم ملاتا تھا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۵۶" (بخاری ۱/۱۰۰ باب الزاق المنکب الخ)

امام کے ساتھ ساتھ مقتدی بھی آہستہ آمین کہیں۔

۸۲۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں واذا قال ولا الضآلین فقولوا آمین فان الامام یقولها

جب امام ولا الضآلین کہے تو تم آمین کہو کیونکہ امام بھی کہے گا۔ (مولف) (کنزالعمال ص ۲۸۹ ج ۷)

زمانۂ رسالت کے بعد حضرت عمر کی ایجادات حضور علیہ السلام کو محبوب ہیں اور وہ بدعت حسنہ ہیں مثلاً ۲۰ رکعات تراویح وغیرہ

۸۳۔ حدیث میں ہے انه یحدث بعدی اشیاء و ان من احبها الی لما احدث عمر

میرے بعد کچھ چیزیں نئی ایجاد ہوں گی اور ان میں کی محبوب چیز میرے نزدیک وہ ہوگی جس کو عمر نے ایجاد کیا ہوگا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۳" (کنزالعمال ۱۲/۱۸۶)

بعد نماز عشاء اشعار پڑھنے کے بارے میں ایک حدیث :

۸۴۔ اورد الحافظ ابو الفرج ابن الجوزی حدیث قزعة بن سوید عن عاصم بن مخلد عن ابی الاشعث الصنعانی عن شداد بن اوس رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من قرض بیت شعر بعد العشاء الاخرة لم تقبل له صلاة تلك اللیلة

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نماز عشاء کے بعد کوئی بیت یا شعر پڑھا تو اس کی اس رات کی نماز نفل قبول نہیں ہوگی۔ (بیت سے مراد گانے وغیرہ اور کلمات

Marfat.com

فاحشہ پر مشتمل اشعار ہیں۔)(مولف)"فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۷۹"(کنزالعمال ج ۷ ص ۵۲۱)

نماز سے سلام پھیرنے کے بعد دعاء سے متعلق چند حدیثیں :

۸۵۔ابوداؤد وترمذی ونسائی وابن ماجۃ واحمد ودارمی وبزار وطبرانی وابن السنی ہر ہمہ از ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولائے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روایت کنند قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا انصرف (اذا اراد ان ینصرف) من صلاته استغفر ثلٰثا وقال اللھم انت السلام ومنك السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز سے انصراف فرماتے تھے تو تین بار استغفار کے بعد کہتے اللھم انت السلام الخ (مولف)"فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۸۳"(ترمذی اول ص ۶۶، باب مایقول اذا سلم)

۸۶۔ رواہ ابوبکر بن ابی شیبة فی المصنف عن الاسود العامری عن ابیه قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الفجر فلما سلم انصرف ورفع یدیه ودعا . الحدیث

اسود عامری نے اپنے باپ سے روایت کر کے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز فجر پڑھی جب حضور نے سلام پھیرا تو انصراف قبلہ فرمایا اور دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر دعا فرمائی۔ (مولف)"فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۸۵"(مصنف ابن ابی شیبۃ من کان یستحب اذا سلم الخ کراچی ۱/۳۰۲)

۸۷۔ بخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابوبکر ابن السنی وابوالقاسم طبرانی از مغیرة بن شعبة رضی اللہ تعالیٰ عنه وبزار وطبرانی از عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ونیز بزار از جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کنند وھذا حدیث المغیرة واللفظ للنسائی قال کتب معویة الی مغیرة بن شعبة اخبرنی بشئی سمعته من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا قضی الصلاة قال لا اله الا اللہ وحده لاشریك له له الملك وله الحمد وھو علی کل شئی قدیر اللھم لامانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذاالجد منك الجد۔

حضرت معویہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ مجھے وہ چیز بتایئے جس کو آپ

Marfat.com

نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے مغیرہ نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز مکمل فرمالیتے تو کہتے لا الہ الا اللہ وحدہ الخ (مولف) (بخاری دوم ص ۹۳۷، باب الدعاء بعد الصلاۃ، مسلم اول ص ۲۱۸، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ)

۸۸۔ در سنن نسائی از عطاء بن ابی مروان از پدرش مروی ست ان کعبا حلف له بالله الذی فلق البحر لموسیٰ انا لنجد فی التوراۃ ان داؤد نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا انصرف من صلاته قال اللهم اصلح لی دینی الذی جعلته لی عصمة واصلح لی دنیای التی جعلت فیها معاشی اللهم انی اعوذ برضاك من سخطك واعوذ یعنی بعفوك من نقمتك واعوذ بك منك لامانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منك الجد قال وحدثنی کعب ان صهیبا حدثه ان محمدا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یقولهن عند انصرافه من الصلاۃ (صلاته)

بے شک کعب احبار نے خدا کی قسم کھائی جس نے موسیٰ علیہ السلام کے لئے دریا کو پھاڑ دیا کہ میں توریت میں پاتا ہوں کہ اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام جب نماز سے پھرتے تو فرماتے اللھم اصلح لی الخ اور صہیب نے بیان کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی نماز سے پھرنے کے بعد اس دعا کو کہتے تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۸۳" (نسائی اول ص ۱۹۷، نوع آخر من القول عند انقضاء الصلاۃ)

سلام پھیرنے کے بعد حضور علیہ السلام بعض دفعہ جانب یمین انصراف فرماتے :

۸۹۔ در صحیح مسلم از براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت است گفت کنا اذا صلینا خلف رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم احببنا ان نکون عن یمینه یقبل علینا بوجهه قال فسمعته یقول رب قنی عذابك یوم تبعث او تجمع عبادك

ہم جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو یہ پسند کرتے کہ ہم حضور کے داہنے طرف ہوں تاکہ روئے مبارک ہماری طرف کریں اور ہم نے فرماتے ہوئے سنا ہے اے رب اپنے عذاب سے محفوظ رکھ جس دن تو اٹھائے گا یا یہ فرمایا کہ جس دن تو اپنے بندوں کو جمع فرمائے گا۔ (مولف) (مسلم اول ص ۲۴۷، باب استحباب یمین الامام)

فراغت نماز کے بعد دعا سے متعلق ایک حدیث :

۹۰۔ بزار در مسند وطبرانی در معجم اوسط وابن السنی در کتاب عمل الیوم

Marfat.com

واللیلة وخطیب بغدادی در تاریخ از انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت دارند کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا صلی وفرغ من صلاتہ مسح بیمینہ علی رأسہ وقال بسم اللہ الذی لا الہ ھو الرحمن الرحیم اللھم اذھب عنی الھم والحزن

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تھے تو دست راست سر انور پر پھیرتے اور فرماتے بسم اللہ الذی الخ (مولف) (عمل الیوم واللیلۃ ص ۳۱)

فرض نمازوں کے بعد دعائیں قبول ہونے کی امید ہے :

۹۱۔ حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن اسحق ابن السنی در کتاب عمل الیوم واللیلۃ می نویسد حدثنی احمد بن الحسن حدثنا ابواسحق یعقوب بن خالد بن یزید البالسی حدثنا عبدالعزیز بن عبدالرحمن القرشی عن خصیف عن انس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال ما من عبد بسط کفیہ فی دبر کل صلاۃ ثم یقول اللھم الھی والہ ابراھیم واسحق ویعقوب والہ جبرئیل ومیکائیل واسرافیل اسئلک ان تستجیب دعوتی فانی مضطر وتعصمنی فی ذنبی فانی مبتلی وتنالنی برحمتک فانی مذنب ونتقی عنی الفقر فانی متمسکن الا کان حقا علی اللہ عزوجل ان لایرد یدیہ خائبتین

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو بندہ ہر فرض نماز کے بعد ہتھیلیوں کو پھیلا کر کہتا ہے اے اللہ اے میرے معبود اور ابراہیم واسحٰق ویعقوب علیہم الصلاۃ والسلام کے معبود اور جبرئیل ومیکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے معبود میں تجھ سے قبولیت دعا کا سوال کرتا ہوں کہ میں مضطرب ہوں اور مجھے گناہوں سے بچا کہ میں مبتلا ہوں اور رحمت عطا فرما کہ میں گنہگار ہوں اور میرا فقر دور فرمادے میں محتاج ومسکین ہوں تو اللہ عزوجل پر یہ حق ہے کہ بندے کے ہاتھوں کو محروم نہیں لوٹائے گا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۸۴" (عمل الیوم واللیلۃ ص ۳۹)

Marfat.com

تعارف

الجام الصاد عن سنن الضاد

(ضاد کی سنتوں سے روکنے والے کے منہ میں لگام دینا)

۱۰ر جمادی للآخر ۱۳۱۷ھ میں استفتاء آیا کہ جو ضاد کا صحیح مخرج ادا نہ کر سکے اور جو ضاد کو قصداً زا یا ظا یا ذال پڑھے تو ان کی نماز ہو گی یا نہیں ؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ :

ض۔ظ۔ذ۔ز۔ معجمات سب حروف متباینہ متغائرہ ہیں، ان میں کسی کو دوسرے سے تلاوت قرآن میں قصداً بدلنا اس کی جگہ اسے پڑھنا نماز میں ہو خواہ بیرون نماز حرام قطعی و گناہ عظیم افترا علی اللہ و تحریف کتاب کریم ہے۔ اور قاری سے بے قصد تبدیل اگر ض مشابہ د بلکہ عین د ہوا تو اس پر مطلقاً فساد نماز کا حکم نہیں دیا جائے گا۔

اور اس رسالے میں تجوید و قرات کے احکام و قواعد پر جامع اور مدلل بحث کی گئی ہے اور یہ تصریح کی گئی ہے کہ قراءت بے تجوید کو علماء لحن بتاتے ہیں اور لحن سب کے نزدیک حرام ہے۔

اس لئے ائمہ دین تصریح فرماتے ہیں کہ آدمی سے کوئی حرف غلط ادا ہوتا ہے تو اس کی تصحیح و تعلم میں اس پر کوشش واجب ہے اگر کوشش نہ کرے گا معذور نہ رکھیں گے اور نماز نہ ہو گی، بلکہ جمہور علماء نے اس سعی کی کوئی حد مقرر نہ کی اور حکم دیا کہ تا عمر شبانہ روز ہمیشہ جہد کئے جائے کبھی اس کے ترک میں معذور نہ ہو گا اور اسی پر فتویٰ ہے۔ یعنی اسقدر تجوید کہ ہر حرف دوسرے سے ممتاز اور تبدیل و تلبیس سے احتراز ہو ہر مسلمان پر لازم ہے۔ اور اس رسالے میں مخرج ضاد کے ثبوت میں دلائل قاہرہ کے علاوہ مکررات کو چھوڑ کر صرف ایک حدیث پاک ہے۔

Marfat.com

حدیث

الجام الصاد عن سنن الضاد

نماز میں اگر کسی کو اونگھ آئے تو وہ سو جائے پھر بعد میں نماز پڑھے :

۹۲۔ صحیح حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اذا نعس احدکم وھو یصلی فلیرقد حتی یذھب عنه النوم فان احدکم اذا صلی وھو ناعس لایدری لعله یذھب لیستغفر فیسب نفسه۔**

جب تم میں کسی کو نماز میں اونگھ آئے تو سو رہے یہاں تک کہ نیند چلی جائے کہ اونگھتے میں پڑھے گا تو کیا معلوم شاید اپنے لئے دعائے مغفرت کرنے چلے اور بجائے دعاء بد دعا نکلے۔ رواہ مالك والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجة عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۱۱۶۔ الجام الصاد عن سنن الضاد" (بخاری ۱/ ۳۴، باب الوضوء من النوم، ترمذی اول ص ۸۱، باب ماجاء فی الصلاة عن النعاس، مؤطا مالک ص ۴۱، ماجاء فی صلاة اللیل)

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد سوم

نماز صبح کے بعد اللھم اجرنی الخ کہنے کے فوائد :

۹۳۔ امام احمد در مسند و نسائی در مجتبی و ابن حبان در صحیح از حارث بن مسلم و ابوداؤد در سنن از پدرش مسلم بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو الصواب کما افاد الحافظ المنذری فی الترغیب۔ روایت کنند سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراورا فرمود اذ صلیت الصبح فقل قبل ان تتکلم من الناس اللھم اجرنی من النار سبع مرات فانك ان مت من یومك ذلك کتب اللہ لك جوارا من النار.

مسلم بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز صبح کے بعد کسی سے بات کرنے سے پہلے اللھم اجرنی من النار سات مرتبہ کہو اگر اسی دن مر گئے تو اللہ تعالیٰ آتش جہنم سے آزادی لکھدے گا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۸۵"۔ (مسند احمد، ص ۲۷۸، ج ۵)

نماز کا سلام پھیرنے کے بعد مناجات کرنا جائز و درست ہے اس پر دو حدیثیں :

۹۴۔ مسلم و الترمذی عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایقعد الا بمقدار مایقول اللھم انت السلام الخ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد سلام صرف اللھم انت السلام الخ کہنے کی مقدار نشست فرماتے تھے۔ (مولف) (ترمذی اول، ص ۶۶، باب مایقول اذا سلم)

۹۵۔ روی مسلم وغیرہ عن عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنھما کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا سلم من صلاتہ قال بصوتہ الاعلیٰ لااله الا اللہ وحدہ لاشریك لہ الملك و لہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر و لاحول و لاقوۃ الا باللہ و لانعبد الا ایاہ لہ النعمۃ ولہ الفضل و لہ الثناء الحسین لااله الا اللہ مخلصین لہ

Marfat.com

الدین و لو کرہ الکافرون۔

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کا سلام پھیرتے تو بلند آواز سے فرماتے لاالہ الا اللہ وحدہ الخ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۸۷" (مسلم اول، ص ۲۱۸ باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ)

رعایت تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنے سے متعلق ایک حدیث :

۹۶۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک شخص کو قرآن عظیم پڑھا رہے تھے اس نے انما الصدقٰت للفقراء کو بغیر مد کے پڑھا فرمایا ماھکذا اقرأنیھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں نہ پڑھایا عرض کہ آپ کو کیا پڑھایا فرمایا انما الصدقٰت للفقرآء۔ مد کے ساتھ ادا کر کے بتایا۔ رواہ سعید بن منصور فی سننہ و الطبرانی فی الکبیر بسند صحیح۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۰۴"

منہ میں بدبو ہونے کی حالت میں نماز مکروہ اور ایسی حالت میں مسجد میں جانا حرام ہے۔ جب تک منہ صاف نہ کرلے اور دوسرے نمازی کو ایذا پہنچانی حرام ہے اور دوسرا نمازی نہ بھی ہو تو بدبو سے ملائکہ کو ایذا پہنچتی ہے۔

۹۷۔ حدیث میں ہے۔ ان الملئکۃ تتاذی بما یتأذی بہ بنو آدم۔

فرشتوں کو ان چیزوں سے تکلیف ہوتی ہے جن چیزوں سے بنی آدم کو تکلیف ہوتی ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۲۴" (مسلم اول، ص ۲۰۹۔ باب نھی من اکل ثوما الخ)

کوئی گناہ بعد توبہ باقی نہیں رہتا :

۹۸۔ حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں التائب من الذنب کمن لاذنب لہ۔

گناہ سے توبہ کرنے والا بے گناہ کے مثل ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۵۴"۔ (ابن ماجہ، ۳۲۳۔ باب ذکر التوبۃ)

دوسرے کے یہاں جاکر بے اجازت و رضا خود امامت کے لئے بڑھنا منع ہے اس پر ایک حدیث :

۹۹۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایؤمن الرجل فی

Marfat.com

سلطانه. رواہ احمد و مسلم عن ابی مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

کوئی شخص دوسرے کے مقام اقتدار میں بلا اجازت ہرگز اس کی امامت نہ کرے۔ (مولف)

(مسلم اول، ص ۲۳۶۔ باب من احق بالامامۃ)

مہمان سے زیادہ میزبان مستحق امامت ہے :

۱۰۰۔ دوسری حدیث میں ہے من زار قوما فلا یؤمھم ولیؤھم رجل منھم. رواہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و النسائی عن مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جو کسی قوم کی زیارت کو جائے تو وہ ان کی امامت نہ کرے بلکہ انہیں میں سے کوئی آدمی امامت کرے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۵۰"۔ (ابوداؤد اول، ص ۸۸، باب امامۃ الزائر)

بحالت جنابت صبح کرنے سے روزے میں کوئی خلل یا نقص نہیں آتا :

۱۰۱۔ احمد و بخاری و مسلم ام المومنین صدیقہ وام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یصبح جنبا من الجماع ثم یغتسل و یصوم، زاد فی روایۃ فی رمضان۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان میں حالت جنابت میں صبح فرماتے پھر بعد میں غسل فرماتے اور روزہ دار رہتے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۵۲"۔ (بخاری ۱/ ۲۵۸ باب الصائم یصبح جنبا) (مسلم اول، ص ۳۵۴۔ باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات الخ)

تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی، اس پر ایک حدیث :

۱۰۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تین شخصوں کی نماز ان کے کانوں سے بالشت بھر اوپر نہیں اٹھتی یعنی مردود ہے قبول بارگاہ کی طرف بلند نہیں کی جاتی۔ واحد منھم من ام قوما و ھم لہ کارھون۔

ان میں ایک وہ جو لوگوں کی امامت کرے اور وہ ناراض ہوں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۴۷"۔ (مصنف عبدالرزاق باب الآبق من سیدہ بیروت ۱۱/ ۲۴۷)

۱۰۳۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثۃ لایقبل اللہ منھم صلاۃ من تقدم قوما وھم لہ کارھون۔

تین شخص ہیں جن کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا ایک وہ جو لوگوں کی امامت کرے اور وہ اسے ناپسند رکھتے ہوں۔ اخرجہ ابوداؤد وابن ماجۃ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

منهما و فی الباب عن ابن عباس و عن عمرو بن حارث و عن جنادة بن امیة و عن ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنهم۔ (ابوداؤد اول، ص ۸۸، باب الرجل یؤم القوم وهم له کارهون)

زیادہ علم والے کی موجودگی میں کم علم والے کو امامت کرنا مکروہ ہے :

۱۰۴۔ حدیث میں ہے۔ **ان سرکم ان تقبل صلاتکم فلیؤمکم علماء کم۔**

اگر تمہیں اپنی نماز مقبول ہونا منظور ہے تو چاہئے کہ تمہارے علماء تمہاری امامت کریں۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن مرثد الغنوی رضی الله تعالیٰ عنه و فی الباب عن ابی عمرو عن ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه۔ (کنزالعمال، ص ۳۸۳، ج ۷)

۱۰۵۔ دوسری حدیث میں ہے **من ام قوما و فیهم اقراء منه لکتاب الله و اعلم لم یزل فی سفال الی یوم القیٰمة۔**

جو کسی قوم کی امامت کرے اور ان میں وہ شخص موجود ہو جو اس سے زیادہ قاری قرآن و ذی علم ہے وہ قیامت تک پستی و خواری میں رہے گا۔ اخرجه العقیلی عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۴۹"۔ (کنزالعمال، ص ۳۷۹، ج ۷)

بغیر علم کے فتویٰ دینا حرام اور اس پر جری ہونا باعث عذاب ہے :

۱۰۶۔ حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اجرؤکم علی الفتیا اجرؤکم علی النار۔**

جو تم میں فتویٰ پر زیادہ بیباک ہے آتش دوزخ پر زیادہ جری۔ اخرجه الدارمی عن عبیدالله بن ابی جعفر مرسلا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۵۳"۔ (کنزالعمال، ص ۱۰۶، ج ۱۰)

فاسق و فاجر کی امامت مکروہ تحریمی ہے :

۱۰۷۔ سنن ابن ماجہ میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لایؤمن فاجر مومنا الا ان یقهره بسلطانه یخاف سیفه اوسوطه۔**

ہرگز کوئی فاجر کسی مومن کی امامت نہ کرے مگر یہ کہ وہ اسے اپنی سلطنت کے زور سے مجبور کردے کہ اس کی تلوار یا تازیانہ کا ڈر ہو۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۵۵"۔ (ابن ماجہ ار ۷۷ باب فرض الجمعة)

Marfat.com

اندھے عالم کی امامت جائز ہے۔ کہ حضور علیہ السلام نے ابن ام مکتوم کو نیابت امامت عطا فرمائی :

۱۰۸۔ اخرج احمد و ابوداؤد عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استخلف ابن ام مکتوم علی المدینۃ مرتین یصلی بھم وھو اعمیٰ۔

یعنی حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (سفر کو تشریف لے جاتے) دوبار مدینہ طیبہ پر نیابت عطا فرمائی کہ باقی ماندہ لوگوں کی امامت کرتے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۶۲"۔ (ابوداؤد اول، ص ۸۸۔ باب امامۃ الاعمیٰ)

تین شخص لعنت الٰہی کے مستحق ہیں :

۱۰۹۔ حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثۃ لعنھم اللہ من تقدم قوما وھم لہ کارھون و امراۃ باتت و زوجھا علیھا ساخط و رجل سمع حی علی الصلاۃ و حی علی الفلاح فلم یجب۔

تین شخص ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ ایک وہ کہ لوگوں کی امامت کو کھڑا ہو جائے اور وہ اس سے ناخوش ہوں دوسری وہ عورت کہ رات گزارے اس حالت میں کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہے تیسرا وہ شخص کہ حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح سنے اور نماز کو حاضر نہ ہو۔ رواہ الحاکم فی المستدرک۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۶۳"۔ (ترمذی اول، ص ۸۳، باب ماجأ من ام قوما وھم لہ کارھون)

فجر و ظہر میں طوال مفصل، عصر و عشاء میں اوساط کا پڑھنا اگرچہ سنت ہے کما نص علیہ فی التون مگر نہ ایسا ضروری کہ عذر سے بھی ترک نہ کیا جائے :

۱۱۰۔ صحیح حدیث سے ثابت کہ ایک بچہ جس کی ماں شریک جماعت تھیں، اس کے رونے کی آواز سن کر حضور پرنور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فجر کی نماز صرف معوذتین سے پڑھائی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۶۷"۔ (کنزالعمال ۷/ ۳۸۱) (بخاری ۱/ ۹۸، باب من اخف الصلوٰۃ الخ)

ترتیب سے قرآن پڑھنے کے بارے میں ایک حدیث :

۱۱۱۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لبلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا ابتدأت سورۃ فاتمھا علی نحوھا۔

Marfat.com

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ جب کوئی سورت شروع کرو تو اس کو اسی ترتیب سے پوری کرو، ایک مرتبہ حضرت بلال رات کی نفل میں بے ترتیب قرآن پڑھ رہے تھے تو حضور نے سن کر یہ فرمایا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۹۹" رواہ ابو داؤد کما فی فتح القدیر۔

قرآن عظیم ٹھہر ٹھہر کر باہمتگی تلاوت کرے کہ سامع چاہے تو ہر کلمے کو جدا جدا گن سکے، صاحب قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرأت مبارکہ ایسی ہی ہوتی تھی حدیث میں ہے۔

۱۱۲۔ روی ابوداؤد وغیرہ عن ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها نعتت قراءة النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مفسرة حرفا حرفا. الخ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرأت بہت عمدہ ہوتی اور ایک ایک حرف علیحدہ علیحدہ ہوتا (مولف) (ترمذی دوم، ص ۱۲۰، باب ماجأ کیف کان قرأة النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم)

ترتیل وترسیل اور مدووقف کی رعایت کے بغیر قرآن پڑھنا منع ہے :

۱۱۳۔ حدیث میں ہے لا تنثروه نثر الدقل و لاتهذوه هذا الشعر قفوا عند عجائبه حركوه به القلوب ولايكن هم احدكم آخر السورة۔

یعنی قرآن کو سوکھے چوہاروں کی طرح نہ جھاڑو (جس طرح ڈالیاں ہلانے سے خشک کھجوریں جلد جلد جھڑ جھڑ پڑتی ہیں) اور شعر کی طرح سے گھاس نہ کاٹو عجائب کے پاس ٹھہرتے جاؤ اور اپنے دلوں کو اس سے تدبر سے جنبش دو اور یہ نہ ہو کہ سورت شروع کی تو اب دھیان اسی میں لگا ہے کہ کہیں جلد اسے ختم کریں۔ رواہ ابوبکر الاجری فی کتاب حملة القرآن و عن طریقة البغوی فی المعالم عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه من قوله والدیلمی مثله عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما و العسکری فی المواعظ من حدیث امیر المومنین علی کرم الله تعالیٰ وجهه انه سئل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن قوله ورتل القرآن ترتیلا قال فذکره۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۰۳"

حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ باجازت حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قوم کی امامت فرماتے۔

۱۱۴۔ فی الصحیحین و اللفظ لمسلم عن ابن شهاب ان محمود بن الربیع

Marfat.com

الانصاری حدثه ان عتبان بن مالك وهو من اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ممن شهد بدرا من الانصار انه اتی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال یا رسول الله انی قد انکرت بصری و انا اصلی لقومی. الحدیث۔

حضرت عتبان بن مالک انصاری وہ صحابی رسول ہیں جو بدر میں حاضر ہوئے انہوں نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ میری آنکھیں جاچکی ہیں اور میں اپنی قوم کی امامت کرتا ہوں۔ پھر آگے حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ یارسول اللہ بارش وغیرہ ہو جائے تو میرا حاضر ہونا مشکل ہو جاتا ہے لہذا آپ تشریف لے چلیں تاکہ میں آپ کی جائے سجدہ کو مصلی بنالوں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۶۱"۔ (بخاری اول، ص ۶۰، باب المساجد فی البیوت)

فرض اور سنت نمازوں کے درمیان کچھ نہ کچھ فاصلہ ہونا چاہئے حدیث میں ہے :

۱۱۵۔ اخرج الامام ابو داؤد فی سننه و الحاکم فی المستدرك عن ابی رمثة رضی الله تعالیٰ عنه قال صلیت هذه الصلاة اومثل هذه الصلاة مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال و کان ابوبکر و عمر یقومان فی الصف المقدم عن الامام و کان رجل قد شهد التکبیرة الاولیٰ من الصلاة یشفع فوثب الیه عمر فاخذ بمنکبیه فهزه ثم قال اجلس فانه لم یهلك اهل الکتاب الا انهم لم یکن بین صلاتهم فصل فرفع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بصره فقال اصاب الله بك یا ابن الخطاب۔

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ یہ نماز یا اس کے مثل نماز پڑھی اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اگلی صف میں تھے اور ایک آدمی تکبیر اولی میں شریک تھا بعد میں دو رکعت نماز کے لئے فوراً کھڑا ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اٹھ کر ان کا مونڈھا پکڑ کر ہلایا اور فرمایا بیٹھ جاؤ کیونکہ اہل کتاب اس لئے ہلاک ہوئے کہ وہ نماز کے درمیان فصل نہیں کرتے تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نگاہ رحمت اٹھا کر فرمایا اے عمر تجھے اللہ تعالیٰ نے درستگی دی ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۷۸"۔ (ابوداؤد اول، ص ۱۴۴۔ باب فی الرجل یتطوع فی مکانه)

جماعت میں جو شخص افضل و بہتر ہو وہ امامت کرے حدیث میں ہے :

۱۱۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان سرکم ان یقبل الله صلاتکم

Marfat.com

فلیؤمکم خیارکم فانهم وفدکم فیما بینکم و بین ربکم. رواه الحاکم فی المستدرک۔
اگر تمہیں خوش آئے کہ خدا تمہاری نماز کو قبول کرے تو چاہئے کہ تمہارے بہتر تمہاری امامت کریں کہ وہ تمہارے سفیر ہیں تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۱۷۲"۔ (کنزالعمال، ص ۳۸۳۔ج ۷)

ذوالوجھین کو قیامت میں آگ کی زبانیں دی جائیں گی :

۱۱۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ذوالوجھین (یعنی جو سنیوں میں سنی اور وہابیوں میں وہابی اور رافضیوں میں رافضی بنے وغیرہ) کو قیامت میں دو زبانیں آگ کی دی جائیں گی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۷۳"

نشہ والی چیزیں حرام ہیں :

۱۱۸۔ صحیح حدیث میں ہے نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن کل مسکر و مفتر۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر چیز کہ نشہ لائے اور ہر چیز کہ عقل میں فتور ڈالے حرام فرمائی۔ رواه الامام احمد وابوداؤد عن ام المومنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها بسند صحیح۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۸۱"۔ (ابوداؤد دوم، ص ۵۱۹۔باب ماجأ فی السکر)

بدمذہبوں کی صحبت سے بچنے کی تاکید پر ایک حدیث :

۱۱۹۔ صحیح مسلم شریف میں ہے۔ ایاکم وایاهم لایضلونکم و لا یفتنونکم۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایسے شخص کی صحبت سے دور بھاگو اسے اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دے فتنہ میں نہ ڈال دے۔ (مسلم اول، ص ۱۰، باب النهی عن الروایة عن الضعفاء الخ)

ہر حاکم سے اس کے محکوم کے بارے میں قیامت کے دن پوچھا جائیگا حدیث میں ہے۔

۱۲۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیته۔
تم سب اپنے متعلقین کے سردار و حاکم ہو اور ہر حاکم سے روز قیامت اس کی رعیت کے باب میں سوال ہوگا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۸۸"۔ (بخاری دوم، ص ۱۰۵۷ کتاب الاحکام باب قول الله اطیعوا الله الخ)

Marfat.com

مظلم فاسق فاجر اور مرتکب کبیرہ ہے۔

۱۲۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ملعون من یعمل عمل قوم لوط۔ ملعون ہے جو قوم لوط کا کام کرے۔ رواہ احمد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۱۹۰"۔ (کنز العمال، ص ۵۸ ج ۲۱)

چور کے بارے میں ایک حدیث :

۱۲۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایسرق السارق حین یسرق وھو مومن۔

چور چوری کرتے وقت ایمان سے الگ ہوتا ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۹۴" (بخاری ۸۳۶/۲ کتاب الاشربۃ)

علماء نائبین انبیاء ہیں :

۱۲۳۔ صحاح کی حدیث ہے العلماء ورثۃ الانبیاء۔

علماء انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے وارث ہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۹۵"۔ (ابن ماجہ، ص ۲۰ باب فضل العلماء و الحث علی طلب العلم)

جہنمیوں کے کتے :

۱۲۴۔ حدیث میں ہے اصحاب البدع کلاب اھل النار۔

بدمذہب لوگ جہنمیوں کے کتے ہیں۔ دار قطنی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۹۶"۔ (کنز العمال، ص ۱۹۵ ج ۱)

جزاء سیئۃ سیئۃ سے متعلق ایک حدیث :

۱۲۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کما تدین تدان۔

جیسا تو اوروں کے ساتھ کرے گا ویسا ہی اللہ تیرے ساتھ کرے گا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۱۷"۔ (کنز العمال، ص ۱ ج ۲۱)

اللہ و رسول اور مسلمانوں کے خائن کے بارے میں ایک حدیث :

۱۲۶۔ حاکم صحیح مستدرک میں ہے اور ابن عدی و عقیلی و طبرانی و خطیب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من استعمل رجلاً من عصابۃ و فیھم من ھو ارضی للہ منہ فقد خان اللہ و رسولہ و المومنین۔

Marfat.com

جس نے کسی جماعت سے ایک شخص کو کام پر مقرر کیا اور ان میں وہ شخص موجود تھا جو اس سے زیادہ اللہ کو پسند ہے تو اس نے اللہ و رسول اور مسلمانوں سب کی خیانت کی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۱۲"۔ (کنز العمال، ص ۱۲، ج ۶) (الترغیب و الترھیب ۳/ ۷۹ الترھیب من ولی شیا الخ)

جس امام سے مقتدی اس کے کسی عیب کی وجہ سے ناراض ہوں اس کی نماز قبول نہیں ہوتی :

۱۲۷۔ حدیث میں ارشاد فرمایا۔ ثلثة لاترفع صلاتهم فوق آذانهم شبرا وعدمنهم من ام قوماوهم له کارهون۔

تین شخصوں کی نماز ان کے کانوں سے بالشت بھر بھی اونچی نہیں ہوتی یعنی بارگاہ عزت تک تو رسائی بڑی چیز ہے ایک وہ جو کچھ لوگوں کی امامت کرے اور وہ لوگ اس سے ناراض ہوں یعنی اس میں کسی قصور شرعی کے سبب۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۲۴"۔ (ابن ماجہ ار ۶۹ باب من ام قوما وھم الخ)

کسی کو ایسے گناہ پر عار دلانا جائز نہیں جس سے وہ توبہ کر چکا ہے :

۱۲۸۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من عیر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعمله و فی روایة بذنب تاب منه وبه فسر ابن منیع۔

جو کسی اپنے بھائی کو ایسے گناہ سے عیب لگائے جس سے توبہ کر چکا ہے تو یہ عیب لگانے والا نہ مرے گا جب تک خود اس گناہ میں مبتلا نہ ہو جائے۔ رواہ الترمذی و حسنه عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۲۵"۔ (ترمذی دوم، ص ۷۷، باب من ابواب صفة القیمة)

متشابہات میں تکلم گمراہی ہے، بوجہ اندیشہ بدمذہبی صبیغ نامی شخص سے مسلمانوں کو ترک تعلق کا حکم فاروقی :

۱۲۹۔ امیر المومنین غیظ المنافقین امام العادلین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب صبیغ سے جس پر بوجہ بحث متشابہات بدمذہبی کا اندیشہ تھا بعد ضرب شدید توبہ لی ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمان بھیجا کہ مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھیں اس کے ساتھ خرید و فروخت نہ کریں بیمار پڑے تو اس کی عیادت کو نہ جائیں مر جائے تو اس کے جنازے پر حاضر نہ ہوں۔ بتعمیل حکم احکم ایک مدت تک یہ حال رہا کہ اگر سو آدمی بیٹھے ہوتے اور وہ آتا سب متفرق ہو جاتے جب ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرضی بھیجی کہ اب اس کا حال اچھا ہو گیا اس

Marfat.com

وقت اجازت فرمائی۔

اخرج نصر المقدسی فی کتاب الحجة و ابن عساکر عن ابی عثمان النهدی عن صبیغ انه سأل عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه عن المرسلات و الذاریات و النازعات فقال له عمر الق ماعلی راسك فاذا له ضفیرتان قال لو وجدتك محلوقا لضربت الذی فیه عیناك ثم کتب الی اهل البصرة ان لاتجالسوا صبیغا قال ابوعثمن فلو جاء و نحن مائة تفرقنا عنه۔

صبیغ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے المرسلات، والذاریات اور و النازعات کے بارے میں پوچھا تو حضرت عمر نے فرمایا کہ جو تمہارے سر پر ہے اسے ڈال دو یعنی سر ننگا کر کے دکھاؤ جب اس نے سر ننگا کیا تو اس کے سر پر دو زلفیں تھیں یہ دیکھ کر حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر تیرا سر منڈا ہوا پاتا تو تیری گردن مار دیتا۔ (کیونکہ اس سے تیری شناخت ہو جاتی کہ تو اس گمراہ فرقہ سے ہے جس کی حضور نے خبر دی ہوئی ہے) پھر اہل بصرہ کو لکھا کہ صبیغ سے میل جول نہ کریں، ابو عثمان نے کہا کہ اگر ہم لوگ سو آدمی بیٹھے ہوتے اور وہ آتا تو سب متفرق ہو جاتے۔ (مولف)

بدمذہبی کا اندیشہ بھی موجب ترک مجالست و ترک انفاق و احسان ہے:

۱۳۰۔ اخرج ابوبکر بن الانباری فی کتاب المصاحف و ابن عساکر عن محمد بن سیرین قال کتب عمر بن الخطاب الی ابی موسیٰ الاشعری رضی الله تعالیٰ عنهما ان لاتجالسوا صبیغا و ان یحرم عطاؤه و رزقه۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ صبیغ سے مجالست نہ کریں وہ عطیہ و وظیفہ جو دیتے ہو اس سے محروم کر دیا جائے۔ (مولف)

۱۳۱۔ اخرج المقدسی فی الحجة عن اسحاق بن بشر القریشی قال اخبرنا ابن اسحاق او ابواسحاق قال کتب ای امیر المومنین رضی الله تعالیٰ عنه الی ابی موسیٰ اما بعد فان الاصبغ بن علیم التمیمی تکلف ما کفی وضیع ما ولی فاذا جاء ك کتابی هذا فلا تبا بعوه و ان مرض فلا تعودوه و ان مات فلا تشهدوه قال فکان الاصبغ یقول قدمت البصرة فاقمت بها خمسة و عشرین یوما و ما من غائب احب الی ان القائه من الموت ثم ان الله الهمه التوبة و قذفها فی قلبه فاتیت ابا موسیٰ وهو علی

Marfat.com

المنبر فسلمت عليه فاعرض عنى فقلت ايها المعرض انه قد قبل التوبة من هو خير منك و من عمر وانى اتوب الى الله عزوجل مما اسخط امير المومنين و عامة المسلمين فكتب بذلك الى عمر فقال صدق اقبلوا من اخيكم۔

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری کو لکھا کہ اصبغ بن علیم تمیمی نے تکلف کیا جو اسے کافی تھا اور اسے ضائع کر دیا جو اس کے قریب تھا جب میرا یہ خط تم کو مل جائے تو اس سے خرید و فروخت نہ کرنا، وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت نہ کرنا، اور اگر وہ مر جائے تو اس کے جنازے میں حاضر نہ ہونا، راوی نے کہا کہ اصبغ کہا کرتا تھا کہ میں بصرہ آیا وہاں پر پچیس دن رہا تو ان ایام سے میرے لئے موت بہتر تھی پھر اللہ تعالیٰ نے اسے توبہ کی توفیق دی اور اس کے دل میں ڈال دیا تو ابو موسیٰ اشعری کے پاس آکر انہیں سلام کیا جب کہ وہ منبر پر تھے انہوں نے مجھ سے اعراض کیا میں نے کہا اے روگردانی کرنے والے بیشک اس نے توبہ قبول کر لی ہے جو تم سے اور عمر سے بہتر ہے اور میں توبہ کرتا ہوں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اس جرم سے جس سے امیر المومنین اور عامہ مسلمان ناراض ہیں اس کے بعد ابو موسیٰ اشعری نے حضرت عمر کو یہ واقعہ لکھا تو حضرت عمر نے فرمایا کہ اس نے سچ کہا اب اپنے بھائی کی بات قبول کر و یا اب اپنے بھائی کی طرف التفات کرو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۱۳"

۱۳۲۔ واخرج الدارمی و نصرو الاصبهانی کلاهما فی الحجة و ابن الانباری فی المصاحف واللالکائی فی السنة و ابن عساکر فی التاریخ عن سلیمان بن یسار ان رجلاً من بنی تمیم یقال له صبیغ بن عسل قدم المدینة و کان عنده کتب فکان یسأل عن متشابه القرآن فبلغ ذلك عمر رضی الله تعالیٰ عنه فبعث الیه وقد اعدله اعراجین النخل فلما دخل علیه قال من انت قال انا عبدالله صبیغ قال عمر رضی الله تعالیٰ عنه و انا عبدالله عمر و اومأ الیه فجعل یضربه بتلك العراجین فما زال یضربه حتی شجه و جعل الدم یسیل علی وجهه فقال حسبك یا امیر المومنین والله فقد ذهب الذی اجد فی راسی۔

بنو تمیم کا ایک آدمی جس کو صبیغ بن عسل کہا جاتا تھا مدینہ منورہ آیا اس کے پاس کچھ کتابیں تھیں اور وہ متشابہات قرآن کے بارے میں سوال کرتا تھا جب یہ خبر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو آپ نے اس کو بلا بھیجا اور اس کے لئے کھجور کی شاخوں کا ایک گچھا تیار کیا جب صبیغ حضرت عمر کے حضور حاضر ہوا تو عمر فاروق نے فرمایا تو کون ہے اس نے کہا میں اللہ کا بندہ

Marfat.com

صبیغ ہوں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اور میں اللہ کا بندہ عمر ہوں اور اس کی طرف اشارہ کیا پھر شاخہائے کھجور سے مارتے رہے یہاں تک کہ وہ زخمی ہو گیا اور اس کے چہرے پر سے خون بہنے لگا تو اس نے کہا کہ اے امیر المومنین بس کیجئے بخدا میں جو اپنے دماغ میں پاتا تھا وہ جا چکا۔ (مولف) (سنن الدارمی باب من ھاب الفتیاہ و کرہ الخ ملتان ۱/ ۵۱)

۱۳۳۔واخرج الدارمی و ابن عبدالحکیم و ابن عساکر عن مولیٰ ابن عمر ان صبیغ العراقی جعل یسأل عن اشیاء عن القرآن فی اجناد المسلمین (وساق الحدیث الی ان قال) فارسل عمر الی یطلب الجرید فضربه بها حتی ترك ظهره و برة ثم ترکه حتی برئ ثم عادله ثم ترکه حتی برئ ثم دعا به لیعود به فقال صبیغ یا امیرالمومنین ان کنت تریدقتلی فاقتلنی قتلا جمیلا و ان کنت تریدتداوینی فقد والله برأت فاذن له الی ارضه و کتب له الی ابی موسیٰ الاشعری ان لایجالسه احد من المسلمین فاشتد ذلك علی الرجل فکتب ابوموسیٰ الاشعری الی عمر ان قد حسنت هیأته فکتب انا أیذن للناس فی مجالسته.

صبیغ عراقی قرآن کی کچھ آیتوں کے بارے میں جماعت مسلمین سے سوال کیا کرتا تھا، مولی ابن عمر نے کہا کہ حضرت عمر نے مجھے کھجور کی ٹہنی ڈھونڈنے کے لئے بھیجا پھر اس سے مارتے رہے یہاں تک اس کی پیٹھ پر آبلے پڑ گئے پھر اسے اچھا ہونے تک چھوڑے رکھا پھر دوبارہ مارا اور اچھا ہونے تک چھوڑے رکھا پھر سہ بارہ مارنے کے لئے بلایا تو صبیغ نے کہا اے امیر المومنین اگر آپ مجھے قتل کر دینا چاہتے ہیں تو مجھے یکدم قتل کر دیں اور اگر میرا علاج چاہتے ہیں تو بخدا میں اچھا ہو گیا ہوں اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اپنے ملک میں جانے کی اجازت دے دی اور ابو موسیٰ اشعری کو لکھا کہ مسلمانوں میں سے کوئی شخص اس کے پاس نہ بیٹھے یہ بات اس آدمی پر شاق ہوئی اور ابو موسیٰ اشعری نے عمر فاروق کو لکھا کہ اب اس کی حالت اچھی ہو گئی ہے تو حضرت عمر نے لکھا کہ اب میں لوگوں کو اس سے مجالست کی اجازت دیتا ہوں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۲۱۳"۔(سنن الدارمی باب من ھاب الفتیا و کرہ الخ ملتان ۱/ ۵۱)

بدگمانی حرام ہے حدیث میں ہے:

۱۳۴۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بئس مطیة الرجل زعموا. رواہ احمد و ابوداؤد عن حذیفة رضی الله تعالیٰ عنه۔

Marfat.com

آدمی کی کتنی بری، بربادی یعنی گنہگاری ہے زعموا کہنا (یعنی بے ثبوت شرعی افواہ پر اعتماد کرکے کسی کے متعلق غلط رائے قائم کرلینا موجب گناہ ہے)۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۳۰"۔ (ابوداؤد دوم، ص ۶۷۹۔ باب فی الرجل یقول زعموا)

تین شخصوں کی نمازیں قبول نہیں ہوتی ہیں :

۱۳۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثة لاترفع صلاتهم فوق رؤسهم شبرا رجل ام قوما وهم له كارهون و امرأة باتت و زوجها عليها ساخط و اخوان متصارمان. رواه ابن ماجة و ابن حبان عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما بسند حسن.

تین شخصوں کی نمازان کے سر سے ایک بالشت بھی اوپر نہیں جاتی، ایک وہ آدمی جو ایسی قوم کی امامت کرے جو اس کو برا جانے اور ایک وہ عورت کہ جس نے رات گزاری اس حال میں کہ اس کا شوہر ناخوش رہا اور آپس میں قطع تعلق کرنے والے دو بھائی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۳۲"۔ (ابن ماجہ، ص ۶۹۔ باب من ام قوما و هم له كارهون)

۱۳۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثة لا يقبل الله منهم صلاة من تقدم قوما و هم له كارهون و رجل يأتى (اتى) الصلاة دبارا و الدبار ان يأتيها بعد ان تفوته. و رجل اعتبد محررا (محرره) رواه ابوداؤد و ابن ماجة عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما۔

تین آدمیوں کی نماز قبول بارگاہ نہیں ہوتی ایک وہ جو ایسے لوگوں کی امامت کرے اس کو جو برا جانیں اور ایک آدمی وہ جو نماز قضا کرکے پڑھے اور ایک وہ شخص جو آزاد آدمی کو غلام بنائے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۳۳"۔ (ابوداؤد اول، ص ۸۸، باب الرجل يؤم القوم و هم له كارهون)

قرب قیامت لوگ جاہلوں کو سردار اور مفتی بنالیں گے۔ حدیث میں ہے :

۱۳۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتخذ الناس رؤسا جهالا فاستئلوا فافتوا بغير علم فضلوا و اضلوا۔

لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے اور ان سے مسئلہ پوچھیں گے وہ بے علم فتویٰ دیں گے آپ بھی گمراہ ہوئے اوروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ رواه الائمة احمد و البخاری و مسلم و الترمذی و ابن ماجة عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۳۴"۔ (بخاری اول، ص ۲۰، باب كيف يقبض العلم)

Marfat.com

ظالم کی امداد واعانت حرام ہے حدیث میں ہے :

۱۳۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من مشی مع ظالم وھو یعلم انه ظالم فقد خرج من الاسلام۔

جو دانستہ کسی ظالم کی مدد کو چلے وہ اسلام سے نکل جائے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر و الضیأ فی صحیح المختارة عن اوس بن شرحبیل الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۳۴"۔ (کنز العمال، ص ۲۸۴، ج ۳)

محبوب شی کا ذکر زیادہ ہوتا ہے حدیث میں ہے :

۱۳۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احب شیأ اکثر من ذکرہ۔

جو کسی سے محبت رکھتا ہے اس کا ذکر زیادہ کرتا ہے۔ رواہ ابو نعیم ثم الدیلمی عن مقاتل بن حیان عن داؤد بن ابی ھند عن الشعبی عن ام المومنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ثلاثتھم من رجال مسلم و الاربعة۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۲۴۰"۔ (کنز العمال، ص ۳۸۱۔ ج ۱)

کفار و مشرکین اور بدمذہبوں کی تردید جائز ہے :

۱۴۰۔ صحیح بخاری میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے مسجد کریم مدینہ طیبہ میں منبر بچھاتے کہ وہ اس پر کھڑے ہو کر مشرکین کا رد فرماتے۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۲۵۱" (بخاری ۲/ ۹۰۹ باب ھجأ المشرکین)

بے وجہ شرعی تین دن سے زیادہ مسلمانوں سے قطع تعلق حرام ہے۔ حدیث میں ہے :

۱۴۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایحل للرجل ان یھجر اخاہ فوق ثلث لیال یلتقیان فیعرض ھذا و یعرض ھذا و خیرھما الذی یبداء بالسلام۔

آدمی کو حلال نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین رات سے زیادہ چھوڑے رہ میں ملیں تو یہ ادھر منہ پھیر لے وہ ادھر منہ پھیر لے اور ان میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے یعنی ملنے کی پہل کرے۔ رواہ الشیخان عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری دوم، ص ۸۹۷۔ باب الھجرة)

۱۴۲۔ دوسری حدیث میں ہے فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یحل لمومن ان یھجر مومنا فوق ثلث فان مرت به ثلث فلیلقه فلیسلم علیه فان رد علیه السلام فقد اشترکا فی الاجر فان لم یرد علیه فقد باء بالاثم و خرج المسلم من الھجرة۔

کسی مسلمان کو حلال نہیں کہ کسی مسلمان سے تین رات سے زیادہ قطع تعلق کرے جب

Marfat.com

تین راتیں گزر جائیں تو لازم ہے کہ اس سے ملے اور اسے سلام کرے اگر سلام کا جواب دے تو دونوں ثواب میں شریک ہوں گے اور وہ جواب نہ دے گا تو سارا گناہ اسی کے سر رہا یہ سلام کرنے والا قطع کے وبال سے نکلے گا۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابوداؤد دوم، ص ۶۷۳۔ باب فی ھجرۃ الرجل اخاہ)

۱۴۳۔ تیسری حدیث میں فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **لایحل لمسلم ان یھجر اخاہ فوق ثلث فمن ھجر فوق ثلث فمات دخل النار۔**

مسلمان کو حرام ہے کہ مسلمان بھائی کو تین رات سے زیادہ چھوڑے جو تین رات سے زیادہ چھوڑے اور اسی حالت میں مرے وہ جہنم میں جائے گا۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۲۵۲"۔ (ابوداؤد دوم، ص ۶۷۳ باب فی ھجرۃ الرجل اخاہ)

صرف پائجامہ یا لنگی پہن کر نماز مکروہ تحریمی ہے :

۱۴۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لایصلین احدکم فی الثوب الواحد لیس علی عاتقہ منہ شیء۔**

ہرگز تم میں کوئی شخص ایک ہی کپڑا پہن کر نماز نہ پڑھے کہ کندھے پر اس کا کوئی حصہ نہ ہو۔ رواہ الشیخان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری اول، ص ۵۲۔ باب اذا صلی فی الثوب الواحد الخ)

۱۴۵۔ خطیب بغدادی جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی **نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الصلاۃ فی السراویل۔**

یعنی فقط پائجامہ سے نماز پڑھنے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ (کنزالعمال، ص ۲۱۷ ج ۷)

نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے حدیث میں ہے :

۱۴۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لاصلاۃ لمن لم یقراء بفاتحۃ الکتاب۔**

یعنی بے سورہ فاتحہ کے نماز ناقص ہے۔ رواہ الائمۃ احمد و الستۃ عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۸۰"۔ (مسلم اوّل، ص ۱۶۹۔ باب وجوب قرآۃ الفاتحۃ الخ)

تعمیر وتنظیف مساجد کی تاکید پر ایک حدیث۔

Marfat.com

۱۴۷۔ حدیث میں ہے۔ امر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ببناء المساجد فی الدور و ان تنظف و تطیب۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محلوں بستیوں میں مسجدیں بنانے اور صاف ستھری رکھنے کا حکم فرمایا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۹۶"۔ (ابوداؤد اول، ص ۶۶، باب اتخاذ المساجد فی الدور)

مسلمان سے بے وجہ شرعی کینہ و بغض رکھنا حرام ہے:

۱۴۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتباغضوا و لا تحاسدوا و لاتدابروا و کونوا عباداللہ اخوانا۔

آپس میں نہ بغض و حسد رکھو اور نہ ایک دوسرے کو پشت دو بلکہ اللہ کے مخلص بندے اور آپس میں بھائی ہو جاؤ۔ (مولف) (بخاری دوم، ص ۸۹۶ باب قولہ یاایھاالذین آمنوا و اجتنبوا الخ)

مومن فحش گو نہیں ہوتا ہے:

۱۴۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس المؤمن بالطعان و لاالفحاش۔

مسلمان نہیں ہوتا بہت طعنہ کرنے والا نہ بے حیا فحش گو۔ (مولف) یعنی مسلمان کو ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ (ترمذی دوم، ص ۱۸ باب ماجاء فی اللعنۃ)

حیا ایمان کی نشانی ہے:

۱۵۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الحیاء من الایمان و البذاء من النفاق۔

حیا جزو ایمان ہے اور بے ہودہ اور فحش گوئی جزو نفاق۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۱۱"۔ (ترمذی دوم، ص ۲۲، باب ماجاء فی الحیاء)

تین شخصوں کی نمازیں قبول نہ ہونے پر تین حدیثیں:

۱۵۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایما رجل ام قوما وھم لہ کارھون لم تجز صلاتہ اذنیہ. رواہ الطبرانی فی الکبیر عن طلحۃ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جو آدمی کچھ لوگوں کی امامت کرے اور وہ لوگ اس سے ناراض ہوں تو اس کی نماز اس کے

Marfat.com

کانوں سے متجاوز نہیں ہوتی ۔ یعنی جب کہ ناگواری و ناراضی بوجہ شرعی ہو۔ (مولف)
(کنزالعمال، ص ۳۷۸، ج ۷)

۱۵۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثة لایقبل الله منهم صلاة و لاتصعد الی السمأء و لا تجاوز رؤسهم رجل ام قوما وهم له کارهون و رجل صلی علی جنازة و لم یؤمر و امرأة دعاها زوجها من اللیل فابت علیه. رواه ابن خزیمة عن عطأ بن دینار و بسند آخر عن انس بن مالك متصلا رضی الله تعالیٰ عنه۔

تین آدمیوں کی نماز نہ قبول ہوتی ہے نہ آسمان پر چڑھتی ہے اور نہ اس کے سروں سے متجاوز ہوتی ہے ایک وہ آدمی جو لوگوں کی امامت کرے اور لوگوں کو اس کی امامت ناگوار ہو۔ اور ایک وہ آدمی جو بغیر اجازت کے نماز جنازہ پڑھائے اور ایک وہ عورت کہ اس کا شوہر رات کو اسے بلائے اور وہ انکار کردے۔ (مولف) (کنزالعمال، ص ۳۸، ج ۲۱)

۱۵۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثة لا تجاوز صلاتهم اذانهم العبد الأبق حتی یرجع و امرأة باتت و زوجها علیها ساخط و امام قوم وهم له کارهون. رواه الترمذی عن ابی امامة رضی الله تعالیٰ عنه و قال حسن غریب۔

تین شخصوں کی نماز ان کے کانوں سے متجاوز نہیں ہوتی بھاگے ہوئے غلام کی یہاں تک کہ وہ واپس آجائے اور ایک وہ عورت جس پر اس کا شوہر رات بھر ناراض رہے اور قوم کا وہ امام جسے وہ لوگ برا جانیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۳۳"۔ (ترمذی اول، ص ۸۳، باب ماجأ من ام قوما وهم له کارهون)

ولدالزنا کا باپ کوئی نہیں ہوتا:

۱۵۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ الولد للفراش و للعاهر الحجر۔

بچہ بچھونے والے کا اور زانی کے لئے پتھر۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۴۲" (بخاری اول، ص ۲۷۶، باب تفسیر المشبهات الخ)

اپنے گھر کے قریب جو مسجد ہو اس میں نماز پڑھی جائے:

۱۵۵۔ حدیث میں ہے۔ لاصلاة لجار المسجد الا فی المسجد۔

یعنی پڑوس کی مسجد میں نماز پڑھی جائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۶۴"۔
(کنزالعمال، ص ۴۱۹، ج ۷)

Marfat.com

تعارف

النهی الاکید عن الصلوۃ و راء عدی التقلید

(دشمن تقلید کے پیچھے نماز ادا کرنا سخت منع ہے)

۱۰ر شوال ۱۳۰۵ھ کو سوال پیش ہوا کہ غیر مقلد کی اقتداء میں نماز درست ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا کہ :-

بلا شبہ غیر مقلد کے پیچھے نماز مکروہ و ممنوع اور لازم الاحتراز ہے، انہیں باختیار خود امام کرنا تو ہرگز کسی سنی و محب سنت کا کام نہیں، اور جہاں وہ امام ہوں اور منع پر قدرت نہ ہو تو سنی کو چاہئے کہ دوسری جگہ صحیح العقیدہ امام کی اقتداء کرے حتی کہ جمعہ میں بھی جب کہ اور جگہ مل سکے۔ اور اگر مجبوری ان کے پیچھے پڑھ لی یا پڑھنے کے بعد حال کھلا تو نماز پھیر لے اگرچہ وقت جاتا رہا ہو اگرچہ مدت گزر چکی ہو۔

پھر پانچ دلیلوں سے اس مسئلہ کو روشن و مبرہن کیا ہے۔

اور اس رسالے میں ایک مقدمہ قائم کیا گیا ہے جس میں غیر مقلدین کی بدعات و خرافات کا اجمالی طور پر جائزہ لیا گیا ہے اور غیر مقلدیت کی تاریخ و تولید اور اس کے مظالم و فتنے پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ یہ فرقۂ ضالہ مضلہ ہمیشہ اسلام اور مسلمانوں کا دشمن رہا، حقائق اور صداقتوں سے صرف نظر کرتے ہوئے مسلمانان عالم پر کفر و شرک کا حکم عائد کیا اور ان کا قتل عام کیا، جب کہ ابن عبدالوہاب نجدی کی کوکھ سے جنم لینے والا یہ فرقۂ باطلہ خود بحکم حدیث و فقہ گمراہ و گمراہ گر، بدعتی اور جہنمیوں کے کتے بلکہ کافر و مرتد ہے۔

خلاصہ یہ کہ اس رسالے میں مقصود یہی ظاہر کرنا ہے کہ غیر مقلدوں کے پیچھے نماز ناروا ہے، اس کے ضمن میں ان کے بعض عقائد و احوال و مکائد و مظالم اور دیگر فوائد نافعہ بھی سلک تحریر میں آئے ہیں۔

اور یہ رسالہ جہازی سائز کے ۳۲ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ساٹھ حدیثیں زینت تحریر ہیں۔

Marfat.com

احادیث

النهی الاکید عن الصلوٰۃ و راء عدی التقلید

لولیاء اللہ سے متعلق چند احادیث کریمہ :

۱۵۶۔ حدیث بخاری فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ و بصرہ الذی یبصر بہ و یدہ التی یبطش بھا و رجلہ التی یمشی بھا (الی قولہ تعالیٰ) و ما ترددت عن شیٔ انا فاعلہ ترددی عن قبض نفس المؤمن یکرہ الموت و انا اکرہ مسأتہ۔

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) جب میں کسی بندے کو محبوب رکھتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پیر بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ (یہاں تک فرمایا) اور کسی کام میں مجھے تردد نہیں ہوتا جس کو میں کرتا ہوں مگر مومن کی موت کو برا سمجھنے میں کیونکہ میں اس کے اس برا سمجھنے کو برا جانتا ہوں۔ (مولف) (بخاری دوم، ص ۹۶۳، باب التواضع)

۱۵۷۔ حدیث مشہور۔ قم الی امشی الیک و امشی الی اھرول الیک. اخرجہ احمد عن رجل من الصحابۃ و البخاری بمعناہ عن انس و عن ابی ھریرۃ والطبرانی فی الکبیر عن سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔

تو میری جانب کھڑا ہو میں تیری طرف چلوں گا اور تو میری طرف چل کر آ میں تیری طرف لپک کر آؤں گا۔ (مولف) (مسند احمد، ص ۵۲۶، ج ۴)

۱۵۸۔ حدیث۔ و اذا احب اللہ عبدا لم یضرہ ذنب. اخرجہ الدیلمی و الامام الاجل القشیری وابن النجار فی التاریخ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب رکھتا ہے تو کوئی گناہ اس کو ضرر نہیں دیتا ہے۔ (مولف) (گناہ ضرر نہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ بندہ جب خدا کا محبوب ہو جاتا ہے تو اس سے گناہ سرزد ہی نہیں ہوتا۔ (الرسالۃ القشیریۃ باب التوبۃ الہابی. مصر، ص ۴۵)

۱۵۹۔ حدیث۔ الدنیا والاخرۃ حرام علی اھل اللہ. اخرجہ فی مسند الفردوس

Marfat.com

عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنه۔

اللہ والے پر دنیا و آخرت حرام ہے۔ یعنی وہ دنیا و ما فیھا سے بے خبر ہو کر خدا کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ اور اس کا دھیان وجود باری کے علاوہ کسی دوسری طرف نہیں رہتا۔ (مولف) (مسند الفردوس بما ثور الخطاب۔ حدیث۔ ۳۱۱۔ بیروت ۲/ ۲۳۰)

قرآن سات قرأت پر نازل ہوا۔

۱۶۰۔ حدیث میں ہے۔ انزل القرآن علی سبعة احرف لکل حرف منها ظهر و بطن و لکل حرف حد و لکل حد مطلع. اخرجه الطبرانی فی اکبر معاجیمه عن عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه۔

قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہر حرف کا ظاہر و باطن ہے اور ہر حرف کے لئے حد ہے اور ہر حد کے لئے مطلع۔ (مولف) (مشکوٰۃ ہول، ص ۳۵، کتاب العلم الفصل الثانی)

عظمت اولیاء پر دو حدیثیں۔

۱۶۱۔ حدیث۔ قوله عزوجل اعطیهم من حلمی و علمی. اخرجه احمد و الطبرانی فی الکبیر و الحاکم فی المستدرك و البیهقی فی شعب باسناد صحیح عن ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میں اولیاء کو اپنے حلم اور علم میں سے عطا فرماؤں گا۔ یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ میں تمہارے بعد ایک ایسی امت کو پیدا کروں گا جب اسے بھلائی پہنچے گی تو اللہ کا شکر کرے گی اور اگر برائی پہنچے تو صبر کرے گی لیکن ان کے اندر نہ بردباری ہو گی نہ عقل تو حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کیا اے رب میرے جب اس کو بردباری اور عقل نہیں ہو گی تو ایسا کس طرح ہو گا یعنی وہ صبر اور شکر کس طرح کرے گی تو رب عزوجل نے فرمایا کہ میں انہیں اپنا حلم اور علم فرماؤں گا۔ (مولف) (مشکوٰۃ ہول، ص ۱۵۴۔ باب البکاء علی المیت الفصل الثالث)

۱۶۲۔ حدیث۔ من زهد فی الدنیا علمه الله بلا تعلم و هداه بلا هدایة و جعله بصیرا و کشف عنه العمیٰ. اخرجه ابونعیم فی حلیة الاولیاء عن سید الاولیاء امیر المومنین علی کرم الله تعالیٰ وجهه۔

جو دنیا سے بے رغبت ہوا اللہ تعالیٰ اس کو بغیر سیکھے علم دیتا ہے اور بغیر ظاہری ہدایت کے

Marfat.com

ہدایت دیتا ہے اور اس کو بصیر بنا دیتا ہے اور اس سے حجاب ہٹا دیتا ہے۔ (مولف) ''فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۸۳۔ النهی الاکید''۔ (کنز العمال، ص ۱۱۳، ج ۳)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ایک حدیث :

۱۲۶۱۳۔ حدیث۔ دع عنك معاذا فان الله يباهى به الملئكةقاله لرجل قال له معاذ بن جبل رضى الله تعالىٰ عنه تعال حتى نؤمن ساعة فشكاه الرجل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و قال اوما نحن بمومنين فقال له رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ذلك. اخرجه سيدى محمد بن على الترمذى عن معاذ رضى الله تعالىٰ عنه۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا کہ معاذ کو چھوڑو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے فرشتوں میں مباہات فرماتا ہے جب کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی سے کہا کہ آؤ تاکہ تھوڑی دیر ایمان کی بات کریں تو اس آدمی نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی اور عرض کی کیا ہم مومن نہیں ہیں؟ تب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آدمی سے یہ فرمایا، کہ معاذ کو چھوڑو کہ اللہ تعالیٰ ان سے فرشتوں میں مباہات فرماتا ہے۔ (مولف) ''فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۸۳ النهی الاکید''۔ (نوادر الاصول الاصل الثانی و السبعون بیروت، ص ۱۱۰)

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ایک حدیث :

۱۶۴۔ حدیث۔ كان عبدالله بن رواحة رضى الله تعالىٰ عنه اذا لقى الرجل من اصحاب النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال تعال نؤمن بربنا ساعة فقال ذات يوم لرجل فغضب الرجل فجأ الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال يا رسول الله الاترى الى ابن رواحة يرغب عن ايمانك الى ايمان ساعة فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يرحم الله ابن رواحة انه يحب المجالس التى يباهى به الملئكة. رواه احمد بسند حسن عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه۔

عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی صحابی رسول سے ملتے تو کہتے آؤ تاکہ تھوڑی دیر ایمان باللہ کی بات کریں لہذا عبداللہ بن رواحہ نے یہی بات ایک دن ایک صاحب سے کہی تو انہوں نے غصہ کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آکر عرض کی یا رسول اللہ آپ ابن رواحہ کو ملاحظہ فرما رہے ہیں؟ کہ وہ تو آپ کے ایمان سے ایمان ساعت کی طرف

Marfat.com

روگردانی کررہے ہیں تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابن رواحہ پر رحم فرمائے وہ تو ایسی مجلسوں کو محبوب رکھتا ہے جن پر فرشتے فخر و مباہات کرتے ہیں۔ (مولف)

(مسند احمد، ص ۱۶۶، ج ۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو طرح کے علوم و معارف حاصل کئے یعنی ظاہری و باطنی :

۱۶۵۔ حدیث ابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حفظت عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعائین فاما احدھما فبثتہ و اما الاخریٰ فلو بثتہ قطع ھذا البلعوم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو برتن محفوظ کئے یعنی علم اور ان میں سے ایک کو تو پھیلایا لیکن اگر دوسرا پھیلادوں تو میرا حلق کاٹ دیا جائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۸۴"۔ النھی الاکید۔ (بخاری اول، ص ۲۳، باب حفظ العلم)

خیار جماعت کو امام بنایا جائے اس پر ایک حدیث :

۱۶۶۔ حاکم مستدرک اور طبرانی معجم میں مرثد بن ابی مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان سرکم ان تقبل صلاتکم فلیؤمکم خیارکم فانھم وفدکم فیما بینکم و بین ربکم۔

اگر تمہیں اپنی نماز کا قبول ہونا خوش آتا ہو تو چاہئے جو تم میں اچھے ہوں وہ تمہارے امام ہوں کہ وہ تمہارے سفیر ہیں۔ تمہارے اور رب کے مابین۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۱۲۔ النھی الاکید"۔ (کنزالعمال، ۷/ ۳۸۳)

گروہ وہابیہ نجد سے نکلا ہے اس لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجد کے لئے دعا نہیں فرمائی بلکہ صرف شام و یمن کے لئے دعا فرمائی۔

۱۶۷۔ صحیح بخاری شریف میں ہے عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال ذکر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال اللھم بارک لنا فی شامنا اللھم بارک لنا فی یمننا قالوا یا رسول اللہ و فی نجدنا فاظنہ قال فی الثالثۃ ھناک الزلازل و الفتن و بھا یطلع قرن الشیطان۔

یعنی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی الٰہی ہمارے لئے برکت دے

Marfat.com

ہمارے شام میں الٰہی ہمارے لئے برکت دے ہمارے یمن میں صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ اور ہمارے نجد میں، حضور نے دوبارہ وہی دعا کی الٰہی ہمارے لئے برکت کر ہمارے شام میں الٰہی ہمارے لئے برکت بخش ہمارے یمن میں، صحابہ نے پھر عرض کی یارسول اللہ اور ہمارے نجد میں، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میرے گمان میں تیسری دفعہ پر حضور نے نجد کی نسبت فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہیں سے نکلے گی سنگت شیطان کی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۸۵ النھی الاکید"۔ (بخاری اول، ص ۱۴۱۔ باب ماقیل فی الزلازل و الایات)

ایمان والوں کی موجودگی میں قیامت نہیں آئے گی بلکہ نرے کافروں پر قیامت آئے گی :

۱۶۸۔ حدیث صحیح مسلم۔ لایذھب اللیل و النھار حتی یعبد اللات و العزیٰ (الی قولہ) یبعث اللہ ریحا طیبۃ فتوفی کل من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فیبقی من لاخیر فیہ فیرجعون الی دین آبائھم۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زمانہ فتانہ ہوگا جب تک لات و عزیٰ کی پرستش نہ ہو اور وہ یوں ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھا لے گی جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا انتقال کرے گا جب زمین میں نرے کافر رہ جائیں گے پھر بتوں کی پوجا بدستور جاری ہو جائے گی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۸۶ النھی الاکید"۔ (مسلم دوم، ص ۳۹۴ کتاب الفتن و اشراط الساعۃ)

قرب قیامت کے کچھ بے ایمان لوگوں کی نشانیاں :

۱۶۹۔ خیر البریہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یأتی فی آخر الزمان قوم حدثأ الاسنان سفھأ الاحلام یقولون من قول خیر البریۃ یمرقون من الاسلام کما یمرق السھم من الرمیۃ لایجاوز ایمانھم حناجرھم۔

آخر زمانہ میں کچھ لوگ حدیث السن سفیہ العقل آئیں گے کہ اپنے زعم میں قرآن یا حدیث سے سند پکڑیں گے اسلام سے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے ایمان ان کے گلوں سے نیچے نہ اترے گا۔ اخرجہ البخاری و مسلم و غیرھما عن امیرالمومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ و اللفظ للبخاری فی فضائل القرآن من الجامع الصحیح۔ (بخاری دوم، ص ۷۵۶۔ باب من رایابقرأۃ القرآن. الخ)

کسی مومن و مسلم کی موجودگی میں قیامت نہیں آئے گی :

۱۷۰۔ احمد و مسلم و ترمذی کی حدیث میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آیا سید عالم صلی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایالاتقوم الساعة حتی لایقال فی الارض اللّٰہ اللّٰہ۔

قیامت نہ آئے گی جب تک کہ زمین میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے۔ (ترمذی دوم، ص ۴۴،باب ماجأ فی اشراط الساعة)

حدیثیں گڑھنے والا جہنم میں جائے گا:

۱۷۱۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متواتر حدیث میں ارشاد فرمایا من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار۔

جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ "فتاوٰی رضویہ، ج ۳، ص ۲۸۷ النھی الاکید"۔ (بخاری اول، ص ۲۱، باب اثم من کذب علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (مسلم اول، ص ۷ باب تغلیظ الکذب علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

دجال کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہلاک کریں گے پھر امن واماں ہوگا اس کے بعد کافرو بدکار پر نفخ صور ہو کر قیامت آئے گی:

۱۷۲۔ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یخرج الدجال فیمکث اربعین فبعث اللہ عیسیٰ بن مریم فیھلکہ ثم یمکث فی الناس سبع سنین لیس بین اثنین عداوۃ ثم یرسل اللہ ریحا باردۃ من قبل الشام فلا یبقی علی وجہ الارض احد من فی قلبہ مثقال ذرۃ من خیر او ایمان الاقبضتہ حتی لو ان واحدکم دخل فی کبدجبل لدخلتہ حتی تقبضہ قال فیبقی شرار الناس فی حفۃ الطیر و احلام السباع لایعرفون معروفا و لاینکرون منکرا فیتمثل لھم الشیطٰن فیقول لاتستحیون فیقولون ماتأمرنا فیامرھم بعبادۃ الاوثان ثم ینفخ الصور۔ (رواہ مسلم)

یعنی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں دجال نکل کر چالیس (راوی نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ چالیس دن فرمایا یا مہینے یا برس اور دوسری حدیث میں چالیس دن کی تصریح ہے پہلا دن سال بھر کا دوسرا ایک مہینہ کا تیسرا ایک ہفتہ کا باقی دن عام دنوں کی طرح۔ رواہ مسلم عن النواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حدیث طویل۔ منہ) تک ٹھہرے گا پھر اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیھم الصلاۃ والسلام کو بھیجے گا وہ اسے ہلاک کریں گے پھر سات برس تک لوگوں میں اس طرح تشریف رکھیں گے کہ کوئی دو دل آپس میں عداوت نہ رکھتے ہوں گے اس کے بعد اللہ

Marfat.com

تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا کہ روئے زمین پر جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اس کی روح قبض کرلے گی یہاں تک کہ اگر تم میں کوئی پہاڑ کے جگر میں چلا جائے گا تو وہ ہوا وہاں جاکر بھی اس کی جان نکال لے گی اب بدترین خلق باقی رہ جائیں گے۔ فسق و شہوت میں پرندوں کی طرح ہلکے سبک اور ظلم و شدت میں درندوں کی طرح گراں و سخت جو اصلاً نہ کبھی بھلائی سے آگاہ ہوں گے نہ کسی بدی پر انکار کریں گے۔ شیطان ان کے پاس آدمی کی شکل بن کر آئے گا اور کہے گا تمہیں شرم نہیں آئی یہ کہیں گے پھر تو ہمیں کیا حکم کرتا ہے وہ انہیں بت پرستی کا حکم دے گا اس کے بعد نفخ صور ہوگا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۸۶۔ النھی الاکید"۔ (مسلم دوم، ص ۴۰۳۔ باب ذکر الدجال)

امت مرحومہ ہرگز شرک اور غیر خدا کی پرستش نہ کرے گی :

۱۷۳۔ امام احمد مسند اور ابن ماجہ سنن اور حاکم مستدرک اور بیہقی شعب الایمان میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی امت کی نسبت فرماتے ہیں **اما انھم لایعبدون شمسا ولاقمرا ولاحجرا ولا وثنا ولکن یراؤن اعمالھم**

خبردار ہو بے شک وہ نہ سورج کو پوجیں گے نہ چاند کو نہ پتھر کو نہ بت کو ہاں یہ ہوگا کہ دکھاوے کے لئے اعمال کریں گے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۸۸، النھی الاکید" (ابن ماجہ اوّل ص ۳۲۰، باب الریأ والسمعۃ)

مومنین اہل عرب کے لئے خاص مژدہ ارشاد ہوا ہے کہ وہ ہرگز شیطانی پرستش میں مبتلا نہ ہوں گے اس مضمون پر چار احادیث طیبہ :

۱۷۴۔ امام احمد و مسلم و ترمذی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ان الشیطان قد یئس (ایس) ان یعبدہ المصلون فی جزیرۃ العرب ولکن فی التحریش بینھم**

بیشک شیطان اس سے ناامید ہو گیا ہے کہ جزیرۂ عرب کے نمازی اسے پوجیں ہاں ان میں جھگڑے اٹھانے کی طمع رکھتا ہے۔ (مسلم دوم ص ۳۷۶، باب تحریش الشیطان و بعثہ الخ)

۱۷۵۔ ابو یعلی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ان الشیطان قد یئس ان تعبد الاصنام فی ارض العرب**

Marfat.com

ولكنه سيرضى منكم بدون ذلك بالمحقرات. الحديث

یعنی شیطان یہ امید نہیں رکھتا کہ اب زمین عرب میں بت پوجے جائیں مگر وہ اس سے کم درجہ گناہ تم سے کرادینے کو غنیمت جانے گا جو حقیر و آسان سمجھے جاتے ہیں۔ واصله عند احمد والطبرانی بسند حسن (کنزالعمال ص ۲۶۲ ج ۱۳)

۱۷۶۔ بیہقی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تذکیر اور حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تقریر اراوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وداع کرتے وقت ارشاد فرمایا **ان الشيطان قد يئس ان يعبد فى جزيرتكم هذه ولكن يطاع فيما تحتقرون من اعمالكم فقد رضى بذلك**

یعنی شیطان کو یہ امید نہیں کہ اب تمہارے جزیرے میں اس کی عبادت ہوگی ہاں ان اعمال میں اس کی اطاعت کروگے جنہیں تم حقیر جانوگے وہ اسی قدر کو غنیمت سمجھتا ہے۔ (کنزالعمال ص ۲۶۲ ج ۱۳)

۱۷۷۔ امام احمد حضرت عبادہ بن صامت وابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے معاً راوی حضور سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **ان الشيطان قد يئس ان يعبد فى جزيرة العرب.**

بیشک شیطان اس سے مایوس ہے کہ جزیرۂ عرب میں اس کی پرستش ہو۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۸۹ النهى الاكيد" (مسلم دوم ص ۳۷۶، باب تحريش الشيطان وبعثه الخ) (کنزالعمال ص ۲۶۲ ج ۱۳)

حجاز یعنی حرمین طیبین اور ان کے مضافات کی عظمت و برکت پر ایک حدیث :

۱۷۸۔ جامع ترمذی میں عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور پرنور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ان الدين ليأرز الى الحجاز كما تارز الحية الى جحرها وليعقلن الدين من (فى) الحجاز معقل الاروية (الاودية) من (راس) الجبل.**

بیشک دین حجاز کی طرف ایسا سمٹے گا جیسے سانپ اپنی بانبی کی طرف اور بیشک دین حرمین طیبین کو ایسا مسکن و مامن بنائے گا جیسے پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی کو (ترمذی دوم ص ۹۱، باب ماجاء ان الاسلام بدء غريبا الخ)

مدینۂ امینہ دین متین کا اول و آخر ماوی و ملجا ہے

۱۷۹۔ حدیث میں ہے **ان الايمان ليارز الى المدينة كما تارز الحية الى جحرها**

Marfat.com

بیشک ایمان مدینے کی طرف یوں سمٹے گا جیسے سانپ اپنی بانبی کی طرف۔ رواہ الائمة احمد والبخاری ومسلم وابن ماجة عن ابی هريرة وفی الباب عن سعد بن ابی وقاص وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۸۹ النهی الاکید" (بخاری اول ص ۲۵۲، باب الایمان أرز الی المدینة)

منافق وفاسق کو سردار وغیرہ کلمات تعظیم سے یاد کرنا منع ہے :

۱۸۰۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لاتقولوا للمنافق یا سید فانه ان یکن سیدا فقد اسخطتم ربکم عزوجل**

منافق کو اے سردار کہہ کر نہ پکارو کہ اگر وہ تمہارا سردار ہوا تو بیشک تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا۔ رواہ ابوداؤد والنسائی بسند صحیح۔ (ابوداؤد دوم ص ۶۸۰، باب لایقول المملوك ربی و ربتی)

۱۸۱۔ حاکم کے لفظ یہ ہیں **اذا قال الرجل للمنافق یا سید فقد اغضب ربه عزوجل** جب کوئی شخص منافق کو اے سردار کہہ کر پکارے تو وہ بیشک اپنے رب عزوجل کو غضب میں لایا۔ قلت وهکذا اخرجه البیهقی فی شعب الایمان۔ (کنزالعمال ص ۳۲۶ ج ۳)

بدعتی کی کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی کہ وہ اسلام سے خارج ہے :

۱۸۲۔ بیہقی کی حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لایقبل الله لصاحب بدعة صلاة ولا صوما ولا صدقة ولاحجا ولاعمرة ولا جهادا ولا صرفا ولا عدلا یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرة من العجین.**

اللہ تعالیٰ کسی بدمذہب کی نماز قبول کرے نہ روزہ نہ زکوۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ فرض نہ نفل بدمذہب اسلام سے یوں نکل جاتا ہے جیسے آٹے سے بال (کنزالعمال ص ۱۹۷ ج ۱)

۱۸۳۔ امام دار قطنی وابوحاتم محمد بن عبدالواحد اپنے جزو حدیثی میں ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اصحاب البدع کلاب اهل النار**

اہل بدعت دوزخیوں کے کتے ہیں (کنزالعمال ص ۱۹۵، ج ۱)

قدریہ کے ساتھ مجالست اور ابتدا بالسلام جائز نہیں :

۱۸۴۔ احمد وابوداؤد وحاکم حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

Marfat.com

راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتجالسوا اھل القدر ولاتفاتحوھم قدریوں کے پاس نہ بیٹھو نہ ان سے سلام کلام کی ابتداء کرو۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۹۳ النھی الاکید" (ابوداؤد دوم ص ۶۴۹، باب فی ذراری المشرکین)

امام سردار ہوتا ہے اور مقتدی اس کے پیرو :

۱۸۵۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انما جعل الامام لیؤتم به امام تو اسی لئے مقرر ہوا کہ اس کی پیروی کی جائے۔ رواہ الائمة احمد والبخاری ومسلم وغیرھم عن ام المومنین الصدیقة وعن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنهما۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۹۲ النھی الاکید" (بخاری ۱/ ۹۵-۹۶، باب انما جعل الامام الخ)

آخری زمانے میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو اہلبیت کو برا کہیں گے :

۱۸۶۔ عقیلی وابن حبان انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الله اختارنی واختار لی اصحابا واصهارا وسیأتی قوم یسبونهم وینتقصونهم فلا تجالسوهم ولا تشاربوهم ولاتواکلوهم ولاتناکحوهم.

بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لئے اصحاب واصہار چن لئے اور قریب ایک قوم آئے گی کہ انہیں برا کہے گی اور ان کی شان گھٹائے گی تم ان کے پاس نہ بیٹھنا نہ ان کے ساتھ پانی پینا نہ کھانا کھانا نہ شادی بیاہت کرنا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۹۴ النھی الاکید" (کتاب الضعفاء الکبیر (۱۵۳) احمد بن عمران الاخنسی بیروت ۱/ ۱۲۶)

خارجیوں نے کفار کے بارے میں اتری ہوئی آیتوں کو مومنین پر چسپاں کر دیں

۱۸۷۔ صحیح بخاری شریف میں تعلیقا اور شرح السنہ امام بغوی و تہذیب الاثار امام طبری میں موصولا وارد کان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یری الخوارج شرار خلق الله وقال انهم انطلقوا الی آیات نزلت فی الکفار فجعلوها علی المومنین

یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خوارج کو بدترین خلق اللہ جانتے کہ انہوں نے وہ آیتیں جو کافروں کے حق میں اتریں اٹھا کر مسلمانوں پر رکھ دیں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۸۵ النھی الاکید" (بخاری دوم ص ۱۰۲۴، باب قتال الخوارج والملحدین الخ)

فاسقوں کی دوری سے اللہ تعالیٰ کی قربت نصیب ہوتی ہے

۱۸۸۔ ابن شاہین نے کتاب الافراد میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

سے روایت کی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تقربوا الی الله ببغض اهل المعاصی والقوهم بوجوه مكفرة والتمسوا رضا الله بسخطهم وتقربوا الی بالتباعد عنهم.

اللہ کی طرف تقرب کرو فاسق کے بغض سے اور ان سے ترش رو ہو کر ملو اور اللہ کی رضامندی انکی خفگی میں ڈھونڈو اور اللہ کی نزدیکی ان کی دوری سے چاہو۔" فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۹۴ النهی الاکید" (کنزالعمال ص ۴۹ ج ۳)

اہل اسلام کو گالی دینا فسق ہے :

۱۸۹۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث مشہور میں فرماتے ہیں سباب المسلم فسوق۔

مسلمان کو سب وشتم کرنا فسق ہے۔اخرجه احمد والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجة والحاکم عن ابن مسعود والطبرانی فی الکبیر عنه وعن عبدالله بن مغفل وعن عمرو بن النعمان بن مقرون وابن ماجة عن ابی هريرة وعن سعد بن ابی وقاص والدار قطنی فی الافراد عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین (بخاری دوم ص ۸۹۳، باب ما ینهی عن السباب واللعن)

تین شخصوں کی تعظیم وتوقیر کے بارے میں ایک حدیث

۱۹۰۔ طبرانی کبیر میں بسند حسن ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثة لایستخف بهم الا منافق ذو الشيبة فی الاسلام وذوالعلم وامام مقسط.

تین شخص ہیں جن کی تحقیر نہ کرے گا مگر منافق ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا، دوسرا ذی علم، تیسرا امام عادل (کنزالعمال ص ۲۰ ج ۲۱)

بڑے چھوٹے اور عالم کے حق کے بارے میں ایک حدیث :

۱۹۱۔ احمد بسند حسن واللفظ لہ اور طبرانی وحاکم عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس من امتی من لم یبجل کبیرنا ویرحم صغیرنا ویعرف لعالمنا حقه

میری امت سے نہیں جو مسلمانوں کے بڑے کی تعظیم اور ان کے چھوٹوں پر رحم نہ کرے

Marfat.com

اور عالم کا حق نہ پہچانے (مسند احمد ص ۴۴۱ ج ۶)

عالم دین کی شان میں گستاخی کرنا سبب ہلاکت ہے :

۱۹۲۔ مسند الفردوس میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **العالم سلطان الله فی الارض فمن وقع فیه فقد هلك** عالم اللہ کی سلطنت ہے اس کی زمین میں تو جو ان کی شان میں گستاخی کرے ہلاک ہو جائے۔ ''فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۹۶، النهی الاکید'' (کنز العمال ۱۰/ ۷۷)

اہل عرب کو سب و شتم کرنا باعث نفاق ہے

۱۹۳۔ طبرانی معجم کبیر میں بسند حسن صحیح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **بغض العرب نفاق**

جو اہل عرب سے عداوت رکھے منافق ہے (المعجم الکبیر حدیث ۱۱۳۱۲ بیروت ۱۱/ ۱۴۶)

۱۹۴۔ بیہقی شعب الایمان میں حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **من سب العرب فاولئك هم المشرکون**

جو اہل عرب کو سب و شتم کریں وہ خاص مشرک ہیں۔ (کنز العمال ص ۳۶ ج ۱۳)

اہل مدینہ کی فضیلت پر چند احادیث کریمہ :

۱۹۵۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لایکید اهل المدینة احد الا انماع کما ینماع الملح فی الماء.**

کوئی شخص اہل مدینہ کے ساتھ بد اندیشہ نہ کرے گا مگر یہ کہ ایسا گل جائے گا جیسے نمک پانی میں اخرجه الشیخان عن سعد بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه (بخاری اول ص ۲۵۲، باب اثم من کاد اهل المدینة)

۱۹۶۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **من اراد اهل المدینة بسوء اذا به الله کما یذوب الملح فی الماء**

جو اہل مدینہ کے ساتھ کسی طرح کا برا ارادہ کرے اللہ تعالیٰ اسے ایسا گلا دے جیسے نمک پانی میں گل جاتا ہے۔ اخرجه احمد ومسلم وابن ماجة عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔ ''فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۹۷ النهی الاکید'' (ابن ماجہ دوم ص ۲۳۲، باب فضل المدینة)

Marfat.com

۱۹۷۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **من اذی اھل المدینۃ اذاہ اللہ وعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لایقبل منہ صرف ولا عدل**

جو مدینہ والوں کو ایذا دے اللہ اسے مصیبت میں ڈالے اور اس پر خدا اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ نہ اس کا نفل قبول کرے نہ فرض۔ اخرجہ الطبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۹۷ النھی الاکید" (کنز العمال ص ۲۰۶ ج ۱۳)

حیات انبیاء علیہم السلام پر دو جلیل حدیثیں :

۱۹۸۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں **ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء**

بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر پیغمبروں کا جسم کھانا حرام کیا ہے۔ اخرجہ احمد وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وابن حبان والحاکم وابونعیم کلھم عن اوس بن اوس الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ابوداؤد اول ص ۲۱۴، باب فی الاستغفار، نسائی اول ص ۲۰۴، باب اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم الجمعۃ)

۱۹۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **من کلمہ روح القدس لم یؤذن للارض ان تاکل من لحمہ**

جس سے جبریل نے کلام کیا زمین کو اجازت نہیں کہ اس کے گوشت میں کچھ تصرف کرے۔ اخرجہ الزبیر بن بکار فی اخبار المدینۃ وابن زبالۃ عن الحسن مرسلا

امام ابوالعالیہ تابعی نے کہا **ان لحوم الانبیاء لاتبلیھا الارض ولا تاکلھا السباع۔**

انبیاء کا گوشت زمین نہیں گلاتی نہ درندے گستاخی کر سکیں۔ اخرجہ الزبیر والبیھقی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۹۸، النھی الاکید" (الدر المنثور زیر آیت وایدناہ بروح القدس قم ایران ۱/ ۸۷)

اولیاء سے عدلوت و دشمنی اللہ تعالیٰ سے جنگ کے مماثل ہے :

۲۰۰۔ (حدیث قدسی) حضرت حق عزجلالہ فرماتا ہے **من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب**

جو میرے کسی ولی سے عداوت رکھے میں نے اعلان دیدیا اس سے لڑائی کا۔ اخرجہ البخاری عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن ربہ عزوجل (بخاری دوم

Marfat.com

ص ۹۶۳ باب التواضع)

۲۰۱۔ حضور پرنور سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من عادی اولیاء الله (لله ولیا) فقد بارز الله بالمحاربة

جس نے لولیاء اللہ سے عداوت کی وہ سر میدان خدا کے ساتھ لڑائی کو نکل آیا۔ اخرجه ابن ماجة والحاكم والبيهقي في الزهد عن معاذ بن جبل رضي الله تعالىٰ عنه (ابن ماجہ دوم ص ۲۹۶، باب من ترجى له السلامة من الفتن)

لوگوں کی خبر ہلاکت مشہور کرنے والے کے بارے میں ایک حدیث :

۲۰۲۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا سمعت الرجل يقول هلك الناس فهو اهلكهم.

جب تو کسی کو یوں کہتے سنے کہ لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ ان سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔ اخرجه احمد والبخاري في الادب المفرد ومسلم وابوداؤد وعن ابي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۹۹ النهي الاكيد" (مسند احمد ص ۲۲۹ ج ۳، مشکوۃ دوم ص ۴۱۱، باب حفظ اللسان والغيبة والشتم الفصل الاول)

جسے کافر کہا گیا اگر وہ حقیقۃً کافر نہیں ہے تو قائل کافر ہو جائے گا :

۲۰۳۔ صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا قال الرجل لاخيه يا كافر فقد باء بها احداها

جب کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کو او کافر کہے تو ان دونوں میں ایک کی رجوع اس طرف بیشک ہو۔ (کنز العمال ص ۳۶۲ ج ۳)

۲۰۴۔ امام احمد و بخاری و مسلم حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ليس من دعا رجلا بالكفر او قال عدو الله وليس كذلك الا حار عليه ولايرمي رجل رجلا بالفسق ولا يرميه بالكفر الا ارتدت عليه ان لم يكن صاحبه كذلك

جو شخص کسی کو کافر یا دشمن خدا کہے اور وہ ایسا نہ ہو یہ کہنا اسی پر پلٹ آئے اور کوئی شخص کسی کو فسق یا کفر کا طعن نہ کرے گا مگر یہ کہ وہ اسی پر الٹا پھرے گا اگر جس پر طعن کیا تھا ایسا نہ ہوا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۰۸ النهي الاكيد" (مسلم اول ص ۵۷، باب بيان حال ايمان من قال الخ، مسند احمد ص ۲۰۹ ج ۶)

Marfat.com

ثبوت کفر قطعی کے بغیر اہل قبلہ کی تکفیر حرام ہے :

۲۰۵۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **کفوا عن اھل لا الہ الا اللہ لاتکفروھم بذنب فمن اکفر اھل لا الہ الا اللہ فھو الی الکفر اقرب**

یعنی لاالہ الااللہ کہنے والوں کو کسی گناہ پر کافر نہ کہو جو لاالہ الااللہ کہنے والے کو کافر کہے وہ خود کفر سے نزدیک تر ہے۔ اخرجہ الطبرانی فی الکبیر بسند حسن عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۱۰ النھی الاکید" (کنزالعمال ص ۳۶۱ ج ۳)

کلمہ گو کی تکفیر حرام ہے اور کوئی مسلمان گناہ کبیرہ کے سبب کافر نہیں ہوتا :

۲۰۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **ثلث من اصل الایمان الکف عمن قال لاالہ الا اللہ ولایکفر بذنب لایخرجہ من الاسلام بعمل ،الحدیث**

یعنی اصل ایمان سے ہے یہ بات کہ لاالہ الااللہ کہنے والے سے زبان روکی جائے اسے کسی گناہ کے سبب کافر نہ کہیں اور کسی عمل پر دائرہ اسلام سے خارج نہ بتائیں۔ اخرجہ ابوداؤد عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۱۰ النھی الاکید" (کنزالعمال ص ۲۶۹ ج ۲۰)

اسلام ہمیشہ غالب رہے گا :

۲۰۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **الاسلام یعلو ولایعلی**

اسلام غالب ہے مغلوب نہیں اخرجہ الدار قطنی والبیھقی والضیاء عن عائذ بن عمر المدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی۔ رضویہ ج ۳ ص ۳۱۰، النھی الاکید" (سنن الدار قطنی باب المھر، ملتان ۳/۲۵۲) (بخاری ۱/۱۸۰ باب اذا اسلم الصبی الخ)

اہل قبلہ کی تکفیر ممنوع ہے :

۲۰۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **لاتکفروا احدا من اھل القبلۃ**

اہل قبلہ سے کسی کو کافر نہ کہو۔ اخرجہ العقیلی عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۱۱ النھی الاکید" (کنزالعمال ص ۱۹۳ ج ۱)

اہل بدعت وفساق کی صحبت ومخالطت کی ممانعت پر دو حدیثیں :

۲۰۹۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **انما مثل الجلیس الصالح وجلیس السؤ کحامل المسک ونافح الکیر اما ان تبتاع منہ واما لک واما ان تجد منہ ریحا طیبۃ ونافح الکیر اما ان یحرق ثیابک واما ان تجد منہ ریحا خبیثۃ**

Marfat.com

نیک ہم نشین اور بد جلیس کی مثال یوں ہے جیسے ایک کے پاس مشک ہے اور وہ دوسرا دھونکنی دھونکتا ہے مشک والا تو تجھے مشک ہبہ کرے گا یا تو اس سے خریدے گا اور کچھ نہ ہو تو خوشبو تو آئے گی اور وہ دوسرا یا تیرے کپڑے جلائے گا یا تو اس سے بدبو پائے گا۔ رواہ الشیخان عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۱۱ النہی الاکید "(مسلم دوم ص ۲۳۰، باب لاعدوی ولاطیرۃ)

۲۱۰۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **مثل جلیس السؤ کمثل صاحب الکیر ان لم یصبك من سوادہ اصابك من دخانہ**

یعنی بد کی صحبت ایسی ہے جیسے لوہار کی بھٹی کہ کپڑے کالے نہ ہوئے تو دھواں جب بھی پہنچے گا۔ رواہ عنہ ابوداؤد والنسائی (ابوداؤد دوم ص ۶۶۴ باب من یؤمر ان یجالس)

انقلاب قلب کے بارے میں ایک حدیث :

۲۱۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **انما سمی القلب من تقلبہ انما مثل القلب مثل ریشۃ الفلاۃ تعلقت فی اصل شجرۃ تقلبھا الریاح ظھر البطن**

دل کو قلب اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ انقلاب کرتا ہے دل کی کہاوت ایسی ہے جیسے جنگل میں کسی پیڑ کی جڑ سے ایک پر لپٹا ہے کہ ہوائیں پلٹا دے رہی ہیں کبھی سیدھا کبھی الٹا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر بسند حسن عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولفظہ عند ابن ماجۃ مثل القلب مثل الریشۃ تقلبھا الریاح بفلاۃ اسنادہ جید۔ (کنزالعمال ص ۲۱۵ ج ۱) (ابن ماجہ ص ۱۰، باب فی القدر)

زمین کی معرفت اس کے نام سے اور دوست کی معرفت اس کے ہم نشین سے ہوتی ہے

۲۱۲۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **اعتبروا الارض باسمائھا واعتبروا الصاحب بالصاحب**

زمین کو اس کے ناموں پر قیاس کر اور آدمی کو اس کے ہم نشین پر۔ اخرجہ ابن عدی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ والبیہقی عنہ فی الشعب موقوفا۔ (کنزالعمال ص ۸۵ ج ۱۱)

صحبت اثر کر جاتی اس پر ایک حدیث :

۲۱۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **ایاك وقرین السوء فانك بہ تعرف۔**

Marfat.com

بڑے مصاحب سے بچ کہ تو اسی سے پہچانا جائے گا۔رواہ ابن عساکر عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه (کنزالعمال ص ۲۳ج۹)

اپنے سے افضل کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی فضیلت پر دو حدیثیں

۲۱۴۔امام بخاری تاریخ میں اور ابن عساکر ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان سرکم ان تقبل صلاتکم فلیؤمکم خیارکم

اگر تمہیں پسند آتا ہو کہ تمہاری نماز قبول ہو تو چاہئے کہ تمہارے نیک تمہاری امامت کریں۔ (کنزالعمال ۷ / ۳۸۳)

۲۱۵۔دار قطنی و بیہقی اپنی سنن میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اجعلوا ائمتکم خیارکم فانهم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم.

اپنے نیکوں کو اپنا امام کرو کہ وہ تمہارے وسائط ہیں درمیان تمہارے اور تمہارے رب عزوجل کے۔"فتاوٰی رضویہ ج ۳ ص ۳۱۲ النهی الاکید" (کنزالعمال ۷ / ۳۸۳)

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد سوم

نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے ورنہ نماز مکمل نہ ہوگی جب کہ مصلی مقتدی نہ ہو :

۲۱۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم **من صلی صلاۃ لم یقرأ فیھا بفاتحۃ الکتاب فھی خداج۔**

یعنی جو نماز بے سورہ فاتحہ کے ہو وہ ناقص ہے۔ رواہ احمد و مسلم و ابوداؤد و الترمذی و النسائی عن ابی ھریرۃ و احمد و ابن ماجۃ عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا۔ (مسلم اول، ص ۱۷۰۔ باب وجوب قرأۃ الفاتحۃ الخ)

۲۱۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے **ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم امرہ ان یخرج فینادی لاصلاۃ الا بقرأۃ فاتحۃ الکتاب فما زاد۔**

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ باہر جاکر منادی کردیں کہ سورۂ فاتحہ اور کچھ زائد قرأت کی نماز ناقص ہے۔ (ابوداؤد اول، ص ۱۱۸۔ باب من ترک القرأۃ فی صلاتہ)

۲۱۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم **لا تجزئ صلاۃ الا بفاتحۃ الکتاب و معھا غیرھا۔**

نماز کام نہیں دیتی بے فاتحہ اور اس کے ساتھ اور قرأت کرے۔ رواہ الامام الاعظم ابوحنیفۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ عن سیدنا ابی سعید الخدری رضوان اللہ تعالٰی علیہ و معناہ نحوہ عند الترمذی و ابن ماجۃ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۸۱" (مسند امام اعظم مترجم، ص ۹۶۔ کتاب الاثار، ص ۷ باب الوضوء)

صفیں سیدھی اور خوب مل کر کھڑا ہونے اور فرجات بند کرنے کے بارے میں نو احادیث جلیلہ۔

۲۱۹۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تکمیل صف کا نہایت اہتمام فرماتے اور اس میں کسی جگہ فرجہ چھوڑنے کو سخت ناپسند فرماتے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کو ارشاد ہوتا

Marfat.com

اقیمو ا صفوفکم و تراصوا فانی ارئکم من وراء ظهری۔

اپنی صفیں سیدھی کرواور ایک دوسرے سے خوب مل کر کھڑے ہو کہ بیشک میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔اخرجه البخاری و النسائی عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه۔(بخاری اول، ص ۱۰۰، باب اقبال الامام علی الناس عند تسویة الصفوف)

۲۲۰۔و مسلم بلفظ اتمو! الصفوف فانی ارئکم خلف ظهری۔

صفوں کو پوری کرو کہ میں پشت کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔(مسلم اول، ص ۱۸۲۔ باب تسویة الصفوف الخ)

۲۲۱۔ دوسری حدیث میں ہے۔ سدوا الخلل فان الشیطان یدخل فیما بینکم بمنزلة الخذف۔

یعنی صفیں چھدری نہ رکھو کہ شیطان بھیڑ کے بچے کی وضع پر اس چھوٹی ہوئی جگہ میں داخل ہوتا ہے۔رواه الامام احمد عن ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه۔(مسند احمد، ۵/ ۲۶۲۔حدیث ابی امامة الباهلی)

۲۲۲۔امام احمد بسند صحیح انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں راصوا الصفوف فان الشیطن یقوم فی الخلل۔

یعنی صفیں خوب گھنی رکھو جیسے رانگ سے درزیں بھر دیتے ہیں کہ فرجہ رہتا ہے تو اس میں شیطان کھڑا ہوتا ہے۔(مسند احمد، ص ۶۲۶، ج ۳)

۲۲۳۔ نسائی کی روایات صحیحہ میں ہے راصوا صفوفکم و قاربوا بینها و حاذوا بالاعناق فوالذی نفسی (نفس محمد) بیده انی لاری الشیاطین تدخل من خلل الصف کانها الخذف۔

اپنی صفیں خوب گھنی اور پاس پاس کرو اور گردنیں ایک سیدھ میں رکھو کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک میں شیاطین کو رخنہ صف میں داخل ہوتے دیکھتا ہوں گویا وہ بھیڑ کے بچے ہیں۔(نسائی اول، ص ۱۳۱۔ باب حث الامام علی رص الصفوف الخ)

۲۲۴۔ ابوداؤد طیالسی کی روایت میں یوں ہے اقیموا صفوفکم و تراصوا فوالذی نفسی بیده انی لاری الشیاطین بین صفوفکم کانها غنم غفر۔

گویا وہ بکریاں ہیں بھکے رنگ کی۔

Marfat.com

فائدہ: بھیڑ بکری کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو اکثر دیکھا ہے کہ جہاں چند آدمی کھڑے دیکھے اور دو شخصوں کے بیچ میں کچھ فاصلہ پایا وہ اس فرجہ میں داخل ہو کر ادھر سے ادھر نکلتے ہیں یوں ہی شیطان جب صف میں جگہ خالی پاتا ہے دلوں میں وسوسہ ڈالنے کو آگھستا ہے، اور بھیڑ بکری کی تخصیص شاید اس لئے ہے کہ حجاز کی بکریاں اکثر اسی رنگ کی ہیں، یا شیاطین اس وقت اسی شکل پر متشکل ہوئے۔ منہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۱۵"۔ (مسند ابوداؤد الطیالسی حدیث۔ ۲۱۰۷۔ بیروت، ص ۲۸۲)

۲۲۵۔ حدیث میں تاکید شدید سے ارشاد فرمایا اقیموا الصفوف فانما یصفون بصف الملئکۃ و حاذوا بین المناکب و سدوا الخلل و لینوا بایدی اخوانکم و لاتذروا فرجات للشیاطین و من وصل صفا وصله الله و من قطع صفا قطعه الله۔

یعنی صفیں درست کرو کہ تمہیں تو ملائکہ کی سی صف بندی چاہئے اور اپنے شانے سب ایک سیدھ میں رکھو اور صف کے رخنے بند کرو اور مسلمانوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور صف میں شیطان کے لئے کھڑکیاں نہ چھوڑو اور جو صف کو وصل کرے اللہ اسے وصل کرے اور جو صف قطع کرے اللہ اسے قطع کرے۔ رواه الامام احمد و ابوداؤد و الطبرانی فی الکبیر و الحاکم و ابن خزیمة و صححاه عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما و عند النسائی و الحاکم عنه بسند صحیح الفصل الاخیر اعنی من قوله من وصل الحدیث۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۱۵"۔ (ابوداؤد اول، ص ۹۷۔ باب تسویة الصفوف)

۲۲۶۔ ملائکہ کی صف بندی کا دوسری حدیث میں خود بیان آیا۔ خرج علینا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال الا تصفون کما تصف الملئکة عند ربها فقلنا یا رسول الله کیف تصف الملئکة عند ربها قال یتمون الصف الاول و یتراصون فی الصف۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باہر تشریف لا کر ارشاد فرمایا ایسے صف کیوں نہیں باندھتے جیسے ملائکہ اپنے رب کے سامنے صف بستہ ہوتے ہیں ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ملائکہ اپنے رب کے حضور کیسی صف باندھتے ہیں فرمایا اگلی صف کو پورا کرتے ہیں اور صف میں خوب مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔ اخرجه احمد و مسلم و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجة عن جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه۔ (ابوداؤد، ۱/ ۹۷ باب تسویة الصفوف) (مسلم اول، ص ۱۸۱۔ باب الامر

Marfat.com

بالسکون فی الصلاۃ انخ)

۲۲۷۔ حدیث میں ہے۔ من نظر الی فرجة فی الصف فلیسدها بنفسه فان لم یفعل فمرمار فلیتخط علی رقبته فانه لاحرمة له۔

یعنی جسے صف میں فرجہ نظر آئے وہ خود وہاں کھڑا ہو کر اسے بند کردے اگر اس نے نہ کیا اور دوسرا آیا تو وہ اس کی گردن پر قدم رکھ کر چلا جائے کہ اس کے لئے حرمت نہ رہی۔ اخرج الدیلمی عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما۔(کنزالعمال، ص ۴۰۸۔ج ۷)

نمازی کے آگے سے گزرنا سخت منع ہے اس پر تین حدیثیں :

۲۲۸۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیه لکان ان یقف اربعین خیرا له من ان یمر بین یدیه۔

اگر نمازی کے سامنے گزرنے والا جانتا کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو چالیس برس کھڑا رہنا اس گزر جانے سے اس کے حق میں بہتر تھا۔ اخرجه الائمة احمد و الستة عن ابی جهیم رضی الله تعالیٰ عنه قال الحافظ فی بلوغ المرام و وقع فی البزار من وجه آخر اربعین خریفا قلت و الاحادیث یفسر بعضها بعضا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۱۶"(بخاری اول، ص ۷۳، باب اثم الماربین یدی المصلی)

۲۲۹۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لو یعلم احدکم ماله فی ان یمر بین یدی اخیه معترضا فی الصلاۃ کان لان یقیم مائة عام خیر له من الخطوة التی خطاها۔

اگر تم میں سے کوئی یہ جانتا کہ نمازی بھائی کے سامنے سے گزرنے میں کتنا گناہ ہے تو اس کے لئے اس ایک قدم چلنے سے سو برس کھڑا رہنا بہتر ہوتا۔ (مولف) رواه احمد و ابن ماجة عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔(ابن ماجہ اوّل :، ص ۶۸، باب المرور بین یدی المصلی)

۲۳۰۔ حدیث میں ہے لو یعلم المار بین یدی المصلی لاحب ان یکسر فخذه و لایمر بین یدیه۔

اگر نمازی کے آگے گزرنے والا دانش رکھتا تو چاہتا اس کی ران ٹوٹ جائے مگر نمازی کے سامنے سے نہ گزرے۔ رواه ابوبکر بن ابی شیبة فی مصنفه عن عبدالحمید بن عبدالرحمن منقطع۔(کنزالعمال، ص ۲۳۰۔ج ۷)

Marfat.com

سترہ نصب کرنے کے بارے میں ایک حدیث :

۲۳۱۔ ارشاد فرمایا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا صلی احدکم الی شئ یستره من الناس فارادا حد ان یجتاز بین یدیه فلیدفعه فان ابی فلیقاتله فانما هو شیطان۔

جب تم میں سے کوئی شخص سترہ کی طرف نماز پڑھتا ہو اور کوئی سامنے سے گزرنا چاہے تو اسے دفع کرے اگر نہ مانے تو اس سے قتال کرے کہ وہ شیطان ہے۔ اخرجه احمد و البخاری و مسلم و ابوداؤد و النسائی عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۱۷"۔ (بخاری اول، ص ۷۳۔ باب لیرد المصلی من مریدیه الخ)

Marfat.com

تعارف

القلادة المرصعة فی نحر الاجوبة الاربعة

(مولوی اشرف علی تھانوی کے چار فتوؤں کا رد بلیغ)

۱۶ صفر ۱۳۱۲ھ کو چار سوالات پر مشتمل ایک استفتاء آیا اور یہ کہ ان سوالوں کے جواب کانپور سے مولوی اشرف علی اور مراد آباد سے مولوی قاسم علی دے چکے تھے مگر دونوں کے جوابات میں تخالف و تضاد ہونے کے سبب سے سائل نے استصواب رائے کے لئے یہ استفتاء امام احمد رضا کی بارگاہ علم و دانش میں ارسال کیا۔

چاروں سوالات کا خلاصہ یہ ہے کہ :-

معذور یا غیر معذور شخص کے لئے ترک جماعت کی رخصت ہے یا نہیں ؟ اور اگر کوئی ادائے تہجد کے خیال سے قیلولہ اس طرح کرے کہ ظہر کی جماعت فوت ہو جائے تو اس کے لئے کیا حکم ہے ؟

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے ان جوابات کا بلیغ رد کرتے ہوئے جو محققانہ جواب مرحمت فرمایا اس کا ماحصل یہ ہے کہ معذور سے وجوب جماعت ساقط ہے لیکن اسے کسی کو شامل کر کے قبل اذان و اقامت جماعت کر لینا مکروہ و ممنوع ہے، اس طرح اسے نہ ثواب جماعت حاصل ہو گا نہ فضیلت حاصل ہو گی کہ اس سے وجوب ساقط ہے نہ کہ جواز، اس لئے اس کے لئے بھی بطور عزیمت جماعت افضل ہے کیونکہ جماعت حاضری کے بغیر حاصل نہ ہو گی خواہ وہ شخص معذور ہی کیوں نہ ہو۔

اگر معذور یا حاجت مند کسی کے ساتھ مل کر جماعت کرے تو ان کا یہ فعل شرعاً معتبر نہیں نہ یہ جماعت مسنونہ، بلکہ مکروہہ ممنوعہ ہے اور جو جماعت باذان و اقامت اس کے بعد ہو گی اس میں کچھ کراہت نہ ہو گی بلکہ وہی جماعت مسنونہ و جماعت اولیٰ ہے۔

اور تہجد فوت ہونے کے خوف سے جماعت کا ترک مامور بھا کا مجوز نہیں ہو سکتا نہ دخول وقت کے بعد جماعت شرعیہ میں شرکت کے بغیر مسجد سے نکلنا جائز، غرضیکہ یہ بہانہ مسموع نہیں

Marfat.com

اگر چہ تہجد سنت ہی سہی اور جماعت و تہجد میں تعارض نہیں کہ ایک کا حفظ دوسرے کے ترک کی دستاویز بنے۔

پھر امام احمد رضا بریلوی نے حفظ جماعت کی دس ایسی تدبیریں رقم کیں ہیں جن پر عمل کرنے سے جماعت فوت نہ ہوگی اس کے علاوہ اور بھی دلائل باہرہ سے جماعت کے تمام مسائل کو آراستہ و مبرہن کیا ہے۔

اور بڑے سائز کے ۱۶ صفحے کے اس رسالہ نافعہ میں ۲۸ احادیث کریمہ رونق بخش ہیں۔

Marfat.com

احادیث

القلادۃ المرصعۃ فی نحرالاجوبۃ الاربعۃ

سورہ اخلاص کی فضیلت پر ایک حدیث پاک :

۲۳۲۔ فی الحدیث المتواترعن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قل ھوا للہ تعدل ثلث القرآن۔

سورہ قل ھو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (مولف)

اخرجہ مالك و احمد و البخاری و ابوداؤد و النسائی عن ابی سعید الخدری و البخاری عن قتادۃ بن النعمان و احمد و مسلم عن ابی الدرداء و مالك و احمد و مسلم و الترمذی و النسائی و ابن ماجۃ و الحاکم عن ابی ھریرۃ و احمد و الترمذی و حسنہ و النسائی عن ابی ایوب الانصاری و احمد و النسائی و الضیأ فی المختارۃ عن ابی بن کعب و الترمذی و حسنہ عن انس بن مالك و احمد و ابن ماجۃ عن ابی مسعود البدری و فی الباب عن عبداللہ بن مسعود و عبداللہ بن عمر و معاذ بن جبل و جابر بن عبداللہ بن عباس و ام کلثوم بنت عقبۃ و غیرھم رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔

(بخاری دوم، ص ۷۵۰۔ باب فضل قل ھو اللہ احد)

فضیلت جماعت فجر و عشاء :

۲۳۳۔ مالك واحمد و مسلم عن امیر المومنین عثمان الغنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من صلی العشاء فی الجماعۃ فکانما قام نصف لیلۃ (اللیل) و من صلی الصبح فی جماعۃ فکانما صلی اللیل کلہ۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے نماز عشاء باجماعت پڑھی گویا اس نے نصف شب قیام کیا اور جس نے نماز صبح باجماعت ادا کی گویا اس نے پوری رات نماز پڑھی۔ (مولف) (مسلم اول، ص ۲۳۲۔ باب فضل صلاۃ الجماعۃ الخ)

نماز باجماعت کی تاکید واہمیت پر چند احادیث کریمہ :

۲۳۴۔ فی صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ قال اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

وسلم رجل اعمیٰ فقال یا رسول الله انه لیس لی قائد یقودنی الی المسجد فسأل رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان یرخص له فیصلی فی بیته فرخص فلما ولی دعاه فقال هل تسمع النداء بالصلاة فقال نعم قال فاجب. و اخرجه السراج فی مسنده مبینا فقال اتی ابن ام مکتوم الاعمیٰ الحدیث۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ بارگاہ رسالت میں ایک نابینا شخص نے آکر عرض کیا یارسول اللہ مجھے مسجد تک لے جانے والا کوئی نہیں ہے پھر انہوں نے گھر ہی میں نماز پڑھنے کی رخصت طلب کی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رخصت دے دی جب وہ چلے تو حضور نے بلا کر ارشاد فرمایا کہ کیا تم نماز کی اذان سنتے ہو انہوں نے عرض کی ہاں حضور نے فرمایا تو حاضر ہو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۲۶"۔ القلادۃ المرصعۃ۔ (مسلم اول، ص ۲۳۲۔ باب فضل صلاۃ الجماعۃ الخ)

۲۳۵۔ عند الحاکم عن ابن مکتوم قلت یا رسول الله ان المدینة کثیرة الهوام و السباع قال تسمع حی علی الصلاة حی علی الفلاح قال نعم قال فحیهلا۔

یعنی حضرت ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہ مدینہ میں کیڑے مکوڑے (سانپ بچھو وغیرہ) اور درندے کثرت سے ہیں حضور نے فرمایا کیا تم حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح یعنی اذان سنتے ہو انہوں نے عرض کی ہاں فرمایا تب تو حاضر ہو۔ (مولف) (ابوداؤد اول، ص ۸۱۔ باب التشدید فی ترک الجماعۃ)

۲۳۶۔ و عند احمد و ابن خزیمة و الحاکم عنه بسند جید ایسعنی ان اصلی فی بیتی قال اتسمع الاقامة قال نعم قال فأتها. و فی اخری قال فاحضرها و لم یرخص له۔

کیا مجھے گھر میں نماز پڑھنے کی گنجائش ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اقامت سنتے ہو عرض کی ہاں فرمایا تو حاضر ہو۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حاضر ہو اور انہیں رخصت نہیں دی۔ (مولف) (مسند احمد، ص ۴۳۸، ج ۴)

۲۳۷۔ و للبیهقی عنه سأل ان یرخص له فی صلاة العشاء و الفجر قال هل تسمع الاذان قال نعم مرة او مرتین فلم یرخص له فی ذلك۔

بیہقی کے یہاں یہ ہے کہ ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز عشاء و فجر کے لئے مسجد میں

Marfat.com

حاضر نہ ہونے کی رخصت طلب کی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اذان سنتے ہو عرض کی ہاں ہاں حضور نے پھر ان کو اس میں رخصت نہیں دی۔ (مولف) (مجمع الزوائد باب فی ترك الجماعة۔ بیروت ۲/ ۴۳)

۲۳۸۔ وله عن كعب بن عجرة جأ رجل ضرير الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فيه ايبلغك النداء قال نعم (قال) فاذا سمعت اجب۔

ایک نابینا شخص بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور اس حدیث میں یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم کو اذان کی آواز پہنچتی ہے عرض کی ہاں حضور نے فرمایا جب اذان سنتے ہو تو حاضر ہو۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۲۷"۔ القلادة المرصعة۔ (مجمع الزوائد باب فی ترك الجماعة۔ بیروت ۲/ ۴۲)

۲۳۹۔ ولاحمد و ابى يعلى و الطبرانى فى الاوسط و ابن حبان عن جابر و اللفظ له قال اتسمع الاذان قال نعم قال فأتها ولو حبوا۔

اس روایت میں یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (ابن مکتوم سے) فرمایا کیا اذان سنتے ہو عرض کی ہاں حضور نے فرمایا تو حاضر ہو اگرچہ گھسیٹ کر ہو (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۲۷"۔ القلادة المرصعة۔ (مسند احمد، ص ۴۳۸، ج ۴)

اذان ہونے کے بعد بلا ضرورت شرعیہ بے نماز پڑھے مسجد سے چلا جانا منع ہے:

۲۴۰۔ ابن ماجة عن امير المومنين عثمان رضى الله تعالىٰ عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من ادرك الاذان فى المسجد ثم خرج لم يخرج لحاجة وهو لايريد الرجعة فهو منافق۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مسجد میں اذان سنی پھر بغیر کسی کام کے مسجد سے نکلا اور واپسی کا ارادہ نہیں ہے تو وہ منافق ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۲۸" القلادة المرصعة۔ (ابن ماجہ، ص ۵۴۔ باب اذا اذن و انت فى المسجد الخ)

۲۴۱۔ عن ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لايسمع النداء فى مسجدى هذا ثم يخرج منه الالحاجة ثم لا يرجع اليه الامنافق. رواه الطبرانى فى الاوسط۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میری اس مسجد میں اذان سن کر بغیر کام کے

Marfat.com

باہر نکلے اور واپس نہ ہو تو وہ منافق ہے۔اس حدیث میں مسجد نبوی کی تخصیص ہے۔(مولف)(مجمع الزوائد، باب فیمن خرج عن المسجد، بیروت ۲/ ۵)

۲۴۲۔ ولابی داؤد فی مراسیله عن سعید بن المسیب ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لایخرج من المسجد احد بعد النداء الا منافق الا لعذر اخرجته حاجة وهو یرید الرجوع۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذان کے بعد مسجد سے منافق ہی باہر نکلتا ہے ہاں جو کسی ضرورت سے باہر نکلے پھر واپس ہو تو وہ اس حکم میں نہیں ہے۔(مولف)"فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۲۸"۔حاشیہ القلادۃ المرصعۃ۔ (مراسیل ابوداؤد، ص ۶، باب ماجاء فی الاذان)

ترک جماعت کی وعید پر ایک حدیث :

۲۴۳۔ احمد و الطبرانی فی الکبیر عن معاذ بن انس رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بسند حسن وقال ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه فی المتخلفین عن الجماعات لوترکتم سنة نبیکم لکفرتم.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت سے گریز کرنے والوں کے بارے میں فرمایا کہ اگر تم اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کریمہ کو چھوڑ دو گے تو کفر میں پڑ جاؤ گے۔(مولف) (ابوداؤد اول، ص ۸۱، باب التشدید فی ترک الجماعة)

تہجد کی نیت سے سونے والے کو اگرچہ تہجد نہ پائے ثواب تہجد کا وعدہ فرمایا اور اس کی نیند کو رب کی طرف سے صدقہ بتایا :

۲۴۴۔ مالك فی المؤطا و ابوداؤد و النسائی عن ام المومنین رضی الله تعالیٰ عنها ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال مامن امرئ تکون له صلاة اللیل (بلیل) یغلبه علیه نوم الا کتب الله له اجر صلاته و کان نومه علیه صدقة۔

حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو نماز شب کا پابند ہے اور کسی روز نیند غالب ہو جائے تو اللہ عزوجل اس کے لئے نماز کا ثواب لکھے گا اور اس کا سونا صدقہ ہو جائے گا۔(مولف) (ابوداؤد اول، ص ۱۸۶۔ باب من نوی القیام فنام)

۲۴۵۔ وهو عند ابن ابی الدنیا فی کتاب التهجد بسند جید النسائی و ابنا

Marfat.com

ماجة و خزيمة و البزار بسند صحيح عن ابى الدرداء رضى الله تعالىٰ عنه عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من اتى فراشه وهو ينوى ان يقوم يصلى من الليل فغلبته عيناه حتى اصبح كتب له مانوى و نومه صدقة عليه من ربه عزوجل. وهو بمعناه عند ابن حبان فى صحيحه عن ابى ذر ا وابى الدرداء رضى الله تعالىٰ عنهما۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس نیت سے بستر پر آئے کہ رات کو اٹھ کر نماز پڑھے گا پھر صبح تک آنکھ لگ جائے تو اس کی نیت کا ثواب ملے گا اور اس کا سونا اللہ عزوجل کی جانب سے صدقہ ہو جائے گا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۲۹"۔ القلادة المرصعة۔ (ابن ماجہ اوّل، ص ۹۶ باب ماجأ فيمن نام عن حزبه من الليل)

نماز صبح باجماعت ادا کر نا رات بھر عبادت کرنے سے بہتر ہے :

۲۴۶۔ مالك بن شهاب عن ابى بكر بن سليمان بن ابى حثمة ان عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه فقد سليمن بن ابى حثمة فى صلاة الصبح و ان عمر بن الخطاب غدا الى السوق و مسكن سليمن بين السوق و المسجد النبوى فمر على الشفا ام سليمن فقال لها لم ارسليمن فى الصبح فقالت انه قد بات يصلى فغلبته عيناه فقا ل عمر لان اشهد صلاة الصبح فى الجماعة احب الى من ان اقوم ليلة۔ (مؤطا مالک، ص ۴۶ ماجاء فى العتمة و الصبح)

۲۴۷۔ عبدالرزاق فى مصنفه عن معمر عن الزهرى عن سليمن بن ابى حثمة عن امه الشفا قالت دخل على عمر و عندى رجلان نائمان تعنى زوجها اباحثمة و ابنها سليمن فقال اما صليا الصبح قلت لم يزالا يصليان حتى اصبحا فصليا الصبح و ناما فقال لان اشهد الصبح فى جماعة احب الى من قيام ليلة۔

(دونوں حدیثوں کا خلاصہ یہ ہے کہ) امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو حثمہ اور ان کے صاحبزادہ سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جماعت صبح میں نہ دیکھا ان کی زوجہ اور ان کی والدہ شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سبب پوچھا کہا نماز شب کے سبب نیند نے غلبہ کیا نماز صبح پڑھ کر سو رہے فرمایا مجھے جماعت صبح میں حاضر ہونا نماز تمام شب سے محبوب تر ہے۔ (المصنف لعبد الرزاق باب فضل الصلوة فى جماعة۔ بیروت ۱/ ۵۲۶)

ترغیب تہجد پر ایک حدیث :

۲۴۸۔ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عليكم بقيام الليل فانه داب

Marfat.com

الصلحین قبلکم و قربة الی الله تعالیٰ و منهاة عن الاثم و تکفیر السیأت و مطردة للداء عن الجسد۔

تہجد کی ملازمت کرو کہ وہ اگلے نیکوں کی عادت ہے اور اللہ عزوجل سے نزدیک کرنے والا اور گناہ سے روکنے والا اور برائیوں کا کفارہ اور بدن سے بیماری دور کرنے والا۔ رواہ الترمذی فی جامعه و ابن ابی الدنیا فی التهجد و ابن خزیمة فی صحیحه و الحاکم فی المستدرك و صححه و البیهقی فی سننه عن ابی امامة الباهلی و احمد و الترمذی و حسنه و الحاکم و البیهقی عن بلال و الطبرانی فی الکبیر عن سلمان الفارسی و ابن السنی عن جابر بن عبدالله و ابن عساکر ابن ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین۔"

فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۳۰"۔القلادة المرصعة۔(ترمذی دوم، ص ۱۹۵، باب من ابواب الدعوات)

اذان سننے کے بعد نماز کیلئے مسجد میں حاضر نہ ہونا ظلم ہے :

۲۴۹۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الجفا کل الجفاء و الکفر و النفاق من سمع منادی الله ینادی الی الصلوات فلا یجیبه۔

ظلم پورا ظلم اور کفر اور نفاق ہے کہ آدمی اللہ کے منادی کو نماز کی طرف بلاتا سنے اور حاضر نہ ہو۔ حدیث حسن قد ذکرنا تخریجه و لفظ الطبرانی ینادی بالصلاة و یدعوا الی الفلاح۔(مسند احمد ۳/ ۴۳۹۔حدیث معاذ بن انس)(المعجم الکبیر حدیث ۳۹۴ بیروت ۲۰/ ۱۸۳)

خوب پیٹ بھر کھانا نحوست لاتا ہے اور نور معرفت حاصل نہیں ہوتا :

۲۵۰۔ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ماملأ آدمی وعاءً شرا من بطنه (بطن) بحسب ابن آدم اکلات یقمن صلبه فان کان لامحالة فثلث لطعامه و ثلث لشرابه و ثلث لنفسه۔

آدمی نے کوئی برتن پیٹ سے بدتر نہ بھرا آدمی کو بہت ہیں چند لقمے جو اس کی پیٹھ سیدھی رکھیں اور اگر یوں نہ گزرے تو تہائی پیٹ کھانے کے لئے تہائی پانی تہائی سانس کو۔ رواہ الترمذی و حسنه و ابن ماجة و ابن حبان عن المقدام بن معدیکرب رضی الله تعالیٰ عنه۔(ترمذی دوم، ص ۶۳۔ باب ماجأ فی کراهیة کثرة الاکل)

۲۵۱۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کثرة الاکل شؤم۔

بیشک بہت کھانا منحوس ہے۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ام المومنین رضی

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد سوم

جماعت ثانیہ کے ثبوت پر ایک حدیث پاک

۲۶۰۔ انه علیه الصلاة والسلام کان خرج لیصلح بین قوم فعاد الی المسجد وقد صلی اهل المسجد رجع الی منزله فجمع اهله و صلی۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قوم کی اصلاح کے لئے تشریف لے گئے تھے جب مسجد کو واپس تشریف لائے تو لوگ نماز پڑھ چکے تھے پھر دولت کدہ کو تشریف لے گئے اور اہل بیت کو جمع فرما کر نماز پڑھائی (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۳۵۸" (ردالمحتار ۱/ ۴۰۹ باب الامامة)

کسی وجہ سے جب صحابہ کی جماعت فوت ہو جاتی تو مسجد میں الگ الگ نماز ادا کرتے تھے

۲۶۱۔ روی عن انس رضی الله تعالیٰ عنه ان اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کانوا اذا فاتتهم الجماعة فی المسجد صلی فی المسجد فرادی

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جماعت مسجد میں جب فوت ہو جاتی تو مسجد میں الگ الگ نماز پڑھتے تھے۔ (مولف) (ردالمحتار ۱/ ۲۹۱ باب الاذان)

نماز میں قراءت کی ابتداء سورہ فاتحہ سے کی جائے :

۲۶۲۔قول انس رضی الله تعالیٰ عنه صلیت خلف النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وابی بکر وعمر وعثمان فکانوا یستفتحون بالحمد لله رب العلمین رواه احمد و مسلم.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق و عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اقتداء میں نماز پڑھی ہے تو یہ سبھی حضرات سورۂ فاتحہ سے ابتداء فرماتے تھے۔ (نہ کہ بسم اللہ سے) (مولف) (مسلم اول ص ۱۷۲، باب حجة من قال لایجهر البسملة)

جماعت ثانیہ کے بارے میں تین حدیثیں

۲۶۳۔ذکر البخاری فی صحیحه عن انس نفسه رضی الله تعالیٰ عنه انه جاء

Marfat.com

الی مسجد قد صلی فاذن واقام وصلی جماعة

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مسجد میں آئے تو نماز ہو چکی تھی پھر انہوں نے اذان واقامت کہی اور باجماعت نماز پڑھی۔ یعنی یہ جماعت ثانیہ تھی۔ (مولف) (بخاری اول ص ۸۹، باب فضل صلاة الجماعة)

۲۶۴۔ وصح ان رجلا دخل المسجد وقد صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم باصحابه فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من یتصدق علی ذا فیصلی معه فقام رجل من القوم فصلی معه

ایک آدمی مسجد میں آیا اس حال میں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کو نماز پڑھا چکے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو اس شخص پر احسان کرے کہ اس کے ساتھ نماز پڑھے تو ان میں سے ایک آدمی اٹھا اور ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ حضور نے ایسا اس لئے فرمایا تاکہ اس آدمی کو جماعت کا ثواب مل جائے اور دوبارہ پڑھنے والے کو نفل کا ثواب ملے۔ (مولف) رواه احمد وابوداؤد والترمذی وابوبکر بن ابی شیبة والدارمی وابویعلی وابن خزیمة وابن حبان وسعید بن منصور والحاکم کلهم عن ابی سعید الخدری والطبرانی فی الکبیر عن ابی امامة وعن عصمة بن مالك وابن ابی شیبة عن الحسن البصری مرسلا وعبدالرزاق فی مصنفه وسعید بن منصور فی سننه عن ابی عثمان النهدی مرسلا ایضاً وفی الباب عن ابی موسیٰ الاشعری والحکم بن عمیر کما فی الترمذی رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین وفی بعضها ان ذلك المتصدق علی الرجل ابوبکر صدیق رضی الله تعالیٰ عنه بعض روایت میں ہے کہ اس آدمی پر صدقہ کرنے والے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۵۹" (ابوداؤد اول، ص ۸۵، باب فی الجمع فی المسجد مرتین، ترمذی اول ص ۵۳، باب ما جاء فی الجماعة فی مسجد الخ)

۲۶۵۔ امام مالک واحمد ونسائی نے محجن بن ادرع دیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا جئت المسجد وکنت قد صلیت فاقیمت الصلاة فصل مع الناس وان کنت قد صلیت۔

جب تم کہیں سے نماز پڑھ کر مسجد میں آؤ پھر جماعت قائم ہو تو لوگوں کے ہمراہ پھر نماز پڑھ لو اگرچہ اس سے پہلے پڑھ چکے ہو۔ یہ نماز نفل ہو جائے گی۔ (مولف) (نسائی اول ۱۳۷، باب

Marfat.com

اعادة الصلاة مع الجماعة الخ)

صدق دل سے لاالہ الا اللہ کہنے والا داخل جنت ہوگا:

۲۶۶۔ صحیحین میں ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من عبد قال لا الہ الا اللہ ثم مات علی ذلك الا دخل الجنة وان زنی وان سرق وان زنی وان سرق وان زنی وان سرق علی رغم انف ابی ذر

جو بندہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صدق دل سے کہے پھر اسی پر وفات ہو تو وہ جنت میں جائے گا اگرچہ اس سے زنا سرزد ہو گیا تھا، اگرچہ وہ چوری کر بیٹھا تھا، اگرچہ زنا اور چوری میں مبتلا ہو گیا تھا، اگرچہ زنا اور چوری کر بیٹھا تھا۔ ابوذر کی ناپسندیدگی (ناک سکوڑے) کے باوجود (یعنی وہ بالآخر جنت میں جائے گا اگرچہ سزا پا کر ہو) (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۶۴" (مسلم ۱/۶۶، باب الدلیل علی ان من مات الخ)

سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیادت مطلقہ پر ایک حدیث جلیل:

۲۶۷۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا سید ولد آدم ولا فخر

میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور یہ کچھ براہ فخر نہیں فرماتا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ۳۶۴" (رواہ مسلم وابوداؤد، (مسلم دوم ص ۲۴۵، باب تفضیل نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الخ)

جماعت ثانیہ کے بارے میں مزید چند احادیث کریمہ:

۲۶۸۔ حدیث، اذا جئت (الی) الصلاة فوجدت الناس فصل معهم وان كنت قد صليت

جب نماز پڑھ کر مسجد میں آؤ اور لوگوں کو نماز میں پاؤ تو ان کے ساتھ نماز میں شریک ہو جاؤ۔ (مولف) (ابوداؤد اول ص ۸۵، باب فیمن صلی فی منزلہ الخ)

۲۶۹۔ ابوداؤد و ترمذی و نسائی کی حدیث میں یزید بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا صليتما فی رحالكما ثم اتيتما مسجد جماعة فصليا معهم فانها لكما نافلة

جب تم منزل سے نماز پڑھ کر مسجد جماعت میں آؤ تو لوگوں کے ہمراہ پھر نماز پڑھ لو یہ تمہارے لئے نفل ہو جائے گی۔ (مولف) (ترمذی اول ص ۵۳، باب ماجاء فی الرجل یصلی وحدہ الخ)

۲۷۰۔ فی حدیث مالك وابی داؤد عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ذلك له سهم جمع

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ (نفل) اس کے لئے جماعت کا ایک حصہ ہے۔ (مولف) (ابوداؤد اول ص ۸۵، باب فیمن صلی فی منزلہ الخ)

۲۷۱۔ سنن ابی داؤد میں عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال سیکون علیکم بعدی امراء تشغلهم اشیاء عن الصلاة لوقتها حتی یذهب وقتها فصلوا الصلاة لوقتها فقال رجل یا رسول الله اصلی معهم قال نعم ان شئت

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد تم پر کچھ حاکم ہوں گے کہ ان کے کام وقت پر انہیں نماز سے روکیں گے یہاں تک کہ وقت نکل جائے گا تو تم وقت پر نماز پڑھنا ایک آدمی نے عرض کی یارسول اللہ میں ان کے ساتھ نماز پڑھ لوں فرمایا ہاں اگر چاہو تو پڑھ لو۔ (مولف) (ابوداؤد اول ص ۶۲، باب اذا اخر الامام الصلاة عن الوقت)

۲۷۲۔ مسند احمد و صحیح مسلم میں ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کیف انت اذا کانت علیك امراء یمیتون الصلاة او قال یؤخرون الصلاة عن وقتها قال قلت فماتا مرنی قال صل الصلاة لوقتها فان ادرکتها معهم فصل فانها لك نافلة

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کا کیا حال ہوگا۔ جب تم پر وہ حکام آئیں گے کہ غیر وقت پر نماز پڑھیں گے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ جب میں ایسا وقت پاؤں تو حضور مجھے کیا حکم دیتے ہیں فرمایا نماز وقت پر پڑھ لینا پھر اگر ان کے ساتھ جماعت پالو تو شریک ہو جاؤ وہ نفل ہو جائے گی۔ (مولف) (مسلم اول ص ۲۳۰-۲۳۱، باب کراهیة تاخیر الصلاة عن وقتها الخ)

۲۷۳۔ حدیث مذکور عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسند امام احمد میں یوں ہے کہ فرمایا

واجعلوا صلاتکم معهم تطوعا

تم اپنی نمازیں ان کے ساتھ نفل کرلو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۶۶" (مسند احمد ۶/۷ حدیث ابی ابن امراءة عبادة)

۲۷۴۔ دار قطنی بسند صحیح عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا صلیت فی اهلك ثم ادرکت فصلها الا الفجر والمغرب

Marfat.com

جب گھر میں نماز پڑھ چکو پھر جماعت پاؤ تو شریک ہو جاؤ سوائے فجر و مغرب کے کہ ان دونوں وقتوں میں نفل کی نیت سے شریک ہونا جائز نہیں (مولف) (مصنف عبدالرزاق باب الرجل یصلی فی بیته الخ بیروت ۲/ ۴۲۲)

۲۷۵۔ سنن ابی داؤد میں حدیث یزید بن الاسود رضی الله تعالیٰ عنه کے ایک لفظ یه هیں اذا صلی احدکم فی رحله عم ادرك الصلاة مع الامام فلیصلها معه فانها له نافلة

جب تم میں کوئی گھر میں نماز پڑھ لے پھر امام کو نماز میں پائے تو چاہئے کہ اس کے ساتھ اور پڑھ لے یہ اس کے لئے نفل ہے (مؤلف) (ابوداؤد اوّل، ص: ۸۵، باب فیمن صلی فی منزله الخ)

۲۷۶۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشاد جب ان سے پوچھا گیا میں ان دونوں میں کس کو اپنی نماز یعنی فرض تصور کروں فرمایا وذلك الیك انما ذلك الی الله عزوجل یجعل ایتهما شاء

کیا یہ تیرے ہاتھ ہے یہ تو اللہ کے اختیار میں ہے ان میں جسے چاہے فرض شمار فرمائے گا۔ رواه الامام مالك۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۶۷" (موطا امام مالک ص ۴۶، اعادة الصلوة مع الامام)

اولاد آدم سب اللہ کے بندے اور آپس میں برابر ہیں مگر جو متقی ہے وہ عند اللہ مکرم و محترم ہے

۲۷۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں العباد عباد الله

بندے سب اللہ کے بندے ہیں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۴۶" (کنز العمال ص ۵۱۶ ج ۳)

۲۷۸۔ نبی کریم علیہ و علی آلہ افضل الصلاۃ والتسلیم فرماتے ہیں الناس بنو آدم وآدم من تراب۔

لوگ سب آدم کے بیٹے ہیں اور آدم مٹی سے۔ رواه ابوداؤد والترمذی وحسنه والبیهقی منله حسن عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه (ترمذی دوم ص ۲۳۲، باب فی ثقیف وبنی خیفة)

۲۷۹۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یا ایها الناس ان ربکم واحد وان اباکم واحد الا لافضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی ولا لاحمر علی اسود ولا لاسود علی احمر الا بالتقویٰ ان اکرمکم عند الله اتقکم۔

اے لوگو بے شک تم سب کا رب ایک اور بیشک تم سب کا باپ ایک سن لو کچھ بزرگی نہیں

Marfat.com

عربی کو عجمی پر نہ عجمی کو عربی پر نہ گورے کو کالے پر نہ کالے کو گورے پر مگر پرہیزگاری سے بیشک اللہ کے نزدیک تم میں بڑا رتبہ والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ رواہ البیھقی عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۴۷" (کنزالعمال ص ۵۷ ج ۳)

مسلمان کو ایذا دینا حرام ہے حدیث میں ہے :

۲۸۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اذی مسلما فقد اذانی و من اذانی فقد اذی اللہ۔

جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی اس نے بیشک مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے بیشک اللہ عزوجل کو ایذا دی۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۴۸" (کنزالعمال، ص ۶۔ ج ۲۱)

ترک جماعت کی تہدید پر دو حدیثیں :

۲۸۱۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لقد رأیتنا و ما یتخلف عنھا الا منافق معلوم النفاق۔

یعنی ہم نے اپنے آپ کو عہد رسالت میں دیکھا کہ جماعت سے پیچھے نہ ہٹتا تھا مگر کھلا منافق۔

۲۸۲۔ اور فرماتے ہیں لو ترکتم سنة نبیکم لضللتم۔

اگر تم اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ترک کرو گے گمراہ ہو جاؤ گے۔ رواہ مسلم۔ اور ایک روایت میں ہے لکفرتم۔ تم کافر ہو جاؤ گے۔ رواہ ابوداؤد۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۸۴" (مسلم اول، ص ۲۳۲۔ باب فضل صلاۃ الجماعۃ الخ)

صفیں سیدھی اور درست کرنے کے بارے میں تین حدیثیں :

۲۸۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عباداللہ لتسون صفوفکم او لیخالفن اللہ بین وجوھکم۔

اللہ کے بندو ضرور یا تو تم اپنی صفیں سیدھی کرو گے یا اللہ تمہارے آپس میں اختلاف ڈال دے گا۔ (ابوداؤد اول، ص ۹۷۔ باب تسویۃ الصفوف)

۲۸۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیہ فما کان من نقص فلیکن فی الصف المؤخر۔

پہلی صف پوری کرو پھر جو اس کے قریب ہے کہ جو کمی ہو تو سب میں پچھلی صف میں ہو۔

Marfat.com

رواه الائمة احمد و ابوداؤد و النسائی و ابناحبان و خزیمة و الضیاء باسانید صحیحة عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه۔(ابوداؤداول، ص ۹۸۔ باب تسویة الصفوف)

۲۸۵۔اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الله و ملئکة یصلون علی الذین یصلون الصفوف و من سد فرجة رفعه الله بها درجة۔

بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں ان لوگوں پر جو صفوں کو وصل کرتے ہیں اور جو صف کا فرجہ بند کرے اللہ تعالیٰ اس کے سبب جنت میں اس کا درجہ بلند فرمائے۔ رواہ احمد و ابن ماجة و ابن حبان و الحاکم و صححه و اقروه عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها ۔"فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۸۶"(ابن ماجہ، ص ۷۱، باب اقامة الصفوف)

نماز کے منتظر کو نماز کا ثواب ملتا ہے :

۲۸۶۔حدیث میں ارشاد ہوا کہ انکم فی صلاة ما انتظرتم الصلاة۔

بیشک تم نماز ہی میں ہو جب تک نماز کے انتظار میں ہو۔" فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۹۱"

(بخاری ۱/ ۸۴۔ باب السمر فی الفقه و الخیر بعد العشاء)

امام کو لقمہ دینے کے بارے میں ایک حدیث :

۲۸۷۔ابن منیع نے مسند اور حاکم نے مستدرک میں ابو عبدالرحمٰن سے روایت کی قال قال علی کرم الله تعالیٰ وجهه من السنة ان تفتح علی الامام اذا استطعمك قیل لابی عبدالرحمن ما استطعام الامام قال اذا سکت۔

امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا سنت ہے کہ جب امام تم سے لقمہ مانگے تو اسے لقمہ دو ابو عبدالرحمٰن سے کہا گیا امام کا مانگنا کیا کہا جب وہ پڑھتے پڑھتے چپ رہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۴۱۱"۔(المستدرك علی الصحیحین کتاب الصلوٰة بیروت ۱/ ۲۷۰)

فرض نماز پڑھ لینے کے بعد اگر جماعت قائم ہو تو بہ نیت نفل شریک ہونا جائز ہے :

۲۸۸۔ حدیث اخیر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں ہے اصلی فی بیتی ثم ادرك الصلاة فی المسجد مع الامام۔

میں گھر میں نماز پڑھ لیتا پھر مسجد میں امام کے ساتھ شریک ہوتا تھا۔ یہ شامل ہونا بھی بہ نیت نفل تھا۔ (مولف) (موطا مالک، ص ۴۶، اعادة الصلوٰة الخ)

۲۸۹۔ حدیث ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے یصلی (احدنا) فی منزله الصلاة

Marfat.com

ثم یأتی المسجد فتقام الصلاۃ۔

ہم میں سے کوئی گھر میں نماز پڑھ کر مسجد میں آتا تو یہاں جماعت قائم ہوتی۔ تو بہ نیت نفل شریک ہو جاتا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۶۷"۔ (ابوداؤد اول، ص ۸۵۔ باب فیمن صلی فی منزلہ الخ)

نماز جنازہ دوبارہ پڑھی نہیں جاتی ہے حدیث میں ہے :

۲۹۰۔ روی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی علی جنازہ فلما فرغ جاء عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ومعہ قوم فاراد ان یصلی ثانیا فقال لہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الصلاۃ علی الجنازۃ لاتعاد و لکن ادع للمیت و استغفرلہ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جنازہ پر نماز ادا فرما کر جب فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جماعت کے ہمراہ آکر دوسری بار نماز کا ارادہ کیا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جنازہ پر نماز دہرائی نہیں جاتی ہاں میت کے لئے دعا اور استغفار کرو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۶۸"۔

فرض پڑھ لینے کے بعد اگر کوئی مسجد میں آئے اور جماعت پائے تو بہ نیت نفل شریک ہو جائے۔

۲۹۱۔ حدیث محجن رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جئت المسجد و کنت قد صلیت فاقیمت الصلاۃ فصل مع الناس و ان کنت قد صلیت۔

جب تم نماز پڑھ کر مسجد میں آؤ پھر جماعت قائم ہو تو اس میں شریک ہو جاؤ اگرچہ نماز پڑھ چکے ہو۔ (مولف) (مسند احمد ۴/ ۱۱۵ حدیث محجن الدیلمی) (مشکوۃ ۱/ ۱۰۳۔ باب من صلی مرتین فصل ثالث)

سنن ونوافل اور دیگر عبادات حضرت علی کو محبوب ہیں :

۲۹۲۔ کشف الغمہ میں امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ہے کان رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاینھی احد اتطوع بشیٔ زائد علی السنۃ و یقول فمن تطوع خیرا فھو خیر لہ۔

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی کو سنت پر کوئی فعل زائد کرنے سے منع

Marfat.com

نہیں فرماتے تھے اور فرماتے کہ جو اچھا کام زیادہ کرے وہ اس کے لئے بہتر ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۶۹" (کشف الغمة عن جمیع الامة باب صلوٰة العیدین بیروت ۱/ ۱۹۱)

بہتر یہ ہے کہ امام کے قریب دانشور لوگ ہوں :

۲۹۳۔ حدیث میں فرمایا لیلینی منکم اولو الاحلام و النهی۔

تم میں جو عقل والے اور دانشور ہیں وہ مجھ سے قریب ہوں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۷۲"۔ (مسلم اول، ص ۱۸۱۔ باب تسویة الصفوف الخ)

آداب نماز سے متعلق ایک حدیث :

۲۹۴۔ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صلوا کما رأیتمونی اصلی. رواه البخاری عن مالك بن الحویرث رضی الله تعالیٰ عنه۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو اسی طرح تم بھی نماز پڑھو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۸۲"۔ (بخاری اول، ص ۸۸۔ باب الاذان للمسافر اذا کانوا جماعة الخ)

امام کے بھولنے پر انہیں لقمہ دینے کے بارے میں چند احادیث کریمہ :

۲۹۵۔ اخرج ابوداؤد و عبدالله بن الامام فی زوائد المسند عن مسور بن یزیدالمالکی قال صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فترك آیة فقال له رجل یا رسول الله آیة کذا و کذا قال فهلا اذکرتنیها۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو ایک آیت چھوڑ دی (بعد نماز) ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ آیت تو اس اس طرح سے ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے مجھے کیوں نہیں یاد دلایا۔ یعنی لقمہ کیوں نہیں دیا۔ (مولف) (ابوداؤد اول، ص ۱۳۱۔ باب الفتح علی الامام فی الصلاة)

۲۹۶۔ انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قرأ فی الصلاة سورة المومنین فترك کلمة فلما فرغ قال الم یکن فیکم ابی قال بلی قال هلا فتحت علی۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں سورۂ مومنین تلاوت فرمائی ایک کلمہ چھوٹ گیا تو بعد فراغت فرمایا کہ کیا تم میں ابی نہیں تھا ابی نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں حضور نے فرمایا پھر تم نے مجھے لقمہ کیوں نہیں دیا۔ (مولف) (فتح القدیر ۱/ ۳۴۸۔ باب مایفسد الصلوٰة الخ)

Marfat.com

۲۹۷۔ اثر علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ اذا استطعمکم الامام فاطعموہ۔ رواہ سعید بن منصور فی سننہ و ذکرہ فی الحلیۃ۔

جب امام تم سے لقمہ مانگے تو اسے لقمہ دو۔ یعنی امام کو جب لقمہ کی ضرورت ہو تو لقمہ دینا چاہئے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۴۰۲"۔ (فتح القدیر ۱/ ۳۴۸۔ باب مایفسد الصلوٰۃ الخ)

۲۹۸۔ حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنا نفتح علی عھد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الائمۃ. رواہ الدار قطنی و الحاکم و صححہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اماموں کو لقمہ دیتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۴۰۲"۔ (سنن الدار قطنی باب تلقین الماموم لامامہ الخ ملتان ۱/ ۳۹۹)

نماز میں کچھ پیش آئے تو سبحان اللہ کہے اس پر تین حدیثیں :

۲۹۹۔ حدیث سھل بن سعد عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من نابہ شئ فی صلاتہ فلیسبح. اخرجہ الشیخان وغیرھما۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کسی کو نماز میں کچھ پیش آئے تو چاہئے کہ سبحان اللہ پڑھے۔ (مولف) (ابوداؤد اول، ص ۱۳۶۔ باب التصفیق فی الصلاۃ)

۳۰۰۔ اخرج احمد فی المسند عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ قال کان لی ساعۃ من السحر ادخل فیھا علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فان کان قائما یصلی سبح لی. الحدیث۔

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں میرے لئے وقت سحر یعنی صبح صادق سے پہلے کی ایک گھڑی حاصل تھی جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا پس اگر حضور نماز ادا فرما رہے ہوتے تو میرے لئے سبحان اللہ کہتے (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۴۰۳" (مسند احمد، ص ۱۲۴، ج ۱)

۳۰۱۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا ناب احدکم نائبۃ وھو فی الصلاۃ فلیسبح. الحدیث۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کسی کو نماز میں کوئی ضرورت پیش آئے تو چاہئے کہ سبحان اللہ کہے۔ (مولف) اخرجہ الستۃ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۴۰۶"۔ (فتح

Marfat.com

القدیر ۱/ ۳۴۹۔ باب مایفسد الصلوٰۃ الخ)

امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑا ہونا منع ہے :

۳۰۲۔روی ان حذیفة الیمان رضی الله تعالیٰ عنهما قام بالمدائن یصلی بالناس علی دکان فجذبه سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه ثم قال ما الذی اصابك اطال العهد ام نسیت اما سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول لایقوم الامام علی مکان انشزمما علیه اصحابه. و فی روایة اما علمت ان اصحابك یکرهون ذلك فقال تذکرت حین جذبتنی۔

حضرت حذیفہ الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مدائن میں ایک دکان پر کھڑے ہو کر لوگوں کی امامت کی تو سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو کھینچ لیا اور کہا کہ جو تم سے ہوا تو کیا زمانہ زیادہ گزر گیا یا تم بھول گئے کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے نہیں سنا ہے کہ امام مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑا نہ ہو۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے اصحاب اس کو برا جانتے ہیں حذیفہ نے کہا کہ جب آپ نے مجھے کھینچا تھا تو مجھے یاد آگیا تھا۔ یعنی امام مقتدیوں سے اتنی بلند جگہ کھڑا نہ ہو جس قدر سے امام و قوم کا مقام میں امتیاز واقع ہو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۴۱۵"

سات اعضا پر سجدہ کرنے کا حکم ہے اور کپڑا اور بال کھینچنا منع ہے :

۳۰۳۔ حدیث صحیح میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں امرت ان اسجد علی سبعة اعضاً و ان لااکف شعرا و لا ثوبا. رواه الستة عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما۔

مجھے سات اعضا پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا ہے اور یہ کہ بال اور کپڑا نہ سمیٹا کروں۔ (بخاری اول، ص ۱۱۳۔ باب لایکف شعرا)

۳۰۴۔ صحیحین میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں امرت ان لااکف الشعر و لا الثیاب۔

مجھے حکم ہوا ہے کہ نماز میں بال اور کپڑا نہ سمیٹوں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۴۲۳"۔ (مسلم اول، ص ۱۹۳۔ باب اعضاء السجود و النهی الخ)

امام کو لقمہ دینے کی تاکید پر ایک حدیث :

۳۰۵۔ابن عساکر نے سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی قال امرنا النبی

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان نرد علی الامام۔

ہم کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ امام پر اس کی غلطی رد کریں۔ ''فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۴۱۱''۔ (المستدرک کتاب الصلوٰۃ بیروت ۱/ ۲۷۰)

امام کا تمام مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑا ہونا مکروہ ہے :

۳۰۶۔ سنن ابی داؤد میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **اذا ام الرجل القوم فلایقوم (یقم) فی مکان ارفع من مقامھم او نحو ذلك۔**

یعنی جب کوئی شخص نمازیوں کی امامت کرے تو ان کے مقام سے اونچی جگہ میں نہ کھڑا ہو۔ (ابوداؤد اول، ص ۸۸، باب الامام یقوم مکانا ارفع الخ)

۳۰۷۔ **ابو داؤد و ابن حبان و حاکم حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی وھذالفظ الحاکم فی مستدرك ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی ان یقوم الامام فوق و یبقی الناس خلفہ۔**

یعنی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ امام اونچا کھڑا ہو اور مقتدی نیچے رہیں۔ ''فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۴۱۴''۔ (کنز العمال، ص ۳۷۹، ج ۷)

جوتیوں کو سجدہ کے روبرو رکھنا منع ہے اور یہ کہ اس سے فرشتوں اور لوگوں کو ایذا ہوتی ہے۔

۳۰۸۔ سنن ابی داؤد میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اذا صلی احدکم فلا یضع نعلیہ عن یمینہ ولا عن یسارہ فتکون عن یمین غیرہ الا ان لایکون عن یسارہ احد و لیضعھما بین رجلیہ۔**

جب تم میں کوئی نماز پڑھے تو جوتی اپنے داہنے طرف نہ رکھے نہ اپنے بائیں طرف رکھے کہ دوسرا جو اس کے بائیں ہاتھ کو ہے اس کے دہنی طرف ہوں گی ہاں اگر بائیں طرف کو کوئی نہ ہو تو بائیں جانب رکھے ورنہ اپنے پاؤں کے بیچ میں رکھے۔ رواہ الحاکم ایضا و البیھقی۔ (ابوداؤد اول، ص ۹۶، باب المصلی اذا خلع نعلیہ الخ)

۳۰۹۔ دوسری روایت میں اس ممانعت کے لئے یوں حدیث آئی **فلا یوذیھما احدا۔** کسی کو ایذا نہ ہو۔ رواہ الثلثۃ المذکورون و ابن حبان عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابوداؤد اول، ص ۹۶۔ باب المصلی اذا خلع نعلیہ)

Marfat.com

۳۱۰۔ایک حدیث میں اس ایذا کی یوں تصریح آئی۔ لاتضعهما عن يمينك و لا عن يسارك فتوذى الملئكة و الناس۔

دہنے ہاتھ کور کھے گا تو ملائکہ کو ایذا ہو گی بائیں کور کھے گا تو جو لوگ بائیں طرف ہیں انہیں ایذا ہو گی۔ رواہ الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔علماء نے اس ایذا کی وجہ فرمائی یعنی وفیہ نوع اھانۃ لہ جس کی طرف جوتا رکھا جائے اس کی ایک طرح کی اہانت ہوتی ہے۔ قالہ الطیبی و نقلہ فی المرقاۃ۔(کنزالعمال، ص ۳۴۴،ج ۷)

قبلہ کی طرف تھوکنا خلاف ادب ہے :

۳۱۱۔اعلیٰ درجہ کی صحیح حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اذا كان احدكم يصلى فلايبصق قبل وجهه فان الله تعالىٰ قبل وجهه اذا صلى۔**

جب تم میں کوئی نماز میں ہو تو سامنے کو نہ تھوکے کہ نمازی کے سامنے اللہ عزوجل کا فضل و جلال و رحمت و عظمت ہوتے ہیں۔ رواہ مالك فی المؤطا عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما و من طریقۃ الشیخان فی الصحیحین ۔

ائمہ دین اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں ۔ **يجب على المصلى اكرام قبلتة بما يكرم به من يناجيه من المخلوقين.عند استقبالهم بوجهه۔** یعنی نمازی پر واجب ہے کہ معظمین کے سامنے کھڑے ہونے میں جس بات میں ان کی تعظیم جانتا ہے وہی ادب اپنی اپنی جانب قبلہ میں ملحوظ رکھے کہ اللہ عزوجل سب سے زیادہ احق بالتعظیم ہے۔ ذکرہ ابن بطال و نقلہ فی ارشاد الساری۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۴۲۵"۔ (بخاری اول، ص ۵۸۔باب حك البزاق باليد من المسجد)

جوتے اگر ادھر ادھر رکھنے سے چوری کا خوف ہو تو سامنے رکھ کر کپڑے سے چھپا دینا کافی ہے۔

۳۱۲۔ سنن ابن ماجہ میں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یوں ہے۔

فاجعلهما بين رجليك ولاتجعلهما عن يمينك ولاعن يمين صاحبك و لا ورائك فتوذى من خلفك۔

یعنی جوتے اپنے پیچھے بھی نہ رکھ کہ جو پیچھے ہے اس کے آگے ہوں گے اسے ایذا ہو گی۔ بلکہ اپنے پاؤں کے بیچ میں رکھو۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۴۲۶"۔(ابن ماجہ اوّل، ص : ۱۰۵۔ باب ماجاء

Marfat.com

فی این توضع النعل الخ)

امام وسط مسجد میں کھڑا ہو اور صف اس طرح ہو کہ امام وسط صف میں رہے حدیث میں ہے۔

۲۳۱۳۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توسطوا (وسطوا)الامام و سدوا الخلل۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام کو وسط میں لو اور صفوں کی فرجات بند کرو (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۶۳"۔(ابوداؤد اول، ص ۹۹، باب مقام الامام من الصف)

Marfat.com

تعارف

تیجان الصواب فی قیام الامام فی المحراب

(محراب کے معنی اور امام کے محراب میں کھڑا ہونے پر نفیس بحث)

۶ر جمادی الاخریٰ ۱۳۲۰ھ کو سوال پیش ہوا کہ امام کا محراب میں کھڑا ہونا کیسا ہے؟
اعلیٰحضرت امام احمد رضا نے اس کے جواب میں کچھ تمہید کے بعد سب سے پہلے محراب کے متعدد معنی تحریر کئے پھر محراب کی دو قسمیں کی ہیں۔

محراب کے معانی یہ ہیں۔

مسجد میں امام کی جگہ، الماری، صدر مجلس، گھر کا اعلیٰ مقام، مجلس کے لئے اونچی جگہ اور محراب اس جگہ کو بھی کہتے ہیں جہاں بادشاہ تنہا بیٹھتا ہوتا کہ لوگ دور رہیں اسی سے محراب مسجد ہے کہ امام اکیلا کھڑا ہوتا ہے اور لوگوں سے دور ہوتا ہے اس کے علاوہ اور بھی بہت سارے معانی مختلف کتب لغات کے حوالے سے اس رسالے میں مندرج و مرقوم ہیں مگر یہاں محراب سے مراد وہ جگہ ہے جو بطور علامت دیوار قبلہ کے وسط میں ہوتی ہے۔

اور اس میں حکمت یہ ہے کہ لوگوں کے قرب و بعد میں برابری ہوتا کہ قرأت سننے امام کے اوپر نیچے انتقال پر اطلاع اور دائیں بائیں لوگوں پر فیضان میں آسانی ہو۔ اور محراب کے جہت قبلہ میں ہونے کی حکمت یہ ہے کہ حد شرعی و عادی تمام تر قبلہ سے اقرب ہو۔

محراب کی دو قسمیں یہ ہیں۔ حقیقی۔ صوری

محراب حقیقی۔ یہ محراب جو آج متعارف ہے رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں نہ تھی حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر اقدس کے پہلو میں قیام فرماتے تھے، بلکہ ۸۸ھ سے پہلے مساجد قدیمہ میں محراب کا وجود نہ تھا، عہد نبوت سے لے کر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے تک خود مسجد نبوی میں صورت محراب نہیں تھی، بلکہ ولید بن عبدالملک مروانی کے دور امارت میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مسجد نبوی میں محراب بنوائی جب کہ وہ مدینہ طیبہ میں گورنر تھے۔

Marfat.com

محراب صوری۔ زینت کے علاوہ امام کی جگہ پر بطور علامت محراب کا ہونا بہتر ہے خصوصاً بڑی مساجد میں تاکہ ہر دفعہ غور و فکر نہ کرنا پڑے اور رات کو بغیر روشنی کے امام کو پایا جا سکے اور امام کے محراب میں سجدہ کیوجہ سے مقتدیوں کو وسعت بھی مل جاتی ہے۔

توجب محراب میں یہ مصلحتیں تھیں تو اس کا رواج ہو گیا اور تمام بلاد اسلامیہ میں محراب کی صورت مشہور و معروف ہو گئی یہ محراب حقیقی و صوری کی تعریف نہیں بلکہ ان کی تاریخ و تعیین ہے۔

اس رسالے میں مقصود یہ مسئلہ واضح کرنا ہے کہ امام کا محراب میں کھڑا ہونا سنت بھی ہے اور مکروہ بھی۔ لہذا جس جگہ بھی علماء نے امام کے محراب میں کھڑے ہونے کو سنت کہا ہے وہاں محراب حقیقی مراد ہے اور جہاں محراب میں امام کے قیام کو مکروہ کہا ہے وہاں محراب صوری میں کھڑا ہونا مراد ہے اس طریقہ پر کہ اس کے پاؤں محراب کے اندر ہوں۔

اسی مسئلے کی توضیح و تشریح کے لئے اس رسالے میں بطور دلیل کثیر حوالجات پیش کئے گئے ہیں اور یہ رسالہ فارسی زبان میں ہے، اور جہازی سائز کے ۹ صفحات پر مشتمل اس رسالہ جلیلہ میں ۷ حدیثیں شامل بحث ہیں۔

Marfat.com

احادیث

تیجان الصواب فی قیام الامام فی المحراب

سب سے اچھی جگہ مسجد اور بری جگہ بازار ہے :

۳۱۴۔ حدیث میں ہے خیر البقاع المساجد و شر البقاع الاسواق. رواہ الطبرانی و ابن حبان و الحاکم بسند صحیح عن ابن عمر و معناہ لمسلم عن ابی ہریرۃ و لاحمد و الحاکم عن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

سب سے بہترین جگہ مسجد اور بری جگہ بازار ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۴۳۲۔ تیجان الصواب"۔ (مشکوۃ اول، ص ۷۱۔ باب المساجد و مواضع الصلاۃ . الفصل الثانی)

مساجد کو بلند و بالا اور منقش بنانا مباح ہے :

۳۱۵۔ حدیث میں ہے ماامرت بتشیید المساجد. رواہ ابوداؤد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند صحیح عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مجھے مسجدوں کو بلند و بالا اور گچ وغیرہ سے پلستر کرنے کا حکم نہیں ہوا ہے۔ (مولف) (ابوداؤد اول، ص ۶۵ باب فی بناء المساجد)

امام کو دیوار قبلہ سے قریب کھڑا ہونا چاہئے :

۳۱۶۔ حدیث میں ہے۔ کان بین مصلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و بین الجدار ممر شاۃ. رواہ الائمۃ احمد و الشیخان عن سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مصلی شریف اور دیوار کے درمیان ایک بکری گزرنے کا فاصلہ ہوتا تھا۔ (مولف) (مسلم اول، ص ۱۹۷ باب سترۃ المصلی و الندب الی الصلاۃ الخ)

مقتدی امام سے پیچھے رہیں حدیث میں ہے :

۳۱۷۔ حدیث۔ لایزال قوم یتأخرون حتی یؤخرہم اللہ عزوجل. رواہ مسلم و

Marfat.com

ابوداؤد و النسائی و ابن ماجة عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جو قوم ہمیشہ پیچھے رہی یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے بھی اسے پیچھے کردیا۔ (مولف)

(مسلم اول، ص ۱۸۲۔باب تسویة الصفوف الخ)

نمازی اور قبلے کے مابین زیادہ فاصلہ نہیں ہونا چاہئے :

۳۱۸۔حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ لایصلین احدکم و بینہ و بین القبلة فجوة. رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ کوئی اس حال میں نماز نہ پڑھے کہ اس کے اور قبلہ کے درمیان زیادہ فاصلہ ہو۔ یعنی قبلہ سے زیادہ قریب ہونے میں یہ فائدہ ہے کہ بعد میں آنے والوں کو جگہ مل جائے گی اور رحمت و رحمٰن سے بھی زیادہ قرب ہوگا۔ (مولف)

(مصنف عبدالرزاق ۲۳۰۶ باب کم یکون بین الرجل الخ کراچی، ۲/ ۱۶)

۳۱۹۔حدیث۔فان احدکم اذا قام فی صلاتہ فانہ یناجی ربہ و ان ربہ بینہ و بین القبلة. کما رواہ الشیخان وغیرھما عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جب کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے، اس حال میں کہ رب عزوجل اس کے اور قبلہ کے مابین ہوتا ہے۔ یعنی نمازی یہ تصور کرے کہ رب اسے دیکھ رہا ہے اور اس کے قریب ہے۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۵۸، باب حك البزاق باليد من المسجد)

محراب کے اندر نماز پڑھنا مکروہ ہے :

۳۲۰۔فی الحدیث اتقوا ھذہ المذابح یعنی المحاریب. رواہ الطبرانی فی الکبیر والبیھقی فی السنن عن عبداللہ بن عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنھما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نماز میں محراب کے اندر کھڑے ہونے سے اجتناب کرو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۴۳۳۔تبیان الصواب۔" (کنزالعمال، ص ۴۳۰ ج ۷)

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد سوم

ثیاب بذلت ومہنت یعنی وہ کپڑے جن کو آدمی اپنے گھر میں کام کاج کے وقت پہنے رہتا ہے جنہیں میل کچیل سے بچایا نہیں جاتا انہیں پہن کر نماز پڑھنی مکروہ ہے۔

۳۲۱۔ روی ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رای رجلا فعل ذلك فقال ارأیت لو ارسلتك الی بعض الناس اکنت تمر فی ثیابك هذه فقال لا فقال عمر اللہ احق ان یتزین لہ۔

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو ایسے ہی کپڑوں میں نماز پڑھتے دیکھا فرمایا بھلا بتاؤ اگر میں کسی آدمی کے پاس تجھے بھیجوں تو انہیں کپڑوں میں چلا جائے گا، کہا نہ فرمایا تو اللہ عزوجل زیادہ مستحق ہے کہ اس کے دربار میں زینت وادب کے ساتھ حاضر ہو۔

"فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۴۴۴"

نوافل گھر میں پڑھنا بہتر ہے حدیث میں ہے :

۳۲۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ افضل صلاۃ المرء فی بیتہ الا المکتوبۃ۔

فرائض کے علاوہ آدمی کا گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ یعنی فرض نمازیں مسجد میں پڑھے اور نفل گھر میں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۴۵۱"۔ (بخاری اول، ص ۱۰۱۔ باب صلاۃ اللیل)

تہجد سنت مستحبہ ہے اس کی ترغیب پر تین حدیثیں :

۳۲۳۔ طبرانی معجم اوسط اور بیہقی سنن میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ثلث هن علی فرائض و هن لکم سنة الوتر و السواك و قیام اللیل۔

تین چیزیں مجھ پر فرض اور تمہارے لئے سنت ہیں وتر و مسواک و قیام شب۔ (کنز العمال، ص ۲۶۵/۷)

Marfat.com

۳۲۴۔ابو جعفر طبری حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی امر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقیام اللیل و کتب علیہ دون امتہ۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قیام شب کا حکم تھا حضور پر فرض تھا امت پر نہیں۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۴۵۵"۔(تفسیر ابن جریر طبری المسمی جامع البیان میمنہ مصر ۱۵/ ۹۰)

۳۲۵۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ما کان بعد صلاۃ العشاء فھو من اللیل۔

جو نماز بعد عشاء پڑھی جائے وہ سب نماز شب ہے۔رواہ الطبرانی عن ایاس بن معویۃ المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن۔(المعجم الکبیر حدیث ۷۸۷ بیروت ۱/ ۲۷۱)

تراویح وتحیۃ المسجد کے سوا تمام نوافل گھر میں پڑھنا افضل اور باعث ثواب اکمل ہے۔

۳۲۶۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں علیکم بالصلاۃ فی بیوتکم فان خیر صلاۃ المرء فی بیتہ الا المکتوبۃ۔

تم پر لازم ہے گھروں میں نماز پڑھنا کہ بہتر نماز مرد کے لئے اس کے گھر میں ہے سوا فرض کے۔ رواہ البخاری و مسلم۔(مسلم اول، ص ۲۶۶، باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ الخ)

۳۲۷۔اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلاۃ المرء فی بیتہ افضل من صلاتہ فی مسجدی ھذا الاالمکتوبۃ.

نماز مرد کی اپنے گھر میں میری اس مسجد میں اس کی نماز سے بہتر ہے مگر فرائض۔ رواہ ابوداؤد۔ (ابوداؤد اول، ص ۱۴۹۔باب صلاۃ الرجل التطوع فی بیتہ)

۳۲۸۔ اخرج مسلم فی صحیحہ و ابوداؤد فی السنن و اللفظ لمسلم عن عبداللہ بن سفین قال سألت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن تطوعہ فقالت کان یصلی فی بیتی قبل الظھر اربعا ثم یخرج فیصلی بالناس ثم یدخل فیصلی رکعتین وکان یصلی بالناس المغرب ثم یدخل فیصلی رکعتین و یصلی بالناس العشاء و یدخل بیتی فیصلی رکعتین، ثم ذکرت صلاۃ اللیل و الوتر الی ان قالت وکان اذا طلع الفجر صلی رکعتین. زاد ابوداؤد ثم یخرج فیصلی بالناس صلاۃ الفجر۔

Marfat.com

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھر میں چار رکعت ظہر سے پہلے پڑھتے پھر باہر تشریف لے جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے پھر گھر میں رونق افروز ہو کر دو رکعتیں پڑھتے اور مغرب کی نماز پڑھ کر گھر میں جلوہ فرما ہوتے اور دو رکعتیں پڑھتے اور عشاء کی امامت کر کے گھر میں آتے اور دو رکعتیں پڑھتے جب صبح چمکتی دو رکعتیں پڑھ کر باہر تشریف لے جاتے اور نماز فجر پڑھاتے۔" فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۴۵۷"۔(مسلم اول، ص ۲۵۲، باب جواز النافلة قائما الخ) (ابوداؤد اول، ص ۷۸ اباب تفریع ابواب التطوع و رکعات السنة)

کپڑا لٹکا کر نماز پڑھنا منع ہے لیکن اگر دونوں کنارے ایک دوسرے پر ڈال لے تو جائز ہے :

۳۲۹۔ فی الصحیحین عن عمروبن ابی سلمة رضی الله تعالیٰ عنهما قال رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصلی فی ثوب واحد مشتملا فی بیت ام سلمة واضعا طرفیه علی عاتقیه

عمرو بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ام سلمہ کے گھر میں ایک ہی کپڑے میں نماز ادا فرما رہے ہیں اور اس کے دونوں کناروں کو کندھوں پر ڈالے ہوئے ہیں۔ (مولف) (بخاری اول ص ۵۲، باب الصلاة فی الثوب الواحد ملتحفا به الخ)

۳۳۰۔وللبخاری عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول من صلی فی ثوب واحد فلیخالف بین طرفیه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اسے چاہئے کہ دونوں کنارے ایک دوسرے اتب ڈال لے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۳۶" (بخاری اول ص ۵۲ ،باب اذا صلی فی الثوب الواحد الخ)

تہجد ابتدائے امر میں سب پر فرض تھا مگر بعد میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تو فرض ہی رہا اور امت کے لئے نفل ہو گیا :

۳۳۱۔ حدیث ام المومنین صدیقه رضی الله تعالیٰ عنها ان الله عزوجل افترض قیام اللیل فی اول هذه السورة (المزمل) فقام نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه

Marfat.com

وسلم واصحابه حولا وامسك الله خاتمها اثنی عشرا شهرا فی السماء حتی انزل الله فی آخر هذه السورة التخفیف فصار قیام اللیل تطوعا بعد فریضة . رواه مسلم وابوداؤد والنسائی۔

بیشک اللہ عزوجل نے سورۂ مزمل کے ابتدائی حصے میں قیام لیل کو فرض فرمایا تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام نے ایک سال تک قیام فرمایااور اللہ تعالیٰ نے اس کے آخری حصے کو آسمان پر ہی ایک سال تک روک لیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورہ کی آخر آیتوں میں قیام کی تخفیف کا حکم فرمایا تورات کا قیام فرض ہونے کے بعد اب نفل ہو گیا۔ (مولف)(مسلم اول ص ۲۵۶، باب صلاۃ اللیل الخ)

۳۳۲۔ اسی حدیث میں لفظ ابی داؤد یوں ہیں قال (ای سعد بن هشام) قلت حدثنی (حدثینی) من قیام اللیل قالت الست تقرأ یا ایها المزمل قال قلت بلی قالت فان اول هذه السورة نزلت فقام اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی انتفخت اقدامهم وحبس خاتمتها فی السماء اثنی عشر شهرا ثم نزل آخرها فصار قیام اللیل تطوعا بعد فریضة۔

سعد بن ہشام نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ قیام لیل کے بارے میں حدیث بیان کیجئے حضرت عائشہ نے فرمایا کیا تم نے سورۂ مزمل نہیں پڑھی ہے سعد نے کہاں ہاں کیوں نہیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اس سورت کی ابتدا جب نازل ہوئی تو صحابۂ کرام نے ایسا قیام کیا کہ ان کے قدم متورم ہو گئے پھر جب اس کی آخری آیتیں ایک سال کے بعد نازل ہوئیں تو قیام شب جو فرض تھا وہ نفل ہو گیا۔ (مولف)"فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۵۵"(ابوداؤد اول ص ۱۹۰ باب فی صلاۃ اللیل)

نماز شب کے بارے میں دو حدیثیں :

۳۳۳۔ صحیحین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کانت صلاته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی شهر رمضان وغیره ثلث عشر رکعة باللیل عنها (منها) رکعتا الفجر۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز شب رمضان و غیر رمضان میں تیرہ رکعات ہوتی تھیں؛ انہیں میں فجر کی دو رکعتیں بھی ہیں (مولف)(مسلم اول ص ۲۵۵، باب صلاۃ اللیل الخ)

Marfat.com

۳۳۴۔ لمسلم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه یرفعه افضل الصلاة بعد الفریضة صلاة اللیل۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً راوی کہ فرائض کے بعد افضل نماز نماز شب ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۵۶" (مسلم ۱/ ۳۶۸، باب فضل صوم المحرم)

سنن ونوافل اور وتر کا گھر میں پڑھنا افضل ہے حدیث میں ہے:

۳۳۵۔ روی عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه کان یصلی جمیع السنن والوتر فی البیت۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام سنتیں اور وتر کی نماز کاشانۂ نبوت میں پڑھا کرتے تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۵۸" (صغیری فصل فی النوافل دہلی ص ۵)

فرض سے پہلے کی سنتیں اگر قضا ہو جائیں تو وقت کے اندر پڑھنے سے وہ ادا ہوں گی نہ کہ قضا اور وقت کے بعد ان کی قضا نہیں:

۳۳۶۔ عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا فاتته الاربع قبل الظهر قضاهن بعده۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جب ظہر کی چار سنتیں ہو جاتیں تو فرض کے بعد ادا فرماتے تھے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۶۱" (ردالمحتار ۱/ ۵۳۱، باب ادراك الفریضة)

سنن ونوافل کا گھر میں پڑھنا افضل اور زیادتی ثواب کا باعث ہے:

۳۳۷۔ فی الصحیحین عن السائب بن یزید قال لقد رأیت الناس فی زمن عمر بن الخطاب اذا انصرف من المغرب انصرفوا جمیعا حتی لایبقی فی المسجد احد کانهم لایصلون بعد المغرب حتی یصیرون الی اهلیهم۔

صحیحین میں مروی زمانۂ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں لوگ مغرب کے فرض پڑھ کر گھروں کو لوٹ جاتے یہاں تک کہ مسجد میں کوئی شخص نہ رہتا گویا وہ بعد مغرب کچھ پڑھتے ہی نہیں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۵۷"۔

۳۳۸۔ واخرج ابو داؤد والترمذی والنسائی عن کعب بن عجرة وابن ماجة عن حدیث رافع بن خدیج والسیاق لابی داؤد قال ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اتی

Marfat.com

مسجد بنی عبد الاشهل فصلی فیه المغرب فلما قضوا صلاتهم رأهم یسبحون بعدها فقال هذه صلاة البیوت. (ابوداؤداول ص ۱۸۴،باب رکعتی المغرب این تصلیان)

۳۳۹۔ ولفظ الترمذی والنسائی علیکم بهذه الصلاة فی البیوت۔ (نسائی اول ص ۲۳۷، باب الحث علی الصلاة فی البیوت الخ)

۳۴۰۔ وابن ماجة ارکعو هاتین الرکعتین فی بیوتکم۔ (ابن ماجہ ص ۸۳، باب ماجاء فی الرکعتین بعد المغرب)

(تینوں حدیثوں کا خلاصہ یہ ہے کہ) سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو دیکھا کہ مغرب کی فرض پڑھ کر مسجد میں سنتیں پڑھنے لگے ارشاد فرمایا یہ نماز گھر میں پڑھا کرو۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۵۸"

نماز نفل کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے بیٹھ کر پڑھنے میں آدھا ثواب ہے :

۳۴۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان صلی قائما فهو افضل ومن صلی قاعدا فله نصف اجر القائم۔

اور اگر کھڑے ہو کر پڑھے تو وہ افضل ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے اس کے لئے کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے نصف ثواب ہے۔ رواه البخاری عن عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه وعن الصحابة جمیعا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۶۷" (بخاری اول ص ۱۵۰، باب صلاة القاعد بالایماء)

رات کو نوافل کے بعد اخیر میں وتر پڑھنا بہتر ہے حدیث میں ہے :

۳۴۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اجعلوا آخر صلاتکم باللیل وترا۔

اپنی نماز شب میں سب سے آخر وتر رکھو۔ رواه مسلم عن ام المومنین رضی الله تعالیٰ عنها۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۶۸" (مسلم اول ص ۲۵۷، باب صلاة اللیل الخ)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیت پر ایک حدیث جلیل :

۳۴۳۔ صحیح مسلم شریف میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے مجھے حدیث پہنچی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹھے کی نماز آدھی ہے میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز پڑھتے پایا میں نے

Marfat.com

سر انور پر ہاتھ رکھا (یعنی یہ خیال گزرا کہ شاید بخار وغیرہ کے سبب بیٹھ کر پڑھ رہے ہوں) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ بن عمرو کیا ہے میں نے عرض کی یارسول اللہ میں نے سنا تھا کہ حضور نے فرمایا بیٹھے کی نماز آدھی ہے اور حضور خود بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں فرمایا اجل ولکن (لکنی) لست کاحد منکم

ہاں بات وہی ہے کہ بیٹھے کا ثواب آدھا ہے مگر میں تمہارے مثل نہیں میرے لئے ہر طرح پورا کامل اکمل ثواب ہے۔ یہ میرے لئے خصوصیت وافضل رب الارباب ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۴۶۸۔۴۶۹" (مسلم اول ص ۲۵۳، باب صلاۃ اللیل الخ)

اللہ تعالیٰ کو دائمی عمل محبوب ہے :

۳۴۴۔ حدیث صحیح میں فرمایا احب الاعمال الی اللہ ادومھا وان قل

اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند وہ عمل ہے کہ ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۷۱" (کنز العمال ص ۱۹ ج ۳)

قیام جماعت کے بعد بھی سنت فجر پڑھی جائے گی اس کے علاوہ دوسری سنتوں کے شروع کرتے وقت اگر جماعت قائم ہو جائے تو یہ سنتیں بعد میں پڑھے :

۳۴۵۔ امام اجل ابو جعفر طحاوی شرح معانی الآثار میں فرماتے ہیں حدثنا علی بن شیبۃ حدثنا الحسن بن موسی ثنا شیبان بن عبدالرحمن عن یحیٰی بن ابی کثیر عن زید بن اسلم عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ جاء والامام یصلی الصبح ولم یکن صلی الرکعتین قبل صلاۃ الصبح فصلاھما فی حجرۃ حفصۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ثم انہ صلی مع الامام۔

(خلاصہ یہ کہ) سیدنا عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک روز ایسے وقت تشریف لائے کہ جماعت فجر قائم ہو چکی تھی انھوں نے ابھی سنتیں نہ پڑھی تھیں ان کی بہن ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حجرہ مطہرہ مسجد سے ملا ہوا تھا جس کا دروازہ عین مسجد میں تھا وہاں چلے گئے اور سنتیں حجرہ میں پڑھ کر پھر مسجد میں آکر شامل جماعت ہوئے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۷۴" (شرح معانی الآثار ۱/۲۲۰، باب اداء سنۃ الفجر)

نماز شب میں طول قیام کے سبب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدمان مبارک متورم ہو جاتے اور بسا اوقات پھٹ جاتے تھے :

۳۴۶۔ جامع صحیح امام بخاری میں ہے حدثنا صدقۃ بن فضل اخبرنا ابن عیینۃ ثنا زیاد

Marfat.com

انه سمع المغيرة يقول قام النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حتى تورمت قدماه فقيل له قد غفر الله لك ماتقدم من ذنبك وما تأخر قال افلا اكون عبدا شكورا۔

زیاد نے مغیرہ کو کہتے ہوئے سنا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اتنا قیام فرمایا کہ قدمان مبارک متورم ہوگئے تو عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب سے آپ کی امت کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمادیئے ہیں تو حضور نے ارشاد فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (مولف)(بخاری دوم ص ۱۶ے، باب قوله ليغفر الله ماتقدم الخ)

۳۴۷۔ حدثنا الحسن بن عبدالعزيز ثنا عبدالله بن يحيى اخبرنا حيوة عن ابى الاسود انه سمع عروة عن عائشة رضى الله تعالىٰ عنها ان نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يقوم من الليل حتى تنفطر قدماه فقالت عائشة لم تصنع هذا يا رسول الله وقد غفر الله لك ماتقدم من ذنبك وماتأخر قال افلا احب ان اكون عبدا شكورا. الحديث

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شب کو اس طرح قیام فرماتے تھے کہ قدمان مبارک شگافتہ ہو جاتے حضرت عائشہ عرض کرتی یارسول اللہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کی امت کے اگلے پچھلے گناہوں کو معاف فرمادیا ہے ارشاد فرمایا کیا مجھے یہ محبوب نہ ہو کہ عبد شکور ہو جاؤں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۶۰" (بخاری دوم ص ۱۶ے، باب ليغفر الله ماتقدم الخ)

وتر کی جماعت غیر رمضان میں اگر اتفاقاً کبھی ہو جائے تو حرج نہیں:

۳۴۸۔ اخرجه الطحاوى عن المسور بن مخرمة قال دفنا ابابكر رضى الله تعالىٰ عنه ليلا فقال عمر رضى الله تعالىٰ عنه انى لم اوتر فقام وصففنا وراءه فصلى بنا ثلث ركعات لم يسلم الا فى آخرهن۔

مسور بن مخرمہ نے کہا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تدفین رات کو ہوئی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ کہ ہم نے ابھی وتر نہیں پڑھی ہے وہ آگے کھڑے ہوئے اور ہم ان کے پیچھے پھر تین رکعتیں ایک سلام سے پڑھائیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۶۳" (ردالمحتار ۲/ ۴۸، باب الوتر)

وتر کے بعد دو رکعت نفل سے متعلق تین حدیثیں:

۳۴۹۔ عند مسلم عن ام المومنين الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت بعد ماذكرت وتره صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ثم يصلى ركعتين بعد مايسلم وهو قاعد۔

Marfat.com

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وتر کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ وتر کا سلام پھیرنے کے بعد دو رکعت بیٹھ کر ادا فرماتے تھے۔ (مولف) (مسلم اول ص ۲۵۶، باب صلاۃ اللیل وعدد الرکعات الخ)

۳۵۰۔ ولاحمد عن ابی امامة رضی الله تعالیٰ عنه انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یصلیها بعد الوتر وهو جالس۔

ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعت بیٹھ کر ادا فرماتے تھے۔ (مسند احمد ص: ۲۴۸، ج: ۶)

۳۵۱۔ ولابن ماجة عن ام المومنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یصلی بعد الوتر رکعتین خفیفتین وهو جالس فاذا اراد ان یرکع قام فرکع۔

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعت خفیف بیٹھ کر ادا فرماتے تھے پھر جب رکوع کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے۔ یہ فعل دائمی نہ تھا بلکہ احیانا ایسا کرتے تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۶۸"
(ابن ماجہ اوّل ص ۸۵، باب ماجاء فی الرکعتین بعد الوتر جالسا)

سنتوں کی پیروی لازم ہے:

۳۵۲۔ احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجة عن العرباض بن سارية رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدین عضوا علیها بالنواجذ۔

تم پر لازم ہے میری سنت کا اتباع اور خلفائے راشدین کی سنت کا، سنت کو دانتوں سے مضبوط پکڑو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۷۶" (ابوداؤد دوم ص ۶۳۵، باب فی لزوم السنة)

جماعت کی نماز امام زیادہ طویل نہ پڑھائے:

۳۵۳۔ حدیث صحیح میں ہے اذا ام احدکم فلیخفف۔

جب تم میں کوئی امامت کرے تو چاہئے کہ تخفیف کرے۔ یعنی نماز جلدی پڑھائے۔
(مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۸۳" (مسلم اول ص ۱۸۸، باب امر الائمة بتخفیف الصلاة الخ)

نماز میں مختلف جگہ سے قرآن کا بالترتیب پڑھنا جائز ہے:

Marfat.com

۳۵۴۔ سنن ابی داؤد میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تہجد کی نماز میں ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت پست آواز سے پڑھتے دیکھا اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت بلند آواز سے اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ کچھ ایک سورت سے پڑھا اور کچھ دوسری سورت سے لیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تینوں صاحبوں سے وجہ دریافت فرمائی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی قد اسمعت من ناجیت یا رسول اللہ میں جس سے مناجات کرتا ہوں وہ اس پست آواز کو بھی سنتا ہے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ اوقظ الوسنان واطرد الشیطان یارسول اللہ میں اس لئے اتنی آواز سے پڑھتا ہوں کہ اونگھنا جاگے اور شیطان بھاگے، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کلام طیب یجمعه الله بعضه الی بعض یا رسول الله قرآن مجید سب پاکیزہ کلام ہے کچھ یہاں سے اور کچھ وہاں سے میں ملا لیتا ہوں ارادۂ الٰہیہ یوہیں ہوتا ہے فرمایا کلکم قد اصاب تم تینوں نے ٹھیک بات کی درست کام کیا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۸۱" (ابوداؤد اول ص ۱۸۸، باب رفع الصوت بالقراءة فی صلاة اللیل)

تین دن سے کم میں قرآن ختم کرنا صرف افضلیت کے خلاف ہے ورنہ جائز ہے :

۳۵۵۔ سنن دارمی وابی داؤد وترمذی وابن ماجہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے لم یفقه من قراء القرآن فی اقل من ثلاث.

جس نے تین رات سے کم میں قرآن مجید ختم کیا اس نے سمجھ کر نہ پڑھا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۸۵" (ترمذی دوم ص ۱۲۳، باب ماجاء ان القرآن انزل علی سبعة احرف . باب منه)

قرآن کریم کے ہر حرف پر دس نیکیاں ہیں حدیث میں ہے :

۳۵۶۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من قراء حرفا من کتاب الله فله (به) حسنة والحسنة بعشر امثالها لا اقول الم حرف (ولکن) الف حرف ولام حرف، ومیم حرف۔

جس نے قرآن کریم کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی دس نیکیاں، میں نہیں فرماتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔ رواه الدارمی والترمذی وصححه عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه۔ (ترمذی دوم ص ۱۱۹، باب ماجاء فیمن قراء حرفا من القرآن الخ)

Marfat.com

عبادت الٰہی میں کسل اور اکتاہٹ منع ہے حدیث میں ہے :

۳۵۷۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ لایسأم حتی تسأموا.

بیشک اللہ عزوجل ثواب دینے میں کمی نہیں فرماتا۔ جب تک نہ اکتاؤ۔

(کنز العمال، ج ۳، ص ۱۸)

مسلمان کو فحش بکنا منع ہے :

۳۵۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس المومن بالطعان ولا اللعان ولا الفحاش ولا البذی۔

مسلمان نہیں ہوتا بہت طعنہ کرنے والا، بہت لعنت کرنے والا، نہ بے حیا فحش گو۔ رواہ احمد والبخاری فی الادب المفرد والترمذی وحسنہ وابن حبان والحاکم فی صحیحھما عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۸۶" (ترمذی دوم ص ۱۸، باب ماجاء فی اللعنۃ)

ذکر نبی ذکر خدا ہے :

۳۵۹۔ حدیث قدسی سے ہے۔ جعلتك ذكرا من ذكرى فمن ذكرك فقد ذكرنى۔

یعنی رب العزت عزوعلا اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے میں نے تمہیں اپنے ذکر میں سے ایک ذکر بنایا تو جس نے تمہارا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا۔ (الشفاج ۱ ص ۱۲، الفصل الاول من الباب الاول)

تلاوت قرآن دوسرے اذکار سے افضل ہے :

۳۶۰۔ حدیث قدسی میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں رب عزوجل فرماتا ہے : من شغله القرآن عن ذكرى ومسألتى اعطيته افضل ما اعطيت السائلين وفضل كلام الله على سائر كلام كفضل الله على خلقه۔

جسے قرآن عظیم میرے ذکر و دعاء سے روکے یعنی بجائے ذکر و دعا قرآن عظیم ہی میں مشغول رہے اسے مانگنے والوں سے بہتر عطا کروں اور کلام اللہ کا فضل سب کلاموں پر ایسا ہے جیسا اللہ عزوجل کا فضل اپنی مخلوق پر۔ رواہ الترمذی وحسنہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۸۷"

(ترمذی دوم ص ۱۲۰، باب ماجاء كيف كانت قراءة النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم. باب منه)

Marfat.com

تعارف

اجتناب العمال عن فتاویٰ الجھال

(قنوت نازلہ پڑھنے کے بارے میں ایک فتوے کا رد)

۲۶ر جمادی الآخر ۱۳۲۶ھ میں ایک استفتاء آیا کہ غلبۂ کفار و فتنہ و فساد اور طاعون و وبا کے کے وقت نماز فجر میں قنوت پڑھنا جائز ہے یا نہیں ؟ اور سائل نے ایک بد عقیدہ مصنف کی جہالتوں سے مملو تصنیف بنام "ضروری سوال" کی کچھ تحریریں بھی حاضر کیں جو قنوت نازلہ صرف غلبۂ کفار کے وقت جائز ہے، کے بارے میں تھیں۔

اس رسالے میں امام احمد رضا نے آغاز بحث میں سب سے پہلے نفس سوال کے جواب کی وضاحت کی ہے پھر "ضروری سوال" کے بد عقیدہ مصنف کی خبر لی ہے اور اس کے ہفوات و خرافات کا پردہ چاک کیا ہے۔

امام احمد رضا بریلوی جواب کی ابتداء اس طرح فرماتے ہیں کہ

تحریرات مذکورہ نظر سے گزریں "ضروری سوال" میں جو حکم اختیار کیا محض خلاف تحقیق ہے، ہمارے ائمہ کرام کی تصریحات کتب متون دیکھئے تو عموماً یہ ارشاد ہے کہ غیر وتر میں قنوت نہیں، ان میں وقت غلبۂ کفار کا بھی کہیں استثناء نہیں اور تحقیقات جمہور شارحین پر نظر ڈالئے تو مطلقاً نازلہ کے لئے قنوت لکھتے ہیں خاص فتنہ و غلبۂ کفار کی ہرگز قید نہیں لگاتے۔

یعنی نماز فجر میں ہمارے یہاں قنوت نہ ہونا اس وقت ہے کہ کوئی بلا و مصیبت نہ ہو جب کوئی فتنہ یا کسی قسم کی بلا واقع ہو تو نماز صبح میں قنوت پڑھنا مضائقہ نہیں۔

پھر امام احمد رضا نے "ضروری سوال" کے مصنف کی جہالت و بطالت کا تیس وجوہات سے جائزہ لے کر اس کا بلیغ رد فرمایا ہے اور نفس مسئلہ اور اس کی حیثیت واقعیہ کو متعدد کتب کے حوالوں سے آفتاب نیمروز سے زیادہ روشن و آشکار کیا ہے۔

اور یہ رسالہ ۱۸ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۲۱ احادیث کریمہ رونق تحریر ہیں۔

Marfat.com

احادیث

اجتناب العمال عن فتاویٰ الجہال

غیر وتر میں قنوت پڑھنا منع ہے اور قنوت فجر کے بارے میں ہمارے مشائخ کرام تصریح فرماتے ہیں کہ وہ منسوخ ہے مگر قنوت نازلہ اس سے مستثنیٰ ہے۔

۳۶۱۔ ابن حبان نے اپنی صحیح بالتقاسیم والانواع میں بطریق ابراہیم بن سعد عن الزہری عن سعید وابی سلمۃ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایقنت فی الصبح الا ان یدعو لقوم او علی قوم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز صبح میں قنوت نہ پڑھتے مگر جب کسی قوم کے لئے ان کے فائدے کی دعا فرماتے یا کسی قوم پر ان کے نقصان کی دعا فرماتے۔ (مرقاۃ شرح مشکوۃ باب القنوت ملتان ۳/۱۸۲)

۳۶۲۔ خطیب بغدادی نے کتاب القنوت میں بطریق محمد بن عبید اللہ الانصاری حدثنا سعید بن ابی عروبہ عن قتادۃ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لایقنت الا اذا دعا لقوم او دعا علیٰ قوم۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قنوت نہ پڑھتے تھے مگر جب کسی قوم کے لئے یا کسی قوم پر دعا فرمانی ہوتی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۹۲ اجتناب العمال" (مرقاۃ شرح مشکوۃ، باب القنوت، ملتان ۳/۱۸۲)

۳۶۳۔ مسند احمد و صحیح مسلم و سنن نسائی وابن ماجہ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قنت شہرا یدعو علی احیاء من احیاء العرب ثم ترکہ. زاد ابن ماجۃ فی صلاۃ الصبح۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک نماز صبح میں قنوت پڑھی عرب کے کچھ قبیلوں پر دعائے ہلاک فرماتے تھے پھر چھوڑ دی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۹۵، اجتناب العمال" مسلم اول ص ۲۳۷، باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوات الخ، ابن ماجہ ص ۸۹ باب ماجاء فی

Marfat.com

القنوت فی صلاۃ الفجر)

۳۶۴۔ حدیث طارق اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دربارۂ انکار قنوت فجر (جس طرح معمول شافعیہ ہے) نسائی نے اس طرح روایت کی کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وخلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے قنوت نہ پڑھی وہ بدعت ہے۔ (نسائی ۱/۱۶۴ ترک القنوت)

۳۶۵۔ اور ترمذی وابن ماجہ نے یوں کہ ان کے صاحبزادے سعد ابو مالک نے ان سے پوچھا آپ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وخلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نمازیں پڑھیں کیا وہ فجر میں قنوت پڑھتے تھے فرمایا نئی نکالی ہوئی ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۹۶" اجتناب العمال" (ترمذی ۱/۹۱، باب فی ترک القنوت)

۳۶۶۔ حدیث ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن القنوت فی الفجر

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قنوت فجر سے منع فرمایا۔ (ابن ماجہ ص ۸۹، باب ماجاء فی القنوت فی صلاۃ الفجر)

کبھی قنوت سے مراد طول قیام ہوتا ہے :

۳۶۷۔ حدیث صحیح میں ارشاد ہوا کہ بہتر نماز طول قنوت ہے یعنی جس میں قیام دیر تک ہو۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۹۷ اجتناب العمال"

حضرت علی اور حضرت امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آپسی نزاع کے بارے میں امیر معویہ کا فرمان :

۳۶۸۔ امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صاف تصریح بسند صحیح موجود ہے کہ مجھے خلافت میں نزاع نہیں نہ میں اپنے آپ کو مولیٰ علی کا ہمسر سمجھتا ہوں وانی لا علم انه افضل منی واحق بالامر ولکن لستم تعلمون ان عثمان قتل ظلما وانا ابن عمه وولیه واطلب بدمه .

میں خوب جانتا ہوں کہ امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ مجھ سے افضل واحق بہ امامت ہیں مگر کیا تمہیں خبر نہیں کہ امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظلما شہید ہوئے میں ان کا ولی اور ابن عم ہوں ان کا قصاص مانگتا ہوں۔ رواہ یحیی بن سلیمان الجعفی استاذ الامام

Marfat.com

البخاری فی کتاب صفین بسند جید عن ابی مسلم الخولانی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۹۸ اجتناب العمال".

حضرت حرام بن ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ایک روایت :

۳۶۹۔ (واقعۂ بیر معونہ میں ہے کہ حرام بن ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کافروں سے بات کررہے تھے کہ کسی نے نیزہ مار کر شہید کردیا) صحیح بخاری شریف میں ہے جعل یحدثھم فاو ماؤا الی رجل فاتاہ من خلفہ فطعنہ۔

یعنی حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کافروں کو پیام اقدس پہنچاتے اور ان سے باتیں فرمارہے تھے کہ انھوں نے کسی کو اشارہ کیا اس نے پیچھے سے آکر نیزہ مارا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۱۵۰۳ اجتناب العمال" (بخاری ۲/ ۵۸۶ غزوۃ الرجیع ورعل الخ)

نماز فجر میں دعائے قنوت سے متعلق دو حدیثیں :

۳۷۰۔ حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما زال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقنت فی الصبح حتی فارق الدنیا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز صبح میں برابر قنوت پڑھتے رہے یہاں تک کہ دنیا سے تشریف لے گئے (مولف)

۳۷۱۔ حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بطریقی حماد بن ابی سلیمان و ابی حمزۃ القصاب عن ابراھیم عن علقمۃ عنہ قال لم یقنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الصبح الاشھرا ثم ترکہ لم یقنت قبلہ و لا بعدہ، و لفظ حماد لم یر قبل ذلک و لا بعدہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک نماز صبح میں قنوت پڑھی پھر چھوڑ دی نہ اس سے پہلے پڑھی نہ بعد میں۔ (مولف) (صحاح ستہ میں بضمن حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے کہ ترک کا سبب نزول آیت کریمہ لیس لک من الامر شیٔ او یتوب علیھم او یعذبھم فانھم ظلمون. منہ) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۴۹۵۔ اجتناب العمال"۔ (فتح القدیر، ۱/ ۳۷۹ باب صلوٰۃ الوتر)

بدعت سیۂ گمراہی ہے نہ کہ بدعت حسنہ :

۳۷۲ حدیث کل محدث بدعۃ و کل بدعۃ ضلالۃ و کل ضلالۃ فی النار۔

Marfat.com

یعنی ہر خلاف شرع نئی چیز بدعت ہے، ہر بدعت سیۂ گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔ (مولف) (کنزالعمال، ص ۶ ج ۱۱) (ابن ماجہ اوّل، ۶ باب اجتناب البدع و الجدل)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صرف ایک مہینہ تک بعض قبائل کفار کے لئے قنوت پڑھی:

۳۷۳۔ حدیث عاصم بن سلیمان، قلنا لانس بن مالك ان قوما یزعمون ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یزل یقنت فی الفجر فقال کذبوا انما قنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شهرا واحدا یدعو علی احیاء من احیاً المشرکین۔

ہم نے انس بن مالک سے کہا کہ کچھ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فجر میں ہمیشہ قنوت پڑھی تو حضرت انس بن مالک نے کہا کہ لوگوں نے جھوٹ کہا ہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک مشرکین کے ایک قبیلہ پر قنوت پڑھی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۴۹۶۔ اجتناب العمال" (بخاری ۱/ ۱۳۶ باب القنوت) (مسلم ۱/ ۲۳۷ باب القنوت)

حضرت علی نے بغرض طلب نصرت فجر میں قنوت پڑھی اور اسی طرح حضرت معاویہ نے بھی پڑھی۔

۳۷۴۔ مصنف ابو بکر بن ابی شیبہ میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ہے انه لما قنت فی الصبح انکر الناس علیه فقال استنصرنا علی عدونا۔

امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے جب صبح میں قنوت پڑھی تو لوگوں نے انکار کیا تو فرمایا کہ ہم نے اپنے دشمن پر مدد چاہی۔ (مولف) (مصنف ابن ابی شیبہ من کان لایقنت فی الفجر کراچی ۲/ ۳۱۰)

۳۷۵۔ محرر مذہب سیدنا امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الآثار میں فرماتے ہیں قال ابراهیم (هو النخعی) و ان اهل الکوفة انما اخذوا القنوت عن علی قنت یدعو علی معویة حین حار به و اما اهل الشام فانما اخذوا القنوت عن معویة قنت یدعو علی علی حین حاربه قال محمد و بقول ابراهیم ناخذ وهو قول ابی حنیفة۔

ابراہیم نخعی نے کہا کہ اہل کوفہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس قنوت کو لی جسے حضرت علی نے لڑائی (جنگ صفین) کے وقت حضرت امیر معویہ پر پڑھی تھی، اور شام والوں نے

Marfat.com

حضرت امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس قنوت کو لی جسے انہوں نے لڑائی کے وقت حضرت علی پر پڑھی تھی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۴۹۸۔ **اجتناب العمل**"۔ (کتاب الآثار، ص ۵۹۵۔ باب القنوت فی الصلوٰۃ)

ایک دعا پر مشتمل ایک حدیث :

۳۷۶۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مناجات مروی ہے **اللھم لاقابض لما بسطت و لا باسط لما قبضت و لامانع لما اعطیت و لا معطی لما منعت ولا ھادی لمن اضللت و لا مضل لمن ھدیت و لا مقرب لما باعدت و لا مباعد لما قربت۔**

اے اللہ کوئی سمیٹنے والا نہیں جسے تو پھیلائے اور کوئی پھیلانے والا نہیں جسے تو سمیٹے، اور کوئی روکنے والا نہیں جسے تو عطا کرے، اور کوئی دینے والا نہیں جسے تو منع کرے، اور کوئی راہ دکھانے والا نہیں جسے تو گمراہ کرے، اور کوئی گمراہ کرنے والا نہیں جسے تو راہ دکھائے، اور کوئی قریب کرنے والا نہیں جسے تو دور فرمادے اور کوئی دور کرنے والا نہیں جسے تو قریب فرمائے۔ (مولف) (مسند احمد، ص ۴۳۸، ج ۴)

قبیلۂ اسلم و غفار کے لئے دعائے سلامتی و غفران :

۳۷۷۔ **قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسلم سالمھا اللہ و غفار غفر اللہ لھا اما واللہ ما انا قلتہ و لکن اللہ قالہ۔**

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (قبیلہ) اسلم کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ فرمایا ہے اور (قبیلہ) غفار کو اللہ عزوجل نے بخش دیا ہے بخدا یہ میں نے نہیں کہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (مولف) رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ و احمد و الطبرانی فی الکبیر و الحاکم عن سلمۃ بن الاکوع و ابوبکر بن ابی شیبۃ عن خفاف بن ایماء الغفاری و ابویعلی الموصلی عن ابی برزۃ الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۵۰۱۔ **اجتناب العمال**"۔ (کنز العمال، ص ۷۶، ج ۱۷)

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبیلہ مضر کیلئے دعائے سختی اور اسلم و غفار کیلئے دعائے غفران فرمائی :

۳۷۸۔ **عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا رفع راسہ من الرکعۃ الآخرۃ یقول اللھم انج عیاش بن ابی ربیعۃ اللھم انج سلمۃ بن ھشام اللھم**

Marfat.com

انج الولید بن الولبد اللھم انج المستضعفین من المومنین اللھم اشدد وطأتك علی مضر اللھم اجعلھا سنین کسنی یوسف و ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال غفار غفر اللہ لھا و اسلم سالمھا اللہ (صحیح البخاری)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب فجر کے آخری رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے اے اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے، سلمہ بن ہشام کو نجات دے، ولید بن الولید کو اور ضعفائے مومنین کو نجات دے، اے اللہ مضر کو سختی کے ساتھ پامال کردے اور انہیں قحط سالیوں میں مبتلا فرما جس طرح یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں قحط ہوا تھا اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (قبیلہ) غفار کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا اور (قبیلہ) سالم کو سلامت رکھا۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۱۳۶۔ باب دعاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اجعلھا سنین کسنی یوسف)

شہداء بیر معونہ کے ذکر پر مشتمل ایک روایت۔

۳۷۹۔ (واقعۂ بیر معونہ میں ستر صحابہ کرام کو کافروں نے شہید کردیا تھا ان ستر صحابہ کو راستہ بتانے کے لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مطلب سلمی کو بھیجا تھا) حدیث میں ہے خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مطلب سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رہبری کے لئے ہمراہ فرمادیا تھا فقد اخرج الطبرانی من طریق عبد اللہ بن لھیعۃ عن ابی الاسود عن عروۃ قال بعث النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المنذر بن عمرو الساعدی و بعث معہ المطلب السلمی لیدلھم علی الطریق. الحدیث ذکر فی الاصابۃ فی ترجمۃ المطلب۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرو ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا اور ان کے ہمراہ انہیں راستہ بتانے کے لئے مطلب سلمی کو بھیجا۔ (مولف) (الاصابۃ فی تمییز الصحابہ ترجمہ عبدالمطلب السلمی ۸۰۲۹۔ بیروت ۳/ ۴۲۵)

جو لوگ شب کو درس و تلاوت قرآن مجید میں مشغول رہتے ہیں انہیں قراء کہتے ہیں، ان کے متعلق

۳۸۰۔ صحیح بخاری میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے یتدارسون القرآن باللیل و یصلون۔

وہ لوگ رات کو درس و تلاوت قرآن اور نماز میں مشغول رہتے ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۵۰۲ اجتناب العمال" (بخاری ۱/ ۴۳۱۔ کتاب الجھاد) (بخاری ۲/ ۵۸۲ کتاب

Marfat.com

المغازی)

شہداء بیر معونہ کی خبر حضور علیہ السلام نے دی :

۳۸۱۔ (واقعۂ بیر معونہ میں جب صحابۂ کرام شہید ہو گئے اور کوئی خبر دینے والا نہیں تھا تو بذات خود غیب داں رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی) حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی ان اخوانکم لقوا المشرکین فاقتطعوھم فلم یبق احد وانھم قالوا ربنا بلغ قومنا انا قد رضینا و قد رضی عنا ربنا فانا رسولھم الیکم قد رضوا و رضی عنھم (ربھم) رواہ الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تمہارے کچھ مومن بھائی مشرکین سے ملے تو مشرکوں نے ان سے لڑائی کی، ان مومنوں میں سے کوئی باقی نہ رہا اور انہوں نے کہا کہ اے رب ہمارے ہماری قوم کو ہماری خبر دیدے کہ ہم راضی بالقضا ہیں اور ہم سے ہمارا رب راضی ہے تو ہم تمہاری طرف ان کے فرستادہ ہیں بیشک وہ راضی ہو گئے اور وہ ان سے راضی ہو گیا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۵۰۳، اجتناب العمال" (کنز العمال، ص ۲۳۹، ج ۱۰)

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد سوم

حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور مقدس سہل کردی گئی تھی حدیث میں ہے۔

۳۸۲۔ رواہ احمد و البخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال خفف علی داؤد القرآن فکان یأمر بدابہ فتسرج فیقراء القران من قبل ان تسرج دوابہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور کو سہل کردیا گیا تھا وہ جانور یعنی گھوڑے پر زین کرنے کا حکم فرماتے پھر زین کرنے سے پہلے زبور مقدس ختم فرمالیتے تھے۔ زبور حجم میں قرآن عظیم سے کئی حصے زائد ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۴۸۵"۔ (بخاری اول، ص ۴۸۵، باب قول اللہ عزوجل آتینا داؤد و زبورا الخ)

چند قبائل کفار پر قنوت پڑھنے کے بارے میں چند حدیثیں۔

۳۸۳۔ حدیث ہے قنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شھرا علی عدۃ قبائل من الکفار۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک کافروں کے مختلف قبیلوں پر قنوت پڑھی۔ (پھر بعد میں ترک فرمادیا)۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۵۱۰"۔ (شرح معانی الاثار، ۱/ ۱۴۳۔ باب القنوت فی صلوٰۃ الفجر)

۳۸۴۔ روی الامام البخاری و الامام مسلم فی صحیحھما و الحافظ النسائی فی سننہ و اللفظ للبخاری قال اخبرنا احمد بن یونس ثنا زائدۃ عن التیمی عن ابی مجلز عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قنت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شھرا یدعو علی رعل و ذکوان۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبیلہ رعل و ذکوان پر دعائے بد کے لئے ایک مہینہ تک قنوت پڑھی۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۱۳۶۔ باب القنوت قبل الرکوع و بعدہ)

Marfat.com

۳۸۵۔ و لفظ المسلم من طریق المعتمر عن سلیمن التیمی عن ابی مجلز عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قنت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شهرا بعد الرکوع فی صلاة الصبح یدعو علی رعل و ذکوان و یقول عصیة عصت الله و رسوله۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبیلہ رعل وذکوان پر دعائے بد کے لئے ایک مہینہ تک فجر میں بعد رکوع قنوت پڑھی اور فرماتے کہ عصیہ نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی۔ (مولف) (مسلم اول، ص ۲۳۷۔ باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوات الخ)

۳۸۶۔ وفی صحیحه ایضا حدثنا محمد بن مهران الرازی فذکر باسناده عن ابی سلمة عن ابی هریرة حدثهم ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قنت بعد الرکعة فی صلواة شهرا اذا قال سمع الله لمن حمده یقول فی قنوته اللهم انج الولید بن الولید اللهم نج سلمة بن هشام اللهم نج عیاش بن ابی ربیعة اللهم نج المستضعفین من المومنین اللهم اشد وطأتك علی مضر اللهم اجعلها علیهم سنین کسنی یوسف قال ابوهریرة ثم رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ترك الدعاء بعد فقلت اری رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ترك الدعاء لهم قال فقیل و ماتراهم قد قدموا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ماہ تک نماز کے اندر جب رکوع کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو دعاء قنوت پڑھتے رہے، قنوت میں عرض کرتے اے اللہ ولید بن ولید کو نجات دے، سلمہ بن ہشام کو نجات دے، عیاش بن ابی ربیعہ اور ضعفاء مومنین کو نجات دے اے اللہ سختی کے ساتھ (قبائل) مضر کو پامال کردے، اے اللہ ان پر ایسی قحط سالی مسلط فرما جیسی یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اس کے بعد دعا ترک فرمادی میں نے کہا کہ حضور نے ان لوگوں کے لئے دعا ترک فرمادی ہے، راوی نے کہا کہ ان سے کہا گیا کہ یہ جو دیکھ رہے ہو تو وہ لوگ اپنے کئے کو پہنچ گئے ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۵۱۲"۔ (مسلم اول، ص ۲۳۷۔ باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوات الخ)

Marfat.com

تعارف

انہار الانوار من یم صلاۃ الاسرار
(نماز غوثیہ کے ثبوت میں تحقیق رضوی)

ربیع الاول شریف ۱۳۰۵ھ کو سوال پیش ہوا کہ صلاۃ الاسرار یعنی نماز غوثیہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی اور شرع میں جائز ہے یا نہیں ؟۔

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں فرمایا کہ

"فی الواقع یہ مبارک نماز حضرات عالیہ مشائخ کرام قدست اسرارھم العزیزہ کی معمول، اور قضائے حاجت و حصول مرادات کے لئے عمدہ طریق مرضی و مقبول، اور حضور پر نور غوث الکونین غیاث الثقلین صلوات اللہ و سلامہ علی جدہ الکریم و علیہ سے مروی و منقول، اجلہ علماء و اکابر کملا اپنی تصانیف عالیہ میں اسے روایت کرتے اور مقبول و مقرر و مسلم و معتبر رکھتے آئے"۔

پھر امام احمد رضا نے اقوال اسلاف و ائمہ کرام کی روشنی میں نماز غوثیہ کے جائز و مباح ہونے کا ثبوت فراہم کیا ہے اور جس نے اس نماز کا انکار کیا ہے اس کا بھی رد بلیغ فرمایا اور لکھا کہ

اس نماز کو قرآن و حدیث اور طریقہ خلفائے راشدین و صحابہ کرام کے خلاف بتانا محض بہتان و افترا ہے ہرگز ہرگز قرآن و حدیث میں کہیں اس کی ممانعت نہیں، نہ مخالف کوئی آیت یا حدیث اپنے دعوے میں پیش کر سکتا ہے، صرف زبانی ادعا سے کام لینا جہالت قبیحہ و سفاہت قدیمہ و فضیحہ ہے۔

اس کے بعد نماز غوثیہ کا طریقہ یہ تحریر کیا گیا ہے کہ :-

"بعد مغرب دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ اخلاص گیارہ بار پھر بعد سلام نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلاۃ و سلام عرض کرے، پھر عراق شریف کی طرف گیارہ قدم چلے اور میرا نام یاد کرے اور اپنی حاجت ذکر کرے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مراد پوری ہو"

اور اس نماز کی ادائیگی میں جتنے شرائط و قیودات ہیں مثلاً دو رکعت نماز کی تقدیم پھر جانب

Marfat.com

عراق گیارہ قدم چلنا وغیرہ ان میں سے ہر ایک کی انتہائی نفیس ولطیف توجیہہ بھی کی گئی ہے۔

اور اس رسالے میں نماز جہری وسری وغیرہ کے اسرار وحکمت میں جو صوفیانہ کلام کیا گیا ہے اگر اسے ارباب باطن واصحاب مشاہدہ دیکھیں تو پکار اٹھیں گے کہ امام احمد رضا بریلوی فن تصوف و سلوک کے بھی امام ہیں اور ۲۸ صفحات کے اس مبسوط و مفصل رسالہ جلیلہ میں ۲۵ حدیثیں زینت تحقیق ہیں۔

Marfat.com

احادیث

انہار الانوار من یم صلاۃ الاسرار

حلال و حرام کے علاوہ کتاب اللہ میں جو چیزیں مسکوت عنہ ہیں وہ معاف ہیں :

۳۸۷۔ ترمذی و ابن ماجہ و حاکم سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **الحلال ما احل اللہ فی کتابہ و الحرام ماحرم اللہ فی کتابہ و ما سکت فھو مما عفا عنہ۔**

حلال وہ ہے جو خدا نے اپنی کتاب میں حلال کیا اور حرام وہ ہے جو خدا نے اپنی کتاب میں حرام بتایا اور جس سے سکوت فرمایا وہ عفو ہے۔ یعنی اس میں کچھ مواخذہ نہیں۔ (ترمذی اول، ص ۳۰۳، باب ماجأ فی لبس الفراء) (ابن ماجہ ۲/ ۲۴۹ باب اکل الجبن و السمن)

حدود اللہ سے تجاوز نہ کرنے کے بارے میں ایک حدیث پاک۔

۳۸۸۔ دار قطنی ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **ان اللہ تعالیٰ فرض فرائض فلا تضیعوھا و حرم حرمات فلاتنتھکوھا وحد حدودا فلا تعتدوھا و سکت عن اشیاء من غیر نسیان فلا تبحثوا عنھا۔**

بیشک اللہ تعالیٰ نے کچھ باتیں فرض کیں انہیں ہاتھ سے نہ دو اور کچھ حرام فرمائیں ان کی حرمت نہ توڑو اور کچھ حدیں باندھیں ان سے آگے نہ بڑھو۔ اور کچھ چیزوں سے بے بھولے سکوت فرمایا ان میں کاوش نہ کرو۔ (مشکوٰۃ اول، ص ۳۲، باب الاعتصام بالکتاب و السنۃ الفصل الثالث)

کثرت سوال اور حکم نبی کی خلاف ورزی منع ہے۔

۳۸۹۔ احمد و بخاری و مسلم و نسائی و ابن ماجہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ذرونی ماترکتم فانما ھلك من کان قبلکم بکثرۃ سوالھم و اختلافھم علی انبیائھم فاذا نھیتکم عن شیٔ فاجتنبوہ و اذا امرتکم بامر فأتوا منہ مااستطعتم۔**

یعنی جس بات پر میں نے تم پر تضییق (یعنی تنگی) نہ کی اس میں مجھ سے تفتیش نہ کرو کہ اگلی

Marfat.com

امتیں اسی بلا سے ہلاک ہوئیں میں جس بات کو منع کروں اس سے بچو اور جس کا حکم دوں اسے بقدر قدرت بجالاؤ۔ (مسلم اول، ص ۴۳۲۔ باب، فرض الحج مرة فی العمر)

بعض چیزیں سوال کرنے کے بعد حرام کردی گئیں حدیث میں ہے۔

۳۹۰۔ احمد بخاری مسلم سیدنا سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اعظم المسلمین فی المسلمین جرما من سأل عن شئ لم یحرم علی الناس فحرم من اجل مسألته۔

بیشک مسلمانوں کے بارے میں ان کا بڑا گناہگار وہ ہے جو ایسی چیز سے سوال کرے کہ حرام نہ تھی اس کے سوال کے بعد حرام کردی گئی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۵۲۷۔ انہار الانوار" (بخاری دوم، ص ۸۲۰ اباب مایکرہ من کثرة السوال الخ) (مسلم دوم، ص ۲۶۲، باب توقیرة صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الخ)

یا، کے ذریعہ سے غیر اللہ کو ندا کرنا جائز ہے اس پر تین حدیثیں۔

۳۹۱۔ ابن السنی عبداللہ بن مسعود اور بزار عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا انفلت دابة احدکم بارض فلاة فلینادیا عباداللہ احبسوا فان للہ تعالیٰ عبادا فی الارض تحبسه۔

جب تم میں کسی کا جانور جنگل میں چھوٹ جائے تو چاہئے یوں ندا کرے اے خدا کے بندو روک لو کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے زمین میں ہیں جو اسے روک لیں گے۔ (عمل الیوم و اللیلة، ص ۱۳۶)

۳۹۲۔ بزار کی روایت میں ہے یوں کہے اعینونی یا عباداللہ۔

مدد کرو اے خدا کے بندو۔ رواہ ابن ابی شیبة فی مصنفه۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان لفظوں کے بعد رحمکم اللہ اور زیادہ فرماتے۔ (کنز العمال، ص ۴۴۹، ج ۶)

۳۹۳۔ امام طبرانی سیدنا عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پرنور سید العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا ضل احدکم شیأ و ارادعونا وھو بارض لیس بھا انیس فلیقل یا عباداللہ اعینونی یا عباداللہ اعینونی یا عباداللہ اعینونی فان للہ عبادا لا یراھم۔

جب تم میں کوئی شخص سنسان جگہ میں بہکے بھولے یا کوئی چیز گم کرے اور مدد مانگنی چاہے تو

Marfat.com

یوں کہے اے اللہ کے بندو میری مدد کرواے اللہ کے بندو میری مدد کرواے اللہ کے بندو میری مدد کرو کہ اللہ کے کچھ بندے ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا۔ عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں قد جرب ذلك بالیقین یہ بات آزمائی ہوئی ہے۔ رواہ الطبرانی ایضاً۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۵۳۱۔ انہار الانوار"۔ (کنزالعمال، ص ۴۴۹، ج ۶)

استاذ کے لئے تواضع کرنے کے بارے میں دو حدیثیں :

۳۹۴۔ طبرانی معجم اوسط اور ابن عدی کامل میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تعلموا العلم و تعلموا للعلم السکینة و الوقار و تواضعوا لمن تعلمون منه۔

علم سیکھو اور علم کے لئے سکون و مہابت سیکھو اور جس سے علم سیکھتے ہو اس کے لئے تواضع کرو۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۵۳۳۔ انہار الانوار"۔ (کنزالعمال، ص ۸۰، ج ۱۰)

۳۹۵۔ خطیب نے کتاب الجامع للآداب الراوی والسامع میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں روایت کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تواضعوا لمن تعلمون منه و تواضعوا لمن تعلمونه و لاتکونوا جبابرة العلماء فیغلب جهلکم علمکم۔

جس سے علم سیکھتے ہو اس کے لئے تواضع کرو اور جسے علم سکھاتے ہو اس کے لئے تواضع کرو اور متکبر عالم نہ بنو کہ تمہارا جہل تمہارے علم پر غالب ہو جائے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۵۳۳۔ انہار الانوار"۔ (کنزالعمال، ص ۱۴۱، ج ۱۰)

بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں صحابہ کرام کا ادب واحترام :

۳۹۶۔ ابوداؤد و نسائی ترمذی ابن ماجہ اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال اتیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و اصحابه حوله کان علی رؤسهم الطیر۔

میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا حضور کے اصحاب حضور کے گرد تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ یعنی سر جھکائے گردنیں خم کئے بے حس و حرکت کہ پرندے لکڑی یا پتھر جان کر سروں پر آ بیٹھیں۔ اس سے بڑھ کر اور خشوع کیا ہوگا۔ (ابوداؤد ۲/ ۵۳۹، باب الرجل یتداوی من کتاب الطب)

۳۹۷۔ ہند بن ابی ہالہ وصاف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی عنہ کی حدیث حلیہ اقدس میں ہے اذا تکلم اطرق جلساؤه کان علی رؤسهم الطیر۔

Marfat.com

جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کلام فرماتے جتنے حاضران مجلس ہوتے سب گردنیں جھکا لیتے گویاان کے سروں پر پرندے ہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۵۳۴۔ انہار الانوار"۔

(شمائل ترمذی، ص ۲۴، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

جہاں انسان سے کوئی تقصیر واقع ہو عمل صالح وہاں سے ہٹ کر کرے۔

۳۹۸۔ مسلم فی صحیحہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال عرسنا مع نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلم نستیقظ حتی طلعت الشمس فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیأخذ کل رجل براس راحلتہ فان ھذا منزل حضرنا فیہ الشیطان قال ففعلنا ثم دعا بالماء فتوضأ. الحدیث۔

(خلاصہ یہ ہے کہ) ایک بار سفر میں آخر شب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نزول فرمایا اور آنکھ نہ کھلی یہاں تک کہ آفتاب چمکا حضور نے وہاں نماز نہ پڑھی اور فرمایا اس جگہ شیطان حاضر ہوا تھا اپنے مرکبوں کو یوہیں لے چلے آؤ پھر وہاں سے تجاوز فرما کر نماز قضا کی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۵۳۹۔ انہار الانوار"۔ (مسلم اول، ص ۲۳۸، باب قضاء الصلاۃ الفائتۃ الخ)

نماز کسوف میں جنت حضور کے قریب کردی گئی۔

۳۹۹۔ صحیح مسلم شریف براویت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ثابت کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عین نماز میں چند قدم آگے بڑھے جب جنت خدمت اقدس میں اتنی قریب حاضر کی گئی کہ دیوار قبلہ میں نظر آئی یہاں تک کہ حضور بڑھے تو اس کے خوشہ ہائے انگور دست اقدس کے قابو میں تھے اور یہ نماز صلاۃ کسوف تھی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۵۴۰۔ انہار الانوار"۔ (مسلم اول، ص ۲۹۷ کتاب الکسوف) (بخاری ار ۱۰۳ باب مایقراء بعد التکبیر)

بلند جگہ پر دعا کرنے سے قبول ہوتی ہے اور خطائیں معاف ہوتی ہیں۔

۴۰۰۔ طبرانی نے معجم کبیر اور حاکم نے بسند صحیح مستدرک میں بر شرط شیخین ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کل شیء یتکلم بہ ابن آدم فانہ مکتوب علیہ فاذا اخطأ الخطیئۃ ثم احب ان یتوب الی اللہ عزوجل فلیات بقعۃ مرتفعۃ فلیمدد یدیہ الی اللہ ثم یقول اللھم انی اتوب الیک منہا لارجع الیہا ابدا فانہ یغفرلہ مالم یرجع فی عملہ ذلک۔

Marfat.com

آدمی کا ہر بول اس پر لکھا جاتا ہے تو جو گناہ کرے پھر اللہ کی طرف توبہ کرنا چاہے اسے چاہئے بلند جگہ پر جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہاتھ پھیلا کر کہے الٰہی میں اس گناہ سے تیری طرف رجوع لاتا ہوں اب کبھی ادھر عود نہ کروں گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے مغفرت فرمادے گا جب تک اس گناہ کو پھر نہ کرے۔ (کنزالعمال، ص ۱۲۷، ج ۴)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وصال اقدس کے وقت ارض مقدسہ سے قریب ہونے کی دعا کی :

۴۰۱۔ بخاری مسلم نسائی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ارسل ملك الموت الی موسیٰ علیهما الصلاة والسلاة (فذكر الحديث الى ان قال) نسأل الله ان يدنيه من الارض المقدسة رمية بحجر۔

(خلاصہ یہ ہے کہ) جب سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا زمانۂ انتقال قریب آیا تو میں تشریف رکھتے تھے اور ارض مقدسہ پر جبارین کا قبضہ تھا وہاں تشریف لے جانا میسر نہ ہوا دعا فرمائی کہ اس پاک سرزمین سے مجھے ایک سنگ پرتاب قریب کردے۔ "فتاوی رضویہ: ج ۳، ص ۵۴۲۔انہار الانوار". (بخاری اول، ص ۴۸۴، باب وفات موسیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الخ)

کتمان علم سے روز قیامت آگ کی لگام دی جائے گی حدیث میں ہے :

۴۰۲۔ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من سئل عن علمه فكتمه الجمه الله يوم القيمة بلجام من نار. اخرجه احمد و ابوداؤد و الترمذی و حسنه و النسائی و ابن ماجة و الحاكم و صححه عن ابی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه۔

جس سے کوئی علمی بات پوچھی جائے وہ اسے چھپائے اللہ تعالیٰ روز قیامت اسے آگ کی لگام دے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۵۴۷۔ انہار الانوار"۔ (کنزالعمال، ص ۱۰۹، ج ۱۰) (ابوداؤد دوم، ص ۵۱۵، باب کراهية منع العلم) (ترمذی دوم، ص ۹۳ بباب ماجأ فی كتمان العلم) (ابن ماجہ، ص ۲۳، باب من سئل عن علمه فكتمه)

تحویل رداء قبولیت دعا کی فال حسن ہے۔

۴۰۳۔الدار قطنی بسند صحيح على اصولنا عن الامام ابن الامام ابن الامام جعفر بن محمد بن علی رضی الله تعالىٰ عنهم عن ابيه انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حول رداءه ليتحول القحط

Marfat.com

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چادر مبارک پھیر دی تاکہ قحط پھر جائے۔ یعنی اسی لئے استسقاء میں قلب ردا فرمایا کہ تبدیل حال کی فال ہو۔ (مولف) (سنن الدار قطنی کتاب الاستسقاء حدیث ۲ ملتان ۲/ ۶۶)

اگر کوئی برا خواب دیکھے تو کروٹ بدل لے حدیث میں ہے :

۴۰۴۔ مسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجة عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما مرفوعا اذا رأی احدکم الرؤیا یکرهها فلیبصق عن یساره ثلثا ولیستعذ بالله من الشیطان ثلثا ولیتحول عن جنبه الذی کان علیه.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعا مروی کہ جب کوئی برا خواب دیکھے تو بیدار ہونے کے بعد بائیں طرف تین بار تھوکدے اور تین بار اعوذ باللہ پڑھے اور کروٹ بدل لے۔ تاکہ اس حال کے بدل جانے پر فال حسن ہو۔ (مولف) (مسلم دوم ص ۲۴۱، کتاب الرؤیا)

استسقاء میں پشت دست کو آسمان کی طرف کرے حدیث میں ہے :

۴۰۵۔ مسلم عن انس رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم استسقٰی فاشار بظهر کفیه الی السماء.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طلب باراں کے وقت پشت دست سے آسمان کی طرف اشارہ فرمایا۔ یعنی پشت دست کو آسمان کی جانب اس لئے رکھا کہ ابر چھانے اور باراں آنے کی فال ہو۔ (مولف) (مسلم اول ص ۲۹۳، کتاب صلاۃ الاستسقاء)

دعاء کے بعد ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لینا باعث برکت ہے :

۴۰۶۔ ترمذی وحاکم کی حدیث میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا رفع یدیه فی الدعاء لم یحطهما حتی یمسح بهما وجهه.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا کے لئے ہاتھوں کو اٹھاتے تو چہرے پر پھیرنے سے پہلے نہیں جھکاتے تھے۔ ہاتھوں کو روئے انور پر اس لئے پھیرتے تھے تاکہ حصول مراد و قبول دعا کی فال ہو اور چہرہ کے ذریعہ سے خیر و برکت پورے بدن کو پہنچ جائے۔ (مولف) (کنز العمال ص ۳۹۱ ج ۲)

۴۰۷۔ حدیث حسن ابی داؤد عن السائب بن یزید عن ابیه ان النبی صلی الله

Marfat.com

تعالیٰ علیه وسلم کان اذا دعا فرفع یدیه مسح وجهه بیدیه .

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا کے لئے ہاتھوں کو اٹھاتے تو ہاتھوں کو چہرۂ انور پر پھیرتے تھے (مولف) (ابوداؤد اول ۲۰۹ باب الدعاء)

۴۰۸۔ حدیث ابی داؤد و بیهقی عن ابن عباس عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سلوا الله ببطون اکفکم ولاتسئلوه بظهورها فاذا فرغتم فامسحوا بها وجوهکم .

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے ہتھیلیوں کو پھیلا کر مانگو نہ کہ پشت دست اور جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۵۴۰، انہار الانوار" (ابوداؤد اول ۲۰۹ باب الدعاء)

بدعت سیئہ گمراہی ہے

۴۰۹۔ حدیث کل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار

ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔ (مولف) (کنزالعمال ص ۶ ج ۱۱، مسلم ۱/ ۲۸۵ کتاب الجمعة)

۴۱۰۔ حدیث شرار الامور محدثاتها۔

دین میں ایجادات قبیح ہیں۔ (مولف) (ابن ماجہ اول، ص ۶، باب اجتناب البدع والجدل۔ مسلم ۱/ ۲۸۵، کتاب الجمعۃ)

بدعتی جہنمیوں کے کتے ہیں :

۴۱۱۔ حدیث اصحاب البدع کلاب اهل النار

بدمذہب لوگ جہنمیوں کے کتے ہیں (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۵۴۷، انہار الانوار" (کنزالعمال ص ۱۹۵، ج ۱)

Marfat.com

تعارف

وصاف الرجیح فی بسملة التراویح

(ختم تراویح میں ایک بار جہر سے بسملہ پڑھنے کا بیان)

۲۶ر رجب ۱۳۱۲ھ کو ایک طویل استفتاء آیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

قاری عبدالرحمٰن پانی پتی نے فتویٰ دیا کہ نماز تراویح میں سورۂ براءت کے علاوہ ہر سورۃ کی ابتدا میں بسم اللہ شریف بلند آواز سے پڑھنا لازم ہے، ورنہ جن قراء کے نزدیک بسم اللہ شریف ہر سورۃ کی جز ہے ان کے مذہب پر لازم آئے گا کہ ایک سو چودہ (۱۱۴) آیتیں کم ہو جائیں اور ختم قرآن مکمل نہ ہو، مولوی رشید احمد گنگوہی نے بھی اس فتوے کی تصدیق کر دی۔

امام احمد رضا بریلوی کے سامنے جب یہ فتویٰ پیش ہوا تو انھوں نے ۲۱ صفحات پر مشتمل جواب میں ان پر معقول و منقول و مدلل تنقید کی اور مسئلہ مذکورہ کی تحقیق و تزیین کے لئے پندرہ افادات ذکر کئے اور عبدالرحمٰن پانی پتی کے رد میں بیس وجوہات سے کلام کیا اور رشید احمد گنگوہی پر پانچ سوالات قائم کئے۔

پھر مسئلے کو کتب فقہ و تفسیر اور قراءت کے حوالوں سے آراستہ و پیراستہ کر کے اس طرح پیش کیا کہ آج مخالفین و معاندین بھی ان کے اس محققانہ فتوے پر عمل کر رہے ہیں اور اسی کی روشنی میں اپنے عوام و خواص کو فتوی دینے پر مجبور ہیں۔

امام احمد رضا بریلوی ابتداء جواب میں فرماتے ہیں کہ

بسم اللہ شریف کا تراویح میں ہر سورۃ پر جہر مذہب حنفی میں لازم و واجب ہونا محض بے اصل باطل صریح اور حنفیۂ کرام پر افترا قبیح ہے، تحصیل سنت ختم فی التراویح کے لئے صرف ایک بار کسی سورۃ پر جہر کرنے کی ہماری کتب میں تصریح ہے۔ یعنی بسم اللہ شریف سارے قرآن مجید میں صرف ایک آیت ہے کہ سورتوں میں فصل کے لئے اتاری گئی نہ وہ فاتحہ کی جز ہے نہ ہر سورۃ کی، لہذا قرآن عظیم نام ہے ایک سو چودہ (۱۱۴) سورتوں اور ایک آیت یعنی بسم اللہ کے مجموعہ کا، تو بسم اللہ تراویح میں جہر سے ایک بار پڑھی جائے اس کے بغیر سنت ختم ادا نہ ہو گی۔

Marfat.com

بالجملہ حق یہ کہ بسم اللہ کا جز قرآن عظیم ہونا تو ہمارے نزدیک دلیل قطعی سے ثابت ہے مگر جز سورہ ہونا ہر گز عقلاً ونقلاً کسی طرح قطعی نہیں بلکہ ہمارے علمائے کرام اسے دلیل قطعی سے باطل، اور بعض اخبار احاد کو، کہ جس سے بسم اللہ کے جز قرآن ہونے کا وہم ہوتا ہے دلیل قطعی کے مخالف ہونے کے سبب نامقبول و مضمحل بتاتے ہیں، اور تمام قراء کے نزدیک بسم اللہ شریف سورۂ بقر سے ناس تک کسی سورۃ کی جز نہیں، تاہم بسم اللہ کے جز فاتحہ ہونے میں قراء کا اختلاف ہے اور اس رسالۂ مبارکہ میں مسئلہ مذکورہ کی وضاحت کے لئے جو حدیثیں بطور دلیل واستشہاد پیش کی گئی ہیں ان کی تعداد بیس ہے۔

Marfat.com

احادیث

وصاف الرجیح فی بسملة التراویح

نماز میں آغاز قراءت سے پہلے بسم اللہ زور سے پڑھنا منع ہے اس پر چند احادیث و آثار :

۴۱۲۔ امام اعظم ابو حنیفہ وامام مالک وامام شافعی وامام احمد چاروں ائمہ مذہب اور بخاری ومسلم وابوداؤد وترمذی ونسائی وابن ماجة چھئوں ائمه حدیث اور دارمی وطحاوی وابن خزیمة وابن حبان ودار قطنی والطبرانی وابویعلی وابن عدی وبیهقی وابو نعیم وابن عبدالبر وغیر ہم اکابر حفاظ واجلۂ محدثین اپنی صحاح وسنن ومسانید ومعاجیم میں باسانید کثیرہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں صلیت خلف (مع) رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وخلف ابی بکر وعمر وعثمان فلم اسمع احدامنهم یقراء بسم الله الرحمن الرحیم. هذا لفظ مسلم (مسلم اول ص ۱۷۲، باب حجة من قال لایجهر بالبسملة)

۴۱۳۔ وفی لفظ للامام احمد والنسائی وابن حبان فی صحیحه وغیرهم باسناد علی شرط الصحیح کما افاده فی الفتح کانوا لایجهرون ببسم الله الرحمن الرحیم (شرح معانی الآثار ۱/۱۱۹، باب قراءة بسم الله فی الصلوة) (مسند امام اعظم مترجم ص ۱۰۰)

۴۱۴۔ وفی لفظ لابن خزیمة والطبرانی وابی نعیم کانوا یسرون ببسم الله الرحمن الرحیم. (صحیح ابن خزیمہ معنی قول انس بیروت ۱/۲۴۹)

۴۱۵۔ ولابن ماجة فکلهم یخفون بسم الله الرحمن الرحیم (ابن ماجه ۱/۵۹، باب افتتاح القراءة (شرح معانی الآثار ۱/۱۱۹، باب قراءة بسم الله)

(ان حدیثوں کا خلاصہ یہ ہے حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ) میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وابو بکر صدیق وعمر فاروق وعثمان غنی کے پیچھے نماز پڑھی ان میں کسی کو بسم اللہ شریف پڑھتے نہ سنا، وہ بسم اللہ شریف کا جہر نہ فرماتے تھے، وہ بسم اللہ شریف آہستہ پڑھتے تھے۔

۴۱۶۔ طبرانی نے انہیں سے روایت کی ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

Marfat.com

كان يسر ببسم الله الرحمن الرحيم وابا بكر وعمر وعثمان وعليا.

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وابو بکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم بسم اللہ شریف آہستہ پڑھتے تھے۔ (المعجم الکبیر حدیث ۷۳۹ بیروت ۱ ۲۵۵)

۴۱۷۔ امام الائمہ امام ابو حنیفہ وامام محمد و ترمذی و نسائی وابن ماجہ وغیرہم عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال سمعنی ابی وانا اقول بسم الله الرحمن الرحيم فقال ای بنی ایاك والحدث قال ولم ار احدا من اصحاب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان ابغض اليه الحدث فى الاسلام يعنى منه قال وصليت مع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ومع ابى بكر ومع عمر ومع عثمان فلم اسمع احدامنهم يقولها فلا تقلها انت اذا صليت فقل الحمد لله رب العالمين.

یعنی میرے باپ نے مجھے نماز میں بسم اللہ شریف پڑھتے سنا فرمایا اے میرے بیٹے بدعت سے بچ عبداللہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ میں ان سے زیادہ کسی کو اسلام میں نئی بات نکالنے کا دشمن نہ دیکھا انھوں نے فرمایا میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وابو بکر صدیق و عمر فاروق و عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی کسی کو بسم اللہ شریف پڑھتے نہیں سنا تم بھی نہ کہو جب نماز پڑھو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرو۔ (ترمذی اول ص ۵۷، باب ماجاء فی ترك الجهر بسم الله الرحمن الرحيم)

۴۱۸۔ انہیں عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی امام کو بسم اللہ جہر سے پڑھتے سنا پکار کر فرمایا یاعبدالله انى صليت خلف رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وابى بكر وعمر وعثمان رضى الله تعالىٰ عنهم فلم اسمع احدا منهم يجهر (يجهرون) بها.

اے خدا کے بندے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نمازیں پڑھیں ان میں سے کسی کو بسم اللہ جہر سے پڑھتے نہ سنا۔ رواہ الامام الاعظم فی الفتح۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۵۶۵، وصاف الرجیح" (مسند امام اعظم مترجم ص ۱۰۱، کتاب الآثار ص ۱۵۳، باب الجهر ببسم الله)

۴۱۹۔ امام اعظم وامام محمد وامام احمد وامام طحاوی وامام ابو عمرو بن عبدالبر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم قراءة الاعراب بسم اللہ شریف آواز سے پڑھنی گنواروں کی قراءت ہے. (شرح معانی الآثار ۱/ ۱۲۰، باب قراءة بسم الله

Marfat.com

فی الصلوۃ)

۴۲۰۔ نیزای جناب سے مروی ہوالم یجھر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالبسملۃ حتی مات

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی بسم اللہ شریف کا جہر نہ فرمایا یہاں تک کہ دنیا سے تشریف لے گئے۔ ذکرہ المحقق فی الفتح۔(فتح القدیر ۱ / ۲۵۴،باب صفۃ الصلاۃ)

۴۲۱۔اثرم بسند صحیح عکرمۃ تابعی شاگرد خاص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی انا اعرابی ان جھرت ببسم اللہ الرحمن الرحیم

میں گنوار ہوں اگر بسم اللہ شریف جہر سے پڑھوں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۵۶۶ وصاف الرجیح"۔

۴۲۲۔سعید بن منصور اپنی سنن میں راوی حدثنا حماد بن زید عن کثیر بن شنظیر ان الحسن سئل عن الجھر بالبسملۃ فقال انما یفعل ذلک الاعراب

یعنی امام حسن بصری سے جہر بسم اللہ کا حکم پوچھا گیا فرمایا یہ گنواروں کا کام ہے۔(نصب الرایہ کتاب الصلاۃ ریاض الشیخ ۱/ ۳۵۸)

۴۲۳۔ابن ابی شیبہ اپنے مصنف میں امام ابراہیم نخعی تابعی سے راوی الجھر ببسم اللہ الرحمن الرحیم بدعۃ.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جہر سے کہنا بدعت ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ من کان لایجھر، کراچی ۱ / ۴۱۱)

۴۲۴۔اثرم انہیں سے راوی ما ادرکت احدا یجھر بسم اللہ الرحمن الرحیم والجھر بھا بدعۃ.

میں نے صحابہ وتابعین میں سے کسی کو بسم اللہ شریف کا جہر کرتے نہ پایا اس کا جہر بدعت ہے(نصب الرایہ کتاب الصلاۃ ریاض الشیخ ۱/ ۳۵۸)

۴۲۵۔ محدث لالکائی کتاب السنۃ میں بسند صحیح راوی حدثنا المخلص نا ابو الفضل شعیب بن محمد نا علی بن حرب بسام سمعت شعیب بن جریر یقول قلت لسفیان الثوری حدث بحدیث السنۃ ینفعنی اللہ بہ فاذا وقفت بین یدیہ قلت یا رب حدثنی بھذا سفیان فانجو انا وتوخذ قال اکتب بسم اللہ الرحمن الرحیم القرآن کلام اللہ

Marfat.com

غیر مخلوق (وجعل یسرد الی ان قال) یا شعیب لاینفعك ماکتبت حتی تری المسح علی الخفین وحتی تری ان اخفاء بسم اللہ الرحمن الرحیم افضل من الجھر بہ وحتی تومن بالقدر (الی ان قال) اذا وقفت بین یدی اللہ فسئلت عن ھذا فقل یا رب حدثنی بھذا سفیان الثوری ثم خل بینی وبین اللہ عزوجل.

یعنی شعیب بن جریر نے امام سفیان ثوری سے کہا مجھے عقائد اہل سنت بتادیجئے کہ اللہ عزوجل مجھے نفع بخشے اور جب میں اس کے حضور کھڑا ہوں تو عرض کردوں کہ الٰہی یہ مجھے سفیان نے بتائے تھے تو میں نجات پاؤں اور جو پوچھ گچھ ہو آپ سے ہو فرمایا لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں اور اسی طرح اور عقائد و مسائل لکھوا کر فرمایا اے شعیب یہ جو تم نے لکھا تمہیں کام نہ دے گا جب تک مسح موزہ کا جواز نہ مانو اور جب تک یہ اعتقاد نہ رکھو کہ بسم اللہ کا آہستہ پڑھنا آواز پڑھنے سے افضل ہے اور جب تک تقدیر الٰہی پر ایمان نہ لاؤ جب تم اللہ عزوجل کے حضور کھڑے ہو اور تم سے سوال ہو تو میرا نام لے دینا کے یہ عقائد و مسائل مجھے سفیان ثوری نے بتائے پھر مجھے اللہ تعالیٰ کے حضور چھوڑ کر الگ ہو جانا۔

امام ذہبی طبقات الحفاظ میں فرماتے ہیں ھذا ثابت عن سفیان وشیخ المخلص ثقة یہ روایت سفیان سے ثابت ہے اور راوی ثقہ ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۵۶۶ وصاف الرجیح" (تذکرۃ الحفاظ للذھبی سفیان ثوری ۲۴۳ حیدر آباد ۱/ ۱۹۳)

عامۂ ناس جنت میں بھی علماء کے محتاج ہوں گے حدیث میں ہے

۴۲۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اھل الجنة لیحتاجون الی العلماء فی الجنة وذلك انھم یرون اللہ تعالیٰ فی کل جمعة فیقول لھم تمنوا علی ماشئتم فیلتفتون الی العلماء فیقولون ماذا نتمنی فیقولون تمنوا علیہ کذا کذا فھم یحتاجون الیھم فی الجنة کما یحتاجون الیھم فی الدینا.

بیشک اہل جنت جنت میں علماء کے محتاج ہوں گے یوں کہ ہر جمعہ کو انہیں اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا مولیٰ سبحانہ تعالیٰ فرمائے گا جو جی میں آئے مجھ سے مانگو (اب جنت سے مکان میں جا کر کون سی حاجتِ باقی ہے کچھ سمجھ میں نہ آئے گا کہ کیا مانگیں) علماء کی طرف منہ کر کے کہیں گے ہم کیا تمنا کریں وہ فرمائیں گے اپنے رب سے یہ یہ مانگو تو لوگ جنت میں بھی علماء کے محتاج ہوں گے جس طرح دنیا میں ان کے محتاج ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عنہما۔ ''فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۵۷۴، وصاف الرجیح ''(کنزالعمال ص ۸۵ ج ۱۰

بسم اللہ کا نزول انفصال سورت کے لئے ہوا ہے

۴۲۷۔ قال ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا یعرف فصل السورة حتی ینزل علیه بسم الله الرحمن الرحیم . وهو مذهب مالك وابی حنیفة والثوری وحکی عن احمد وغیره .

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل ہونے سے قبل انفصال سورت معلوم نہ تھا۔ (مولف) ''فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۵۵۸ وصاف الرجیح ''(ابوداؤد اول ص ۱۱۵، باب من لم یر الجهر ببسم الله الرحمن الرحیم)

صحابۂ کرام دس دس آیتیں مع ان کے علم و عمل کے سیکھتے جب ان پر قادر ہو جاتے دس اور تعلم فرماتے۔

۴۲۸۔ ابن عساکر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال کنا اذا تعلمنا من النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عشر آیات من القرآن لم نتعلم العشر التی بعدها حتی نعلم مافیه فقیل لشریك من العمل قال نعم.

یعنی ہم جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قرآن کی دس آیتیں سیکھتے تھے تو اگلی دس آیتوں کا سبق اس وقت تک نہیں لیتے جب تک پچھلے سبق کے احکام و مضامین کا ہمیں علم نہ ہو جاتا شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کیا وہ عمل ہے فرمایا ہاں۔ (مولف)(کنزالعمال ص ۲۲۵ ج ۲)

۴۲۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اپنی مصنف میں ابو عبدالرحمٰن سلمی سے راوی قال حدثنا من کان یقرینا من اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انهم کانوا یقترون من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عشر آیات ولا یأخذون فی العشر الاخریٰ حتی یعلموا ما فی هذه من العلم والعمل فعلمنا العلم والعمل.

ابو عبدالرحمٰن سلمی نے فرمایا کہ حدیث بیان کی ہم سے صحابۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں سے وہ جو زیادہ قرآن جانتے تھے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دس آیتیں پڑھتے اور دوسری دس آیات شروع کرنے سے قبل ان کا علم و عمل جان لیتے تھے تو ہم نے علم و عمل سیکھ لیا۔ (مولف)(کنزالعمال ص ۲۲۵ ج ۲)

۴۳۰۔ ابن سعد طبقات میں بطریق عبدالرحمن بن جعفر عن ابی المليح عن

Marfat.com

میمون اور امام مالك مؤطا میں بلاغاراوی ان ابن عمر نعلم البقرة فی ثمان سنین.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سورۂ بقر آٹھ سال میں پڑھی۔ (مولف) (مؤطا مالک ص ۱۷۱، باب ماجاء فی القرآن)

ختم قرآن کے بعد لوگوں کو کھانا وغیرہ کھلانا درست ہے

۴۲۱۔ خطیب بغدادی کتاب رواۃ مالک میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال تعلم عمر البقرة فی اثنتی عشر سنة فلما ختمها نحر جزورا

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارہ برس میں سورۂ بقر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پڑھی جب ختم فرمائی ایک اونٹ ذبح کیا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۵۶۸، وصاف الرجیح"۔

Marfat.com

تعارف

التبصیر المنجد بان صحن المسجد مسجد

(اس بارے میں عمدہ رہنمائی کہ مسجد کا صحن مسجد ہی ہوتا ہے)

۲۷ر جمادی الاولی ۱۳۰۷ھ کو کو سوال ہوا کہ صحن مسجد جس پر موسم گرما میں باجماعت نماز ادا کی جاتی ہے وہ مسجد کے حکم میں ہے یا نہیں ؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں بارہ ائمہ دین کی تصریحات سے ثابت کیا کہ صحن مسجد بھی قطعاً جزء مسجد ہے جس طرح صحنِ دار جزء دار۔

اور صحن مسجد کے مسجد ہونے کی وضاحت وصراحت کے لئے دس وجوہات کا ذکر کیا اور فرمایا کہ مسجدیت صحن سے انکار اجماع کے خلاف ہے اس لئے صحن مسجد میں نہ اذان دی جاسکتی ہے نہ جنازہ کی نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

نیز مسجد کی تعریف و تحدید میں امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ :

مسجد اس بقعہ کا نام ہے جو بغرض نماز پنجگانہ وقف خالص کیا گیا ہو۔

یہ تعریف بالیقین صحن مسجد کو بھی شامل ہے اور عمارات وبنایا سقف وغیرہ ہرگز اس کی ماہیت میں داخل نہیں یہاں تک کہ اگر عمارت اصلانہ ہو صرف ایک چبوترہ یا محدود میدان نماز کے لئے وقف کردیں تو قطعاً مسجد ہو جائے گا اور تمام احکام مسجد کا استحقاق پائے گا۔

اور بنی نوع انسان کی عادت سے ہے کہ مسجد ومعبد ہو یا منزل و مسکن ہر مکان کو اختلاف موسم کے لحاظ سے دو حصوں پر تقسیم کرتے ہیں۔

ایک پارہ مسقف کرتے ہیں کہ برف وبارش اور آفتاب سے بچائے۔

دوسرا کھلا رکھتے ہیں کہ دھوپ میں بیٹھنے اور ہوا لینے کے کام آئے۔

زبان عربی میں حصۂ مسقف کو شتوی اور غیر مسقف کو صیفی کہتے ہیں۔

جہازی سائز کے ۷ صفحات پر مشتمل اس مختصر رسالے میں یہی ظاہر کرنا مقصود ہے کہ مسجد شتوی وصیفی دونوں پر مطلقاً مسجد کا اطلاق ہوتا ہے اگرچہ علماء صحن مسجد کو کبھی مسجد صیفی اور کبھی مسجد الخارج سے تعبیر فرماتے ہیں لیکن صحن مسجد کا جزء مسجد ہونا اجلی بدیہیات سے ہے اس لئے صحن میں بھی وہ تمام باتیں ممنوع ہیں جو اندرونی حصۂ مسجد میں ممنوع ہوتی ہیں۔ اور اس رسالۂ جلیلہ میں دو حدیثیں موجود ہیں۔

Marfat.com

احادیث

التبصیر المنجد بان صحن المسجد مسجد

اصحاب صفہ کے بارے میں ایک حدیث

۴۳۲۔ صحیح بخاری شریف میں ہے باب نوم الرجال فی المسجد وقال ابو قلابة عن انس رضی الله تعالیٰ عنه قدم رهط من عکل علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فکانوا فی الصفة وقال عبدالرحمن بن ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنهما قال کان اصحاب الصفة الفقراء.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ عکل کی ایک جماعت آئی جو اصحاب صفہ میں سے تھی، اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ اصحاب صفہ فقراء تھے۔ یعنی اصحاب صفہ فقراء مہاجرین میں سے تھے ان میں سے جن کے پاس رہنے کے لئے مسکن نہیں تھا تو وہ لوگ مسجد نبوی شریف کے چبوترہ میں رہتے تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۵۷۹ التبصیر المنجد" (بخاری اول ص ۶۳، باب نوم الرجال فی المسجد)

مسجد کے پڑوسی کی نماز سے متعلق ایک حدیث

۴۳۳۔ حدیث میں ہے لاصلاة لجار المسجد الا فی المسجد

مسجد کے پڑوسی کی نماز نہیں مگر مسجد ہی میں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۵۷۷ التبصیر المنجد" (کنزالعمال ص ۴۱۹ ج ۷)

Marfat.com

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد سوم

مسجد بنانا جنت میں گھر بنانے کے مثل ہے

۴۳۴۔ حدیث میں ہے امر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ببناء المساجد فی الدار والتنظف.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر محلے میں مسجدیں بنوائی جائیں اور یہ کہ وہ ستھری رکھی جائیں۔ (ابوداؤد اول ص ۶۶، باب اتخاذ المساجد فی الدور)

۴۳۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من بنی لله مسجدا بنی الله له بیتا فی الجنة زاد فی روایة من درویاقوت.

جو اللہ کے لئے مسجد بنائے اللہ اس کے لئے جنت میں موتیوں اور یاقوت کا گھر بناوے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۵۹۱" (مسلم اول ص ۲۰۱، باب فضل بناء المساجد الخ)

مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنا منع ہے

۴۳۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من سمع رجلا ینشد ضالة فی المسجد فلیقل لاردها الله علیك فان المساجد لم تبن لهذا.

جو کسی شخص کو سنے کہ مسجد میں اپنی گمشدہ چیز دریافت کرتا ہے تو اس پر واجب ہے کہ اس سے کہے اللہ تیری گمی چیز تجھے نہ ملائے مسجدیں اس لئے نہیں بنیں۔ رواہ مسلم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه (مسلم اول ص ۲۱۰، باب النهی عن نشد الضالة فی المسجد الخ)

مسجد میں خرید و فروخت منع ہے

۴۳۷۔ اسی حدیث کی دوسری روایت میں ہے اذا رأیتم من یبتاع فی المسجد فقولوا لا اربح الله تجارتك.

جب تم کسی کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے دیکھو تو کہو اللہ تیرے سودے میں فائدہ نہ دے۔ رواہ الترمذی وصححه والحاکم عنه رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳

Marfat.com

ص ۵۹۳"(ترمذی اول ص ۲۴۷، باب النهی عن البیع فی المسجد)

بقدر استطاعت نہی عن المنکر پر ایک حدیث

۴۳۸۔ ارشاد اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہے من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانه فان لم یستطع فبقلبه وذلك اضعف الایمان.

جو تم میں کوئی ناجائز بات دیکھے اس پر لازم ہے کہ اپنے ہاتھ سے اسے مٹادے بند کردے اور اس کی طاقت نہ پائے تو زبان سے منع کرے اور اگر اس کی بھی قدرت نہ ہو تو دل سے اسے برا جانے اور یہ سب میں کمتر درجہ ایمان کا ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۵۹۶"(مسلم اول ص ۵۱ باب بیان کون النهی عن المنکر الخ)

دیوار قبلہ میں عام مصلیوں کے موضع نظر تک کوئی چیز ایسی نہ چاہئے جس سے دل بٹے۔

۴۳۹۔ احمد وابوداؤد عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ سے راوی ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم دعاه بعد دخوله الکعبة فقال انی کنت رأیت قرنی الکبش حین دخلت البیت فنسیت ان أمرك ان تخمرها فخمرها فانه لاینبغی ان یکون فی قبلة البیت شیٔ یلهی المصلی۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ معظمہ میں تشریف فرما ہوئے عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کلید بردار کعبہ کو طلب فرما کر ارشاد فرمایا ہم نے کعبہ میں دنبے کے سینگ ملاحظہ فرمائے تھے۔ (دنبہ کہ سیدنا اسماعیل علیہ الصلاۃ والسلام کا فدیہ ہوا اس کے سینگ کعبہ معظمہ کی دیوار غربی میں لگے ہوئے تھے) ہمیں تم سے یہ فرمانا یاد نہ رہا کہ ان کو ڈھانک دو اب ڈھانکو کہ نمازی کے سامنے کوئی چیز ایسی نہ چاہئے جس سے دل بٹے۔ (ابوداؤد اول، ص ۲۷۷۔ باب الصلاۃ فی الکعبة)

حالت نماز میں آسمان کی طرف نظر کرنا ناجائز ہے حدیث میں ہے۔

۴۴۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لینتهین اقوام یرفعون ابصارهم الی السماء فی الصلاة او لتخطفن ابصارهم۔

وہ جو آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے ہیں یا تو اس سے باز آئیں گے یا ان کی نگاہ اچک لی جائے گی یعنی واپس نہ آئے گی اندھے ہو جائیں گے۔ رواه احمد و مسلم و النسائی عن ابی هریرة

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔" فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۰۷"۔(مسلم اول، ص ۱۸۱۔ باب النھی عن رفع البصر الی السمأ فی الصلاۃ)

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر بھی ذکر الٰہی ہے

۴۴۱۔ حدیث میں ہے رب عزوجل نے کریمہ ورفعنالك ذكرك کے نزول کے بعد کہ ہم نے بلند کیا تمہارے لئے تمہارا ذکر، جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام کو خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بھیج کر ارشاد فرمایا اتدری کیف رفعت لك ذكرك۔

جانتے ہو میں نے تمہارا ذکر تمہارے لئے کیونکر بلند فرمایا حضور نے عرض کی تو خوب جانتا ہے فرمایا جعلتك ذكرا من ذكری فمن ذكرك فقد ذكرنی۔

میں تمہیں اپنے ذکر میں سے ایک ذکر بنایا تو جس نے تمہارا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا۔

"فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۶۰۸"۔(الشفا ج ۱، ص ۱۲۔ الفصل الاول من الباب الاول)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے پوری روئے زمین سجد گاہ بنادی گئی ہے۔ حدیث میں ہے۔

۴۴۲۔قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعلت لی الارض مسجدا و طھورا فایما رجل من امتی ادرکتہ الصلاۃ فلیصل۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے لئے پوری روئے زمین سجدہ گاہ اور پاک کردی گئی ہے تو میری امت میں سے جو شخص کو جہاں نماز کا وقت ہو جائے نماز پڑھ لے۔ (مولف)"فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۵۸۶"۔(بخاری اول، ص ۶۲۔ باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعلت لی الارض مسجدا الخ)

خلق خدا سے محبت کرنا دانشمندی ہے :

۴۴۳۔ حدیث میں ہے راس العقل بعد الایمان باللہ التودد الی الناس۔

ایمان باللہ کے بعد بڑی دانشمندی یہ ہے کہ لوگوں سے محبت کی جائے۔(مولف)"فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۵۹۶"۔ (کنز العمال، ص ۵، ج ۳)

کچی پیاز یا کچا لہسن کھا کر مسجد میں جانا منع ہے حدیث میں ہے :

۴۴۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اکل من ھذہ الشجرۃ المنتنۃ (الخبیثۃ) فلا یقربن مسجدنا فان الملئکۃ تتأذی مما یتاذی منہ الانس. رواہ

Marfat.com

الشیخان عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جو اس بدبودار پیڑ سے کھالے یعنی کچی پیاز یا کچا لہسن وہ ہمارے مسجد کے پاس نہ آئے کیونکہ فرشتے اس سے ایذا پاتے ہیں جس سے انسان ایذا پاتے ہیں۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۵۹۸"۔ (کنزالعمال، ص ۱۹۴، ج ۱۹) (مسلم اول، ص ۲۰۹۔ باب نھی من اکل ثوما الخ)

مساجد میں زینت ظاہری زمانہ سلف صالحین میں فضول و ناپسند تھی مگر اب نظر بحال زمانہ جائز ہے۔ اور حدیث میں مباہات فی المساجد کو اشراط ساعت سے شمار فرمایا ہے۔

۴۴۵۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا لتنرخرفنها کما زخرفت الیهود و النصاریٰ۔

تم مسجدوں کو مزین کروگے جس طرح یہود و نصاریٰ نے آراستہ کیا۔ یعنی مساجد کی آرائش صدر اول میں نہ تھی مگر اب ائمہ دین نے حکم جواز دیا ہے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۳ ص ۵۹۹"۔ (ابوداؤد اول، ص ۶۵، باب فی بناء المسجد)

قبلے کی طرف تھوکنا بے ادبی ہے اس پر دو حدیثیں۔

۴۴۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان احدکم اذا قام فی الصلاة فانما یناجی ربه و ان ربه بینه و بین القبلة فلا یبزقن احدکم قبل قبلته و لکن من (عن) یساره تحت قدمه. رواه البخاری عن انس رضی الله تعالیٰ عنه۔

جب کوئی نماز میں مشغول ہوتا ہے تو وہ تو اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اور اس کا رب عزوجل اس کے اور قبلہ کے مابین ہوتا ہے تو کوئی قبلہ کی جانب نہ تھوکے ہاں بائیں جانب قدم کے نیچے تھوک سکتا ہے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۰۱"۔ (بخاری اول، ص ۵۸۔ باب حك البزاق بالید من المسجد)

۴۴۷۔ اور فرمایا اذا قام احدکم الی الصلاة فلا یبصق امامه فانما یناجی الله مادام فی مصلاه ولا عن یمینه فان عن یمینه ملکا و یبصق عن یساره او تحت قدمه فید فنها. رواه الشیخان عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔

جب کوئی نماز میں کھڑا ہو تو سامنے نہ تھوکے کیونکہ جب تک وہ نماز میں ہے تو اللہ تعالیٰ سے مناجات کرتا ہے اور نہ داہنی جانب تھوکے کہ ادھر فرشتے رہتے ہیں اور چاہئے کہ بائیں جانب یا قدم کے نیچے تھوک کر دفن کردے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۰۲"۔ (بخاری اول، ص

Marfat.com

۵۹۔ باب دفن النخامة فی المسجد)

قبروں پر مسجد بنانا جائز نہیں ہے۔ حدیث میں ہے :

۴۴۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعنة الله علی الیهود و النصاریٰ اتخذوا قبور انبیاهم مساجد. رواه الشیخان وغیرهما

یہود ونصاریٰ پر اللہ کی لعنت کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو جائے سجدہ بنا لیا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۰۴"۔ (بخاری اول، ص ۱۷۷۔ باب مایکره من اتخاذ المسجد علی القبور)

بچوں اور پاگلوں کو مسجد میں جانے کی ممانعت ہے۔

۴۴۹۔ حدیث میں فرمایا جنبوا مساجدکم صبیانکم و مجانینکم۔

اپنی مسجدوں کو اپنے نا سمجھ بچوں اور مجنونوں کے جانے سے بچاؤ۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۰۵"۔ (ابن ماجہ، ص ۵۵، باب مایکره فی المساجد)

نماز بھول کر نہ پڑھنے کا کفارہ نماز پڑھ لینا ہے۔

۴۵۰۔ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمودہ اند۔ من نسی صلاة فلیصلها اذا ذکرها لا کفارة لها الا ذلك۔

جو شخص نماز بھول جائے تو یاد آنے پر پڑھ لے یہی اس کا کفارہ ہے۔ (مولف) اخرجه احمد و البخاری و مسلم و اللفظ له و الترمذی و النسائی وغیرهم عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۲۱" (مسلم اول، ص ۲۴۱ باب قضاء الصلوٰة الفائتة)

توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں حدیث میں ہے۔

۴۵۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں التائب من الذنب کمن لاذنب له۔

جس نے گناہ سے توبہ کرلی وہ ایسا ہے جیسے گناہ کیا ہی نہیں۔ رواه ابن ماجة بسند حسن و البیهقی فی السنن و الطبرانی فی الکبیر عن عبدالله بن مسعود والحکیم الترمذی عن ابی سعید الخدری و البیهقی فی الشعب و السنن و ابن عساکر عن ابن عباس و فی السنن عن عقبة الخولانی و الاستاذ القشیری فی رسالته و الدیلمی و ابن النجار عن انس رضی الله تعالیٰ عنهم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۱۰"۔ (ابن ماجہ، ج ۲، ص ۳۲۳ باب ذکر التوبة)

Marfat.com

ہر مسلمان کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی حدیث میں ہے۔

۴۵۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الصلاۃ واجبۃ علیکم علی کل مسلم یموت برا کان او فاجرا و ان ھو عمل الکبائر۔

ہر مسلمان کے جنازہ کی نماز تم پر فرض ہے وہ نیک ہو یا بد اگرچہ اس نے کبیرہ گناہ کئے ہوں۔ رواہ ابوداؤد و ابویعلی و البیھقی بسند حسن صحیح عن ابی ھریرۃ و معناہ لابن ماجۃ عن واثلۃ بن الاسقع و للطبرانی فی الکبیر و ابی نعیم فی الحلیۃ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۱۰"۔ (ابوداؤد ۱/ ۳۴۳، باب فی الغزو مع ائمۃ الجور)

اگر صبح کی سنتیں جماعت فوت ہونے کے خوف سے رہ گئیں تو اگر ان کی قضا کرے تو آفتاب بلند ہونے کے بعد پڑھے اس پر تین حدیثیں۔

۴۵۳۔ امام احمد و ترمذی و حاکم بسند صحیح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من لم یصل رکعتی الفجر فلیصلھما بعدما تطلع الشمس۔

جس نے صبح کی سنتیں نہ پڑھی ہوں وہ بعد طلوع آفتاب پڑھے۔ قال الحاکم صحیح و اقرہ الذھبی فی التلخیص۔ (ترمذی، ۱/ ۹۶۔ باب ماجأ فی اعادتھما بعد طلوع الشمس)

۴۵۴۔ حدیث ابود اؤد حدثنا عثمن بن ابی شیبۃ نا ابن نمیر عن سعد بن سعید ثنی محمد بن ابراھیم عن قیس بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رأی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجلا یصلی بعد صلاۃ الصبح رکعتین فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلاۃ الصبح رکعتان فقال الرجل انی لم اکن صلیت الرکعتین اللتین قبلھما فصلیتھما الآن فسکت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

یعنی قیس انصاری فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بعد صلاۃ صبح دو رکعتیں پڑھتے دیکھا فرمایا صبح کی دو ہی رکعتیں ہیں عرض کی سنتیں میں نے نہ پڑھی تھیں وہ اب پڑھ لیں اس پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا رواہ ابن ماجۃ حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ ثنا عبداللہ بن نمیر الخ سند اومتنا نحوہ غیر انہ قال قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اصلاۃ الصبح مرتین۔ (ابوداؤد ۱/ ۱۸۰۔ باب من فاتتہ متی یقضیھا) (ابن ماجہ

Marfat.com

ا/ ۸۲باب فی ماجأ فیمن فاتته الرکعتان الخ)

۴۵۵۔اسی حدیث میں ترمذی کی روایت یوں ہے۔حدثنا محمد بن عمرو السواق ناعبد العزیز محمد عن سعد بن سعید عن محمد بن ابراهیم عن جده قیس قال خرج رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فاقیمت الصلاة فصلیت معه الصبح ثم انصرف النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فوجدنی اصلی فقال مهلا یا قیس اصلاتان معا قلت یا رسول انی لم اکن رکعت رکعتی الفجر قال فلا اذن۔

قیس فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو نماز قائم ہوئی میں نے حضور کے ساتھ نماز فجر پڑھی جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصراف فرمایا تو میں نماز پڑھ رہا تھا فرمایا اے قیس چھوڑو کیا دو نمازیں ایک ساتھ ؟ میں نے عرض کی یارسول اللہ میں نے فجر کی دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں یہ سن کر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو اب حرج نہیں۔(مولف)امام ترمذی نے کہا اس کی سند منقطع ہے اور بعض نے اسے مرسلا روایت کیا۔منہ۔"فتاوی رضویہ،ج ۳، ص ۶۱۸"۔(ترمذی ا/ ۹۶۔ باب ماجأ فیمن تفوته الرکعتان الخ)

اوقات نماز پر مشتمل ایک حدیث۔

۴۵۶۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان للصلاة اولا و آخرا و ان اول وقت الفجر حین یطلع الفجر و ان آخر وقتها حین تطلع الشمس۔

بیشک ہر نماز کے لئے اول و آخر ہے اور بیشک نماز صبح کا اول وقت طلوع فجر کے وقت ہے اور اس کا آخر طلوع شمس پر ہے۔ رواه الترمذی و الامام الطحاوی بسند صحیح عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة مطولا و هذا مختصر۔"فتاوی رضویہ،ج ۳، ص ۶۲۲"۔(ترمذی لول،ص ۴۰۔باب ماجاء فی مواقیت الصلاة. باب منه)

فجر اور عصر کے بعد نفل پڑھنا منع ہے اس پر تین احادیث کریمہ۔

۴۵۷۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و غیرھا صحاح و سنن و مسانید میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الصلاة بعد الصبح حتی تطلع الشمس و بعد العصر حتی تغرب۔ (بخاری ا/ ۸۲۔ باب الصلاة بعد الفجر)

Marfat.com

۴۵۸۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرھا میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاصلاۃ بعد الصبح حتی ترتفع الشمس و لابعد العصر حتی تغرب الشمس۔ (بخاری اول، ص ۸۳۔باب لاتتحری الصلاۃ قبل غروب الشمس)

۴۵۹۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرھا میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن الصلاۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس و عن الصلاۃ بعد الصبح حتی تطلع الشمس۔ (بخاری ۱/ ۸۲۔ ۸۳ باب الصلاۃ بعد الفجر)

ان تینوں حدیثوں کا حاصل یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد طلوع شمس تک نفل پڑھنے سے اور نماز عصر کے بعد غروب شمس تک نفل پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۶۱۸"۔

اگر کوئی سونے یا بھولنے کے سبب نماز نہ پڑھ سکے تو جاگنے اور یاد آنے پر پڑھ لے۔ اس پر چند حدیثیں۔

۴۶۰۔ فی الصحیحین بلفظ من نسی صلاۃ فلیصلھا اذا ذکرھا لا کفارۃ لھا الا ذلک. اخرجاہ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جو نماز کو بھول جائے تو یاد آنے پر پڑھ لے اس کا کفارہ اس کی قضا کے علاوہ کچھ نہیں۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۸۴۔ باب من نسی صلاۃ الخ) (مسلم ۱/ ۲۴۱۔ باب قضاء الصلاۃ الفائتہ)

۴۶۱۔ و فی لفظ لمسلم عنہ من نسی صلاۃ او نام عنھا فکفارتھا ان یصلیھا اذا ذکرھا۔

جو شخص نماز بھول جائے یا سو جائے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ یاد آنے پر پڑھ لے۔ (مولف) (مسلم اول، ص ۲۴۱۔ باب قضاء الصلاۃ الفائتۃ)

۴۶۲۔ و فی اخری لہ عنہ فلیصلھا اذا ذکرھا فان اللہ عزوجل یقول اقم الصلاۃ لذکری۔

Marfat.com

دوسری روایت میں ہے کہ یاد آنے پر پڑھ لے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میری یاد کے لئے نماز قائم کرو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۲۲"۔ (مسلم اول، ص ۲۴۱۔ باب قضاء الصلاة الفائتة)

۴۶۳۔ وله عن ابی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه بلفظ فلیصلها حین ینتبه لها فاذا کان الغد فلیصلها عند وقتها۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ لفظ ہیں کہ جب بیدار ہو تو پڑھ لے پھر دوسرے دن اسی نماز کے وقت میں اور پڑھ لے۔ (مولف) وله کالستة الا البخاری و الترمذی عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه کآخر الفاظه عن انس رضی الله تعالیٰ عنه و للترمذی و صححه و النسائی فی حدیث ابی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه فلیصلها اذا ذکرها۔ و مثله لابی یعلی و الطبرانی فی الکبیر عن ابی حنیفة رضی الله تعالیٰ عنه و نحوه لهذا فی الاوسط عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه۔ (مسلم اول، ص ۲۳۹۔ باب قضاء الصلاة الفائتة) (مسلم اول، ص ۲۴۱۔ باب مذکور)

۴۶۴۔ و لمالك فی مؤطاه عن زیدبن اسلم عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا رقدا حدکم عن الصلاة او نسیها ثم فزع الیها فلیصلها کما کان یصلیها لوقتها۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی نماز سے سو جائے یا بھول جائے پھر خوفزدہ ہو تو پڑھ لے جس طرح اس کے وقت میں پڑھتا ہے۔ (مولف) (مؤطا مالک، ص ۵، النوم عن الصلوٰة)

۴۶۵۔ و للطبرانی عن میمونة بنت سعد رضی الله تعالیٰ عنها اذا ذکرها فلیصلها و لیحسن وضوئه فذلك کفارة و لیس فی شئ من ذلك فان ذلك وقتها۔

اور طبرانی کے یہاں میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کہ جب یاد آئے تو پڑھ لے اور چاہئے کہ اچھا وضو کرے یہی اس کا کفارہ ہے اور اس میں کچھ نہیں ہے کیونکہ یہی اس کا وقت ہے (مولف) (کنزالعمال، ص ۳۴۶، ج ۷)

۴۶۶۔ للطبرانی فی الاوسط و البیهقی فی السنن عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه رفعا من نسی صلاة فوقتها اذا ذکرها۔

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جب کوئی نماز بھول جائے تو اس کا وقت وہی ہے جب اس کو یاد آئے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۲۳"۔ (مجمع الزوائد باب فیمن نام عن الصلوٰۃ بیروت ۱/ ۳۲۲)

صدقۂ جاریہ کے بارے میں دو حدیثیں :

۴۶۷۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اصاب ارضا بخیبر فاتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیستامرہ فیھا فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان شئت حبست اصلھا وتصدقت بھا فقال فتصدق بھا عمر انہ لایباع و لایوھب و لایورث و تصدق بھا فی الفقراء و فی القربی وفی الرقاب وفی سبیل اللہ وابن السبیل و الضیف۔

حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خیبر میں کچھ زمین پائی تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اس کے متعلق حکم لینے آئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر چاہو تو اصل زمین روک لو اور اس کی پیداوار کو صدقہ کرو، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان زمینوں کو اس طرح صدقہ کیا کہ نہ بیچی جائے اور نہ ہبہ کی جائے نہ میراث ہو، بلکہ ان کو فقراء رشتہ داروں، غلاموں، فی سبیل اللہ، مسافروں اور مہمانوں میں صدقہ کر دیا۔ (یعنی وقف کرنا بھی صدقہ ہے)۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۲۸"۔ (بخاری اول، ص ۳۸۹۔ باب الوقف وکیف یکتب) (مسلم ۲/ ۴۱۔ باب الوقف)

۴۶۸۔ یہ حدیث محرر المذہب سیدنا امام محمد نے مبسوط میں یوں روایت فرمائی اخبرنا صخر بن جویریۃ مولی عبداللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب کان لہ ارض تدعیٰ ثمغا و کان نخلانفیسا فقال یا رسول اللہ انی استفدت مالاھو عندی نفیس افا تصدق بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تصدق باصلہ لایباع و لایوھب و لا یورث و لکن تنفق ثمرتہ فتصدق بہ عمر فی سبیل اللہ و فی الرقاب و للضیف و للمسافر و لابن السبیل ولذی القربی. الحدیث۔

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک زمین تھی جس کو ثمغ کہتے تھے اور ایک کھجور کا اچھا باغ تھا عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے عمدہ مال جمع کیا ہے کیا میں اس کو صدقہ کر دوں حضور نے فرمایا اس کو اس طرح صدقہ کرو کہ نہ بیچا جائے نہ ہبہ کیا جائے اور نہ

Marfat.com

میراث ،وہاں اس کے پھلوں کو خرچ کرو تو عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو راہ خدا اور غلاموں ، مہمانوں ، مسافروں ، ابن السبیل اور رشتہ داروں میں صدقہ کردیا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ،ج ۳ ،ص ۶۲۹"۔(سنن الدار قطنی باب کیف یکتب ملتان ،۴/ ۱۹۳)

نماز ظہر میں قرأت سے متعلق دو حدیثیں۔

۴۶۹۔ حدیث ابی سعید الخدری وغیرہ انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یقراء فی صلاة الظهر فی الرکعتین الاولیین قدر ثلثین آیة و فی الاخریین قدر خمسة عشرة آیة او قال نصف ذلك۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں تقریباً تیس آیتیں پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں پندرہ آیتیں پڑھتے یا کہا کہ ان کا نصف پڑھتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ،ج ۳ ،ص ۶۳۷"(مسلم اول ،ص ۱۸۶۔باب القراة فی الظهر و العصر)

۴۷۰۔ حدیث ابی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه فی الصحیحین ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یقراء فی الظهر فی الاولیین بام القرآن و سورتین و فی الرکعتین الاخریین بام الکتاب. الحدیث۔

بیشک حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ،ج ۳ ،ص ۶۳۸"۔(مسلم ،۱/ ۱۸۶۔باب القراءة فی الظهر الخ)

سجدہ سہو سے متعلق ایک حدیث :

۴۷۱۔ بزار مسند اور بیہقی سنن میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس علی من خلف الامام سهو فان سها الامام فعلیه و علی من خلفه۔

مقتدیوں پر سجدۂ سہو نہیں ہے۔ (اگر مقتدی غلطی کرے) ہاں اگر امام کو سہو لاحق ہو تو امام و مقتدی دونوں پر سجدۂ سہو ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ،ج ۳ ،ص ۶۴۱"

غلام کی امامت پر ایک حدیث۔

۴۷۲۔ طبرانی معجم کبیر میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یؤم عبد قوما الا تولی ما کان علیهم فی صلاتهم۔

Marfat.com

یعنی غلام کسی قوم کی امامت نہ کرے ہاں اگر قوم نے اپنی نماز کا امام بنایا تو غلام امامت کر سکتا ہے۔(مولف)"فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۴۲"۔(المعجم الکبیر للطبرانی مسند عقبه بن عامر بیروت ۱۷/ ۳۲۹)

ایک شب میں تکرار وتر منع ہے۔

۴۷۳۔حدیث میں ہے لا وتران فی لیلۃ۔

ایک رات میں دو وتر نہیں۔"فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۴۵"۔(مسند احمد، ۴/ ۲۳۔ حدیث طلق بن علی)

اچھے اشعار کا پڑھنا جائز ہے اور یہ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے مسجد کریم میں اشعار سننے کے لئے منبر بچھایا اس پر تین حدیثیں۔

۴۷۴۔ اخرج البخاری فی الادب المفرد و الطبرانی فی المعجم الاوسط و ابویعلی عن عبدالله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما و هذا و الدار قطنی عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها و الامدم الشافعی عن عروة بن الزبیر رضی الله تعالیٰ عنهما مرسلا قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الشعر بمنزلة الکلام فحسنه کحسن الکلام و قبیحه کقبیح الکلام۔

شعر ایک کلام ہے جس کا حسن حسن اور قبیح قبیح ہے۔ یعنی مضمون پر مدار ہے اگر اچھا ذکر ہے تو شعر محمود ورنہ مذموم۔(مولف) (کنزالعمال، ص ۳۲۸، ج ۳)

۴۷۵۔ اخرج الامام البخاری فی الجامع الصحیح عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یضع لحسان بن ثابت منبرا فی المسجد یقوم علیه قائما یفاخر عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم او ینافح و یقول رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان الله یؤید حسان بروح القدس مانفح (ینافح) او فاخر (یفاخر) عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے مسجد اقدس میں منبر بچھاتے وہ اس پر کھڑے ہو کر حضور اقدس صلی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم کی حمد و ثنا ومفاخرت کا خطبہ بلیغہ اشعار میں پڑھتے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے یہ جب تک اس کام میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ جبریل سے اس کی مدد فرماتا ہے۔

(ترمذی دوم، ص ۱۱۱، باب ماجأ فی انشاد الشعر)

۴۷۶۔ اخرج العسکری فی المواعظ عن ابی خالد العنانی قال حدثنی شیخة من اهل الشام ادرکوا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه قالوا لما استخلف صعد المنبر فلما رای الناس اسفل منه حمد اللہ ثم کان اول کلام تکلم به بعد الثناء علی اللہ و علی رسوله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم،

هون علیك فان الامور بکف الا له مقادیرها

فلیس باتیك منهیها ولاقاصر عنك مامورها

یعنی جب امیر المومنین (فاروق اعظم) رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے منبر پر تشریف لے گئے لوگوں کو اپنے سے نیچا دیکھ کر حمد الٰہی بجا لائے پھر ثنائے خداوند نعمت مصطفیٰ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد پہلا کلام جو زبان مبارک پر لائے یہ اشعار تھے جن کا حاصل یہ ہے کہ اپنے اوپر نرمی کر کہ سب کاموں کے انداز ے اللہ عزوجل کے دست قدرت میں ہیں۔ جو مقدر نہیں وہ تیرے پاس آنے کا نہیں اور جو مقدر ہے وہ تجھ سے کمی کرنے کا نہیں۔ ذکره العلامة ابراهیم بن عبداللہ الیمنی المدنی فی الباب السابع عشر من کتاب القول الصواب فی فضل امیر المومنین عمر بن الخطاب من کتابه الا کتفاء فی فضل الاربعة الخلفاء۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۸۵"

آداب خطبہ سے متعلق تین احادیث کریمہ۔

۴۷۷۔ مسند احمد و سنن ابی داؤد میں امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من قال یوم الجمعة لصاحبه صه فقد لغا و من لغا فلیس له فی جمعته تلك شیء۔

جو جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے چپ رہنے کو کہا اس نے لغو کیا اس کے لئے اس جمعہ میں کچھ اجر نہیں۔ (ابوداؤد اوّل، ص ۱۵۱۔ باب فضل الجمعة)

۴۷۸۔ صحاح ستہ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا قلت لصاحبك یوم الجمعة انصت و الامام یخطب فقد لغوت۔

Marfat.com

جب روز خطبہ جمعہ کے وقت تو دوسرے سے کہے چپ تو تو نے خود لغو کیا۔ (بخاری اول، ص ۱۲۸۔ باب الانصات یوم الجمعة الخ)

۴۷۹۔ امام احمد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مثل الذی یتکلم یوم الجمعة و الامام یخطب مثل الحمار یحمل اسفارا و الذی یقوله انصت لا جمعة له۔

جمعہ کے دن جب امام خطبہ میں ہو بولنے والا ایسا ہے جیسا گدھا جس پر کتابیں لدی ہوں اور جو اس سے چپ کہے اس کا جمعہ نہیں۔ یعنی وقت خطبہ نماز نفل ہو یا سنت یا بات چیت وغیرہ یہاں تک کہ دوسرے کو چپ کہنا بھی جائز نہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۹۷"۔ (مسند احمد، ۱/ ۲۳۔ حدیث عبداللہ بن عباس)

نماز قصر اللہ کی جانب سے مسافر پر صدقہ ہے:

۴۸۰۔ حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ صدقة تصدق بها الله علیکم فاقبلوا صدقته۔

یہ (نماز کا قصر) ایک صدقہ ہے جو اللہ نے تم پر فرمایا ہے لہذا اس کا صدقہ قبول کرو۔ یعنی مسافر کے لئے قصر پڑھنا واجب ہے اگر اس نے پوری پڑھی تو گنہگار ہوگا۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۶۷"۔ (ابن ماجہ اوّل، ص ۷۶۔ باب تقصیر الصلاة فی السفر) (ابوداؤد ۱/ ۱۷۰۔ باب صلوٰة المسافر)

دیہات میں جمعہ ناجائز ہے اگر پڑھیں گے گناہ گار ہوں گے اور ظہر ذمہ سے ساقط نہ ہوگا۔

۴۸۱۔ حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی حدیث صحیح ہے جسے ابو بکر بن ابی شیبہ و عبدالرزاق نے اپنی مصنفات میں روایت کیا لا جمعة و لا تشریق و لا صلوٰة فطر و لا اضحی الا فی مصر جامع او مدینة عظیمة۔

یعنی جمعہ و تشریق اور نماز عیدین بجز شہر جامع یا بہت بڑے شہر کے اور کہیں نہ واجب ہے۔ نہ جائز نہ صحیح۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۷۱"۔ (مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوٰة من قال لاجمعة الخ کراچی، ۲/ ۱۰۱)

۴۸۲۔ ابوداؤد بسند صحیح و الحاکم و صححه علی شرط الشیخین عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما انه کان اذا کان بمکة فصلی الجمعة تقدم فصلی

Marfat.com

رکعتین ثم تقدم فصلی اربعا (وفیه) فقال کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یفعل ذلك۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مکہ میں تھے تو آپ نے فرض جمعہ پڑھی بعدہ پیش قدمی کر کے دو رکعات پڑھیں پھر پیشقدمی کر کے چار رکعات پڑھیں (اور اسی میں ہے کہ) پھر ابن عمر نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔ (مولف) هذا مختصر و تمام الکلام علیه فی الفتح) (ابوداؤد اول، ص ۱۶۰۔ باب الصلاة بعد الجمعة)

جمعہ کی بعد یہ چھ سنتوں کا ثبوت :

۴۸۳۔ الامام الطحاوی فی شرح معانی الآثار عن ابی عبدالرحمن السلمی قال قدم علینا عبدالله (یعنی ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه) فکان یصلی بعد الجمعة اربعا فقدم بعده علی رضی الله تعالیٰ عنه فکان اذا صلی الجمعة صلی بعدها رکعتین و اربعا فاعجبنا فعل علی فاخترناه۔

امام طحاوی ابو عبدالرحمٰن سے راوی کہ انہوں نے کہا کہ ہمارے یہاں حضرت عبداللہ بن مسعود تشریف لائے تو آپ فریضہ جمعہ کے بعد چار رکعات پڑھتے تھے پھر آپ کے یہاں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ورد مسعود ہوا تو (ہم نے دیکھا) جب جمعہ کی نماز پڑھتے تو فرض جمعہ کے بعد دو رکعات اور چار رکعات سنتیں پڑھتے تھے (امام طحاوی کہتے ہیں) پس ہم کو حضرت علی کا عمل بھایا لہذا اسی کو اختیار کر لیا۔ مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۷۹"۔ (شرح معانی الآثار، ۱/ ۱۹۹۔ باب التطوع بعد الجمعة)

خطبہ عیدین کے بعد وعظ و تذکیر جائز ہے :

۴۸۴۔ بخاری و مسلم و دارمی و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال خرجت مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم فطر او اضحی فصلی ثم خطب ثم اتی النساء فوعظهن و ذکرهن و امرهن بالصدقة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ عید الفطر یا عید اضحیٰ کے دن عید گاہ گیا تو حضور نے نماز پڑھا کر خطبہ ارشاد فرمایا پھر بی بیوں کے پاس تشریف لائے اور ان کو وعظ و نصیحت فرمائی اور انہیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۹۲"۔ (بخاری اول، ص ۱۳۳۔ باب خروج الصبیان الی المصلی)

Marfat.com

جوافعال اثنائے نماز میں حرام ہیں وہ بحالت خطبہ بھی حرام ہیں :

۴۸۵۔قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من مس الحصی فقد لغا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے (خطبہ جمعہ سننے کی حالت میں) کنکری چھوئی اس نے لغو کام کیا۔ یعنی ہمہ تن گوش ہو کر خطبہ سنے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۹۵"۔ (مسلم اول، ص ۲۸۳ کتاب الجمعة)

سلام نماز کے بعد دائیں بائیں پھرنا جائز ہے حدیث میں ہے۔

۴۸۶۔قال سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ لایجعل احدکم للشیطان من صلاتہ یری ان حقا علیہ ان لاینصرف الا عن یمینہ. لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کثیرا ینصرف عن یسارہ. رواہ الشیخان۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی شیطان کے لئے نماز میں حصہ نہ بنائے کہ وہ یہ سمجھے کہ اس پر دائیں جانب ہی پھرنا حق ہے بلکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت بار بائیں جانب بھی پھرتے دیکھا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۰۴"۔ (بخاری ۱/ ۱۱۸۔باب الانفتال الخ)

جمعہ کب فرض ہوا :

۴۸۷۔حدیث میں ہے ان الجمعة فرضت علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو بمکة قبل الھجرة. کما اخرجہ الطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قبل ہجرت مکہ میں جمعہ فرض ہوا۔ (مولف) (یہ خبر غریب و مرجوح ہے صحیح یہ ہے کہ بعد ہجرت سال اول بنی سالم میں فرض ہوا تھا) (فتح القدیر، ۲/ ۲۳ باب صلوٰۃ الجمعة)

جمعہ کے بارے میں ایک اور حدیث :

۴۸۸۔ان البخاری روی فی صحیحہ کان الناس ینتابون الجمعة من منازلھم و العوالی فیأتون فی الغبار فیصیبھم الغبار فیخرج منھم العرق۔

دور دراز سے لوگ جمعہ کے لئے اپنے گھروں سے اور مدینہ کے اردگرد سے حاضر ہوتے تو وہ گرد و غبار میں اٹے ہوئے آتے اور ان کے جسموں سے پسینہ بہتا ہوتا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ،

Marfat.com

ج ۳، ص ۳۸ ۷ "۔(بخاری اول، ص ۱۲۳۔باب من این تؤتی الجمعة)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبوی کی توسیع کی اس پر ایک حدیث۔

۴۸۹۔ ترمذی شریف میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رحم اللہ عثمن زاد فی مسجدنا حتی وسعنا. هذا مختصر۔

اللہ تعالیٰ عثمن پر رحمت فرمائے اس نے ہماری مسجد شریف بڑھادی یہاں تک کہ اس میں ہم سب نمازیوں کی وسعت ہو گئی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۱۳"۔

بعجلت نماز پڑھنے والے کے بارے میں ایک حدیث۔

۴۹۰۔ سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں شئ خیر من لا شئ کچھ ہونا بالکل نہ ہونے سے بہتر ہے۔ رواہ عنہ عبدالرزاق فی مصنفہ انہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مر برجل لایتم رکوعا و لاسجودا فقال شئ خیر من لاشئ۔ سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو رکوع و سجود پورا پورا نہیں کر رہا تھا تو فرمایا کچھ ہونا بالکل نہ ہونے سے بہتر ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۱۴"۔ (کنزالعمال، ذیل ادب الصلوٰۃ ۸/ ۲۰۲)

مساجد کی بے حرمتی منع ہے:

۴۹۱۔ اخرج المنذری مرفوعاً جنبوا مساجدکم صبیانکم و مجانینکم و بیعکم و شرائکم و رفع اصواتکم۔

اپنی مسجدوں کو اپنے بچوں اور دیوانوں اور خرید و فروخت اور آواز بلند کرنے سے بچاؤ۔ رواہ ابن ماجة عن واثلة بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عبدالرزاق فی مصنفہ بسند اسلم عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۲۹"۔ (ابن ماجہ اوّل، ۵۵ باب مایکرہ فی المساجد)

ہر سنی ہوئی بات بیان کرنا دلیل کذب ہے:

۴۹۲۔ حدیث صحیح میں ہے کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ماسمع. رواہ مسلم وغیرہ۔

آدمی کے جھوٹا ہونے کو یہ بہت ہے کہ جو کچھ سنے اس پر اعتبار کر کے لوگوں سے بیان کر دے۔ (مسلم اول، ص ۸، باب النھی عن الحدیث بکل ماسمع)

Marfat.com

بہتان وافترا حرام ہے حدیث میں ہے۔

۴۹۳۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔من ذکر امراء بشئ لیس فیه لیعیبه به حبسه الله فی نار جهنم حتی یأتی بنفاذ ماقال۔(مجمع الزوائد باب ماجاء فی الغیبة والنمیمة ۸/ ۹۴)

۴۹۴۔دوسری روایت میں ہے۔ کان حقاً علی الله ان یذیبه یوم القیٰمة فی النار حتی یأتی بنفاذ ماقال. رواه الطبرانی بسند صحیح عن ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه۔

جو کسی کے عیب لگانے کو وہ بات بیان کرے جو اس میں نہیں اللہ اسے نار جہنم میں قید کرے گا یہاں تک کہ اپنے کہے کی سند لائے۔(دوسری روایت یہ ہے) اللہ پر حق ہے کہ جب تک اپنی اس بات کا ثبوت پیش نہ کرے اسے آتش دوزخ میں گلائے۔"فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۴۷"۔(مجمع الزوائد باب ماجأ فی الغیبة و النمیمة بیروت ۴/ ۲۰۱)

Marfat.com

تعارف

مرقاۃ الجمان فی الھبوط عن المنبر لمدح السلطان

(مدح حاکم کے لئے خطیب کے منبر کی ایک سیڑھی اترنے پھر چڑھنے کے بارے میں تحقیق)

۱۶ ربیع الاول شریف ۱۳۲۰ھ کو مع دو جواب کے ایک سوال پیش ہوا کہ خطیب کو خطبۂ ثانی میں منبر سے ایک سیڑھی اترنا پھر چڑھ جانا جائز ہے یا نہیں؟

اس سوال کے دونوں جواب باہم متوافق نہ ہونے کے باعث سائل نے توضیح حال کے لئے امام احمد رضا کی بارگاہ میں سوال پیش کیا۔

امام احمد رضا بریلوی نے سب سے پہلے بطور تمہید فرمایا کہ۔

کسی فعل مسلمین کو بدعت شنیعہ وناجائز کہنا (چونکہ مجیب اول نے مذکور فی السوال خطیب کے اس فعل کو بدعت شنیعہ وناجائز کہا تھا) ایک حکم اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر لگانا ہے اور ایک حکم مسلمانوں پر۔

اللہ ورسول جل وعلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تو یہ حکم کہ ان کے نزدیک یہ فعل ناروا ہے انہوں نے اس سے منع فرمادیا ہے اور مسلمانوں پر یہ کہ وہ اس کے باعث گنہگار و مستحق عذاب و ناراضیٔ رب الارباب ہیں۔

خداترس مسلمان کبھی ایسے حکم پر جرأت روا نہ رکھے گا جب تک واضح دلیل شرعی سے ثبوت کافی ووافی نہ مل جائے۔ پھر کتب فقہ کے حوالوں سے جو محققانہ جواب تحریر کیا وہ یہ ہے کہ۔

"خطبے میں ذکر سلاطین اگرچہ محدث ہے مگر شعار سلطنت قرار پاچکا ہے کہ سلطنت اسلامی میں اگر خطیب ذکر سلطان ترک کرے تو مورد عتاب ہوگا اور ترک پر مصر ہو تو گویا باغی اور سلطنت کا منکر ٹھہرے گا۔ لیکن صدہا سال سے اکثر سلاطین زماں فساق ہیں اگر خطبے میں ان کا نام نہ لیا جائے تو وہ ناراض ہوں گے یوں ہی اگر نام بے کلمات مدح و تعظیم لایا جائے تو اس سے زیادہ موجب افروختگی ہوگا اور فاسق کی مدح شرعاً حرام ہے۔ خطباء جب کہ مجبورانہ ذکر سلاطین میں مبتلا ہوئے

Marfat.com

توان بندگان خدا نے چاہا کہ اس ذکر کو خطبے سے علیحدہ بھی کر دیں اور بالکل خطبے سے جدائی بھی نہ معلوم ہو، لہذا یہ تدبیر نکالی کہ اس ذکر کے لئے زینہ زیریں تک اتر آئیں اور بقدر امکان مجلس بدل دیں کہ خطبہ پڑھتے پڑھتے نیچے اترنا شرعاً اس کے قطع ہی کے لئے معہود ہے تو یہ بہ نیت قطع تبدیل مجلس وانفصال ذکر کا باعث ہو گا۔

لہذا ذکر سلاطین و خطبہ کے مابین نزول و صعود بدعت شنیعہ و ممنوع نہیں کہ خطبہ قطع فرما کر شاہزادوں کے لینے کے لئے نیچے اترنا پھر اوپر تشریف لے جانا خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحیح حدیث میں ثابت ہے۔ اور اس رسالۂ نافعہ میں مکررات کے علاوہ صرف ایک حدیث پاک ہے۔

Marfat.com

احادیث

مرقاۃ الجمان فی الھبوط عن المنبر لمدح السلطان

فاسق کی مدح شرعاً حرام ہے۔

۴۹۵۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اذا مدح الفاسق غضب الرب و اھتزلذلك العرش۔**

جب فاسق مدح کیا جاتا ہے رب عزوجل غضب فرماتا ہے اور اس کے سبب عرش الٰہی ہل جاتا ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة و ابویعلی فی مسنده و البیھقی فی شعب الایمان عن انس بن مالك و ابن عدی فی الکامل عن ابی ھریرة رضی الله تعالیٰ عنھما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۶۷۔ مرقاۃ الجمان"۔ (کنزالعمال، ص ۳۲۶، ج ۳)

Marfat.com

تعارف

رعایۃ المذھبین فی الدعاء بین الخطبتین

(دونوں خطبوں کے درمیان دعا کرنے کا بیان)

۱۵ر جمادی الاخرہ ۱۳۱۰ھ میں سوال ہوا کہ روز جمعہ بین الخطبتین کے جلسہ میں ہاتھ اٹھا کر آہستہ دعا مانگنا جائز ہے یا نہیں؟

بعض لوگ اسے مکروہ، حرام اور بدعت سیئہ و شرک قرار دے کر اس فعل سے منع کرتے ہیں۔

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ۔

امام کے لئے تو اس دعا کے جواز میں اصلاً کلام نہیں جس کے لئے نہی شارع نہ ہونا ہی سند کافی، ممنوع وہی ہے جسے خدا اور رسول منع فرمائیں جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ان کی نہی کے بغیر ہرگز کوئی شئ ممنوع نہیں ہو سکتی خصوصاً دعا جیسی چیز جس کی طرف خود قرآن عظیم نے بکمال ترغیب و تاکید علی الاطلاق بے تحدید و تقیید بلایا اور احادیث شریفہ نے اسے عبادت و مغز عبادت فرمایا۔

پھر حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عین خطبہ میں دست مبارک بلند فرما کر ایک جمعہ کو مینہ برسنے اور دوسرے جمعہ کو مدینہ طیبہ پر مینہ کھل جانے کی دعا مانگنا دلیل کو کافی ہے۔

اس لئے علمائے کرام نے شروح حدیث وغیرہ کتب عدیدہ میں صاف اس کا جواز افادہ فرمایا اور دو خطبوں کے مابین اگر مقتدی دل میں دعا مانگیں کہ زبان کو حرکت نہ ہو اور ہاتھ نہ اٹھائیں تو بلا شبہ جائز ہے اور زبان سے دعا مانگنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک مکروہ اور امام ابی یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک جائز ہے، اور مختار امام اعظم کا قول ہے۔

اور امام احمد رضا اس رسالے کے اخیر میں فرماتے ہیں کہ۔

بالجملہ مقتدیوں کا یہ فعل تو علی الاختلاف ممنوع مگر مسلمانوں کو بلاوجہ مشرک و بدعتی کہنا بالاجماع حرام قطعی، تو یہ حضرات مانعین خود اپنی خبر لیں، معاذاللہ ایسا ناپاک تشدد شرع شریف میں کبھی روا نہیں

اور اس رسالۂ مفیدہ میں ۷ احادیث مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شامل ہیں۔

Marfat.com

احادیث

رعایۃ المذھبین فی الدعأ بین الخطبتین

روز جمعہ دو خطبوں کے درمیان اوقات دعا اور ساعت اجابت کے بارے میں چھ حدیثیں :

۴۹۶۔ صحیح مسلم شریف میں بروایت حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دربارۂ ساعت جمعہ فرمایا **ھی مابین ان یجلس الامام الی ان تقضی الصلاۃ۔**

امام کے جلوس سے نماز ختم ہونے تک ہے۔ (مسلم اول، ص ۲۸۱ **کتاب الجمعۃ**)

۴۹۷۔ دوسری حدیث میں آیا حضور پرنور صلوٰت اللہ وسلامہ نے فرمایا شروع خطبہ سے ختم خطبہ تک ہے۔ رواہ ابن عبدالبر عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

۴۹۸۔ انہیں ابن عمر وابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی کہ خروج امام سے ختم نماز تک ہے۔ امام عامر شعبی تابعی سے منقول۔ رواہ ابن جریر الطبری۔

۴۹۹۔ انہیں شعبی سے دوسری روایت میں خروج امام سے ختم خطبہ تک اس کا وقت بتایا۔ **رواہ المروزی۔**

۵۰۰۔ اسی طرح امام حسن بصری سے مروی ہوا۔ **رواہ ابن المنذر۔**

۵۰۱۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اذان سے نماز تک رکھا۔ رواہ حمید بن زنجویۃ۔ **"فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۷۶۳ رعایۃ المذھبین"**

دو خطبوں کے درمیان قرآنی آیات پڑھنا چاہئے۔ حدیث میں ہے۔

۵۰۲۔ **روایۃ ابن حبان کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقراء فی جلوسہ کتاب اللہ۔**

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درمیان خطبہ جب بلوس فرماتے تو قرآن میں سے کچھ پڑھتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۶۳۔ رعایۃ المذھبین"۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ **باب الخطبۃ و الصلوٰۃ الخ۔ ملتان ۳/ ۲۷۰**)

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد سوم

خطیب کا دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا سنت ہے

۵۰۳۔ صحیح بخاری شریف میں باب العقدۃ بین الخطبتین یوم الجمعۃ میں مرقوم ہے حدثنا مسدد ثنا بشر بن المفضل ثنا عبید اللہ عن نافع عن عبد اللہ بن عمر قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یخطب خطبتین یقعد بینھما.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو خطبوں کے درمیان بیٹھتے تھے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ ج : ۳ ص : ۷۶۸"
(بخاری اول ص : ۱۲۷، باب مذکور)

عین حالت خطبہ میں دعا مانگنا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول و ثابت ہے

۵۰۴- صحیح بخاری شریف باب رفع الیدین فی الخطبۃ میں ہے حدثنا مسدد ثناحماد بن زید عن عبد العزیز عن انس وعن یونس وعن ثابت عن انس قال بینما النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یخطب یوم الجمعۃ اذ قام رجل فقال یا رسول اللہ ھلك الکراع وھلك الشاۃ فادع اللہ ان یسقینا فمد یدیہ ودعا.

روز جمعہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ چوپائے اور بکریاں ہلاک ہو گئیں آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ ہمیں سیراب کر دے تو حضور نے دست مبارک پھیلا کر دعا فرمائی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج : ۳، ص : ۷۶۹" (بخاری اوّل، ص : ۱۲۷، باب مذکور)

Marfat.com

تعارف

اوفی اللمعة فی اذان الجمعة

(اذان جمعہ کے بارے میں کامل رہنمائی)

۱۱ر ذی الحجہ ۱۳۲۰ھ کو استفتا پیش ہوا کہ مسجد کے اندر اذان دینا کیسا ہے؟

امام احمد رضا بریلوی نے جو تحقیقی جواب رقم فرمایا اس کا ماحصل یہ ہے کہ ہمارے علمائے کرام نے فتاوی قاضی خان، وفتاویٰ خلاصہ وفتح القدیر و نظم وشرح نقایۂ برجندی و بحر الرائق وفتاویٰ ہندیہ وطحطاوی علی مراقی الفلاح وغیرہا میں تصریح فرمائی کہ مسجد میں اذان دینی مکروہ ہے۔ یعنی اذان منارے پر یا مسجد کے باہر چاہئے۔ مسجد میں اذان نہ کہی جائے۔ اس میں جمعہ کی اذان ثانی وغیرہا کی تخصیص نہیں ہے۔

پھر اس رسالے میں متعدد کتب فقہ کی عبارتیں پیش کی گئیں ہیں جن کا حاصل یہ کہ اذان ثانی خطیب کے سامنے منبر کے آگے مواجہہ میں ہو اور داخل مسجد امام کی گود میں منبر کی گگر پر ہونا کہیں سے ثابت نہیں اور لفظ ''بین یدی'' سمت مقابل میں منتہائے جہت تک صادق ہے جو طلوع کے وقت مواجہہ مشرق یا ہنگام غروب مستقبل مغرب کھڑا ہو وہ ضرور کہے گا کہ الشمس بین یدی، آفتاب میرے سامنے ہے، حالانکہ آفتاب اس سے تین ہزار برس کی راہ سے زیادہ دور ہے۔

پس جو اذان در مسجد پر یا فنائے مسجد کی کسی زمین میں جہاں تک حائل نہ ہو محاذات امام میں ہوئی جائے اس پر ضرور ''بین یدی'' صادق ہے۔ اور بدیں سبب کہا جائے گا کہ امام کے سامنے خطیب کے روبرو منبر کے آگے اذان ہوئی اور یہ زمانہ رسالت و خلفائے راشدین سے متوارث و معمول ہے۔ ہاں اگر بانی مسجد نے مسجد بناتے وقت تمام مسجدیت سے پہلے مسجد کے اندر اذان کے لئے منارہ خواہ کوئی محل مرتفع بنایا تو یہ جائز ہے اور اتنا ٹکڑا اذان کے لئے جدا سمجھا جائے گا اور مسجد میں اذان دینے کی کراہت یہاں عارض نہ ہوگی۔

Marfat.com

اسی طرح اگر منارہ یا مئذنہ بیرون مسجد فنائے مسجد میں تھا بعدہٗ مسجد بڑھائی گئی ہو اور زمین متعلق مسجد، مسجد میں لے لی کہ اب مئذنہ اندرون مسجد ہو گیا تو اس پر اذان میں حرج نہ ہوگا کہ یہ بھی وہی صورت ہے کہ اس زمین کی مسجدیت سے پہلے اس میں یہ محل اذان کے لئے مصنوع ہو چکا تھا۔ اور اگر داخل مسجد کوئی شخص اگرچہ خود بانی مسجد نیا مکان اذان کے لئے مستثنیٰ کرنا چاہے تو اس کی اجازت نہ ہونی چاہئے کہ بعد تمامی مسجد کسی کو اس سے استثناء یا فعل مکروہ کے لئے بنا کا اختیار نہیں۔ اور اس محققانہ رسالے میں چار حدیثیں بطور دلیل پیش کی گئی ہیں۔

Marfat.com

احادیث

اوفی اللمعة فی اذان الجمعة

مسجد میں اذان دینی مکروہ ہے بلکہ خارج مسجد میں اذان ہونی چاہئے

۵۰۵- سنن ابی داؤد میں بسند حسن مروی ہے حدثنا النفیلی ثنا محمد بن مسلمة عن محمد بن اسحق عن الزهری عن السائب بن یزید رضی الله تعالیٰ عنه قال کان یؤذن بین یدی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا جلس علی المنبر یوم الجمعة علی باب المسجد وابی بکر وعمر.

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب روز جمعہ منبر پر تشریف فرما ہوتے تو حضور کے روبرو اذان مسجد کے دروازے پر دی جاتی اور یوہیں ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانے میں۔ "فتاویٰ رضویہ ج: ۳، ص: ۲۷۷، اوفی اللمعة" (ابوداؤد اوّل، ص: ۱۵۵، باب النداء یوم الجمعة)

اذان ہونے کے بعد بغیر نماز پڑھے مسجد سے چلا جانا منع ہے:

۵۰۶- حدیث مسلم عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه وقفا ان من سنن الهدیٰ الصلاة فی المسجد الذی یوذن فیه

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً روایت ہے کہ جس مسجد میں اذان دی جائے اس میں نماز پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ (مولف) (یعنی بلا نماز پڑھے وہاں سے نکل جانا خلاف سنت ہے گناہ ہے) (مسلم، ج: ۱، ص: ۲۳۲، باب فضل جماعة)

۵۰۷- احمد بسند صحیح عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال امرنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا کنتم فی المسجد فنودی بالصلاة فلا یخرج احدکم حتی یصلی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا کہ جب تم مسجد میں رہو اور اذان

Marfat.com

ہو جائے تو نماز پڑھے بغیر نہ نکلو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج : ۳، ص : ۴۷۷، اوفی المعة" (مسند احمد، ج : ۳، ص : ۳۵۶)

۵۰۸۔ حدیث ابن ماجہ عن امیر المومنین عثمان الغنی رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من ادرك الاذان فی المسجد ثم خرج لم یخرج لحاجته وهو لا یرید الرجعة فهو منافق

امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جس نے مسجد میں اذان کو پایا پھر بغیر مجبوری کے مسجد سے نکلا اور واپسی کا ارادہ بھی نہ تھا تو وہ منافق ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج : ۳، ص : ۴۷۷ اوفی اللمعة" (ابن ماجہ، ج : ۱، ص : ۵۴، باب اذا اذن وانت فی المسجد)

Marfat.com

تعارف

سرور العید السعید فی حل الدعا بعد صلاۃ العید

(نماز عید کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کا ثبوت)

شعبان المعظم ۱۳۰۷ھ میں سوال ہوا کہ عیدین کی نماز و خطبہ کے بعد دعا مانگنا جائز ہے یا نہیں ؟

اور اس مسئلے میں مولوی عبدالحئ صاحب لکھنوی نے اپنے فتاوی کی جلد ثانی میں یہ تحریر کیا ہے کہ بعد دوگانہ عیدین یا بعد خطبہ عیدین دعا مانگنا کسی طرح ثابت نہیں۔

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں جو نصوص و تحقیقات پیش کی ہیں وہ ۲۲ صفحات پر پھیلی ہوئی ہیں۔ اور نفس سوال کا جواب تحریر کرنیکے بعد نماز عید کے بعد دعا کے مسئلہ کو دو عیدوں پر منقسم کیا ہے۔

عید اول :- قرآن و حدیث سے اس دعا کے جواز اور ادعائے مانعین کی غلطی کے بیان میں۔

عید دوم :- فتوی مولوی عبدالحئ لکھنوی سے اسناد پر کلام اور اوہام مانعین کے ازالہ تام کے بیان میں۔

امام احمد رضا بریلوی ابتداء جواب میں فرماتے ہیں :

نماز عیدین کے بعد دعاء حضرات عالیہ تابعین عظام و مجتہدین اعلام رضی اللہ تعالی عنہم سے ثابت ہے ظاہر ہے کہ شرع سے اس دعاء کی کہیں ممانعت نہیں اور جس امر سے شرع نے منع نہ فرمایا ہرگز ممنوع نہیں ہو سکتا جو ادعائے منع کرے اثبات ممانعت اس کے ذمہ ہے۔

اور اس رسالے میں قرآن و حدیث اور اقوال ائمہ و علماء سے نمازوں کے بعد دعا کا ثبوت واضح انداز میں فراہم کیا گیا ہے اور علمائے کرام بشہادت نصوص مطلق نماز کے بعد دعا مانگنے کو آداب سے گنتے ہیں۔

اور باطلاقھا نماز فرض و واجب اور نفل سب کو شامل ہے تو بلا شبہ نماز عیدین بھی اس پاک

Marfat.com

مبارک حکم میں داخل ہے لہذا بشہادت قرآن و حدیث و اقوال علماء ثابت ہوا کہ نماز پنجگانہ و عیدین اور تہجد وغیرہا ہر گونہ نماز کے بعد دعا مانگنا شرعاً جائز بلکہ مندوب و مرغوب ہے۔

اور اس رسالے میں امام احمد رضا فاضل بریلوی کی ایک عظیم الشان ۵۴ واسطوں سے سند حدیث مذکور ہے جو امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوتی ہوئی امام المجتہدین حضرت امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتی ہے۔ یعنی امام احمد رضا نے اس رسالے میں اپنی روایت کردہ ایک حدیث جو عیدین میں دعاء سے متعلق ہے درج کی ہے اور خود امام احمد رضا اس حدیث پاک کے چون ویں راوی ہیں۔

اور تحقیقات انیقہ سے مملو اس رسالہ جلیلہ میں ۴۸ حدیثیں شامل بحث ہیں۔

Marfat.com

احادیث

سرور العید السعید فی حل الدعاء بعد صلاۃ العید

نماز عیدین کے بعد دعا حضرات عالیہ تابعین عظام و مجتہدین اعلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ثابت ہے اس پر امام احمد رضا بریلوی کی سند روایت کے ساتھ ایک حدیث۔

۵۰۹۔ قال الفقیر عبد المصطفیٰ احمد رضا المحمدی السنی الحنفی القادری البرکاتی البریلوی غفرالله له وحقق امله، انبأنا المولی عبدالرحمن السراج المکی مفتی بلدالله الحرام ببیته عند باب الصفا لثمان بقین من ذی الحجة سنة خمس و تسعین بعد الالف والمائتین فی سائر مروياته الحديثية و الفقهية و غير ذلك عن حجة زمانة جمال بن عبدالله بن عمر المکی عن الشیخ الاجل عابد السندی عن عمه محمد حسین الانصاری اجازنی به الشیخ عبدالخالق بن علی المزجاجی عن احمد النخلی عن محمد الباهلی عن سالم السنوری عن النجم الغیطی عن الحافظ زکریا الانصاری عن الحافظ ابن حجر العسقلانی انا به ابوعبدالله الجریری انا قوام الدین الاتقانی انا البرهان احمد بن سعید بن محمد البخاری و الحسام السفتاقی قالا انبأنا حافظ الدین محمد بن محمد بن نصر البخاری هو حافظ الدین الکبیر انبأنا الامام محمدبن عبدالستار الکردری انبأنا عمر بن الکریم الورسکی انا عبدالرحمن بن محمد الکرمانی انا ابوبکر محمد بن الحسین بن محمد بن الحسین بن محمد هو الامام فخر القضاة الارشابندی انا عبدالله الزوزنی انا ابو زید الدبوسی انا ابوجعفر الاستروشنی ح و انبأنا عالیا باربع درج شیخی و برکتی و ولی نعمتی و مولائی و سیدی و ذخری و سندی لیومی و غدی سیدنا الامام الهمام العارف الاجل العالم الاکمل السید آل الرسول الاحمدی المارهروی رضی الله تعالیٰ عنه و ارضاه و جعل الفردوس منقلبه و مثواه لخلت من جمادی الاولیٰ سنة اربع و تسعین بداره المطهرة بما رهرة المنورة فی سائر ما یجوز له روایة عن استاذه عبد العزیز

Marfat.com

المحدث الدهلوی عن ابیه عن الشیخ تاج الدین القلعی مفتی الحنفیة عن الشیخ حسن العجمی عن الشیخ خیر الدین الرملی عن الشیخ محمد بن سراج الدین الخانوتی عن احمد بن الشبلی عن ابراهیم الکرکی یعنی صاحب کتاب الفیض عن امین الدین یحیی بن محمد الاقصرائی عن الشیخ محمد بن محمد البخاری الحنفی یعنی سیدی محمد پارسا صاحب فصل الخطاب عن الشیخ حافظ الدین محمد بن محمد بن علی البخاری الطاهری عن الامام صدر الشریعة یعنی شارح الوقایة عن جده تاج الشریعة عن والده جمال الدین المحبوبی عن محمد بن ابی بکر البخاری عرف بامام زاده عن شمس الائمة الزرتجری عن شمس الائمة الحلوانی کلاهما عن الامام الاجل علی النسفی امام الحلوانی فقالا عن ابی علی و کذلك عنعن الی نهایة الاسناد و اما الاستروشنی فقال انا ابوعلی الحسین بن خضر النسفی انا ابوبکر محمد بن فضل البخاری هو الامام الشهیر بالفضل انا ابو محمد عبدالله بن محمد بن یعقوب الحارثی یعنی الاستاذ السند مونی اناعبدالله محمد بن ابی حفص الکبیر انا ابی. اخبرنا محمد بن الحسن الشیبانی اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم قال کانت الصلاة فی العیدین قبل الخطبة ثم یقف الامام علی راحلته بعد الصلاة فیدعو و یصلی بغیر اذان و لااقامة۔

یعنی سیدنا امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں مجھے امام اعظم امام الائمہ ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام اجل حماد بن ابی سلیمن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے خبر دی کہ امام المجتہدین امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا نماز عیدین خطبہ سے پہلے ہوتی تھی پھر امام اپنے راحلہ پر وقوف کر کے نماز کے بعد دعا مانگتا اور نماز بے اذان و اقامت ہوتی۔ فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۷۷، سرور العید۔ (کتاب الآثار للامام محمد باب صلوة العیدین، ص ۵۴۵)

مزدور اپنا عمل مکمل کرنے کے بعد مستحق اجرت ہوتا ہے اس پر دو حدیثیں۔

۵۱۰۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الم تر الی العمال یعملون فاذا فرغوا من اعمالهم وفوا اجورهم۔

کیا تو نے نہ دیکھا کہ مزدور کام کرتے ہیں جب اپنے عمل سے فارغ ہوتے ہیں اس وقت پوری مزدوری پاتے ہیں۔ رواه البیهقی عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه فی

Marfat.com

حدیث طویل۔ (شعب الایمان باب فی الصیام، حدیث ۳۶۰۳ بیروت ۲/ ۳۰۳)

۵۱۱۔دوسری حدیث میں ہے۔ **العامل انما یوفی اجرہ اذا قضی عملہ۔**

عامل کو اسی وقت اجر کامل دیا جاتا ہے جب عمل تمام کرلیتا ہے۔ رواہ احمد و البزار و البیہقی وابوالشیخ فی الثواب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسند احمد، ۲/ ۲۹۲ حدیث ابوہریرہ)

قبولیت دعا کے مواقع اور اوقات اجابت کے بارے میں چند حدیثیں :

۵۱۲۔ بیہقی و خطیب وابو نعیم وابن عساکر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **مع کل ختمۃ دعوۃ مستجابۃ۔**

ہر ختم کے ساتھ ایک دعا مستجاب ہے۔ (کنزالعمال، ص ۶۳، ج ۲)

۵۱۳۔ طبرانی معجم کبیر میں عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **من ختم القرآن فلہ دعوۃ مستجابۃ۔**

جو قرآن ختم کرے اسکے لئے ایک دعا مقبولہ ہے۔ (کنزالعمال، ص ۶۱، ج ۲)

۵۱۴۔ امام احمد مسند اور ترمذی بافادۂ تحسین جامع اور ابنائے ماجہ و حبان و خزیمہ اپنی صحاح اور بزار مسند میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ثلثۃ لاترد دعوتہم الصائم حین یفطر. الحدیث۔**

تین شخصوں کی دعا رد نہیں ہوتی ایک ان میں روزہ دار جب افطار کرے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۸۷۔ سرورالعید"۔ (ترمذی دوم، ص ۲۰۰، باب الدعوات)

۵۱۵۔ ابن ماجہ و حاکم حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **ان للصائم عند فطرہ لدعوۃ ما ترد.**

بیشک روزدار کے لئے وقت افطار بالیقین ایک دعا ہے کہ رد نہ ہوگی۔ (ابن ماجہ اوّل، ص ۱۲۶، باب فی الصائم لاترد دعوتہ)

۵۱۶۔ امام حکیم ترمذی حضرت عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے **لکل عبد صائم دعوۃ مستجابۃ عند افطارہ اعطیہا فی الدنیا او ادخرت لہ فی الاخرۃ۔**

ہر روزہ دار بندے کے لئے افطار کے وقت ایک دعا مقبول ہے خواہ دنیا میں دے دی جائے یا

Marfat.com

آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ رکھی جائے۔(نوادرالاصول الاصل الستون فی ان للصائم الخ بیروت، ص ۸۳)

ہر دو رکعت نفل کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کے بارے میں دو حدیثیں :

۵۱۷۔ ترمذی و نسائی و ابن خزیمہ حضرت فضل بن عباس۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ حضرت مطلب بن وداعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **الصلاۃ مثنیٰ مثنیٰ تشھد فی کل رکعتین و تخشع و تضرع و تمسکن و تقنع یدیك یقول ترفعھما الی ربك مستقبلا ببطونھما وجھك و تقول یارب یارب من لم یفعل ذلك فھی کذا و کذا۔**

یعنی نماز نفل دو رکعت ہے۔ ہر دو رکعت پر التحیات اور خضوع و زاری و تذلل پھر بعد سلام دونوں ہاتھ اپنے رب کی طرف اٹھا اور ہتھیلیاں چہرے کے مقابل رکھ کر عرض کر اے میرے رب اے رب میرے جو ایسا نہ کرے تو وہ نماز چنیں و چناں یعنی ناقص ہے۔ (ترمذی اول، ص ۸۷۔باب ماجأ فی التخشع فی الصلاۃ)

۵۱۸۔ مطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں آیا۔**فمن لم یفعل ذلك فھو خداج۔**

جو ایسا نہ کرے اس کی نماز میں نقصان ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۷۹، سرور العید" (ترمذی اول، ص ۸۷، باب ماجأ فی التخشع الخ)

نصف شب اور نماز فرض کے بعد دعائیں قبول ہوتی ہیں :

۵۱۹۔ **حدیث الترمذی و النسائی عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قلنا یا رسول اللہ ای الدعا اسمع قال جوف اللیل الآخر و دبر الصلوات المکتوبات۔**

ہم نے عرض کی یا رسول اللہ کونسی دعا زیادہ سنی جاتی ہے، فرمایا رات کے نصف اخیر میں اور فرض نمازوں کے بعد۔ (فرض نمازوں کے بعد اور ان کی تخصیص اس لئے فرمائی کہ وہ سب حالتوں سے افضل ہیں تو ان میں امید اجابت زیادہ ہے) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۷۹۔ سرور العید" (ترمذی دوم، ص ۱۸۷۔ باب الدعوات)

۵۲۰۔ حدیث میں ہے حضور پرنور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ان لربکم فی ایام دھرکم نفحات فتعرضوا لھا لعل ان یصیبکم نفحۃ منھا لاتشقون بعدھا ابدا۔**

Marfat.com

بیشک تمہارے رب کے لئے تمہارے زمانے کے دنوں میں کچھ وقت عطاو بخشش و تجلی و کرم وجود کے ہیں تو انہیں پانے کی تدبیر کرو شاید ان میں سے کوئی وقت تمہیں مل جائے تو پھر کبھی بد بختی تمہارے پاس نہ آئے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن محمد بن مسلمة رضی الله تعالیٰ عنه۔(المعجم الکبیر حدیث ۵۱۹ بیروت ۱۹/ ۲۳۴)

۵۲۱۔ اور خود حدیث نے ان اوقات سے ایک وقت اجتماع مسلمین کا نشان دیا کہ اگر ایک گروہ مسلمانان جمع ہو کر دعا مانگے کچھ عرض کریں کچھ آمین کہیں کتاب المستدرک علی البخاری و مسلم میں ہے عن حبیب بن مسلمة الفری رضی الله تعالیٰ عنه وکان مجاب الدعوة قال سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول لا یجتمع ملوء فیدعو بعضهم یؤمن بعضهم الا اجابهم الله۔

یعنی حبیب بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ مستجاب الدعوت تھے، فرماتے ہیں میں نے حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کوئی گروہ جمع نہ ہوگا کہ ان کے بعض دعا کریں بعض آمین کہیں مگر یہ کہ اللہ عزوجل ان کی دعا مقبول فرمائے گا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۸۰۔ سرور العبید" (کنز العمال، ص ۶۵، ج ۲)

سجدے میں دعا کی کثرت کرو کہ اس میں بندہ اپنے رب سے قریب ہوتا ہے حدیث میں ہے۔

۵۲۲۔ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اقرب مایکون العبد من ربه و هو ساجد فاکثروا الدعاء۔

سب سے زیادہ قرب بندے کو اپنے رب سے حالت سجود میں ہوتا ہے تو اس میں دعا کی کثرت کرو۔ رواہ مسلم و ابوداؤد و النسائی عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔(مسلم اول ۱۹۱۔ باب النهی عن قراءة القرآن فی الرکوع و السجود)

قبولیت دعا کے بارے میں اور دو حدیثیں۔

۵۲۳۔ امام احمد و اصحاب صحاح ستہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تخرج العوائق و ذوات الخدور و الحیض و یعتزل الحیض المصلی و یشهدن الخیر و دعوة المسلمین۔

نوجوان کواریاں اور پردہ والیاں اور حائض عورتیں سب عیدگاہ کو جائیں اور حیض والیاں عیدگاہ سے الگ بیٹھیں اور اس بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں حاضر ہوں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳،

Marfat.com

ص۷۸۱۔سرورالعید"(بخاری اول، ص ۱۳۴۔باب اذا لم یکن لها جلباب فی العید)

۵۲۴۔ صحیح بخاری کی دوسری روایت ان لفظوں سے ہے۔قالت کنا نومر ان نخرج یوم العید حتی تخرج البکر من خدرها حتی تخرج الحیض فیکن خلف الناس فیکبرون بتکبیرهم و یدعون بدعائهم یرجون برکة ذلك الیوم و طهرته۔

یعنی ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں ہم عورتوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ عید کے دن باہر جائیں یہاں تک کہ کواری اپنے پردے سے نکلے یہاں تک کہ حیض والیاں باہر آئیں صفوں کے پیچھے بیٹھیں مسلمانوں کی تکبیر پر تکبیر کہیں اور ان کی دعا کے ساتھ دعا مانگیں اس دن کی برکت و پاکیزگی کی امید کریں۔(یہ حکم زمانہ رسالت میں تھا)"فتاوی رضویہ،ج ۳، ص ۷۸۲۔ سرورالعید" (بخاری اول، ص ۱۳۴،باب التکبیر ایام منی الخ)

نماز عید کے بعد بھی دعائیں قبول ہوتی ہیں اس پر ایک حدیث :

۵۲۵۔امام بیہقی اور ابوالشیخ ابن حبان کتاب الثواب میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی انه سمع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول اذا کانت غداة الفطر بعث الله عزوجل الملئکة فی کل بلد. (وذکر الحدیث الی ان قال) فاذا بروزوا الی مصلاهم فیقول الله عزوجل للملئکة (وساق الحدیث الی ان قال) و یقول یا عبادی سلونی فوعزتی و جلالی لاتسألونی الیوم شیأ فی جمعکم لآخرتکم الا اعطیتکم ولا لدنیاکم الانظرت لکم فوعزتی لاسترن علیکم عثراتکم مارا قبتمونی فوعزتی و جلالی لااخزیکم و لا افضحکم بین اصحاب الحدود و انصرفوا مغفورالکم قد ار ضیتمونی و رضیت عنکم. (مختصر من طویل)

یعنی حضور پرنور سید یوم النشور علیہ افضل الصلاۃ والسلام نے فرمایا جب عید کی صبح ہوتی ہے مولیٰ سبحانہ تعالیٰ ہر شہر میں فرشتے بھیجتا ہے (اس کے بعد حدیث میں ان فرشتوں کا شہر کے ہر ناکہ پر کھڑا ہونا اور مسلمانوں کو عیدگاہ کی طرف بلانا بیان فرمایا پھر ارشاد ہوا) جب مسلمان عیدگاہ کی طرف میدان میں آتے ہیں مولیٰ سبحانہ تعالیٰ فرشتوں سے یوں فرماتا ہے اور ملائکہ اس سے یوں عرض کرتے ہیں پھر فرمایا رب تبارک و تعالیٰ مسلمانوں سے ارشاد فرماتا ہے اے میرے بندو مانگو کہ مجھے قسم اپنے عزت و جلال کی آج اس مجمع میں جو چیز اپنی آخرت کے لئے

Marfat.com

مانگو گے میں تمہیں عطا فرماؤں گا اور جو کچھ دنیا کا سوال کرو گے اس میں تمہارے لئے نظر کروں گا۔ (یعنی دنیا کی چیزیں خیر و شر دونوں کو متحمل ہیں اور آدمی اکثر اپنی نادانی سے خیر کو شر، شر کو خیر سمجھ لیتا ہے اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے لہذا دنیا کے لئے جو کچھ مانگو گے اس میں بکمال رحمت نظر فرمائی جائے گی۔ اگر وہ چیز تمہارے حق میں بہتر ہوئی عطا ہو گی ورنہ اس کی برابر بلا دفع کریں گے یا دعا روز قیامت کے لئے ذخیرہ رکھیں گے اور یہ بندے کے لئے ہر صورت سے بہتر ہے) مجھے اپنی عزت کی قسم ہے جب تک تم میرا مراقبہ رکھو گے میں تمہاری لغزشوں کی ستاری فرماؤں گا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میں تمہیں اہل کبائر میں فضیحت و رسوانہ کروں گا پلٹ جاؤ مغفرت پائے ہوئے بیشک تم نے مجھے راضی کیا اور میں تم سے خوشنود ہوا۔" فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۸۲۔ سرور العید" (شعب الایمان ۲۳۔ باب فی الصیام فصل فی لیلة القدر بیروت ۳/۳۳۷۔۳۳۶)

کسی مجلس کے اختتام پر دعا سے متعلق تین حدیثیں :

۵۲۶۔ ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن حبان و حاکم باسانید صحیحہ جیدہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوداؤد و دارمی و ابو بکر بن ابی شیبہ استاذ بخاری و مسلم حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور نسائی و طبرانی بسند صحیح و ابن ابی الدنیا اور حاکم بافادۂ تصریح حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور نسائی و حاکم بتصریح تصحیح و ابو القاسم طبرانی باسانید جیدہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور نسائی و ابن ابی الدنیا و حاکم و بیہقی حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ **اذا جلس احدکم فی مجلس فلا یبرحن منه حتی یقول ثلث مرات سبحنك اللهم ربنا و بحمدك لا اله الا انت اغفرلی وتب علی فان کان اتی خیرا کان کالطابع علیه و ان کان مجلس لغو کان کفارة لما کان فی ذلك المجلس.**

جب تم میں کوئی کسی جلسے میں بیٹھے تو زنہار وہاں سے نہ ہٹے جب تک تین بار یہ دعا نہ کرلے (پاکی ہے تجھے اے رب ہمارے اور تیری تعریف بجالاتا ہوں تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں میرے گناہ بخش اور مجھے توبہ دے) کہ اگر اس جلسے میں اس نے کوئی نیک بات کہی ہے تو یہ دعا اس پر مہر ہو جائے گی اور اگر وہ جلسہ لغو کا تھا تو جو کچھ اس میں گزرا یہ دعا اس کا کفارہ ہو جائے گی۔ یہ لفظ بروایت امام ابو بکر ابن ابی الدنیا حدیث جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہیں۔ (ابوداؤد

Marfat.com

دوم، ص ۶۶۷، باب فی کفارۃ المجلس)

۵۲۷۔ اور ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں یوں ہے۔ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جلس مجلسا یقول فی آخرہ اذا اراد ان یقوم من المجلس سبحنك اللھم و بحمدك اشھد ان لا الہ الا انت استغفرك و اتوب الیك۔ (ابوداؤد دوم، ص ۶۶۷ باب کفارۃ المجلس)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی جلسہ فرماتے تو اس کے ختم میں اٹھتے وقت یہ دعا کرتے (تیری پاکی بولتا اور تیری حمد میں مشغول ہوتا ہوں اے اللہ میں گواہی دیتا ہوں تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں میں تیری مغفرت مانگتا اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں) اسی طرح رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں لفظ ارادہ ان ینھض ہے یعنی جب اٹھنا چاہتے یہ دعا فرماتے اور انہوں نے بعد الفاظ مذکورہ دعا میں اتنے لفظ اور زائد کئے عملت سوءً و ظلمت نفسی فاغفر لی انہ لایغفر الذنوب الا انت میں نے برا کیا اور اپنی ہی جان کو آزار پہنچایا۔ اب میری مغفرت فرمادے بیشک تیرے سوا کوئی گناہ معاف کرنے والا نہیں۔ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا میں مثل حدیث ابو برزہ ہے اس میں بھی ارشاد ہوا قال قبل ان یقوم من مجلسہ۔ کھڑے ہونے سے پہلے یہ دعا کرلے۔" فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۸۳۔ سرور العبد" (الترغیب و الترھیب، ۲/ ۴۱۱ الترغیب فی کلمات یکفرن الخ) (ترمذی ۲/ ۱۸۱ ابواب الدعوات)

۵۲۸۔ سنن نسائی کی نوع من الذکر بعد التسلیم میں ہے۔ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا جلس مجلساً او صلی تکلم بکلمات فسألتہ عائشۃ عن الکلمات فقال ان تکلم بخیر کان طابعاً علیھن الی یوم القیمۃ و ان تکلم بشر کان کفارۃ لہ سبحنك اللھم بحمدك استغفرك و اتوب الیك۔

یعنی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز پڑھتے کچھ کلمات فرماتے ام المومنین نے وہ کلمات پوچھے فرمایا وہ ایسے ہیں کہ اگر اس جلسہ میں کوئی نیک بات کہی ہے تو یہ قیامت تک اس پر مہر ہو جائیں اور بری کہی ہے تو کفارہ، الٰہی میں تیری تسبیح و حمد بجالاتا اور تجھ سے استغفار و توبہ

Marfat.com

کرتا ہوں۔(نسائی اول، ص ۱۹۷، نوع مذکور)

دعا مانگنے کے بارے میں چند احادیث جلیلہ :

۵۲۹۔ حدیث قدسی میں فرماتا ہے انا عند ظن عبدی بی و انا معه اذا دعانی۔

میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب مجھ سے دعا کرے۔ رواه البخاری و مسلم والترمذی و النسائی و ابن ماجة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن ربه عزوجل۔(مسلم دوم، ص ۳۴۳۔ باب فضل الذکر و الدعاء و حسن الظن الخ)

۵۳۰۔ اور فرماتا ہے یا ابن آدم انك مادعوتنی ورجوتنی غفرت لك علی ماکان منك (فیك) ولا ابالی۔

اے فرزند آدم تو جب تک مجھ سے دعا مانگے جائے گا اور امید رکھے گا تیرے کیسے ہی گناہ ہوں بخشتا رہوں گا اور مجھے کچھ پرواہ نہیں۔ رواه الترمذی و حسنه عن انس بن مالك عن رسول الله تعالیٰ علیه وسلم عن ربه تبارك و تعالیٰ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۸۴ سرور العید" (ترمذی دوم، ص ۱۹۴۔ باب الدعوات)

۵۳۱۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں علیکم عباداللہ بالدعاء۔

خدا کے بندو دعا کو لازم پکڑو۔ رواه الترمذی مستغربا و الحاکم و صححه۔(ترمذی دوم، ص ۱۹۵۔ باب من ابواب الدعوات)

۵۳۲۔ زید بن خارجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں صلوا علی و اجتهدوا فی الدعاء۔

مجھ پر درود بھیجو اور دعا میں کوشش کرو۔ رواه الامام احمد و النسائی و الطبرانی فی الکبیر و ابن سعد و سمویه و البغوی و الباوردی و ابن قانع۔(نسائی اول، ص ۱۹۰۔ باب کیفیة الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم . نوع آخر)

۵۳۳۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتعجزوا فی الدعا فانه لن یهلك مع الدعاء احد۔

دعا میں تقصیر نہ کرو کہ جو دعا کرتا رہے گا ہرگز ہلاک نہ ہوگا۔ رواه ابن حبان فی

Marfat.com

صحیحه والحاکم و صححه۔(کنزالعمال، ص۴۱،ج۲)

۵۳۴۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تدعون الله لیلکم و نهارکم فان الدعا سلاح المؤمن۔

رات دن خدا سے دعا مانگو کہ دعا مسلمان کا ہتھیار ہے۔رواہ ابویعلی۔(مسند ابی یعلی حدیث ۱۸۰۶ بیروت ۲/ ۳۲۹)

۵۳۵۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اکثر الدعا بالعافیة۔

عافیت کی دعا اکثر مانگ۔ رواہ الحاکم بسند حسن ۔(المستدرك على الصحيحين كتاب الدعاء بیروت ۱/ ۵۲۹)

۵۳۶۔ عبادہ بن صامت وابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیثوں میں ہے ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی فضیلت ارشاد فرمائی صحابہ نے عرض کی اذا نکثر ایسا ہے تو ہم دعا کی کثرت کریں گے فرمایا اللہ اکثر اور اللہ عزوجل کا کرم بہت کثیر ہے۔ و فی الروایة الاخریٰ الله اکبر

اللہ بہت بڑا ہے۔رواہ الترمذی و الحاکم عن عبادة و صححاه و احمد و البزار و ابویعلیٰ باسانید جیدة و الحاکم و قال صحیح الاسناد عن ابی سعید رضی الله تعالیٰ عنهما۔(ترمذی دوم، ص۱۹۸۔ باب دعاء النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الخ)

۵۳۷۔ سلمان فارسی وابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیثوں میں ہے، حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من سره ان یستجیب الله له عندالشدائد فلیکثر من الدعاء عند الرخاء

جسے خوش آئے کہ اللہ تعالیٰ سختیوں میں اس کی دعا قبول فرمائے وہ نرمی میں دعا کی کثرت رکھے۔ رواہ الترمذی عن ابی هریرة و الحاکم عنه و عن سلمان و قال صحیح و اقروه۔" فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۸۵ ے سرور العید "(ترمذی دوم، ص ۱۷۵۔ باب ماجأ ان دعوة المسلم مستجابة)

ذکر الٰہی سے متعلق چار حدیثیں :

۵۳۸۔ حدیث حسن عبداللہ بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

نے فرمایالایزال لسانك رطبا من ذکر اللہ۔

ہمیشہ ذکر الٰہی میں ترزبان رہ۔(ترمذی دوم، ص ۷۵ ا۔باب ماجاء فی فضل الذکر)

۵۳۹۔ حدیث جید الاسناد ام انس رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اکثری من ذکر اللہ فانك لاتین بشئ احب الی من کثرۃ ذکرہ۔

اللہ کا ذکر بکثرت کر کہ تو کوئی چیز ایسی نہ لائے جو خدا کو اپنی کثرت ذکر سے زیادہ پیاری ہو۔

"فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۸۶۔ سرور العید۔" (درمنثور بحوالہ الطبرانی ذکر اکثیرا کے تحت۔ قم ایران ۵/ ۲۰۵)

۵۴۰۔ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

من لم یکثر ذکر اللہ فقد برئ من الایمان۔

جو ذکر الٰہی کی کثرت نہ کرے وہ ایمان سے بیزار ہوگا۔(درمنثور بحوالہ المعجم الاوسط ذکر اکثیرا کے تحت قم ایران ۵/ ۲۰۵)

۵۴۱۔حدیث صحیح ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یذکر اللہ تعالیٰ علی کل احیانہ۔

حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر وقت ذکر خدا فرمایا کرتے۔ (رواہ مسلم و احمد و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجۃ و علقہ البخاری)"فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۸۷۔ سرور العید"۔(مسلم اول، ۱۶۲۔باب ذکر اللہ تعالیٰ فی حال الجنابۃ)

تسبیح فاطمہ مراد بر آری کیلئے تریاق ہے :

۵۴۲۔ حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے تسبیح حضرات بتول زہرا صلوات اللہ وسلامہ علی ابیھا الکریم وعلیھا کی نسبت فرمایا معقبات لا یخیب قائلھن۔

کچھ کلمات (یعنی سبحان اللہ، الحمد اللہ، اللہ اکبر) نماز کے بعد بلا فاصلہ کہنے کے ہیں جن کا کہنے والا نامراد نہیں رہتا۔ راوہ احمد و مسلم و الترمذی و النسائی عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔"فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۸۹ سرور العید"۔(ترمذی دوم، ص ۱۷۸۔باب ماجأ فی التسبیح و التکبیر. باب منہ)

خطبہ عیدین سنت ہے :

۵۴۳۔ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی والنفظ لابن ماجۃ قال حضرت العید مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیه وسلم فصلی بنا العید ثم قال قد قضینا الصلاۃ فمن احب ان یجلس للخطبۃ فلیجلس و من احب ان یذھب فلیذھب۔

میں عید میں حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوا حضور نے نماز عید پڑھائی پھر فرمایا ہم نماز تو پڑھ چکے اب جو خطبہ سننے کے لئے بیٹھنا چاہے بیٹھے اور جو جانا چاہے چلا جائے۔(ابن ماجہ اوّل، ۹۳۔ باب ماجأ فی انتظار الخطبۃ بعد الصلاۃ)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عید کے بعد خطبہ اور وعظ و تذکیر فرماتے۔

۵۴۴۔ اسی کی ایک روایت بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی کے یہاں یوں ہے صلی (یعنی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ثم خطب ثم اتی النساء و معہ بلال فوعظھن و ذکر ھن و امرھن بالصدقۃ فرأیتھن یھوین بایدیھن یقذفنہ فی ثوب بلال ثم انطلق ھو وبلال الی بیتہ۔

یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عید پڑھی پھر بعدہ خطبہ فرمایا پھر بعد ازاں صفوف زناں پر تشریف لاکر انہیں وعظ وارشاد کیا اور صدقہ کا حکم دیا تو میں نے دیکھا کہ بی بیاں اپنے ہاتھوں سے گہنا اتار کر بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کپڑے میں ڈالتی تھیں پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاشانۂ نبوت کو تشریف فرما ہوئے۔(بخاری اول، ص ۱۳۳۔ باب العلم بالمصلی)

۵۴۵۔ صحیحین میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ثم خطب الناس بعد فلما فرغ نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزل فاتی النساء فذکرھن۔

یعنی پھر بعد نماز حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ سے فارغ ہوئے اتر کر بی بیوں کے پاس تشریف لائے اور انہیں تذکیر فرمائی۔

"فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۹۱۔ سرور العید" (بخاری اول، ص ۱۳۱۔ باب المشی و الرکوب الی العید)

نماز چاشت کے بارے میں ایک حدیث پاک:

۵۴۶۔ حدیث عائشہ ہے جو صحیح بخاری وغیرہ میں ہے مارأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یسبح سبحۃ الضحیٰ و انی لا سبحھا۔

میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے نہیں دیکھا ہے لیکن میں پڑھتی ہوں۔ اس حدیث سے نفی وجود لازم نہیں ہے کیونکہ باحادیث متکاثرہ حضور صلی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم کا صلاۃ الضحیٰ ادا کرنا ثابت ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۹۳۔ سرور العید"۔ (بخاری اول، ص ۱۵۷۔ باب من لم یصل الضحیٰ الخ)

نعلین مقدس میں نماز پڑھنے کے بارے میں ایک حدیث پاک :

۵۴۷۔ فی الصحیحین وغیرھما عن سعید بن زید قال سألت انس بن مالك اکان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصلی فی نعلیه فقال نعم۔

حضرت سعید بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نعلین مقدس میں نماز پڑھتے تھے تو فرمایا ہاں۔ (مولف) (بخاری ۱/ ۵۶ باب الصلوٰۃ فی النعال)

نماز عیدین کے بعد خطبہ ارشاد فرمانے سے متعلق چند احادیث کریمہ :

۵۴۸۔ صحیحین میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے و اللفظ لمسلم قال شهدت صلاة الفطر مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ابی بکر و عمر و عثمن رضی الله تعالیٰ عنهم فکلهم یصلیها قبل الخطبة ثم یخطب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نماز عید میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وابو بکر صدیق اور عمر فاروق و عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ حاضر ہوا سبھوں نے نماز ادا فرما کر خطبہ ارشاد فرمایا۔ (مولف) (مسلم اول، ص ۲۸۹ کتاب صلاۃ العیدین)

۵۴۹۔ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یصلی فی الاضحی و الفطر ثم یخطب بعد الصلاة۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ میں نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۱۳۱۔ باب المشی و الرکوب الی العید. الخ)

۵۵۰۔ اسی کے باب استقبال الامام الناس فی خطبۃ العید میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے خرج النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم اضحی فصلی العید رکعتین ثم اقبل علینا بوجهه و قال . الحدیث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے دن تشریف لائے اور دو رکعت نماز عید ادا

Marfat.com

فرمائی پھر ہماری طرف رخ انور فرما کر خطبہ دیا۔ (مولف)(بخاری اول، ص ۱۳۳۔ باب مذکور)

۵۵۱۔ اسی میں حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صلی یوم النحر ثم خطب. الحدیث۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عیدالضحیٰ کے دن نماز پڑھ کر خطبہ ارشاد فرمایا۔ (مولف)(بخاری اول، ص ۱۳۴۔ باب کلام الامام و الناس فی خطبة العید الخ)

۵۵۲۔ اسی میں حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے صلی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم النحر ثم خطب ثم ذبح۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عیدالضحیٰ کو نماز پڑھ کر خطبہ ارشاد فرمایا پھر قربانی کی (مولف) (بخاری اول، ص ۱۳۴۔ باب کلام الامام الخ)

۵۵۳۔ جامع ترمذی میں بافادۂ تحسین و تصحیح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ابوبکر و عمر یصلون فی العیدین قبل الخطبة ثم یخطبون۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما عیدین کی نماز پڑھ کر خطبہ فرماتے تھے۔ (مولف)(ترمذی اول، ص ۱۱۹۔ باب فی صلاة العیدین الخ)

۵۵۴۔ سنن نسائی میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یخرج یوم العید فیصلی رکعتین ثم یخطب۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے دن تشریف لاتے پھر دو رکعت نماز پڑھ کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ (مولف)(نسائی اول، ۲۳۴۔ باب حث الامام علی الصدقة فی الخطبة)

۵۵۵۔ صحیحین میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے واللفظ للبخاری کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یخرج یوم الفطر و الاضحی الی المصلی فاول شیٔ یبداء به الصلاة ثم ینصرف فیقوم مقابل الناس والناس جلوس علی صفوفهم فیعظهم و یوصیهم و یأمرهم فان کان یرید ان یقطع بعثا قطعه اویأمر بشیٔ امر به ثم ینصرف۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدالفطر اور عیدالضحیٰ کے دن عیدگاہ تشریف لاتے پہلے جس چیز سے ابتدا فرماتے وہ نماز ہوتی پھر انصراف فرما کر لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے

Marfat.com

اور لوگ صفوں میں بیٹھے ہوتے پھر ان کو وعظ و نصیحت فرماتے اور اگر لشکر جدا کرنے کا ارادہ فرماتے تو جدا کر دیتے یا کسی چیز کا حکم فرمانا چاہتے تو حکم فرما دیتے پھر انصراف فرماتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۹۰۔ سرور العبید"۔ (بخاری اول، ص ۱۳۱۔ باب الخروج الی المصلی بغیر منبر)

ترغیب نماز پر ایک حدیث :

۵۵۶۔ حدیث میں وارد ہے۔ الصلاۃ خیر موضوع فمن شاء فلیقلل و من شاء فلیکثر۔

نماز بہترین موضوع ہے تو جو چاہے کم کرے اور جو چاہے زیادہ کرے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۹۵۔ سرور العبید"۔ (کنز العمال، ص ۱۸۸، ج ۷)

Marfat.com

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد سوم

عین حالت خطبہ میں ایک مسکین کے لئے تصدق کا امر :

۵۵۷۔ حدیث میں ہے ایک بار (حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) خطبہ فرماتے ہوئے ایک صاحب کو ملاحظہ فرمایا کہ بہت حالت فقر و مسکنت میں تھے حاضرین سے ارشاد فرمایا تصدقوا صدقہ دو ایک صاحب نے ایک کپڑا دوسرے صاحب نے دوسرا کپڑا دیا پھر ارشاد فرمایا تصدقوا صدقہ دو یہ مسکین جن کو ابھی دو کپڑے ملے تھے اٹھے اور ان دو کپڑوں میں سے ایک حاضر کیا یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم کہ تصدقوا حاضرین کے لئے عام ہے اور میں بھی حاضرین میں ہوں اور اس وقت دو کپڑے رکھتا ہوں ایک حاضر کر سکتا ہوں، ان کو اس سے بازر کھا گیا تو تمہارے ہی لئے تصدق کا حکم فرمایا جاتا ہے نہ کہ تم کو۔

قاضی ہونا خطرناک چیز ہے۔

۵۵۸۔ صحیح حدیث میں قاضی کی تین قسمیں فرمائیں۔قاض فی الجنة و قاضیان فی النار۔ ایک قاضی جنت میں ہے اور دو قاضی دوزخ میں۔وہ کہ عالم و عادل ہو جنت میں ہے اور وہ کہ قصداً خلاف حکم کرے یا بوجہ جہل یہ دونوں نار میں ہیں۔بوجہ جہل پر ناری ہونے کا یہ سبب ہے کہ اس نے ایسی بات پر اقدام کیا جس کی قدرت نہ رکھتا تھا وہ جانتا تھا کہ میں عالم نہیں۔

"فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۸۰۰"

عید قرباں میں نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا اور عید الفطر میں قبل نماز کچھ کھانا مستحب ہے

۵۵۹۔ الترمذی و ابن ماجة عن بریدة رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان لا یخرج یوم الفطر حتی یأکل و کان لایأکل یوم النحر حتی یصلی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے دن تناول کئے بغیر نہیں نکلتے تھے اور عید اضحیٰ کے دن نماز پڑھے بغیر کچھ تناول نہیں فرماتے تھے۔(مولف) (ترمذی اول، ص ۱۲۰۔

Marfat.com

باب فی الاکل یوم الفطر قبل الخروج)

۵۶۰۔ ورواہ الدار قطنی فی سننہ و فیہ حتی یرجع فیاکل من اضحیتہ . صححہ ابن قطان۔

دار قطنی کی روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراجعت کے بعد قربانی کے گوشت میں سے تناول فرماتے۔ (مولف) (سنن الدار قطنی کتاب العیدین حدیث ۷ ملتان ۲/ ۴۵)

۵۶۱۔ و فی اوسط الطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال من السنۃ ان لایخرج یوم الفطر حتی یطعم و لایاکل یوم النحر حتی یرجع۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ عید الفطر کے دن کھانے سے پہلے عید گاہ نہ جائے اور عید اضحیٰ کے دن واپسی تک کچھ نہ کھائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۸۱۱"۔ (مجمع الزوائد باب الاکل یوم الفطر بیروت ۲/ ۱۹۹)

نیکی ایجاد کرنے والے کو اس پر عمل کرنے والوں کے برابر نیکیاں ملیں گی اور بدی رائج کرنے والے پر اس راہ میں چلنے والوں کے برابر گناہ ہوں گے۔

۵۶۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من دعا الی ھدی کان لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لاینقص ذلک من اجورھم شیأ و من دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل آثام من تبعہ لاینقص ذلک من آثامھم شیأ. رواہ الائمۃ احمد و مسلم و الاربعۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جو کسی امر ہدایت کی طرف بلائے جتنے اس کا اتباع کریں ان سب کی برابر ثواب پائے اور اس سے ان کے ثوابوں میں کچھ کمی نہ آئے اور جو کسی امر ضلالت کی طرف بلائے جتنے اس کے بلانے پر چلیں ان سب کے برابر اس پر گناہ ہو اور اس سے ان کے گناہوں میں کچھ تخفیف راہ نہ پائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۸۱۵" (مسلم دوم، ص ۳۴۱۔ باب من سن سنۃ حسنۃ الخ)

Marfat.com

احادیث بضمن ابواب

باب الایمان

حدیث نمبر		صفحہ نمبر
۱۴۲	لایسرق السارق حین یسرق وهو مومن	۳۷۱
۱۴۹	لیس المؤمن بالطعان و لا الفحاش	۳۷۹
۱۵۰	الحیاء من الایمان و البذاء من النفاق	۳۷۹
۱۶۸	لایذهب اللیل و النهار یعبد اللات و العزی (الی قوله) یبعث الله ریحا طیبة فتوفی کل من کان فی قلبه مثقال حبة من خردل من ایمان فیبقی من لاخیر فیه فیرجعون الی دین آبائهم	۳۸۶
۳۵۸	لیس المؤمن بالطعان و لا اللعان و لاالفحاش و لا البذیٔ	۴۴۲

باب فضل لااله الا الله

۴۰۲	قال الشیخ محی الدین ابن العربی انه بلغنی عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه من قال لااله الا الله سبعین الفاً غفرالله تعالیٰ له ومن قیل له غفرله ایضاً فکنت ذکرت التهلیلة بالعدد المروی من غیر ان ینوی لاحد بالخصوص فحضرت طعاماً مع بعض الاصحاب و فیهم شاب مشهور بالکشف فاذا هو فی اثناء الاکل اظهر البکاء فسألته عن السبب فقال اری امی فی العذاب فوهبت فی باطنی ثواب التهلیلة المذکورة لها فضحك و قال انی اراها الآن فی حسن المآب فقال الشیخ فعرفت صحة الحدیث بصحة کشفه و صحة کشفه بصحة الحدیث	۳۰۹

Marfat.com

٢٦٦ مامن عبد قال لا اله الاالله ثم مات على ذلك الادخل الجنة و ٤١٦

ان زنى و ان سرق و ان زنى و ان سرق و ان زنى و ان سرق

على رغم انف ابى ذر

باب الاعمال بالنيات

١ ٤٧ قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انما الاعمال بالنيات و انما ١٢٩

لكل امرى ما نوىٰ

٤٧٠ نية المومن خير من عمله ٣٣١

باب الوضو

١ قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا وضوء لمن لم يذكر اسم ٧٥

الله عليه

٢ عن الربيع قالت اتانى ابن عباس فسألنى عن هذا الحديث تعنى ٧٥

حديثها الذى ذكرت ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

توضأ و غسل رجليه فقال ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما ان

الناس ابوا الا الغسل و اجد فى كتاب الله الا المسح

٣ عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما انه قراء ها و ارجلكم ٧٥

بالنصب

٤ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم هل مع احد منكم ٧٦

ماء فوضع يده فى الاناء و قال توضؤابسم الله قال فرأيت الما

يخرج من بين اصابعه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حتى توضؤا

من عند آخرهم و كانوا نحوا من سبعين

٥ ان الوضوء يوزن ٧٩

٦ من توضأ فمسح بثوب نظيف فلا باس به و من لم يفعل فهو ٧٩

افضل لان الوضوء يوزن يوم القيمٰة مع سائر الاعمال

٧ كان لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خرقة يتنشف بها ٧٩

بعد الوضو

Marfat.com

۸	عن معاذ بن جبل قال رأيت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا توضأ مسح وجهه بطرف ثوبه	۷۹
۹	ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم توضأ فقلب جبة صوف کانت علیه فمسح بها وجهه	۸۰
۱۰	قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا باس بلمندیل بعد الوضوء	۸۰
۱۲	قوله علیه السلام اذا توضأ ثم فلا تنفضوا ایدیکم	۸۰
۱۳	اشربوا اعینکم من الماء عند الوضوء و لا تنفضوا ایدیکم فانها مراوح الشیطان	۸۱
۱۸	قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا وضوء علی من نام قائماً او راکعاً او ساجداً	۸۸
۱۹	عن ابن عباس انه رأی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نام وهو ساجد حتی غط او نفخ ثم قام یصلی فقلت یا رسول الله انك قد نمت قال ان الوضو لایجب الاعلی من نام مضطجعاً فانه اذا اضطجع استرخت مفاصله	۸۸
۲۰	لیس علی من نام ساجداً وضوء حتی یضطجع فانه اذا اضطجع استرخت مفاصله	۸۰
۲۱	انما الوضوء علی من نام مضطجعاً استرخت مفاصله	۸۹
۲۲	لا وضوء علی من نام قاعداً انما الوضوء علی من نام مضطجعاً فان من نام مضطجعاً استرخت مفاصله	۸۹
۲۳	لایجب الوضوء علی من نام جالساً او قائماً او ساجداً حتی یضع جنبه فانه اذا اضطجع استرخت مفاصله	۸۹
۲۶	انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نام حتی نفخ فاتاه بلال فاذنه بالصلاة فقام و صلی و لم یتوضأ	۹۰

Marfat.com

۳۵	كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يتوضأ بالمد و يغتسل بالصاع	۱۰۰
۳۶	كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يتوضأ من مد فيسبغ الوضوء و عسىٰ ان يفضل منه	۱۰۰
۳۷	ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم توضأ بنصف مد	۱۰۰
۳۸	ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم توضأ فاتى باناء فيه ماء قدر ثلثى المد	۱۰۱
۳۹	وفى لفظ فاتى بماء فى اناء قدر ثلثى المد	۱۰۱
۴۰	عن عبدالله بن زيد رضى الله تعالىٰ عنه انه رأى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم توضأ بثلث مد	۱۰۱
۴۱	حديث ربيع بنت معوذ بن عفراء وضأت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى اناء نحو من هذا الاناء وهى تشير الى ركوة تاخذ مدا او مدا و ثلثا، و فى لفظ يكون مدا ومدا و ربعاً	۱۰۱
۴۲	كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يتوضأ بملوك و يغتسل بخمسة مكاكى	۱۰۱
۴۴	ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم توضأ مرتين مرتين	۱۰۲
۴۵	توضأ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مرة مرة	۱۰۲
۴۶	عن امير المومنين عمر رضى الله تعالىٰ عنه قال رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم توضأ مرة مرة	۱۰۲
۴۷	عن ابى رافع قال رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم توضأ ثلثا ثلثا و رأيته غسل مرة مرة	۱۰۲
۴۸	انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم توضأ بثلثى مد	۱۰۳
۵۳	كان صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يتوضأ بالمد و يغتسل بالصاع	۱۰۴
۵۷	يجزى من الوضوء مد و من الغسل الصاع	۱۰۵
۵۸	يكفى احدكم مد من الوضوء	۱۰۵

Marfat.com

۱۰۵

۵۹ الوضوء مد و الغسل صاع

۶۰ ان العبد اذا غسل رجليه خرجت خطاياه و اذا غسل وجهه و ۱۰۵
تمضمض و تبشوص و استنشق و مسح براسه خرجت خطايا
سمعه و بصره و لسانه و اذا غسل ذراعيه وقدميه كان كيوم
ولدته امه

۶۱ ايما رجل قام الى وضوئه يريد الصلاة ثم غسل كفيه نزلت كل ۱۰۶
خطيئة من كفيه مع اول قطرة فاذا مضمض و استنشق و استنثر
نزل كل خطيئة من لسانه و شفتيه مع اول قطرة فاذا غسل
وجهه نزلت كل خطيئة من سمعه و بصره مع اول قطرةفاذا
غسلَ يده الى المرفقين و رجله الى الكعبين سلم من كل ذنب
كهياة يوم ولدته امه

۶۲ كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يتوضأ برطلين و ۱۰۶
يغتسل بالصاع

۶۳ كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يتوضأ بالمد و هو ۱۰۶
رطلان

۷۵ حدیث صنابحی، اذا استنثر خرجت الخطايا من انفه ثم قال بعد ۱۰۹
ذكر الوجه واليدين.فاذا مسح راسه خرجت الخطايا من راسه
حتى تخرج من اذنيه
حدیث عمرو، ما منكم رجل يقرب و ضوئه فيتمضمض و
يستنشق و يستثر الا خرجت خطايا وجهه من فيه و خياشمه
ثم يمسح راسه الا خرجت خطايا راسه من اطراف شعره مع
الماء

۷۶ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ (مذکورہ) بشارت بیان ۱۱۰
کر کے ارشاد فرمایا کہ لاتغتروا

Marfat.com

٨٥ عن ابن عباس انه توضأ فغسل وجهه اخذ غرفة من ماء ١١١
فتمضمض بها و استنشق ثم اخذ غرفة من ماء فجعل بها هكذا
اضافها الى يده الاخرىٰ فغسل بها وجهه ثم اخذ غرفة من ماء
فغسل بها يده اليمنىٰ ثم اخذ غرفة من ماء فغسل بها يده
اليسرىٰ ثم مسح براسه ثم اخذ غرفة من ماء فرش على رجله
اليمنىٰ حتى غسلها ثم اخذ غرفة اخرىٰ فغسل بها رجله
اليسرىٰ ثم قال هكذا رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه
وسلم يتوضأ

٨٦ ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مضمض و استنشق ١١٣
من غرفة واحدة

٨٧ حدثنا زيد و فيه رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ١١٤
توضأ فغسل يديه ثم مضمض و استنشق من غرفة واحدة

٨٨ عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما انه توضأ فغسل كل عضو ١١٤
منه غسلة واحدة ثم ذكر ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم
كان يفعله

٨٩ توضأ النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فادخل يده فى الاناء ١١٤
فمضمض و استنشق مرة واحدة ثم ادخل يده فصب على
وجهه مرة وصب على يده مرة مرة و مسح براسه و اذنيه مرة ثم
اخذ ملأ كفه من ماء فرش على قدميه وهو متنعل

٩٠ توضأ النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مرة مرة ١١٥

٩١ قال ابوداؤد و النسائى و الامام الطحاوى و لفظ الاولين فيه الا ١١٥
اخبركم بوضوء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فتوضأ
مرة مرة و بمعناه لفظ الطحاوى

Marfat.com

۹۶ ان امتی یدعون یوم القیٰمة غرا محجلین من آثار الوضوء فمن ۱۱۶
استطاع منکم ان یطیل غرته فلیفعل
و فی لفظ انتم الغر المحجلون یوم القیٰمة من اسباغ الوضوء
فمن استطاع منکم فلیطل غرته و تحجیله

۱۰۱ عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وفیه ثم ادخل یدیه جمیعاً ۱۱۸
فاخذ حفنة من ماء فضرب بها علی رجله وفیها النعل فغسلها
بها ثم الاخریٰ مثل ذلك

۱۰۲ و لفظ الطحاوی ثم اخذ بیدیه جمیعاً حفنة من ماء فصك بها ۱۱۸
علی قدمه الیمنیٰ و الیسریٰ کذلك

۱۰۳ عن زید و فیه رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۱۱۸
توضأ غرفة غرفة

۱۰۴ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم توضأ غرفة غرفة و قال ۱۱۸
لایقبل الله صلاة الا به

۱۰۵ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم توضأمرة مرة و قال ۱۱۹
هذا وضوء لایقبل الله صلاة الا به

۱۰۶ عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ادخل یده الیمنی ۱۱۹
فافرغ بها علی الاخریٰ ثم غسل کفیه ثم تمضمض و استنثر ثم
ادخل یدیه فی الاناء جمیعاً فاخذ بهما حفنة من ماء فضرب
بها علی وجهه ثم الثانیة ثم الثالثة مثل ذلك

۱۰۷ و رواه الطحاوی مختصراً فقال اخذ حفنة من ماء بیدیه جمیعاً ۱۱۹
فصك بهما وجهه ثم الثانیة مثل ذلك ثم الثالثة

۱۰۸ عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اخذ بکفه الیمنیٰ قبضة من ۱۱۹
ماء فصبها علی ناصیة فترکها تستن علی وجهه ثم غسل
ذراعیه الی المرفقین ثلثا ثلثا

۱۱۹ فی الوضوء اسراف و فی کل شئ اسراف ۱۲۲

Marfat.com

۱۲۱	فی حدیث قدسی،من احدث و لم یتوضأ فقد جفانی	۱۲۲
۱۲۲	ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم توضأ مرتین مرتین و قال هو نور علی نور	۱۲۳
۱۲۳	الوضو علی الوضوء نور علی نور	۱۲۳
۱۲۴	من توضأ علی طهر کتب له عشر حسنات	۱۲۳
۱۳۲	ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مر بسعه وهو یتوضأ فقال ما هذا السرف فقال افی الوضوء اسراف قال نعم و ان کنت علی نهر جار	۱۲۵
۱۳۳	رأی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجلا یتوضأ فقال لاتسرف لاتسرف	۱۲۵
۱۳۴	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا فرمایا یا عبدالله لاتسرف۔ انہوں نے عرض کی یا نبی الله و فی الوضوء اسراف قال نعم و فی کل شئ اسراف	۱۲۵
۱۳۵	ان للوضوء شیطانا یقال له الولهان فاتقوا وسواس الماء	۱۲۶
۱۳۶	انه سیکون فی هذه الامة قوم یعتدون فی الطهور و الدعاء	۱۲۶
۱۳۷	عن انس لاخیر فی صب الماء الکثیر فی الوضوء و انه من الشیطان	۱۲۶
۱۳۸	ایک اعرابی نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر وضو کو پوچھا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں وضو کر کے دکھایا جس میں ہر عضو تین تین بار دھویا فرمایا هکذا الوضوء فمن زاد علی هذا او نقص فقد اساء و ظلم او ظلم و اساء، هذا لفظ د و مثله لفظ الامام الطحاوی و مقتصراً علی قوله اساء و ظلم، و لفظ س و ق فمن زاد علی هذا فقد اساء و تعدی و ظلم، و لفظ سعید و ابی بکر فمن زاد او نقص فقدی تعدی و ظلم	۱۲۶

Marfat.com

۱۴۴	اذا توضأت فانتضح	۱۲۸
۱۵۴	لا وضوء الا من صوت او ريح	۱۳۱
۱۶۴	كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا بال توضأ و نضح فرجه	۱۳۳
۱۶۵	توضأ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فنضح فرجه	۱۳۴
۱۶۶	اتانى جبريل فى اول ما اوحى الى فعلمنى الوضوء و الصلاة فلما فرغ الوضوء اخذ غرفة من الماء فنضح بها فرجه	۱۳۴
۱۶۷	و لفظ ق علمنى جبريل الوضوء و امرنى ان انضح تحت ثوبى لما يخرج من البول بعد الوضوء	۱۳۴
۱۶۸	جأنى جبريل فقال يا محمد اذا توضأت فانتضح	۱۳۴
۱۸۶	من توضأ فاحسن الوضوء خرجت خطاياه من جسده حتى تخرج من تحت اظفاره	۱۴۳
۱۸۷	اذا توضأ العبد المسلم او المومن فغسل وجهه فخرج من وجهه كل خطيئة نظر اليها بعينيه مع الماء او مع آخر قطر الماء فاذا غسل يده خرج من يديه كل خطيئة كان بطشتها يداه مع الماء او مع آخر قطر الماء فاذا غسل رجليه خرج كل خطيئة مشتها رجلاه مع الماء او مع آخر قطر الماء حتى يخرج نقيا من الذنوب	۱۴۳
۱۸۹	اذا تطهر احدكم فذكر اسم الله عليه فانه يطهر جسده كله فان لم يذكر اسم الله تعالىٰ على طهوره لم يطهر الا مامر عليه الماء	۱۴۴
۱۹۰	من توضأ و ذكر اسم الله على وضوئه تطهر جسده كله و من توضأ و لم يذكر اسم الله على وضوئه لم يطهر الا موضع الوضوء	۱۴۴
۱۹۱	من ذكر الله عند الوضوء طهر جسده كله فان لم يذكر اسم الله لم يطهر منه الا ما اصاب الماء	۱۴۴

Marfat.com

١٩٢ عن ابى بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنه انه قال اذا توضأ العبد ١٤٤
فذكر اسم الله طهر جسده كله و ان لم يذكر لم يطهر الا ما
اصابه الماء

١٩٣ عن مكحول قال اذا تطهر الرجل و ذكر الله طهر جسده كله و ١٤٥
اذا لم يذكر اسم الله حين يتوضأ لم يطهر منه الا مكان الوضوء

٢٠٧ ان عمر رضى الله تعالىٰ عنه سئل عن الوضوء من ماء البحر ١٦٠
فقال سبحن الله فاى ماء اطهر من ماء البحر و فى لفظ اطيب

٢٠٩ عن ابى العالية الرياحى انه قال كنت فى جماعة من اصحاب ١٦٠
رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى سفينة فى البحر
فحضرت الصلاة ففنى ماء هم و معهم نبيذ التمر و كره
التوضاء بماء البحر و توضأ بعضهم بماء البحر و كره التوضوء
بنبيذ التمر

٢١٣ توضأ عمر رضى الله تعالىٰ عنه بالحميم ١٦٢

٢١٦ نهى ان يتوضأ الرجل بفضل طهور المراءة ١٦٢

٢٢٢ ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال له (بن مسعود) هل ١٦٤
معك من وضوء قال قلت لا قال فما فى ادواتك قلت نبيذ تمر
قال تمرة حلوة و ماء طيب

٢٢٤ ان الماء طهور لا ينجسه الا ماغلب على ريحه و طعمه و لونه ١٦٤

٢٢٥ الماء طهور الا ماغلب على طعمه او ريحه او لونه ١٦٥

٢٢٦ الماء لا ينجسه شئ الا ما غلب على ريحه او طعمه او لونه ١٦٥

٣٦ ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و اصحابه توضوؤا من ١٩٥
مزادة امراة مشتركة

٣٧ ان عمر رضى الله تعالىٰ عنه توضأ من ماء فى جرة النصرانية ١٩٦

٥١ ان عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه ورد حوض مجنة ١٩٩
فقيل انما ولغ الكلب آنفا فقال انما ولغ بلسانه فشرب وتوضأ

Marfat.com

۶۳ ان عمر رضی الله تعالیٰ عنه خرج فی رکب فیهم عمرو بن ۲۰۲
العاص رضی الله تعالیٰ عنه حتی وردوا حوضاً فقال یا صاحب
الحوض هل ترد حوضك السباع فقال عمر بن الخطاب یا
صاحب الحوض لا تخبرنا فانا نرد علی السباع و ترد علینا

۷۵ سیدنا علی کرم الله تعالیٰ وجهه نے کھڑے هو کر بقیه وضو پیا ۲۰۵
پهر فرمایا احببت ان اریکم کیف کان طهور رسول الله صلی
الله تعالیٰ علیه وسلم

۹۱ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هذا وضوئی و وضوء الانبیاء ۲۱۱
من قبلی

۱۱۱ ان جبریل اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی اول ما ۲۱۸
اوحی الیه فاراه الوضوء و الصلاة فلما فرغ من الوضوء اخذ
غرفة من ماء فنضح بها فرجه

۳۸۰ کان للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خرقة یتنشف بها بعد ۳۰۲
الوضوء

۴۲۲ الوضوء علی الوضوء نور علی نور ۳۱۵

باب الغسل

۱۱ عن ام المومنین میمونة رضی الله تعالیٰ عنها انها اتت النبی ۸۰
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بخرقة بعد الغسل فلم یردها و جعل
ینفض الماء بیده

۱۴ عن میمونة ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اغتسل اتی ۸۱
بمندیل فلم یمسه و جعل یقول هکذا (یعنی ینفضه)

۱۵ عن الاعمش فناولته المندیل فلم یاخذه و جعل ینفض الماء ۸۱
عن جسده

۱۶ عن ابن عباس انه کره ان یمسح بالمندیل من الوضوء و لم ۸۲
یکرهه اذا اغتسل من الجنابة

Marfat.com

١٧ ان امراءة من الانصار سألت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ٨٥
عن غسلها من المحيض فامرها صلى الله تعالىٰ عليه وسلم
كيف تغتسل ثم قال خذى فرصة من مسك فتطهرى بها (و
تمامه فى المرقاة لمولانا على القارى) قالت كيف اتطهر بها
فقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سبحن الله تطهرى بها قالت
ام المومنين فاجتذبتها الى فقلت تبتغى بها اثر الدم

٢٨ انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سئل عن الرجل يجد البلل و لم ٩٣
يذكر احتلاما قال يغتسل

٢٩ اذا رأى الرجل بعد ما ينتبه من نومه بللا و لم يتذكر احتلاما ٩٣
اغتسل و ان رأى احتلاما و لم ير بللا لا غسل عليه

٣٠ سئل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الرجل يجد ٩٣
البلل و لا يذكر احتلاما قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم
يغتسل، و عن الرجل الذى يرىٰ انه قد احتلم و لايجد بللا قال
لا غسل عليه.

٣١ حدثنا عكرمة عن عبد ربه بن موسىٰ عن امه انها سألت عائشة ٩٤
عن المذى فقالت ان كل فحل يمذى و انه المذى والودى و
المنى فاما المذى فالرجل يلاعب امرأته فيظهر على ذكره
الشئ فيغسل ذكره و انثييه و يتوضأ و لا يغتسل و اما الودى
فانه يكون بعد البول يغسل ذكره و انثييه و يتوضأ و لا يغسل
واما المنى فانه الماء الاعظم الذى منه الشهوة و فيه الغسل

٣٢ قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا اخذفت الماء فاغتسل و ان ٩٤
لم تكن حاذقا فلا تغتسل

٣٣ عن انس لما سألته ام سليم يا رسول الله ان الله لايستحى من الحق ٩٤
فهل على المراءة من غسل اذا احتلمت قال نعم اذا رائت الماء

Marfat.com

٣٤	كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يغتسل بالصاع الى خمسة امداد و يتوضأ بالمد	١٠٠
٤٣	عن ام المومنين الصديقة انها كانت تغتسل هى والنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى اناء واحد يسع ثلثة امداد او قريباً من ذلك	١٠١
٤٩	كنت اغتسل انا و رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من اناء واحد تختلف ايدينا فيه من الجنابة	١٠٣
٥٠	و فى اخرىٰ لمسلم من اناء بينى و بينه واحد فيبادرنى حتى اقول دع لى	١٠٣
٥١	و للنسائى من اناء واحد يبادرنى و ابادره حتى يقول دع لى و انا اقول دع لى	١٠٣
٥٢	كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يغتسل فى القدح وهو الفرق و كنت اغتسل انا وهو فى الاناء الواحد و لفظ سفيٰن اناء واحد	١٠٣
٥٤	ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يغتسل من اناء واحد وهو الفرق من الجنابة	١٠٤
٥٥	كنت اغتسل انا و النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من اناء واحد مد قدح يقال له الفرق	١٠٤
٥٦	يجزى من الغسل الصاع و من الوضوء المد	١٠٥
٨٣	حدثنا ابوجعفر انه كان عند جابر بن عبد الله هو و ابوه و عنده قوم فسألوه عن الغسل فقال يكفيك صاع فقال رجل ما يكفينى فقال جابر كان يكفى من هو اوفى منك شعرا و خيرا منك ثم امنافى ثوب	١١٢

Marfat.com

۸۴ عن ابی جعفر قال لی جابر اتانی ابن عمك یعرض بالحسن بن ۱۱۲
محمد بن الحنفیة قال کیف الغسل من الجنابة فقلت کان
النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یاخذ ثلث اکف فیفضیها
علی راسه ثم یفیض علی سائر جسده فقال الحسن انی رجل
کثیر الشعر فقلت کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اکثر
منك شعرا۔ هذا لفظ خ
و نحوه عندم وفیه قال جابر فقلت له یا ابن اخی کان شعر
رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اکثر من شعرك و اطیب
۸۵ عن ابی جعفر قال تمارینا فی الغسل عند جابر بن عبدالله فقال ۱۱۳
جابر یکفی من الغسل من الجنابة صاع من مأ قلنامایکفی
صاع و لا صاعان قال جابر قد کان یکفی من کان خیرا منکم
و اکثر شعرا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

۹۹ عن ام المومنین الصدیقة فیما حکت غسله صلی الله تعالیٰ ۱۱۷
علیه وسلم ثم یصیب راسه ثلث غرف بیدیه

۱۰۰ عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اما المراء ة فلا علیها ان ۱۱۷
لاتنقضه لتغرف علی راسها ثلث غرفات بکفیها

۱۲۸ ام سلمہ نے عرض کی یارسول اللہ میں سر گندھواتی ہوں کیا نہاتے میں ۱۲۴
کھول دیا کروں فرمایا انما یکفیك ان تحثی علی راسك ثلث
حثیات

۱۲۹ اما المراء ةفلا علیها ان لا تنقضه لتغرف علی راسها ثلث ۱۲۴
غرفات بکفیها

۱۳۰ حضرت عائشہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقہ ۱۲۴
غسل میں روایت فرماتی ہیں ثم یصب علی راسه ثلث غرفات
بیدیه اور خود اپنا فرماتی ہیں لقد کنت اغتسل انا و رسول الله
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من اناء واحد و ما ازید علی ان
افرغ علی راسی ثلث افرغات

Marfat.com

۱۳۱ قالت عائشة كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۱۲۵
يتوضأ وضوء ه للصلاة ثم يفيض على راسه ثلث مرار و نحن
نفيض على رؤسنا خمسا من اجل الضفر

۱۹۵ لا يبولن احدكم فى الماء الدائم و لا يغتسلن فيه من الجنابة ۱۴۸

۱۹۶ عن جابر بن عبدالله قال كنا نستحب ان ناخذ من ماء الغدير و ۱۴۸
تغتسل به ناحية

۱۹۷ عن ابن عمر انه قال لا باس بان يغتسل الرجل بفضل وضوء ۱۴۸
المراء ة ما لم تكن جنبا او حائضاً

۱۹۸ مالک بن عَافقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ ۱۴۹
وسلم کو دیکھا کہ حاجت غسل میں کھانا تناول فرمایا انہوں نے فاروق
اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے اس کا ذکر کیا فاروق اعظم رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کا اعتبار نہ آیا انہیں کھینچتے ہوئے بارگاہ انور میں حاضر
لائے اور عرض کی یارسول اللہ یہ کہتے ہیں کہ حضور نے بحالت
جنابت کھانا تناول کیا فرمایا نعم اذا توضأت اكلت و شربت و
لكنى لا اصلى و لا اقراء حتى اغتسل

۲۰۸ عن عمررضى الله تعالىٰ عنه قال اغتسلوا من ماء البحر فانه ۱۶۰
مبارك

۲۱۴ عن عمر الفاروق موقوفاً لا تغسلوا بالماء المشمس فانه يورث ۱۶۲
البرص

۲۱۵ عن ام المومنين انها سخنت للنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۱۶۲
ماء فى الشمس فقال لا تفعلى يا حميراء فانه يورث البرص

۲۱۷ ان ميمونة قالت اغتسلت من جفنة فيها فضلة فجاء النبى صلى ۱۶۲
الله تعالىٰ عليه وسلم يغتسل فقلت انى قد اغتسلت منه فقال
الماء ليس عليه جنابة

۲۱۸ نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان تغتسل المراء ة ۱۶۳
بفضل الرجل او يغتسل الرجل بفضل المراء ة

Marfat.com

۲۲۰ اغتسل صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم الفتح من قصعة فیها اثر العجین ۱۶۳

۲۲۱ اغتسل صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و غسل راسه بالخطمی وهو جنب و اکتفی و لم یصب علیه الماء ۱۶۴

۲۲۳ ثلثة لا تقربهم الملئکة الجنب و السکران و المتمضخ بالخلوق ۱۸۹

باب التیمم

۲۳۴ التیمم ضربة للوجه و ضربة للذراعین الی المرفقین ۱۷۵

۲۳۵ التیمم ضربتان ضربة للوجه و ضربة للیدین الی المرفقین ۱۷۵

۲۳۶ عن عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنهما قال کنت فی القوم حین نزلت الرخصة فامرنا بضربتین ضربة للوجه ثم ضربة اخریٰ للیدین الی المرفقین ۱۷۵

۲۳۷ قال له (عمار) النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان کان یکفیك ان تضرب بیدیك الارض ثم تنفخ ثم تمسح بهما وجهك و کفیك ۱۷۵

۲۳۹ عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم تمسحوا بالارض فانها بکم برة ۱۷۶

۲۴۷ اقبل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من نحو بئر جمل فلقیه رجل فسلم علیه فلم یرد علیه حتی اقبل علی جدار فمسح وجهه و یدیه ثم رد علیه السلام ۱۷۸

۲۴۸ ایک صاحب گزرے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا یہاں تک کہ قریب ہوا کہ گلی سے گزر جائیں حضور نے تیمم فرما کر جواب دیا اور ارشاد فرمایا انه لم یمنعنی ان ارد علیك السلام الا انی لم اکن علی طهر ۱۷۹

باب الحیض

Marfat.com

٢ كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يدنى راسه الكريم ١٨٢
لام المومنين الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها وهى فى بيتها وهو
صلى الله تعالىٰ عليه وسلم معتكف فى المسجد لتغسله فنقول
انا حائض فيقول حيضتك ليست فى يدك

٣ كان لعمر بن الخطاب امراء ة تكره الجماع فكان اذا اراد ان ١٨٢
ياتيها اعتلت عليه بالحيض فوقع عليها فاذا هى صادقة فاتى
النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فامره ان يتصدق بخمس
دينار و فى رواية بخمسين دينار

٤ عن عمر رضى الله تعالىٰ عنه انه اتى جارية له فقالت انى ١٨٣
حائض فوقع بها فوجدها حائضا فاتى النبى صلى الله تعالىٰ
عليه وسلم فذكر ذلك له فقال يغفر الله لك يا ابا حفص
تصدق بنصف دينار

٦٨ اذا وقع الرجل باهله وهى حائض فليتصدق نصف دينار ٢٠٤

٦٩ يتصدق بدينار او نصف دينار ٢٠٤

٧٠ اذا كان دما احمر فدينار و اذا كان اصفر فنصف دينار ٢٠٤

٧١ من اتى امرأته فى حيضها فليتصدق بدينار ومن اتاها و قد ادبر ٢٠٤
الدم عنها و لم تغسل فنصف دينار

٧٢ تصدق بدينار فان لم تجد دينار فنصف دينار ٢٠٤

باب الاستنجاء

٢٥٣ نهى ان يستنجى بروث او عظم و قال انها لا يطهران ١٨٠

٢٥٤ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من استطاب بثلثة ١٨٠
احجار ليس فيها رجيع كن له طهورا

٥ عن عائشة قالت مرن ازواجكن ان يغسلوا اثر الغائط و البول ١٨٣
فان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يفعله

Marfat.com

۶ کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا دخل الخلاء ۱۸۴
نزع خاتمه

۷۶ بال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقام عمر خلفه ۲۰۵
بکوز من ماء فقال ما هذا یاعمر قال ماء تتوضوء به قال ما
امرت کلما بلت ان اتوضأ و لو فعلت لکانت سنة

۷۷ قوم جن کے وفد جو بارگاہ اقدس حضور پرنور سید العلمین صلی اللہ ۲۰۶
تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور اپنے اور اپنے جانوروں کے لئے
خوراک طلب کی ان سے ارشاد ہوا لکم کل عظم ذکر اسم الله
علیه فی ایدیکم اوفر ما یکون لحما و کل بعرة علف لدوابکم،
پھر انسانوں سے ارشاد ہوا فلا تستنجوا بهما فانها طعام اخوانکم

۷۸ تنزهوا من البول فان عامة عذاب القبر منه ۲۰۶

۷۹ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو شخصوں پر عذاب قبر ۲۰۶
ہوتے دیکھا فرمایا کان احدهما لا یستتر من بوله و کان الآخر
یمشی بالنمیمة

۸۱ عن عائشة من حدثکم ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۲۰۷
کان یبول قائماً فلا تصدقوه ما کان یبول الا قاعداً

۸۲ ما بال قائماً منذ انزل علیه القرآن ۲۰۷

۸۳ ثلاث من الجفاء ان یبول الرجل قائما او یمسح جبهته قبل ان ۲۰۷
یفرغ من صلاته او ینفخ فی سجوده

۸۴ عن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال رأنی النبی صلی الله تعالیٰ ۲۰۷
علیه وسلم و انا ابول قائماً فقال یا عمر لا تبل قائماً فما بلت
قائماً بعد

۸۵ نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یبول الرجل ۲۰۸
قائماً

۸۶ اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سباطة قوم فبال قائماً ۲۰۸

Marfat.com

۸۷ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بال قائماً من جرح ۲۰۸

۶ اذا اتی احدکم الغائط فلا یستقبل القبلة و لا یؤلها ظهره و لکن ۲۰۸
شرقوا او غربوا

باب الصلاة

۹۴ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی یصلی الرجل فی ۱۱۶
سراویل ولیس علیه رداء

۹۵ لا یصلین احدکم فی الثوب الواحد لیس علی عاتقیه منه شئ ۱۱۶

۱۱۰ انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یلاحظ اصحابه فی صلاته ۱۲۰
بمؤق عینیه

۱۲۶ اذا شك احدکم فی صلاته فلم یدر کم صلی ثلثا او اربعا ۱۲۳
فلیطرح الشك و لیبن علی ما استیقن ثم یسجد سجدتین قبل
ان یسلم فان کان صلی خمسا شفعن له صلاته و ان کان صلی
اتماما لاربع کانتا ترغیما للشیطان

۱۲۷ من صلی صلاة یشك فی النقصان فلیصل حتی یشك فی ۱۲۴
الزیادة

۱۴۱ ایک صاحب نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر وسوسہ کی شکایت کی ۱۲۷
نماز میں پتہ نہیں چلتا دو پڑھیں یا تین حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا اذا وجدت ذلك فارفع اصبعك السبابة الیمنیٰ
فاطعنه فی فخذك الیسریٰ و قل بسم الله فانها سکین الشیطان

۱۴۲ عبداللہ بن مرہ فرماتے ہیں ما وسوسة باولع فمن یراها تعمل فیه ۱۲۸

۱۴۳ ان احدکم اذا کان فی المسجد جاء الشیطان فابس به کما ۱۲۸
یبس الرجل بدابته فان اسکن له وثقه او الجمه
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کو روایت کر کے فرمایا و
انتم ترون ذلك اما الموثوق فقراه مائلا کهذا لا یذکر الله و اما
الملجم ففاتح فاه لا یذکر الله عزوجل

۱۴۸ انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عرق فی صلاته لیلة فسلت ۱۲۸
العرق عن جبینه

Marfat.com

۱۴۹ عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه سلت العرق عن جبینه ۱۲۹
و کان اذا قام من سجوده نفض ثوبه یمنة و یسرة

۱۵۰ ان الله کره لکم ثلثا العبث فی الصلاة و الرفث فی الصیام و ۱۳۰
الضحك فی المقابر

۱۵۱ الصلاة خیر موضوع فمن استطاع ان یستکثر منها فلیستکثر ۱۳۰

۱۵۳ اذا وجد احدکم فی بطنه شیأ فاشکل علیه اخرج منه شئ ام لا ۱۳۱
فلا یخرجن من المسجد حتی یسمع صوتا او یجد ریحا

۱۵۵ عن عبدالله بن زید بن عاصم قال شکی الی النبی صلی الله ۱۳۱
تعالیٰ علیه وسلم الرجل یخیل الیه انه یجد الشئ فی الصلاة
قال لا تنصرف حتی تسمع صوتا او تجد ریحا

۱۵۶ ان الشیطان لیأتی احدکم وهو فی صلاته فیاخذ بشعرة من ۱۳۱
دبره فیمدها فیری انه قد احدث فلا ینصرف حتی یسمع صوتا
او یجد ریحا

۱۵۷ یأتی احدکم الشیطان فی الصلاة فینفخ فی مقعدته فیخیل انه ۱۳۱
احدث و لم یحدث فاذا وجد ذلك فلا ینصرف حتی یسمع
صوتا او یجد ریحا

۱۵۸ من خیل له فی صلاته انه قد احدث فلا ینصرفن حتی یسمع ۱۳۲
صوتا او یجد ریحا

۱۵۹ عن عبدالله بن مسعود قال ان الشیطان یطیف باحدکم فی ۱۳۲
الصلاة لیقطع علیه صلاته فاذا اعیاه ان ینصرف نفخ فی دبره
یرید انه قد احدث فلا ینصرفن احدکم حتی یجد ریحا او
یسمع صوتا

۱۶۰ و فی روایة اخریٰ عنه حتی انه یأتی احدکم وهو فی الصلاة ۱۳۲
فینفخ فی دبره و یل احلیله ثم یقول قد احدثت فلا ینصرفن
احدکم حتی یجد ریحا و یجد بللا

Marfat.com

۱۶۱ عن ابراهیم النخعی قال کان یقال ان الشیطان یجری فی الا ۱۳۲
حلیل و فی الدبر فیری الرجل انه قد احدث فلا ینصرفن
احدکم حتی یسمع صوتا او یجد ریحا و یجد بللا

۱۶۹ اذا جاء احدکم الشیطان فقال انك احدثت فلیقل انت کذبت، ۱۳۵
ولابن حبان فلیقل فی نفسه

۱۷۰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوذر سے فرمایا اللہ کی پناہ ۱۳۵
مانگ شیطان آدمیوں اور شیطان جنوں کے شر سے عرض کی کیا
آدمیوں میں شیطان ہیں فرمایا ہاں

۲۳۸ ان هذاالصلاة لا یصلح فیها شئ من کلام الناس انما هی ۱۷۶
التسبیح و التکبیر و قراءة القرآن

۲۴۰ روی ابن مسعود (فذکر حدیث الکسوف و فیه قوله صلی ۱۷۶
الله تعالیٰ علیه وسلم) صلوا حتی تنجلی

۲۴۱ و فی روایة ابی مسعود الانصاری فاذا رأیتموها فقوموا و صلوا ۱۷۶

۲۴۲ اذا رأیتم من هذه الافزاع شیأ فافزعوا الی الصلاة ۱۷۷

۲۴۳ هذا نبینا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قائلا لیس فی النوم تفریط ۱۷۷
و انما التفریط فی الیقظة

۷ عن عبدالله بن مسعود فی خبر الاسراء فاعطی رسول الله ۱۸۴
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثلثا اعطی الصلوات الخمس و
اعطی خواتیم سورة البقر و غفر لمن لم یشرك بالله من امته شیأ

۲۸ عن ابی ذر رضی الله تعالیٰ عنه و فیه فانه یقطع صلاته المراء ۱۹۵
و الحمار و الکلب الاسود قلت یا ابا ذر ما بال الکلب الاسود
من الکلب الاحمر من الکلب الاصفر قال ابن اخی سألت
رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کما سألتنی فقال
الکلب الاسود شیطان

۲۹ عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الکلب الاسود البهیم ۱۹۱
الشیطان

۳۲ عن سعید بن یزید سألت انساً اکان النبی صلی الله تعالیٰ علیه ۱۹۴
وسلم یصلی فی نعلیه قال نعم

Marfat.com

٣٣ خالفوا اليهود فانهم لا يصلون فى نعالهم و لا خفافهم ١٩٤

٨٨ نقل الامام الفقيه ابواللیث السمرقندی رحمه الله تعالیٰ فی ٢٠٨
تنبيه الغافلين عن كعب الاحبار رضى الله تعالیٰ عنه قال قرأت
فى بعض ما انزل الله تعالیٰ علیٰ موسیٰ علیه الصلاة و السلام
يا موسیٰ ركعتان يصليهما احمد و امته و هى صلاة الغداة من
يصليهما غفرت له ما اصاب من الذنوب من ليله ويومه ذلك و
يكون فى ذمتى يا موسیٰ اربع ركعات يصليها احمد و امته وهى
صلاة الظهر اعطيهم باول ركعة منها المغفرة و بالثانية اثقل ميزانهم
و بالثالثة اوكل عليهم الملئكة يسبحون و يستغفرون لهم و بالرابعة
افتح لهم ابواب السماء و يشرفن عليهم الحور العين يا موسیٰ اربع
ركعات يصليها احمد و امته وهى صلاة العصر فلا يبقى ملك فى
السموات والارض الاّ استغفر لهم و من استغفر له الملئكة لم اعذبه
يا موسیٰ ثلث ركعات يصليها احمد و امته حين تغرب الشمس
افتح لهم ابواب السماء لا يسألون من حاجة الا قضيتها لهم يا
موسیٰ اربع ركعات يصليها احمد و امته حين يغيب الشفق هى خير
لهم من الدنيا و مافيها يخرجون من ذنوبهم كيوم ولدتهم امهم يا
موسیٰ يتوضوء احمد و امته كما امرتهم اعطيهم بكل قطرة تقطر
من الماء جنة عرضها كعرض السماء و الارض يا موسیٰ يصوم
احمد و امته شهرا فى كل سنة وهو شهر رمضان اعطيهم بصيام كل
يوم مدينة فى الجنة و اعطيهم بكل خير يعملون فيه من التطوع احر
فريضة و اجعل فيه ليلة القدر من استغفر منهم مرة واحدة نادما
صادقا من قلبه ان مات من ليله او شهره اعطيته احر ثلثين شهيدا يا
موسیٰ ان فى امة محمد رجالا يقومون على كل شرف يشهدون
بشهادة ان لا اله الا الله فجزائهم بذلك جزاء الانبياء عليهم الصلاة
و السلام و رحمتى عليهم و احبة و غضبى بعيد منهم و لا احجب
باب التوبة عن واحد منهم مادامو يشهدون ان لا اله الا الله

Marfat.com

۸۹	عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاخیر فی دین لا صلاۃ فیہ	۲۱۰
۹۰	قولہ عزوجل، اعطیتک ثمانیۃ اسہم الاسلام و الہجرۃ و الجہاد و الصلاۃ و الصدقۃ و صوم رمضان و الامر بالمعروف و النہی عن المنکر	۲۱۰
۹۲	حدیث سیدنا معاذ الصحیح المار فی العشاء انکم فضلتم بہا علی سائر الامم	۲۱۱
۹۳	اعتم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیلۃ بالعشاء حتی ابہار اللیل ثم خرج فصلی فلما قضی صلاتہ قال لمن حضرہ ابشروا ان من نعمۃ اللہ علیکم انہ لیس احد من الناس یصلی ہذہ الساعۃ غیرکم او قال ما صلی ہذہ الساعۃ احد غیرکم	۲۱۱
۹۴	اخر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلاۃ العشاء ثم خرج الی المسجد فاذا الناس ینتظرون الصلاۃ فقال اما انہ لیس من اہل ہذہ الادیان احد یذکر اللہ تعالیٰ ہذہ الساعۃ غیرکم	۲۱۱
۹۵	عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما لیس احد من اہل الارض	۲۱۲
۹۶	زاد مسلم اللیلۃ ینتظر الصلاۃ غیرکم	۲۱۲
۹۷	عن ام المومنین ما ینتظرہا احد من اہل الارض غیرکم	۲۱۲
۹۹	فی حدیث الاسراء، ثم ردت الی خمس صلوات قال فارجع الی ربک فاسألہ التخفیف فانہ فرض علی بنی اسرائیل صلاتین صلاتین فما قاموا بہما	۲۱۲
۱۰۰	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء کی نسبت فرمایا، اعتموا بہذہ الصلاۃ فانکم بہا علی سائر الامم و لم تصلہا امۃ قبلکم	۲۱۳
۱۰۱	ان ابراہیم و اسماعیل اتیا منیٰ فصلیا الظہر و العصر و المغرب و العشاء و الصبح	۲۱۳
۱۰۲	اول من صلی العشاء الاخرۃ نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۲۱۳

Marfat.com

۱۰۴ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا و اما صلاۃ ۲۱۴
العتمة فانها الصلاة التی صلاها المرسلون قبلی

۱۰۵ امام اجل رافعی نے شرح مسند میں ذکر فرمائی کہ صبح آدم، ظہر داؤد، ۲۱۴
عصر سلیمان، مغرب یعقوب، عشاء یونس علیہم الصلاۃ والسلام سے ہے

۱۰۹ فی حدیث الاسراء و اتیانه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بیت ۲۱۷
المقدس لم البث الا یسیرا حتی اجتمع ناس کثیر ثم اذن مؤذن
و اقیمت الصلاة قال فقمنا صفوفا ننتظر من یؤمنا فاخذ جبریل
علیه الصلاة و السلام بیدی فقدمنی فصلیت بهم فلما انصرفت
قال لی جبریل اتدری من صلی خلفك فقلت لا قال صلی
خلفك کل نبی بعثه الله

۱۱۰ فی حدیث الاسراء حانت الصلوة فاممتهم ۲۱۸

۱۱۲ صلی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اول یوم الاثنین و صلت ۲۱۸
الخدیجة آخره و صلی علی یوم الثلثاء

۱۱۴ فی حدیث ایذاء ابی جهل وغیره من الکفرة لعنهم الله تعالیٰ ۲۱۹
حین صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عند الکعبة
فرمقوا سجوده فالقوا علیه ما القوا به فی قلیب بدر ملعونین

۱۱۵ عن ابن مسعود و فیه من قول الکفار یجئ به ثم یمهله حتی اذا ۲۱۹
سجد وضع بین کتفیه قال فانبعث اشقاهم فلما سجد صلی
الله تعالیٰ علیه وسلم وضع بین کتفیه و ثبت النبی صلی الله
تعالیٰ علیه وسلم ساجدا

۱۱۶ ثم قام به جبریل فصلی به و صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ ۲۲۰
علیه وسلم بصلاته (الی ان قال فی خدیجة) صلی بها رسول
الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کما صلی به جبریل فصلت
بصلاته

Marfat.com

۱۱۷ فی حدیث مجیء الجن الیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اول ۲۲۰
البعث انهم اتوه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو یصلی
باصحابه صلاة الفجر

۱۱۹ عن علی رضی الله تعالیٰ عنه قال اول صلاة رکعنا فیها العصر ۲۲۱
فقلنا یا رسول الله ماهذا قال بهذا امرت

۱۲۰ کان المسلمون قبل ان تفرض الصلوات الخمس یصلون ۲۲۱
الضحیٰ و العصر فکان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و
اصحابه اذا صلوا آخر النهار تفرقوا فی الشعاب فصلواهافرادیٰ

۱۲۱ عن عفیف الکندی قال فجئت فی الجاهلیة الی مکة و انا ارید ۲۲۲
ان ابتاع لاهلی من ثیابها و عطرها فاتیت العباس و کان رجلا
تاجرا فانی عنده جالس انظر الی الکعبة وقد کلفت الشمس و
ارتفعت فی السماء فذهبت اذ اقبل شاب فنظر الی السماء ثم
قام مستقبل الکعبة فلم البث الایسیرا حتی جاء غلام فقام عن
یمینه ثم لم یلبث الا یسیراحتی جاء ت امراء ة فقامت خلفها
فرکع الشاب فرکع الغلام و المراء ة فرفع الشاب فرفع الغلام
والمراء ة فسجد الشاب فسجد الغلام و المراء ة فقلت یا
عباس امر عظیم فقال امر عظیم تدری من هذا الشاب هذا
محمد بن عبدالله ابن اخی تدری من هذا الغلام هذا علی ابن
اخی تدری من هذا المراء ة هذه خدیجة بنت خویلد زوجته ان
ابن اخی هذا حدثنی ان ربه رب السموات والارض امره بهذه
الدین و لم یسلم معه غیر هولاء الثلثة

۱۲۲ فی حدیث الاسراء ثم دخلت فعرفت النبیین مابین قائم و راکع ۲۲۳
و ساجد

۱۲۳ کان اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا یرون ۲۲۴
شیأ من الاعمال ترکه کفراً غیر الصلاة

Marfat.com

۱۲۴	عن علی، من لم یصل فهو کافر	۲۲۴
۱۲۵	عن ابن عباس، من ترك الصلاة فقد کفر	۲۲۴
۱۲۶	عن ابن مسعود، من ترك الصلاة فلا دین له	۲۲۴
۱۲۷	عن جابر بن عبدالله، من لم یصل فهو کافر	۲۲۴
۱۲۸	عن ابی الدرداء، لا ایمان لمن لا صلاة	۲۲۴
۱۲۹	صح عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان تارك الصلاة کافر	۲۲۴
۱۳۰	عن الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم ان من ترك صلاة فرض واحد متعمداً حتی یخرج وقتها فهو کافر مرتد و لایعلم لهولاء مخالفا	۲۲۵
۱۳۱	خمس صلوات کتبهن الله علی العباد، الی قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من لم یأت بهن فلیس له عندالله عهد ان شاء ادخله الجنة و ان شاء عذبه	۲۲۵
۱۳۲	الدواین ثلثة فدیوان لا یغفرالله منه شیأ و دیوان لا یعباء الله منه شیأ و دیوان لا یترك الله منه شیأ فاما الدیوان الذی لا یغفرالله منه شیأ فالاشراك بالله و اما الدیوان الذی لایعبأالله منه شیأ فمظالم العبد نفسه فیما بینه و بین ربه من صوم یوم ترکه او صلاة ترکها فان الله تعالیٰ یغفر ذلك ان شاء و یتجاوز و اما الدیوان الذی لایترك الله منه شیأ فمظالم العباد بینهم القصاص لا محالة	۲۲۵
۱۳۳	قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قد صلی الناس و ناموا و انکم فی صلاة ما انتظر تموها	۲۲۶
۱۳۴	و لا تصلی یومئذ الا بالمدینة	۲۲۶
۱۳۵	کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یؤخر العشاء الاخرة	۲۲۶
۱۴۵	من شرب مسکرا ما کان لم تقبل له صلاة اربعین یوما	۲۲۸
۱۴۶	من ترك الصلوة متعمدا فقد کفر جهارا	۲۲۹

Marfat.com

۲۶۹ ثلث من حفظهن فهو ولی حقا و من ضیعهن فهو عدو حقا ۲۶۹
الصلاة و الصیام و الجنابة

۲۷۰ ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه کتب الی عماله ان ۲۷۰
اهم امرکم عندی الصلاة فمن حفظها و حافظ علیها حفظ
دینه و من ضیعها فهو ما سواها

۴۰۴ دربارہ سترۂ نمازی مروی ہوا فان لم یکن معه عصا فلیخط خطا ۳۱۰

۴۱۳ قال ما رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصلی الی ۳۱۳
عود و لا عمود و لا شجرة الا جعله علی حاجبه الا یمن و
الایسر و لا یصمد له صمدا

۴۲۳ الصلاة عماد الدین ۳۱۵

۴ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ما بین المشرق و ۳۳۷
المغرب قبلة

۵ اذا جعلت المغرب عن یمینك و المشرق عن یسارك فما ۳۳۸
بینهما قبلة اذا استقبلت القبلة

۹ عن علقمة بن وائل بن حجر عن ابیه قال رأیت رسول الله ۳۳۹
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وضع یمینه علی شماله فی الصلاة
تحت السرة

۱۰ عن وائل بن حجر قال صلیت مع رسول الله صلی الله تعالیٰ ۳۴۰
علیه وسلم فوضع یده الیمنیٰ علی یده الیسریٰ علی صدره

۱۲ صلاة المراء ة فی بیتها افضل من صلاتها فی حجرتها و ۳۴۰
صلاتها فی مخدعها افضل من صلاتها فی بیتها

۱۴ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مر علی امراء تین ۳۴۱
تصلیان فقال اذا سجدتما فضما بعض اللحم الی بعض الارض

۱۵ عن علی رضی الله تعالیٰ عنه قال اذا صلت المراء ة فلتحتفز ۳۴۱

۱۹ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کعبہ معظمہ میں تشریف ۳۴۲
لے گئے دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی

Marfat.com

٢٤	عن ابن مسعود قال الا اخبركم بصلاة رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال فقام فرفع يديه اول مرة ثم لم يعد	٣٤٣
٥٦	امرت ان اسجد على سبعة اعظم على الجبهة و اليدين و الركبتين و اطراف القدمين	٣٥٠
٨٤	قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من قرض بيت شعر بعد العشاء الاخرة لم تقبل له صلاة تلك الليلة	٣٥٧
٩٢	اذا نعس احدكم وهو يصلى فليرقد حتى يذهب عنه النوم فان احدكم اذا صلى وهو ناعس لايدرى لعله يذهب يستغفر فيسب نفسه	٣٦٢
٩٧	ان الملئكة تتأذى مما يتأذى به بنو آدم	٣٦٤
١١٥	عن ابى رمثة قال صليت هذه الصلاة او مثل هذه الصلاة مع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال وكان ابوبكر و عمر يقومان فى الصف المقدم عن الامام و كان رجل قد شهد التكبيرة الاونىٰ من الصلاة يشفع فوثب عليه عمر فاخذ بمنكبيه فهزه ثم قال اجلس فانه لن يهلك اهل الكتاب الا انهم لم يكن بين صلاتهم فصل فرفع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بصره فقال اصاب الله بك يا ابن الخطاب	٣٦٩
١٤٤	لا يصلين احدكم فى الثوب الواحد ليس على عاتقه منه شئ	٣٧٨
١٤٥	نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الصلاة فى السراويل	٣٧٨
١٥٥	لا صلاة لجار المسجد الا فى المسجد	٣٨٠
٢٥٧	عن عائشة قالت لم يكن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على شئ من النوافل اشد تعاهدا منه على ركعتى الفجر	٤١٣
٢٩٢	كان (على) رضى الله تعالىٰ عنه لا ينهى احدا تطوع بشئ زائد على السنة و يقول فمن تطوع خيرا فهو خير له	٤٢١
٢٩٤	قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صلوا كما رأيتمونى اصلى	٤٢٢
٢٩٩	من نابه شئ فى صلاته فليسبح	٤٢٣

Marfat.com

۳۰۰	عن علی، قال کان لی ساعة من السحر ادخل فیها علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فان کان قائما یصلی سبح لی	۴۲۳
۳۰۱	اذا ناب احدکم نائبة وهو فی الصلاة فلیسبح	۴۲۳
۳۰۳	امرت ان اسجد علی سبعة اعضاء و ان لااکف شعرا و لا ثوبا	۴۲۴
۳۰۴	امرت ان الا اکف الشعر و لا الثیاب	۴۲۴
۳۰۸	اذا صلی احدکم فلا یضع نعلیه عن یمینه و لاعن یساره فتکون عن یمین غیره الا ان لایکون عن یساره احد و لیضعهما بین رجلیه	۴۲۵
۳۰۹	فی روایة فلا یوذبهما احدا	۴۲۵
۳۱۰	لا تضعهما عن یمینك ولاعن یسارك فتوذی الملئکة و الناس	۴۲۶
۳۱۱	اذا کان احدکم یصلی فلا یبصق قبل وجهه فان الله تعالیٰ قبل وجهه اذا صلی	۴۲۶
۳۱۲	فاجعلهما بین رجلیك و لا تجعلهما عن یمینك ولا عن یمین صاحبك و لا ورائك فتوذی من خلفك	۴۲۶
۳۱۸	لا یصلین احدکم و بینه و بین القبلة فجوة	۴۳۱
۳۱۹	فان احدکم اذا قام فی صلاته فانه یناجی ربه و ان ربه بینه و بین القبلة	۴۳۱
۳۲۱	ان عمر رأی رجلا فعل ذلك (ای صلی فی ثیاب البذلة) فقال ارأیت لو ارسلتك الی بعض الناس اکنت تموفی ثیابك هذه فقال لا فقال عمر الله احق ان یتزین له	۴۳۲
۳۲۲	افضل صلاة المرء فی بیته الا المکتوبة	۴۳۲
۳۲۶	علیکم بالصلاة فی بیوتکم فان خیر صلاة المرء فی بیته الا المکتوبة	۴۳۳
۳۲۷	صلاةالمرء فی بیته افضل من صلاته فی مسجدی هذا الا المکتوبة	۴۳۳
۳۲۹	عن عمروبن ابی سلمة قال رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصلی فی ثوب واحد مشتملا فی بیت ام سلمة واضعا طرفیه علی عاتقیه	۴۳۴

Marfat.com

۳۳۰ عن ابی هریرة قال سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول من صلی فی ثوب واحد فلیخالف بین طرفیه ۴۳۴

۳۳۵ عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه کان یصلی جمیع السنن والوتر فی البیت ۴۳۶

۳۳۶ انّ النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا فاتته الاربع قبل الظهر قضاهن بعده ۴۳۶

۳۳۷ عن السائب بن یزید قال لقد رأیت الناس فی زمن عمر بن الخطاب اذا انصرف من المغرب انصرفوا جمیعا حتی لا یبقی فی المسجد احد کانهم لایصلون بعد المغرب حتی یصیرون الی اهلیهم ۴۳۶

۳۳۸ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اتی مسجد بنی عبدالاشهل فصلی فیه المغرب فلما قضوا صلاتهم راهم یسبحون بعدها فقال هذه صلاة البیوت ۴۳۶

۳۳۹ فی لفظ، علیکم بهذه الصلاة فی البیوت ۴۳۷

۳۴۰ ارکعوا هاتین الرکعتین فی بیوتکم ۴۳۷

۳۴۱ ان صلی قائما فهو افضل و من صلی قاعدا فله نصف اجر القائم۔ (هذا لمصلی النوافل) ۴۳۷

۳۴۳ عبداللہ بن عمر سے ہے مجھے حدیث پہنچی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹھے کی نماز آدھی ہے، میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز پڑھتے پایا میں نے سر انور پر ہاتھ رکھا (یعنی یہ خیال گزرا کہ شاید بخار وغیرہ کے سبب بیٹھ کر پڑھ رہے ہوں) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ بن عمر کیا ہے میں نے عرض کی یارسول اللہ میں نے سنا تھا کہ حضور نے فرمایا بیٹھے کی نماز آدھی ہے اور حضور خود بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں فرمایا اجل و لکن لست کاحد منکم ۴۳۷

Marfat.com

۳۴۹ عن ام المومنین الصدیقة قالت بعد ما ذکرت وتره صلی الله ۴۳۹
تعالیٰ علیه وسلم ثم یصلی رکعتین بعد ما یسلم وهو قاعد

۳۵۰ انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یصلیها بعد الوتر وهو ۴۴۰
جالس

۳۵۱ انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یصلی بعد الوتر رکعتین ۴۴۰
خفیفتین وهو جالس فاذا اراد ان یرکع قام فرکع

۳۹۸ عن ابی هریرة قال عرسنا مع نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه ۴۵۸
وسلم فلم نستیقظ حتی طلعت الشمس فقال النبی صلی الله
تعالیٰ علیه وسلم لیأخذ کل رجل براس راحلته فان هذا منزل
حضرنا فیه الشیطان قال ففعلنا ثم دعاء بالماء فتوضأ، الحدیث

۳۹۹ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عین نماز میں چند قدم آگے بڑھے ۴۵۸
جب جنت خدمت اقدس میں اتنی قریب حاضر کی گئی کہ دیوار قبلہ
میں نظر آئی یہاں تک کہ حضور بڑھے تو اس کے خوشہ ہائے انگور
دست اقدس کے قابو میں تھے اور یہ نماز صلاۃ کسوف تھی۔

۴۳۹ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم دعاه بعد دخوله الکعبة ۴۷۳
فقال انی کنت رأیت قرنی الکبش حین دخلت البیت فنسیت
ان آمرك ان تخمرها فخمرها فانه لاینبغی ان یکون فی قبلة
البیت شئ یلهی المصلی

۴۴۰ لینتهین اقوام یرفعون ابصارهم الی السماء فی الصلاة او ۴۷۳
لتخطفن ابصارهم

۴۴۲ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جعلت لی الارض ۴۷۴
مسجدا و طهورا فایما رجل من امتی ادرکته الصلاة فلیصل

۴۴۶ ان احدکم اذا قام فی الصلاة فانما یناجی ربه و ان ربه بینه و ۴۷۵
بین القبلة فلا یبزقن احدکم قبل قبلته و لکن من یساره تحت
قدمه

Marfat.com

۴۴۷ اذا قام احدكم الى الصلاة فلا يبصق امامه فانما يناجى الله ۴۷۵
مادام فى مصلاه ولاعن يمينه فان عن يمينه ملكا و يبصق عن
يساره او تحت قدمه فيدفنها

۴۵۰ من نسى صلاة فليصلها اذا ذكرها لاكفارة لها الا ذلك ۴۷۶

۴۵۳ من لم صل ركعتى الفجر فليصهما بعد ما تطلع الشمس ۴۷۷

۴۵۴ رأى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رجلا يصلى بعد ۴۷۷
صلاة الصبح ركعتين فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه
وسلم صلاة الصبح ركعتان فقال الرجل انى لم اكن صليت
الركعتين اللتين قبلهما الآن فسكت رسول الله تعالىٰ عليه
وسلم

۴۵۵ عن قيس خرج رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاقيمت ۴۷۸
الصلاة فصليت معه الصبح ثم انصرف النبى صلى الله تعالىٰ
عليه وسلم فوجدنى اصلى فقال مهلا يا قيس اصلاتان معا
قلت يا رسول الله انى لم اكن ركعت ركعتى الفجر قال فلا
اذن

۴۷۳ لا وتران فى ليلة ۴۸۳

۴۸۰ (فى تقصير الصلاة) صدقة تصدق بها الله عليكم فاقبلوا ۴۸۵
صدقته

۴۹۰ عن ابى الدرداء انه مر برجل لايتم ركوعا ولا سجودا فقال شئ ۴۸۸
خير من لاشئ

۵۴۶ حديث عائشة، مارأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۵۱۳
يسبح سبحة الضحىٰ و انى لا سبحها

۵۴۷ عن سعيد بن زيد قال سألت انس بن مالك كان رسول الله ۵۱۴
صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصلى فى نعليه فقال نعم

۵۵۶ الصلاة خير موضوع فمن شاء فليقلل و من شاء فليكثر ۵۱۶

باب رفع اليدين

Marfat.com

۵۳ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کا لایرفع یدیه الا ۳۴۹
عند افتتاح الصلاة ثم لا یعود لشیئ من ذلك

۵۴ حدیث وائل انه رأی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رفع یدیه ۳۵
اذا افتتح الصلاة و اذا رکع و اذا رفع راسه من الرکوع فقال ان
کان وائل راه مرة یفعل فقد راه عبدالله خمسین مرة لایفعل
ذلك

۵۵ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مالی اراکم رافعی ۳۵
ایدیکم کانها اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلاة

باب مواقیت الصلوة

۱۰۳ جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام نے دوروز حضور کی امامت کی ایک دن ۲۱۳
پانچوں نمازیں اول وقت دوسرے دن آخر وقت پڑھیں پھر حضور پرنور
صلوات اللہ وتسلیماتہ علیہ سے عرض کی هذا وقت الانبیاء من قبلك

۱۳۶ ان اول وقت العشاء الاخرة حین یغیب الافق ۲۲۶

۱۳۸ نهی عن الصلاة نصف النهار حتی تزول الشمس ۲۲۷

۱۴۴ کان علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنه یصلی بنا الفجر و ۲۲۸
نحن نتراٰی الشمس مخافة ان تکون طلعت

۱۴۸ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک سفر میں نبی صلی اللہ تعالیٰ ۲۲۹
علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب اقدس تھے موذن نے اذان ظہر دینی چاہی
فرمایا ابرد، دیر کے بعد پھر موذن نے اذان دینی چاہی فرمایا ابرد دیر
کے بعد موذن نے سہ بارہ اذان کاارادہ کیا فرمایا ابرد اور یونہی تاخیر کا
حکم فرماتے رہے حتی ساوی الظل التلول اس وقت اذان کی
اجازت فرمائی اور ارشاد فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی سانس سے ہے تو
جب گرمی سخت ہو تو ظہر ٹھنڈے وقت پڑھو

۱۵۱ عن سعد بن ابی وقاص قال سألت النبی صلی الله تعالیٰ علیه ۲۳۰
وسلم عن قول الله تعالیٰ الذین هم عن صلاتهم ساهون قال
هم الذین یؤخرون الصلاة عن وقتها

Marfat.com

۱۵۲ عن مصعب بن سعد عن ابیه انه قال سئل رسول الله صلی الله ۲۳۰
تعالیٰ علیه وسلم عن الذین هم فی صلاتهم ساهون قال اضاعة
الوقت

۱۵۳ عن زیادة بن عبدالله نخعی قال کنا جلوسا مع علی رضی الله ۲۳۰
تعالیٰ عنه فی المسجد للاعظم فجاء المؤذن فقال یا امیر
المومنین فقال اجلس فجلس ثم عاد فقال له ذلك فقال هذا
الکلب یعلمنا السنة فقام علی فصلی بنا العصر ثم انصرفنا
فرجعنا الی المکان الذی کنا فیه جلوسا فجثونا للرکب لنزول
الشمس للغروب فترأها

۲۱۹ جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم نے صبح اسرا بعد فرضیت نماز اوقات ۲۵۵
نماز معین کرنے اور ان کا اول آخر بتانے کے لئے دو روز حضور
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امامت کی پہلے دن ظہر سے فجر تک
پانچوں نمازیں اول وقت پڑھیں اور دوسرے دن ہر نماز آخر وقت اس
کے بعد گزارش کی الوقت مابین هذین الوقتین۔ وقت ان دونوں
وقتوں کے بیچ میں ہے۔ اس حدیث میں ابوداؤد وترمذی وشافعی وطحاوی
وابن حبان وحاکم کے یہاں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں صلی بی
العصر حین کان ظله مثله فلما کان الغد صلی بی الظهر حین
کان ظله مثله. (جبرئیل نے) مجھے عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب
شئی کا سایہ اس کے ایک مثل ہوا پھر کل ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی
جب شئی کا سایہ اس کے ایک مثل ہوا۔

۲۲۰ ترمذی کے لفظ یوں ہیں صلی المرة الثانیة الظهر حین کان ظل
کل شئی مثله لوقت العصر بالامس.
شافعی کے لفظ یوں ہیں ثم صلی المرة الاخری الظهر حین
کان ظل کل شئی قدر ظله قدر العصر بالامس.

Marfat.com

۲۲۱ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایاھذا جبریل جاء کم یعلمکم دینکم وفیه ثم صلی العصر حین رأی الظل مثله ثم جاء ہ الغد ثم صلی به الظهر حین کان الظل مثله.

۲۲۲ بزار کے لفظ یوں ہیں جاء نی فصلی بی العصر حین کان فیئی مثلی ثم جاء نی من الغد فصلی بی الظهر حین کان الفئی مثلی۔

۲۲۳ ان جبریل اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حین کان الظل مثل شخصه فصلی العصر ثم اتاه فی الیوم الثانی حین کان ظل الرجل مثل شخصه فصلی الظهر.

۲۲۴ قال جاء جبریل الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال قم فصل وذلك لدلوك الشمس حین مالت فقام رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فصلی الظهر اربعا ثم اتاه حین کان ظله مثله فقال قم فصل فقام فصلی العصر اربعا ثم اتاه من الغد حین کان ظله مثله فقال له قم فصل فقا ٔم فصلی الظهر اربعا۔

۲۲۵ قال جاء جبریل فصلی بالنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و صلی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالناس حین زالت الشمس الظهر ثم صلی العصر حین کان ظله مثله قال ثم جاء جبریل من الغد فصلی الظهر بالنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وصلی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالناس الظهر حین کان ظله مثله۔

۲۲۶ ان جبریل جاء الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حین دلکت الشمس فقال یا محمد صل الظهر فصلی ثم جاء حین کان ظل کل شئی مثله فقال یا محمد صل العصر فصلی ثم جاء ہ الغد حین کان ظل کل شئی مثله فقال صل الظهر.

Marfat.com

۲۲۷ سائل نے جو خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر لوقات نماز پوچھے اور حضور والا نے ارشاد فرمایا ہے کہ دو دن حاضر رہ کر ہمارے پیچھے نماز پڑھ پہلے دن ہر نماز اپنے اول وقت اور دوسرے دن ہر نماز آخر وقت پڑھا کر ارشاد ہوا ہے الوقت بین هذین وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان ہے۔ اس حدیث میں نسائی و طحاوی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی سأل رجل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن مواقيت الصلاة فقال صل معى فصلى الظهر حين زاغت الشمس والعصر حين كان فئى كل شئى مثله قال ثم صلى الظهر حين كان فئى الانسان مثله۔

۲۲۸ ان سائلا سأل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فلم يرد عليه شيئا حتى امر بلالا فاقام الفجر حين انشق الفجر وفيه فلما كان من الغد اقام الظهر فى وقت العصر الذى كان قبله وصلى العصر وقد اصفرت الشمس او قال امسى.

۲۳۱ فلما كان يوم التروية توجهوا الى منى فاهلوا بالحج و ركب ۲۶۰ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فصلى بها الظهر و العصر و المغرب و العشاء و الفجر

۲۳۲ ثم اخر الظهر حتى كان قريبا من وقت العصر بالامس ۲۶۰

۲۳۳ وقت الظهر اذا زالت الشمس و كان ظل الرجل كطوله مالم ۲۶۰ يحضر العصر

۲۳۴ صلى الظهر و فئى كل شئ مثله ۲۶۰

۲۳۵ امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک روز نماز عصر ۲۶۱ کو بہت تاخیر کرنا اور عروہ بن زبیر کا آکر حدیث جبریل سنانا کہ دعا المؤذن لصلاة العصر فامسى عمر بن عبدالعزيز قبل ان يصليها

Marfat.com

۲۳۶ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا کہ سحری کھاؤ ۲۶۱
پیو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دے، اس پر صحیح بخاری شریف میں
عبداللہ بن عمر سے ہے قال کان رجلا لاینادی حتی یقال له
اصبحت اصبحت

۲۳۷ اسی حدیث میں ہے فانه لا یوذن حتی یطلع الفجر ۲۶۱

۲۴۰ حدیث سائل میں ظہر روز اول کی نسبت یوں ہے اقام بالظهر ۲۶۲
حین زالت الشمس و القائل یقول قد انتصف النهار وهو
کان اعلم منهم

۲۴۱ و فی لفظ ابی داؤد، حتی قال القائل انتصف النهار وهو اعلم ۲۶۲

۲۴۲ و فی لفظ، و القائل یقول انتصف النهار او لم و کان اعلم منهم ۲۶۲

۲۴۳ حدیث عبداللہ بن مسعود دربارۂ انکار جمع بین الصلاتین یہ ہے صلی ۲۶۲
الفجر یومئذ قبل میقاتها

۲۴۴ ابوداؤد کے لفظ یوں ہیں صلی صلاة الصبح من الغد قبل وقتها ۲۶۲

۲۴۵ طحاوی کی روایت یوں ہے صلی الفجر یومئذٍ بغیر میقاتها ۲۶۲

۲۴۶ خود عبداللہ بن مسعود کی ہے ثم صلی الفجر حین طلع الفجر قائل ۲۶۳
یقول طلع الفجر وقائل یقول لم یطلع الفجر، و اوله قال خرجنا
مع عبدالله الی مکة ثم قدمنا جمعا

۲۴۷ عن عبدالرحمٰن النخعی، قال صلی عبدالله باصحابه صلاة ۲۶۳
المغرب فقام اصحابه یتراؤن الشمس فقال ما تنظرون قالوا
ننظر اغابت الشمس فقال عبدالله هذا والله الذی لااله الا هو
وقت هذه الصلاة

۲۴۸ عن زید بن ثابت قال تسحرنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ ۲۶۳
علیه وسلم ثم قمنا الی الصلاة قلت کم کان قدر ما بینهما قال
خمسین آیة

Marfat.com

۲۴۹ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و زید بن ثابت تسحرا فلما ۲۶۳
فرغا من سحورهما قام نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی
الصلاة فصلی قلت لانس کم کان بین فراغهما من سحورهما
و دخولهما فی الصلاة قال قدر ما یقراء الرجل خمسین آیة

۲۵۰ عن زر بن حبیش، قال قلنا لحذیفة ای ساعة تسحرت مع ۲۶۴
رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال هو النهار الا ان
الشمس لم تطلع

۲۵۱ امام طحاوی کی روایت میں یوں صاف تر ہے قلت بعد الصبح غیر ان ۲۶۴
الشمس لم تطلع

۲۵۲ عن انس قال کنا اذا کنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه ۲۶۴
وسلم فی السفر فقلنا لزالت الشمس او لم تزل صلی الظهر ثم
ارتحل

۲۵۳ کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا نزل منزلا لم ۲۶۵
یرتحل حتی یصلی الظهر فقال له رجل و ان کان نصف النهار
قال و ان کان نصف النهار

۲۵۴ عندالنسائی، فقال رجل و ان کانت بنصف النهار قال و ان ۲۶۵
کانت بنصف النهار

۲۵۵ ان شدة الحر من فیح جهنم (فابردوا بالظهر)۔ ۲۶۵

۲۵۹ عن حنظلة الکاتب، قال سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ ۲۶۶
علیه وسلم یقول من حافظ علی الصلوات الخمس رکوعهن
و سجودهن و مواقیتهن و علم انهن حق من عندالله دخل
الجنة او قال وجبت له الجنة او قال حرم علی النار

۲۶۰ خمس من جاء بهن مع ایمان دخل الجنة من حافظ علی ۲۶۷
الصلوات الخمس علی وضوئهن و رکوعهن و سجودهن و
مواقیتهن

Marfat.com

۲۶۱ خمس صلوات افترضهن الله تعالیٰ من احسن وضوئهن و ۲۶۷
صلاهن لوقتهن و اتم رکوعهن و خشوعهن کان له علی الله
عهدا ان یغفرله و من لم یفعل فلیس له علی الله عهد ان شاء
غفرله و ان شاء عذبه

۲۶۲ اللہ عزوجل فرماتا ہے انی فرضت علی امتك خمس صلوات و ۲۶۷
عهدت عندی عهدا انه من جاء یحافظ علیهن لوقتهن ادخلته
الجنة و من لم یحافظ علیهن فلا عهد له عندی

۲۶۳ من صلی الصلاةلوقتها فاقام حدها کان له علی عهد ادخله ۲۶۸
الجنة و من لم یصل الصلاة لوقتها و لم یقم حدها لم یکن له
عندی عهد ان شئت ادخلته النار و ان شئت ادخلته الجنة

۲۶۴ ایک دن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی ۲۶۸
اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا جانتے ہو تمہارا رب کیا فرماتا ہے عرض کی
خدا و رسول خوب دانا ہیں فرمایا جانتے ہو تمہارا رب کیا فرماتا ہے
عرض کی خدا و رسول خوب دانا ہیں فرمایا جانتے ہیں تمہارا رب کیا
فرماتا ہے عرض کی خدا و رسول خوب دانا ہیں فرمایا تمہارا رب جل وعلا
فرماتا ہے و عزتی و جلالی لایصلها احد لوقتها الا ادخلته
الجنة و من صلاها لغیر وقتها ان شئت رحمته و ان شئت عذبته

۲۶۵ من صلی الصلوات لوقتها و اسبغ لها وضوئها و اتم لها قیامها ۲۶۸
و خشوعها رکوعها و سجودها خرجت وهی بیضاء مسفرة
تقول حفظك الله کما حفظتنی و من صلاها لغیر وقتها و لم
یسبغ لها وضوء ها و لم یتم خشوعها و لارکوعها و
لاسجودها خرجت سوداء مظلمة تقول ضیعك الله کما
ضیعتنی حتی اذا کانت حیث شاء الله لفت کما یلف الثوب
الخلق ثم ضرب بها وجهه

Marfat.com

۲۶۶	عن فضالة، قال علمنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فکان فیما علمنی و حافظ علی الصلوات الخمس	۲۶۹
۲۶۷	عن ابن مسعود، قال سألت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ای العمل احب الی الله قال الصلاة علی وقتها	۲۶۹
۲۶۸	جاء رجل فقال یا رسول الله ای شیء احب الی الله فی الاسلام قال الصلاة لوقتها و من ترك الصلاة فلا دین له و الصلاة عماد الدین	۲۶۹
۲۷۱	جبریل نے بعد تعیین اوقات عرض کی بهذا امرت	۲۷۰
۲۷۲	ان جبریل نزل علی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فصلی و صلی و صلی وصلی وصلی ثم صلی ثم صلی ثم صلی ثم صلی ثم قال هکذا امرت	۲۷۰
۲۷۳	فی آخره، ثم قال جبریل مابین هذین وقت صلاة	۲۷۰
۲۷۴	جبریل نے عرض کی، ما بین هذین وقت یعنی امس و الیوم	۲۷۱
۲۷۵	جبریل نے گزارش کی الوقت مابین هذین الوقتین	۲۷۱
۲۷۶	جبریل نے عرض کی الصلاة مابین صلاتك امس و صلاتك الیوم	۲۷۱
۲۷۷	بزار کے یہاں ہے ثم قال مابین هذین وقت	۲۷۱
۲۷۸	جبریل نے گزارش کی مابین هاتین الصلاتین وقت	۲۷۱
۲۷۹	جبریل نے گزارش کی، الصلاة فیما بین هذین الوقتین	۲۷۱
۲۸۰	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وقت صلاتکم بین مارأیتم	۲۷۱
۲۸۱	مسلم کے دوسرے طریق میں ہے مابین ما رأیت وقت	۲۷۱
۲۸۲	ترمذی کے یہاں یوں ہے مواقیت الصلاة کما بین هذین	۲۷۲
۲۸۳	حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الوقت بین هذین	۲۷۲
۲۸۴	ان رجلا اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال مابین صلاتی فی هذین الوقتین وقت کله	۲۷۲
۲۸۵	و لفظ الحجج ثم قال ما بینهما وقت	۲۷۲

Marfat.com

۲۸۶ حضورانور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مابین هذین وقت ۲۷۲

۲۸۷ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و ضرب فخذى ۲۷۲
كيف انت اذا بقيت فى قوم يؤخرون الصلاة عن وقتها قال
قلت ما تامرنى قال صل الصلاة لوقتها

۲۸۸ سيكون عليكم بعدى امراء تشغلهم اشياء عن الصلاة لوقتها ۲۷۳
حتى يذهب وقتها فصلوا الصلاة لوقتها

۲۸۹ عن ابن مسعود ، قال قال لى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه ۲۷۳
وسلم كيف بكم اذا اتت عليكم امراء يصلون الصلاة لغير
ميقاتها قلت فما تامرنى اذا ادركنى ذلك يا رسول الله قال صل
الصلاة لميقاتها و اجعل صلاتك معهم سبحة

۲۹۰ ان للصلاة اولا و آخرا و ان اول وقت صلاة الظهر حين ۲۷۳
تزول الشمس و آخر وقتها حين يدخل وقت العصر، وفيه
ان اول وقت المغرب حين تغرب الشمس و ان آخر وقتها
حين يغيب الشفق

۲۹۱ وقت الظهر مالم يحضر العصر و وقت المغرب مالم يسقط ثور ۲۷۴
الشفق

۲۹۲ ليس فى النوم تفريط و انما التفريط فى اليقظة و ان تؤخر صلاة ۲۷۴
حتى يدخل وقت صلاة اخرىٰ

۲۹۳ عن سعد بن ابى وقاص، قال سألت النبى صلى الله تعالىٰ عليه ۲۷۴
وسلم عن قول الله عزوجل الذين هم عن صلاتهم ساهون،
قال هم الذين يؤخرون الصلاة عن وقتها

۲۹۴ عن مصعب بن سعيد عن ابيه انه قال سئل رسول الله صلى ۲۷۴
الله تعالىٰ عليه وسلم عن الذين هم فى صلاتهم ساهون قال
اضاعة الوقت

Marfat.com

۲۹۵ عن ابن عباس، قال وقت الظهر الی العصر ووقت العصر الی ۲۷۵
المغرب ووقت المغرب الی العشاء و العشاء الی الفجر،

۲۹۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال ہوا ما التفریط فی ۲۷۵
الصلاۃ فرمایا ان تؤخر حتی یجیئ وقت الاخریٰ

۲۹۷ عن ابن عباس، قال لا تفوت صلاۃ حتی یجیئ وقت الاخریٰ ۲۷۵

۲۹۹ ان جبریل اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین کان الظل ۲۷۶
مثل شخصہ فصلی العصر ثم اتاہ فی الیوم الثانی حین کان ظل
الرجل مثل شخصہ فصلی الظہر

۳۰۰ فی روایۃ، ثم مکث حتی اذا کان مثلہ جاءہ للعصرفقال قم یا ۲۷۶
محمد فصل العصر ثم جاءہ من الغد حین کان فیٔ الرجل مثلہ
فقال قم یا محمد فصل فصلی الظہر

۳۰۱ فی روایۃ، اتاہ حین کان ظلہ مثلہ فقال قم فصل فقام فصلی ۲۷۶
العصر اربعا ثم اتاہ من الغد حین کان ظلہ مثلہ فقال قم فصل
فقام فصلی الظہر اربعا

۳۰۲ جاءہ حین کان ظل کل شیٔ مثلہ فقال یا محمد صل العصر ۲۷۶
فصلی ثم جاءہ الغد حین کان ظل کل شیٔ مثلہ فقال صلی
الظہر فصلی

۳۱۶ اسفروا بالفجر فانہ اعظم للاجر ۲۸۱

۳۱۷ و لفظ الطبرانی، فکلما اسفرتم بالفجر فانہ اعظم للاجر ۲۸۱

۳۱۸ و لفظ ابن حبان، کلما اصبحتم بالصبح فانہ اعظم لاجورکم ۲۸۱

۳۱۹ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لبلال یا بلال ناد ۲۸۲
بصلاۃ الصبح الفجر حتی یبصر القوم مواقع نبلھم من الاسفار

۳۲۰ ما اجتمع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی ۲۸۲
شی کما اجتمعوا علی التنویر

۳۲۲ اذا اشتد الحر فابردوا بالظہر فان شدۃ الحر من فیح جھنم ۲۸۲

Marfat.com

۳۲۳ كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا كان الحر ابرد ۲۸۲
بالصلاة و اذا كان البر عجل

۳۲۴ اذن مؤذن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الظهر فقال ابرد ابرد ۲۸۳
او قال انتظر انتظر و قال شدة الحر من فيح جهنم فاذا اشتد
الحر ابردوا عن الصلاة حتى رأينا فيء التلول

۳۳۲ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لاصلاة بعد الصبح ۲۸۴
حتى ترتفع الشمس

۳۳۶ كان قدر صلاة رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الظهر فى ۲۸۶
الصيف ثلثة اقدام الى خمسة اقدام

۴۰۷ حدیث رد شمس کہ حضور پرنور سیدالانوار ماہ عرب مہر عجم صلی ۳۱۱
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے ڈوبا ہوا آفتاب پلٹ آیا، مغرب ہو کر پھر عصر
کا وقت ہو گیا یہاں تک کہ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ
نے نماز عصر ادا کی۔

۴۵۶ ان للصلاة اولا و آخر و ان اول وقت الفجر حين يطلع الفجر و ۴۷۸
ان آخر وقتها حين تطلع الشمس

۴۵۷ نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الصلاة بعد ۴۷۸
الصبح حتى تطلع الشمس و بعد العصر حتى تغرب۔

۴۵۸ لا صلاة بعد الصبح حتى ترتفع الشمس و لا بعد العصر حتى ۴۷۹
تغرب الشمس

۴۵۹ ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نهى عن الصلاة بعد العصر ۴۷۹
حتى تغرب الشمس و عن الصلاة بعد الصبح حتى تطلع
الشمس

۴۶۰ من نسى صلاة فليصلها اذا ذكرها لا كفارة لها الا ذلك ۴۷۹

۴۶۱ من نسى صلاة او نام عنها فكفارتها ان يصليها اذا ذكرها ۴۷۹

Marfat.com

۴۶۲ و فی آخری، فلیصلها اذا ذکرها فان الله عزوجل یقول اقم ۴۷۹
الصلاة لذکری

۴۶۳ و فی لفظ، فلیصلها حین ینتبه لها فاذا کان الغد فلیصلها عند ۴۸۰
وقتها

۴۶۴ اذا رقد احدکم عن الصلاة او نسیها ثم فزع الیها فلیصلها کما ۴۸۰
کان یصلیها لوقتها

۴۶۵ اذا ذکرها فلیصلها و لیحسن وضوئه فذلك کفارة و لیس فی ۴۸۰
شئ من ذلك فان ذلك وقتها

۴۶۶ من نسی صلاة فوقتها اذا ذکرها ۴۸۰

باب اماکن الصلاة

۳۲۸ عن انس قال رأنی عمررضی الله تعالیٰ عنه اصلی الی قبر ۲۸۴
فنهانی فقال القبر امامك

۳۲۹ عن انس قال رأنی عمر اصلی عند قبر فقال لی القبر لا تصل الیه ۲۸۴
قال ثابت فکان انس یاخذ بیدی اذا اراد ان یصلی فیتنحی عن
القبور

۳۳۰ عن حریث بن السائب قال سمعت الحسن یقول بینا انس ۲۸۴
یصلی الی قبر فناداه عمر القبر القبر وظن انه یعنی القمر فلما
رأی انه یعنی القبر تقدم و صلی و جاز القبر

۳۳۱ اجعلوا فی بیوتکم من صلاتکم و لا تتخذوها قبورا ۲۸۴

۳۳۸ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قوم ثمود کی جائے ہلاک میں نماز ۲۸۶
نہ پڑھی کہ وہاں عذاب نازل ہوا تھا۔

۳۳۹ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب تعریس جب نماز فجر ۲۸۶
سوتے میں قضا ہوئی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم فرمایا کہ نماز
آگے چل کر پڑھو یہاں تمہارے پاس شیطان حاضر ہوا تھا

Marfat.com

٣٤٠ رأى عمر انس بن مالك يصلى عند قبر فقال القبر القبر و لم ٢٨٦
يامره بالاعادة

باب الجمع بين الصلاتين

١٥٤ ان مؤذن ابن عمر قال الصلاة قال سر حتى اذا كان قبل غيوب ٢٣٤
الشفق نزل فصلى المغرب ثم انتظر حتى غاب الشفق فصلى
العشاء ثم قال ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان
اذا عجل به امر صنع مثل الذى صنعت فسار فى ذلك اليوم
و الليلة مسيرة ثلث.

١٥٥ رواه عبدالله بن العلاء عن نافع قال حتى اذا كان عند ذهاب
الشفق نزل فجمع بينهما۔

١٥٦ اخبرنا محمود بن خالد ثنا الوليد ثنا ابن جابر ثنى نافع قال
خرجت مع عبدالله بن عمر فى سفر يريد ارضاله فاتاه آتٍ
فقال ان صفية بنت ابى عبيد لما بها فانظر ان تدركها فخرج
مسرعا ومعه رجل من قريش يسايره وغابت الشمس فلم
يصل الصلاة وكان عهدى به وهو يحافظ على الصلاة فلما
ابطاء قلت الصلاة يرحمك الله فالتفت الى ومضى حتى اذا
كان فى آخر الشفق نزل فصلى المغرب ثم اقام العشاء وقد
توارى الشفق فصلى بنا ثم اقبل علينا فقال ان رسول الله
صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا عجل به السير صنع
هكذا۔

١٥٧ اخبرنا عطاف بن خالد المخزومى المدينى قال اخبرنا نافع قال
اقبلنا مع ابن عمر من مكة حتى اذا كان ببعض الطريق استصرخ
على زوجته فقيل له انها فى الموت فامر السير و كان اذا نودى
بالمغرب نزل مكانه فصلى فلما كان تلك الليلة نودى
بالمغرب فسار حتى امسينا فظننا انه نسى فقلنا الصلاة فسار
حتى اذا كان الشفق قرب ان يغيب نزل فصلى المغرب وغاب
الشفق فصلى العشاء ثم اقبل علينا فقال هكذا نصنع مع رسول
الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا جد بنا السير۔

Marfat.com

امام عیسیٰ بن ابان نے اسے روایت کر کے فرمایا وھکذا قال ابو حنیفة فی الجمع بین الصلاتین ان یصلی الاول منهما فی آخر وقتها الاخری فی اول وقتها کما فعل عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ورواه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

۱۵۸ عن اسامة بن زید اخبرنی نافع وفیه حتی اذا کان عند غیوبة الشفق فجمع بینهما وقال رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصنع هکذا اذاجد به السیر.

۱۵۹ عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اعجله السیر فی السفر یؤخرصلاة المغرب حتی یجمع بینها وبین العشاء قال سالم وکان عبدالله یفعله اذا اعجله السیر یقیم المغرب فیصلیها ثلثا ثم یسلم ثم قلما یلبث حتی یقیم العشاء فیصیلها رکعتین

۱۶۰ اسی کے باب یصلی المغرب ثلثا فی السفر میں بطریق مذکور وکان عبدالله یفعله اذا عجله السیر تک روایت کر کے فرمایا وزاد اللیث قال حدثنی یونس عن ابن شهاب قال سالم کان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یجمع بین المغرب والعشاء بالمزدلفة قال سالم واخر ابن عمر المغرب وکان استصرخ علی امرأة صفیة بنت ابی عبید فقلت له الصلاة فقال سر فقلت له الصلاة فقال سر حتی سار میلین او ثلثة ثم نزل فصلی ثم قال هکذا رأیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصلی اذا اعجله السیر۔ وقال عبدالله رأیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اعجله السیر (یقیم) یؤخر المغرب فیصلیها ثلثا ثم یسلم ثم قلما یلبث حتی یقیم العشاء فیصلیها رکعتین۔

Marfat.com

١٦١ نسائی کے یہاں یوں ہے اخبرنی محمد بن عبدالله بن زريع حدثنا يزيد بن زريع حدثنا كثير بن قاروندا قال سألت سالم بن عبدالله عن صلاة ابيه فى السفر وسألناه هل كان يجمع بين شئى من صلاته فى سفره فذكر ان صفية بنت ابى عبيد كانت تحته فكتبت اليه وهو فى زراعة له انى فى آخر يوم من ايام الدنيا واول يوم من الآخرة فركب فاسرع السير اليها حتى اذا حانت صلاة الظهر قال له المؤذن الصلاة يا ابا عبدالرحمن فلم يلتفت حتى اذا كان بين الصلاتين نزل فقال اقم فاذا سلمت فاقم فصلي ثم ركب حتى اذا غابت الشمس قال له المؤذن الصلاة فقال كفعلك فى صلاة الظهر والعصر ثم سار حتى اذا اشتبكت النجوم نزل ثم قال للمؤذن اقم فاذا سلمت فاقم فصلى ثم انصرف فالتفت الينا فقال قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا حضر احدكم الامر الذى يخاف فوته فليصل هذه الصلاة۔

١٦٢ اسی حدیث میں دوسرے طریق سے یوں زائد کیا اخبرنا عبدة بن عبدالرحيم ثنا ابن شميل ثنا كثير بن قاروندا قال سألنا سالم بن عبدالله عن الصلاة فى السفر فقلنا اكان عبدالله يجمع بين شئى من الصلاة فى السفر فقال لا الا بجمع

١٦٣ كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى السفر يؤخر الظهر ويقدم العصر ويؤخر المغرب ويقدم العشاء۔

١٦٤ ان عليا كان اذا سافر سار بعد ما تغرب الشمس حتى تكاد ان تظلم ثم ينزل فيصلى (فصلى) المغرب ثم يدعو بعشائه فيتعشى ثم يصلى العشاء ثم يرتحل ويقول هكذا كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصنع.

Marfat.com

١٦٥ طحاوی بطریق ابی خیثمه عن عاصم الاحول عن بی عثمان راوی قال وفدت انا وسعد بن مالك ونحن ینادی للحج فکنا نجمع بین الظهر والعصر نقدم من هذه ونؤخر من هذه ونجمع بین المغرب والعشاء نقدم من هذه ونؤخر من هذه حتی قدمنا مکة۔

١٦٦ نیز امام ممدوح عبدالرحمٰن بن یزید سے راوی صحبت عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه فی حجه فکان یؤخر الظهر ویعجل العصر ویؤخر المغرب ویعجل العشاء ویسفر بصلاة الغداة۔

١٦٧ جمع عمر بن الخطاب الظهر والعصر فی یوم مطیر

١٦٨ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یجمع بین المغرب والعشاء یؤخر هذه فی آخر وقتها ویعجل هذه فی اول وقتها۔

١٦٩ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان فی غزوة تبوك اذا ارتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظهر حتی یجمعها الی العصر فیصلیها جمیعا اذا ارتحل بعد زیغ الشمس صلی الظهر والعصر جمیعا ثم سار وکان اذا ارتحل قبل المغرب اخر المغرب حتی یصلیها مع العشاء واذا ارتحل بعد المغرب جعل العشاء فصلاها مع المغرب ۔ رواه احمد وابوداؤد والترمذی وابن حبان والحاکم والدارقطنی والبیهقی۔ زاد الترمذی بعد قوله اذا ارتحل بعد زیغ الشمس عجل العصر الی الظهر وصلی الظهر والعصر جمیعا .

١٧٠ قال صلیت مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثمانیا جمیعا قلت یا ابا الشعثاء اظنه اخر الظهر وعجل العصر واخر المغرب وعجل العشاء قال وانا اظن ذلك

Marfat.com

١٧١ صلى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الظهر والعصر جميعا بالمدينة فى غير خوف ولاسفر قال ابوالزبير فسألت سعيدا لم فعل ذلك فقال سألت ابن عباس كما سألتنى فقال اراد ان لايحرج احد من امته.

١٧٢ جمع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء بالمدينة فى غير خوف ولا مطر.

١٧٣ وللطحاوى عن صالح مولىٰ التوامة عن ابن عباس فى غير سفر ولامطر

١٧٤ عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال صليت مع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بالمدينة ثمانيا جميعا وسبعا جميعا اخر الظهر وعجل العصر واخر المغرب وعجل العشاء.

١٧٥ عن ابن عباس انه صلى بالبصرة الاولى والعصر ليس بينهما شئى والمغرب والعشاء ليس بينهما شئى فعل ذلك من شغل وزعم ابن عباس انه صلى مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بالمدينة الاولى والعصر ثمان سجدات ليس بينهما شئى.

١٧٦ عن عبدالله بن شقيق ان التاخير كان لاجل خطبة خطبها.

١٧٧ عن ابن عباس فى القصة قال كنا نجمع بين الصلاتين على عهد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

١٧٨ كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ربما جمع بينهما بالمدينة

١٧٩ انما التفريط على من لم يصل الصلاة حتى يجئى وقت الصلاة الاخرىٰ۔

Marfat.com

١٨٠ قال عبدالله جمع لنا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مقيما غير مسافر بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء فقال رجل لابن عمر لم ترى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فعل ذلك قال لان لاتحرج امته ان جمع رجل۔

١٨٢ خرج علينا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فكان يؤخر الظهر ويعجل العصر فجمع بينهما ويؤخر المغرب ويعجل العشاء فجمع بينهما.

١٨٣ اذا بادر احدكم الحاجة فشاء ان يؤخر المغرب ويعجل العشاء ثم يصليهما جميعا فعل۔

١٨٤ كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يجمع بين المغرب و العشاء اذا جدبه السير۔

١٨٥ وفى لفظ لمسلم والنسائى من طريق سالم رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا اعجله السير فى السفر يؤخر صلاة المغرب حتى يجمع بينهما وبين الصلاة العشاء.

١٨٦ كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يجمع بين صلاة الظهر والعصر اذا كان على ظهر سير ويجمع بين المغرب والعشاء۔ وهو عند مسلم وآخرين بذكر غزوة تبوك.

١٨٧ ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يجمع بين المغرب والعشاء فى السفر من غير ان يعجله شئى ولا يطلبه عدو ولا يخاف شيئا.

١٨٨ ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يجمع بين هاتين الصلاتين فى السفر يعنى المغرب و العشاء۔

١٨٩ جمع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى غزوة تبوك بين الظهر والعصر وبين المغرب والعشاء قال فقلت ماحمله على ذلك قال فقال اراد ان لايحرج امته.

Marfat.com

١٩٠ خرجنا مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عام غزوة تبوك فكان يجمع الصلاة فصلى الظهر والعصر جميعا والمغرب والعشاء جميعا حتى اذا كان يوما اخر الصلاة ثم خرج فصلى الظهر والعصر جميعا ثم دخل ثم خرج بعد ذلك نصلى المغرب والعشاء جميعا ـ الحديث بطوله۔

١٩١ ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يجمع بين الظهر والعصر فى سفره الى تبوك.

١٩٢ عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يجمع بين الصلاتين فى السفر.

١٩٣ جمع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بين الصلاتين فى غزوة بنى المصطلق.

١٩٤ كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا جد به السير جمع بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء.

١٩٥ جمع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بين المغرب والعشاء قال نعم عام غزونا بنى المصطلق۔

١٩٦ ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم جمع ولفظ الآخر كان يجمع بين الصلاتين فى السفر وللطبرانى فى معجميه الكبير والاوسط عن عبدالله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال جمع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء فقيل له فى ذلك فقال صنعت ذلك لئلا تحرج امتى.

١٩٧ ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يجمع بين الصلاتين فى السفر.

Marfat.com

١٩٨ كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا اراد ان يسير يومه جمع بين الظهر والعصر واذا اراد ان يسير ليله جمع بين المغرب والعشاء.

١٩٩ ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم جمع فى غزوة تبوك بين الظهر والعصر و بين المغرب والعشاء.

٢٠٠ عن ابى جحيفة رضى الله تعالىٰ عنه خرج علينا النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بالهاجرة الى البطحاء فتوضأ فصلى لنا الظهر والعصر.

٢٠١ خرج علينا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بالهاجرة فصلى بالبطحاء الظهر ركعتين والعصر ركعتين.

٢٠٢ خرج رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بالهاجرة الى البطحاء فتوضأ ثم صلى الظهر ركعتين والعصر ركعتين.

٢٠٣ خرج بلال فنادى بالصلاة ثم دخل فاخرج فضل وضوء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فوقع الناس عليه يأخذون منه ثم دخل فاخرج العنزة وخرج رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كانى انظر الى وبيض ساقيه فركز العنزة ثم صلى الظهر ركعتين والعصر ركعتين.

٢٠٤ خرج النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فتوضأ واذن بلال ثم ركزت العنزة فتقدم فصلى الظهر ركعتين ثم صلى العصر ركعتين ثم لم يزل يصلى ركعتين حتى رجع الى المدينة.

٢٠٥ عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال الا اخبركم عن صلاة رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى السفر قلنا بلى قال كان اذا زاغت الشمس فى منزله جمع بين الظهر والعصر قبل ان يركب واذا لم تزغ له فى منزله سار حتى اذا كانت العصر نزل فجمع بين الظهر والعصر.

Marfat.com

٢٠٦ عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما فذكر الحديث وفيه جمع بين الظهر والعصر فى الزوال.

٢٠٧ كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا ارتحل حين تزول الشمس جمع بين الظهر والعصر فاذا جدبه السير اخر الظهر وعجل العصر ثم جمع بينهما.

٢٠٨ فان زاغت الشمس قبل ان يرتحل صلى الظهر والعصر ثم ركب.

٢٠٩ كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا كان فى سفر فزالت الشمس صلى الظهر والعصر جميعا ثم ارتحل.

٢١٠ ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا كان فى سفر فزاغت الشمس قبل ان يرتحل صلى الظهر والعصر جميعا.

٢١١ ان ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما حين جمع بين المغرب والعشاء (فى السفر) سار حتى غاب الشفق.

٢١٢ عن ابيه قال كنت مع عبدالله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما بطريق مكة فبلغه عن صفية بنت ابى عبيد شدة وجع فاسرع السير حتى اذا كان بعد غروب الشفق ثم نزل فصلى المغرب والعتمة جمع بينهما فقال انى رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا جد به السير اخر المغرب وجمع بينهما.

٢١٣ ان ابن عمر كان اذا جد به السير جمع بين المغرب و العشاء بعد ان يغيب الشفق و يقول ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا جد به السير جمع بين المغرب و العشاء.

٢١٤ ان ابن عمر استصرخ على صفية وهو بمكة فسار حتى غربت الشمس وبدت النجوم فقال ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا عجل به امر فى سفر جمع بين هاتين الصلاتين فسار حتى غاب الشمس (الشفق) فنزل فجمع بينهما.

Marfat.com

٢١٥ ان ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما استصرخ على صفية بنت ابى عبيد وهو بمكة فاقبل الى المدينة فسار حتى غربت الشمس وبدت النجوم وكان رجل يصحبه يقول الصلاة الصلاة وقال له سالم الصلاة فقال ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا عجل به السير فى سفر جمع بين هاتين الصلاتين وانى اريد ان اجمع بينهما فسار حتى غاب الشفق ثم نزل فجمع بينهما.

٢١٦ عن الليث قال قال ربيعة يعنى كتب اليه حدثنى عبدالله بن دينار قال غابت الشمس وانا عند عبدالله بن عمر فسرنا فلما رأيناه قد امسى قلنا الصلاة فسار حتى غاب الشفق وتصوبت النجوم ثم انه نزل فصلى الصلاتين جميعا ثم قال رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا جده السير صلى صلاتى هذه يقول يجمع بينهما بعد ليل.

٢١٧ عن ابن عمر رضى الله تعالى عنهما انه استغيث على بعض اهله فجد به السير و اخر المغرب حتى غاب الشفق ثم نزل فجمع بينهما ثم اخبر هم ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يفعل ذلك اذا جدبه السير.

٢١٨ عن اسمعيل بن عبدالرحمن شيخ من قريش قال صحبت ابن عمر الى الحمى فلما غربت الشمس هبت ان اقول له الصلاة فسار حتى ذهب بياض الافق وفحمة العشاء ثم نزل فصلى المغرب ثلث ركعات ثم صلى ركعتين على اثرهما قال هكذا رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يفعل.

Marfat.com

٢٢٩ عن اسمٰعيل بن ابى ذويب قال كنت مع ابن عمر فلما غربت ٢٥٩
الشمس ان نقول الصلاة فسار حتى ذهبت فحمة العشاء و
رأينا بياض الافق فنزل فصلى ثلثا المغرب و اثنتين العشاء و قال
هكذا رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يفعل،

٢٣٠ كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا ارتحل قبل ان ٢٥٩
تزيغ الشمس اخر الظهر الى وقت العصر ثم يجمع بينهما و اذا
زاغت صلى الظهر ثم ركب و لفظ قتيبة ثم نزل فجمع بينهما
فان زاغت الشمس قبل ان يرتحل صلى الظهر ثم ركب

٢٣٨ اخر الظهر حتى يدخل اول وقت العصر ثم يجمع بينهما ٢٦١

٢٣٩ يؤخر المغرب حتى يجمع بينها و بين العشاء حين يغيب الشفق ٢٦١

٢٥٦ ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم غابت له الشمس ٢٦٥
بمكة فجمع بينهما بسرف، و فى لفظ، غابت الشمس و
رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بمكة فجمع بين
الصلاتين بسرف، عن هشام بن سعد قال بينهما عشرة اميال
يعنى بين مكة و سرف۔

٢٥٧ عن يحيىٰ بن سعيد انه قال سالم بن عبدالله ماانشد ما رأيت ٢٦٦
اباك اخر المغرب فى السفر فقال سالم غربت الشمس و نحن
بذات الجيش فصلى المغرب بالعقيق

٢٥٨ اصبح النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بملل ثم راح و تعشى ٢٦٦
بسرف

٢٩٨ عن عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه انه كتب فى الآفاق ٢٧٥
ينهاهم ان يجمعوا بين الصلاة و اخبرهم ان الجمع بين
الصلاتين فى وقت واحد كبيرة من الكبائر

Marfat.com

۳۰۳ عن عبدالله قال مارأیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صلی ۲۷۶
صلاة لغیر میقاتها الا صلاتین جمع بین المغرب و العشاء و
صلی الفجر قبل میقاتها۔

۳۰۴ عن عبدالله قال مارأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۲۷۷
صلی صلاة الا لمیقاتها الا صلاتین صلاة المغرب و العشاء
بجمع و صلی الفجر یومئذ قبل میقاتها۔

۳۰۵ عن الاعمش بهذا الاسناد قال قبل وقتها بغلس ۲۷۷

۳۰۶ ما جمع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بین المغرب و ۲۷۷
العشاء قط فی السفر الا مرة

۳۰۷ عن ابی قتادة العدوی قال سمعت قراء ة کتاب عمر بن ۲۷۸
الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه ثلث من الکبائر الجمع بین
الصلاتین و الفرار من الزحف و النهبة

۳۰۸ کان رسول ا لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصلی الصلاة ۲۷۸
لوقتها الا بجمع و عرفات

۳۰۹ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جمع بین المغرب و العشاء ۲۷۸
بجمع

۳۱۰ کان عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه یقول لا جمع بین ۲۷۹
الصلاتین الا بعرفة الظهر و العصر

۳۲۱ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزدلفہ میں حضور کے مغرب کو ۲۸۲
بوقت عشاء اور فجر کو اول وقت پڑھنے کی نسبت فرمایا ان هاتین
الصلاتین حولتاعن وقتهیما فی هذا المکان

باب التهجد

۲۴۴ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال ما من امرئ ۴۰۹
تکون له صلاة اللیل یغلبه علیه نوم الا کتب الله له اجر صلاته
و کان نومه علیه صدقة

Marfat.com

٢٤٥ من اتى فراشه وهو ينوى ان يقوم يصلي من الليل فغلبته عيناه ٤٠٩
- حتى اصبح كتب له مانوى و نومه صدقة عليه من ربه عزوجل
٢٤٨ عليكم بقيام الليل فانه داب الصلحين قبلكم و قربة الى الله ٤١٠
تعالىٰ و منهاة عن الاثم و تكفير السيئات و مطردة للداء عن
الجسد
٢٥٢ يحسب احدكم اذا قام من الليل يصلى حتى يصبح انه تهجد ٤١٢
انما التهجد المرء يصلى الصلاة بعد رقدة
٢٥٣ يا عبدالله لاتكن مثل فلان كان يقوم الليل فترك قيام الليل ٤١٢
٣٢٣ ثلث هن على فرائض و هن لكم سنة الوتر و السواك و قيام ٤٣٣
الليل
٣٢٤ امر صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بقيام الليل وكتب عليه دون امته ٤٣٣
٣٢٥ ما كان بعد صلاة العشاء فهو من الليل ٤٣٣
٣٢٨ عن عبدالله بن سفيٰن سألت عائشة عن صلاة رسول الله صلى ٤٣٣
الله تعالىٰ عليه وسلم عن تطوعه فقالت كان يصلى فى بيتى
قبل الظهر اربعا ثم يخرج فيصلى بالناس ثم يدخل فيصلى
ركعتين و كان يصلى بالناس المغرب ثم يدخل فيصلى ركعتين
و يصلى بالناس العشاء و يدخل بيتى فيصلى ركعتين، ثم
ذكرت صلاة الليل و الوتر الى ان قالت و كان اذا طلع الفجر
صلى ركعتين، زاد ابوداؤد ثم يخرج فيصلى بالناس صلاة
الفجر
٣٣١ ان الله عزوجل افترض قيام الليل فى اول هذه السورة (المزمل) ٤٣٤
فقام نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و اصحابه حولا و
امسك الله خاتمها اثنى عشرا شهرا فى السماء حتى انزل الله
فى آخر هذه السورة التخفيف فصار قيام الليل تطوعا بعد
فريضة

Marfat.com

٣٣٢ قال (ای سعد بن هشام) قلت حدثنی من قیام اللیل قالت ٤٣٥
الست تقراء یا ایها المزمل قال قلت بلی قالت فان اول هذه
السورة نزلت فقام أصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه
وسلم حتی انتفخت اقدامهم و حبس خاتمتها فی السماء اثنی
عشر شهرا ثم نزل اخرها فصار قیام اللیل تطوعا بعد فریضة

٣٣٣ کانت صلاته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی شهر رمضان ٤٣٥
وغیره ثلث عشر رکعة باللیل عنها رکعتا الفجر

٣٣٤ افضل الصلاة بعد الفریضة صلاة اللیل ٤٣٦

٣٤٢ اجعلوا آخر صلاتکم باللیل وترا ٤٣٧

٣٤٦ قام النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی تورمت قدماه فقیل له ٤٣٨
قد غفرالله لك ماتقدم من ذنبك و ما تأخر قال افلا اکون عبدا
شکورا

٣٤٧ ان نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یقوم من اللیل حتی ٤٣٩
تنفطر قدماه فقالت عائشة لم تصنع هذا یا رسول الله وقد
غفرالله لك ما تقدم من ذنبك و ما تأخر قال افلا احب ان
اکون عبدا شکورا

٣٥٤ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تہجد کی نماز میں ابو بکر صدیق ٤٤١
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت پست آواز سے پڑھتے دیکھا اور فاروق اعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت بلند آواز سے اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
دیکھا کہ کچھ ایک سورت سے پڑھا اور کچھ دوسری سورت سے لیا حضور
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تینوں صاحبوں سے وجہ دریافت
فرمائی صدیق اکبر نے عرض کی قد اسمعت من ناجیت یا رسول
الله، فاروق اعظم نے عرض کی یارسول اللہ اوقظ الوسنان و اطرد
الشیطان، بلال نے عرض کی کلام طیب یجمعه الله بعضه الی
بعض یا رسول الله، فرمایا کلکم قد اصاب

باب القنوت

٤١٤ عن ام عبدالله قالت رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه ٣١٤
وسلم قنت فی الوتر قبل الرکوع

Marfat.com

۳۶۱ كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا يقنت فى الصبح ۴۴۴
الا ان يدعو لقوم او على قوم

۳۶۲ ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان لا يقنت الا اذا دعا ۴۴۴
لقوم او دعا على قوم

۳۶۳ ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قنت شهرا يدعو على ۴۴۴
احياء من احياء العرب ثم تركه، فى رواية فى صلاة الصبح

۳۶۴ طارق انجعی دربارۂ انکار قنوت فجر (جس طرح معمول شافعیہ ہے) ۴۴۵
نسائی نے اس طرح روایت کی کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم و خلفائے اربعہ کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے قنوت نہ
پڑھی وہ بدعت ہے

۳۶۵ ایک روایت میں یوں کہ ان کے صاحبزادے سعد ابو مالک نے ان سے ۴۴۵
پوچھا آپ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و خلفائے اربعہ
کے پیچھے نمازیں پڑھیں کیا وہ فجر میں قنوت پڑھتے تھے فرمایا نئی نکالی
ہوئی ہے

۳۶۶ نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن القنوت فى ۴۴۵
الفجر

۳۶۷ بہتر نماز طول قنوت ہے یعنی جس میں قیام دیر تک ہو ۴۴۵

۳۷۰ ما زال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقنت فى الصبح ۴۴۶
حتى فارق الدنيا

۳۷۱ لم يقنت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى الصبح ۴۴۶
الاشهرا ثم تركه لم يقنت قبله و لا بعده۔ و لفظ حماد لم ير
قبل ذلك و لا بعده

۳۷۳ ان قوما يزعمون ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لم يزل ۴۴۷
يقنت فى الفجر فقال (انس) كذبوا انما قنت رسول الله صلى
الله تعالىٰ عليه وسلم شهرا واحدا يدعو على احياء من
المشركين

۳۷۴ عن على، انه لما قنت فى الصبح انكر الناس عليه فقال ۴۴۷
استنصرنا على عدونا

Marfat.com

۳۷۵ قال ابراهیم و ان اهل الکوفة انما اخذوا القنوت عن علی قنت ۴۴۷
یدعو علی معویة حین حاربة و اما اهل الشام فانما اخذوا
القنوت عن معویة قنت یدعو علی حین علی حاربه

۳۷۷ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اسلم سالمها الله و ۴۴۷
غفار غفرالله لها اما و الله ما انا قلته و لکن الله قاله

۳۷۸ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کا اذا رفع راسه من الرکعة ۴۴۸
الاخرة یقول اللهم انج عیاش بن ابی ربیعة اللهم انج سلمة بن
هشام اللهم انج الولید بن الولید اللهم انج المستضعفین من
المومنین اللهم اشد دوطاتك علی مضر اللهم اجعلها سنین
کسنی یوسف و ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال غفار
غفرالله و اسلم سالمها الله

۳۸۳ قنت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شهرا علی عدة ۴۵۱
قبائل من الکفار

۳۸۴ قنت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شهرا یدعو علی رعل و ۴۵۱
ذکوان

۳۸۵ قنت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شهرا بعد الرکوع ۴۵۲
فی صلاة الصبح یدعو علی رعل و ذکوان و یقول عصیة
عصت الله و رسوله

۳۸۶ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قنت بعد الرکعة فی ۴۵۲
صلوات شهرا اذا قال سمع الله لمن حمده یقول فی قنوته
اللهم انج الولید بن الولید اللهم نج سلمة بن هشام اللهم نج
عیاش بن ابی ربیعة اللهم نج المستضعفین من المومنین اللهم
اشدد و طاتك علی مضر اللهم اجعلها علیهم سنین کسنی
یوسف قال ابوهریرة ثم رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه
وسلم ترك الدعاء بعد فقلت اری رسول الله صلی الله تعالیٰ
علیه وسلم ترك الدعاء لهم قال فقیل و ماتراهم قد قدموا

باب الاشارة فی التشهد

۲۰ عن عبدالله بن عمر قال، فیه وضع (یرید رسول الله صلی الله ۳۴۲
تعالیٰ علیه وسلم) کفه الیمنی علی فخذه الیمنیٰ و قبض
اصابعه کلها و اشار باصبعه التی تلی الابهام

Marfat.com

٢١ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الاشارة باليد اشد ٣٤٢
على الشيطان من الحديد

٢٢ عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال هى مذعرة للشيطان ٣٤٢

٢٣ ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عقد فى جلوس التشهد ٣٤٣
الخنصر و البنصر ثم حلق الوسطى بالابهام و اشار بالسبابة

باب الدعاء بعد السلام

٨٥ كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا انصرف من ٣٥٨
صلاته استغفر ثلثا و قال اللهم انت السلام و منك السلام
تباركت يا ذوالجلال والاكرام

٨٦ عن الاسود العامرى عن ابيه قال صليت مع رسول الله صلى ٣٥٨
الله تعالىٰ عليه وسلم الفجر فلما سلم انصرف و رفع يديه و
دعا

٨٧ كتب معوية الى مغيرة بن شعبة اخبرنى بشئ سمعته من رسول ٣٥٨
الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال كان رسول الله صلى الله
تعالىٰ عليه وسلم اذا قضى الصلاة قال لا اله الا الله وحده
لاشريك له له الملك و له الحمد وهو على كل شئ قدير اللهم
لا مانع لما منعت و لا معطى لما منعت و لاينفع ذا الجد منك
الجد

٨٨ ان كعبا خلف له بالله الذى خلق البحر لموسىٰ انا لنجد فى ٣٥٩
التوراة ان داؤد نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا
انصرف من صلاته قال اللهم اصلح لى دينى الذى جعلته لى
عصمة و اصلح لى دنياى التى جعلت فيها معاشى اللهم انى
اعوذ برضاك من سخطك و اعوذ يعنى يعفوك من نعمتك
واعوذ بك منك لامانع لمااعطيت و لا معطى لما منعت و لا
ينفع ذا الجد منك الجد قال و حدثنى كعب ان صهيبا حدثه ان
محمدا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يقولهن عند انصرافه
من الصلاة

Marfat.com

۸۹ عن براء بن عازب، كنا اذا صلينا خلف رسول الله صلى الله ۳۵۹
تعالیٰ علیه وسلم احببنا ان نكون عن يمينه يقبل علينا بوجهه
قال فسمعته يقول رب قنى عذابك يوم تبعث او تجمع عبادك

۹۰ كان النبى صلى الله تعالیٰ علیه وسلم اذا صلى و فرغ من ۳۵۹
صلاته مسح بيمينه على رأسه و قال بسم الله الذى لا اله الا هو
الرحمن الرحيم اللهم اذهب عنى الهم و الحزن

۹۱ عن النبى صلى الله تعالیٰ علیه وسلم انه قال ما من عبد بسط ۳۶۰
كفيه فى دبر كل صلاة ثم يقول اللهم الهى واله ابراهيم و
اسحق و يعقوب واله جبريل و ميكائيل اسرافيل اسئلك ان
تستجيب دعوتى فانى مضطر و تعصمنى فى ذنبى فانى مبتلى و
تنالنى برحمتك فانى مذنب و نتقى عنى الفقر فانى متمسكن
الا كان حقا على الله عزوجل ان لايرد يديه خائبتين

۹۳ اذ صليت الصبح فقل قبل ان تتكلم من الناس اللهم اجرنى من ۳۶۳
النار سبع مرات فانك ان مت من يومك ذالك كتب الله لك
جوارا من النار

۹۴ كان رسول الله لا يقعد الا بمقدار ما يقول اللهم انت السلام ۳۶۳
الخ

۹۵ كان رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم اذ اسلم من صلاته ۳۶۳
قال بصوته الا على لا اله الا وحده لاشريك له الملك و له
الحمد وهو على كل شئ قدير و لاحول و لا قوة الا بالله و لا
نعبد الا اياه النعمة وله الفضل وله الثناء الحسين مخلصين له
الدين و لو كره الكافرون

۳۷۶ اللهم لاقابض لما بسطت و لا باسط لما قبضت ولامانع لما ۴۴۸
اعطيت و لا معطى لما منعت و لاهادى لمن اضللت و لا
مضل لمن هديت و لا مقرب لما باعدت و لا مباعد لما قربت

Marfat.com

۴۸۶ قال ابن مسعود، لا يجعل احدكم للشيطان من صلاته يرىٰ ان ۴۸۷
حقا عليه ان لا ينصرف الا عن يمينه لقد رأيت رسول الله صلى
الله تعالىٰ عليه وسلم كثيرا ينصرف عن يساره

۵۱۷ الصلاة مثنىٰ مثنىٰ تشهد فى كل ركعتين و تخشع و تضرع ۵۰۵
تمسكن و تقنع يديك يقول ترفعها الى ربك مستقبلا ببطونهما
وجهك وتقول يا رب يارب من لم يفعل ذلك فهى كذا و كذا

۵۱۸ فى رواية، فمن لم يفعل ذلك فهو خداج ۵۰۵

۵۱۹ عن ابى امامة قلنا يا رسول الله اى الدعاء اسمع قال جوف ۵۰۵
الليل الآخر و دبر الصلوات المكتوبات

باب السترة

۱ ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان تركز الحربة قدامه يوم ۳۴۷
الفطر و النحر ثم يصلى

۲ كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يغدوالى المصلى و العنزة ۳۴۷
بين يديه تحمل و تنصب بالمصلى بين يديه فيصلى اليها

۳ و ذلك لان المصلى كان فضاء ليس فيه شئ يستر به ۳۴۷

۲۲۸ لو يعلم المار بين يدى المصلى ماذا عليه لكان ان يقف اربعين ۴۰۲
خيرا له من ان يمر بين يديه

۲۲۹ لو يعلم احدكم ماله فى ان يمر بين يدى اخيه معترضا فى ۴۰۲
الصلاة كان لان يقيم مائة عام خير له من الخطوة التى خطاها

۲۳۰ لو يعلم المار بين يدى المصلى لاحب ان يكسر فخذه و لايمر ۴۰۲
بين يديه

۲۳۱ اذا صلى احدكم الى شئ يستره من الناس فاراد احد ان يجتاز ۴۰۳
بين يديه فليدفه فان ابى فليقاتله فانما هو شيطان

باب الجمعة

۲۵۴ عن سهل بن سعد قال ما كنا نقيل و لا نتغذى الا بعد الجمعة ۴۱۲

Marfat.com

٢٥٥ و فی لفظ، کنا نصلی مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ٤١٢
الجمعة ثم تکون القائلة

٢٥٦ عن انس کنا نبکر الی الجمعة ثم نقیل ٤١٢

٤٧٧ من قال یوم الجمعة لصاحبه فقد لغا و من لغا فلیس له فی ٤٨٤
الجمعة تلك شئ

٤٧٨ اذا قلت لصاحبك یومَ الجمعة انصت و الامام یخطب فقد ٤٨٤
لغوت

٤٧٩ مثل الذی یتکلم یوم الجمعة و الامام یخطب مثل الحمار ٤٨٥
یحمل اسفارا و الذی یقوله انصت لاجمعة له

٤٨١ لا جمعة و لاتشریق و لاصلوة فطر و لااضحیٰ الا فی مصر ٤٨٥
جامع او مدینة عظیمة

٤٨٢ عن ابن عمر انه کان اذا کان بمکة فصلی الجمعة تقدم فصلی ٤٨٥
رکعتین ثم تقدم فصلی اربعا (وفیه) فقال کان رسول الله صلی
الله تعالیٰ علیه وسلم یفعل ذلك

٤٨٣ عن ابی عبدالرحمن السلمی قال قدم علینا عبدالله (یعنی ابن ٤٨٦
مسعود) فکان یصلی بعد الجمعة اربعا فقدم بعده علی رضی
الله تعالیٰ عنه فکان اذا صلی الجمعة صلی بعدها رکعتین و
اربعا فاعجبنا فعل علی فاخترناه

٤٨٥ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من مس الحصیٰ فقد لغا ٤٨٧

٤٨٧ ان الجمعة فرضت علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو ٤٧٨
بمکة قبل الهجرة (هذا مرجوح)

٤٨٨ کان الناس ینتابون الجمعة من منازلهم و العوالی فیاتون فی ٤٨٧
الغبار فیصیبهم الغبار فیخرج منهم العرق

باب اذان الجمعة

Marfat.com

۵۰۵ عن السائب بن یزید رضی الله تعالیٰ عنه قال کان یؤذن بین ۴۹۸
یدی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا جلس علی
المنبر یوم الجمعة علی باب المسجد و ابی بکر و عمر

باب الدعاء بین الخطبتین

۴۹۶ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دربارۂ ساعت جمعہ فرمایا ۴۹۴
هی ما بین ان یجلس الامام الی ان تقضی الصلاة
۴۹۷ دوسری حدیث میں فرمایا، شروع خطبہ سے ختم خطبہ تک ہے ۴۹۴
۴۹۸ ابو موسیٰ سے مروی کہ خروج امام سے ختم نماز تک ہے ۴۹۴
۴۹۹ شعبی نے، خروج امام سے ختم خطبہ تک اس کا وقت بتایا ۴۹۴
۵۰۰ اسی طرح امام حسن بصری سے مروی ہوا ۴۹۴
۵۰۱ ابن عباس نے اذان سے نماز تک رکھا ۴۹۴
۵۰۲ کان رسول ا لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقراء فی جلوسه ۴۹۴
کتاب الله
۵۰۳ کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یخطب خطبتین یقعد ۴۹۵
بینهما
۵۰۴ عن انس قال بینما النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یخطب یوم ۴۹۵
الجمعة اذا قام رجل فقال یا رسول الله هلك الکراع و هلك
الشاة فادع الله ان یسقینا فمد یدیه و دعا

باب العیدین

۲۰۵ قد امر صلی الله تعالیٰ علیه وسلم باخراج الحیض و ذوات ۴۹۶
الخدور یوم العیدین فیشهدن جماعة المسلمین ودعوتهم و
تعتزل الحیض المصلی قالت امراء ة یا رسول الله احدنا لیس
لها جلباب قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لتلبسها صاحبتها
من جلبابها

Marfat.com

۴۸۴ عن ابن عباس، قال خرجت مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم فطر او اضحی فصلی ثم خطب ثم اتی النساء فوعظهن و ذکرهن و امرهن بالصدقة ۴۸۶

۵۰۹ عن ابراهیم قال کانت الصلاة فی العیدین قبل الخطبة ثم یقف الامام علی راحلته بعد الصلاة فیدعو و یصلی بغیر اذان و الاقامة ۵۰۲

۵۲۳ تخرج العواتق وذوات الخدور و الحیض و یعتزل الحیض المصلی و یشهدن الخیر و دعوة المسلمین ۵۰۶

۵۲۴ کنا نومران نخرج یوم العید حتی تخرج البکر من خدرها حتی تخرج الحیض فیکن خلف الناس فیکبرون بتکبیرهم و یدعون بدعائهم یرجون برکة ذلك الیوم و طهرته ۵۰۷

۵۲۵ عن ابن عباس، انه سمع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول اذا کانت غداة الفطر بعث الله عزوجل للملئکة (الی ان قال) و یقول یا عبادی سلونی فوعزتی وجلالی لاتسألونی الیوم شیأ فی جمعکم لآخرتکم الا اعطیتکم ولا لدنیاکم الانظرت لکم فوعزتی لاسترن علیکم عثراتکم مارا قبتمونی فوعزتی وجلالی لا اخزیکم و لا افضحکم بین اصحاب الحدود و انصرفوا مغفورا لکم قد ارضیتمونی و رضیت عنکم ۵۰۷

۵۴۳ عن عبدالله بن السائب، قال حضرت العید مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فصلی بنا العید ثم قال قد قضینا الصلاة فمن احب ان یجلس للخطبة فلیجلس و من احب ان یذهب فلیذهب ۵۱۲

۵۴۴ صلی (یعنی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم) ثم خطب ثم اتی النساء و معه بلال فوعظهن و ذکرهن و امرهن بالصدقة فرأیتهن ان یهوین بایدیهن یقذفنه فی ثوب بلال ثم انطلق هو و بلال الی بیته ۵۱۳

Marfat.com

۵۴۵ ثم خطب الناس بعد فلما فرغ نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نزل فاتی النساء فذکرهن ۵۱۳

۵۴۸ عن ابن عباس، قال شهدت صلاة الفطر مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ابی بکر و عمر و عثمن رضی الله تعالیٰ عنهم فکلهم یصلیها قبل الخطبة ثم یخطب ۵۱۴

۵۴۹ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یصلی فی الاضحیٰ و الفطر ثم یخطب بعد الصلاة ۵۱۴

۵۵۰ خرج النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم اضحیٰ فصلی العید رکعتین ثم اقبل علینا بوجهه و قال۔ الحدیث ۵۱۴

۵۵۱ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صلی یوم النحر ثم خطب ۵۱۵

۵۵۲ صلی النبیؐ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم النحر ثم خطب ثم ذبح ۵۱۵

۵۵۳ کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ابوبکر و عمر یصلون فی العیدین قبل الخطبة ثم یخطبون ۵۱۵

۵۵۴ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یخرج یوم العید فیصلی رکعتین ثم یخطب ۵۱۵

۵۵۵ کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یخرج یوم الفطر و الاضحی الی المصلی فاول شئ یبداء به الصلاة ثم ینصرف فیقوم مقابل الناس و الناس جلوس علی صفوفهم فیعظهم و یوصیهم و یأمرهم فان کان یرید ان یقطع بعثا قطعه او یأمر بشئ امر به ثم ینصرف ۵۱۵

۵۵۹ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان لا یخرج یوم الفطر حتی یأکل و کان لا یأکل یوم النحر حتی یصلی ۵۱۷

۵۶۰ فی روایة، حتی یرجع فیأکل من اضحیته ۵۱۸

Marfat.com

۵۶۱ عن ابن عباس قال من السنة ان لایخرج یوم الفطر حتی یطعم ۵۱۸
ولا یأکل یوم النحر حتی یرجع

باب الصفوف

۳۴۹ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من قطع صفا قطعه الله ۲۴۹
۸ من وصل صفا وصله الله و من قطع صفا قطعه الله ۳۳۹
۱۱ خیر صفوف الرجال اولها و شرها آخرها و خیر صفوف ۳۴
النساء آخرها و شرها اولها
۱۳ اخروهن من حیث اخرهن الله ۳۴
۱۶ عن معوية بن قرة عن ابيه قال كنا ننهى ان نصف بين السوارى ۳۴۱
على عهد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ونطرد عنها
طردا
۱۷ عن عبدالحميد بن محمود قال صلينا خلف امير من الامراء ۳۴۱
فاضطرنا الناس فصلينا بين الساريتين فلما صلينا قال انس بن
مالك كنا نتقى على عهد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه
وسلم
۱۸ لاتصفوا بين الاساطين و اتموا الصفوف ۳۴۲
۸۰ حديث نعمان بن بشير، رأيت الرجل منا يلزق كعبه بكعب ۳۵۶
صاحبه
۸۱ حديث انس، كان احدنا يلزق منكبه بمنكب صاحبه و قدمه ۳۵۷
بقدم صاحبه
۲۱۹ اقيموا صفوفكم و تراصوا فانى اريكم من وراء ظهرى ۳۹۹
۲۲۰ اتموا الصفوف فانى اركم خلف ظهرى ۴۰۰
۲۲۱ سدوا الخلل فان الشيطان يدخل فيما بينكم بمنزلة الخذف ۴۰۰
۲۲۲ راصوا الصفوف فان الشيطان يقوم فى الخلل ۴۰۰

Marfat.com

۲۲۳ راصوا صفوفکم و قاربوا بینها و حاذو بالاعناق فوالذی نفسی ۴۰۰
بیده انی لاری الشیاطین تدخل من خلل الصف کانها الخذف

۲۲۴ اقیموا صفوفکم و تراصوا فوالذی نفسی بیده انی لاری ۴۰۰
الشیاطین بین صفوفکم کانها غنم غفر

۲۲۵ اقیموا الصفوف فانما یصفون بصفوف الملئکة و حاذوا بین ۴۰۱
المناکب و سدوا الخلل ولینوا بایدی اخوانکم و لاتذروا
فرجات للشیاطین و من وصل صفا وصله الله و من قطع صفا
قطعه الله۔

۲۲۶ خرج علینا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال الا ۴۰۱
تصفون کما تصف الملئکة عند ربها فقلنا یا رسول الله کیف
تصف الملئکة عند ربها قال یتمون الصف الاول و یتراصون
فی الصف

۲۲۷ من نظر الی فرجة فی الصف فلیسدها بنفسه فان لم یفعل فمر ۴۰۲
مار فلتخط علی رقبته فانه لا حرمة له

۲۸۳ عبادالله لتسون صفوفکم او لیخالفن الله بین وجوهکم ۴۱۹

۲۸۴ اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیه فما کان من نقص فلیکن فی ۴۱۹
الصف المؤخر

۲۸۵ ان الله و ملئکة یصلون علی الذین یصلون الصف و من سد ۴۲۰
فرجة رفعه الله بها درجة

۲۹۳ لیلینی منکم اولو الاحلام و النهی ۴۲۲

۳۱۳ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم توسطوا الامام و سدوا الخلل ۴۲۷

باب الجماعة

۲۴۵ اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجل اعمیٰ فقال یا رسول ۱۷۸
الله لیس لی قائد یقودنی الی المسجد فسأل رسول الله صلی
الله تعالیٰ علیه وسلم ان یرخص له فیصلی فی بیته فرخص له
فلما ولی دعاه فقال هل تسمع النداء بالصلاة قال نعم قال
فاجب

Marfat.com

۲۴۶ عن ابی هریرة قال اقیمت الصلاة وعدلت الصفوف فخرج الینا ۱۷۸
رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلما قام فی مصلاه ذکر
انه جنب فقال لنا مکانکم ثم رجع فاغتسل ثم خرج الینا و
راسه یقطر فکبر فصلینا معه

۳۱۵ حدیث میں سنت اقدس یوں مروی ہے کہ جب لوگ جلد حاضر ۲۸۱
ہوتے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلد نماز پڑھ لیتے اور
حاضری میں دیر ملاحظہ فرماتے تو تاخیر فرماتے اور کبھی سب لوگ
حاضر ہو جاتے اور تاخیر فرماتے، یہاں تک کہ ایک بار نماز عشاء میں
تشریف آوری کا بہت انتظار طویل صحابۂ کرام نے کیا بہت دیر کے
بعد مجبور ہو کر امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے در
اقدس پر عرض کی عورتیں اور بچے سو گئے اس کے بعد حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بر آمد ہوئے اور فرمایا روئے زمین پر تمہارے
سوا کوئی نہیں جو اس نماز کا انتظار کرتا اور تم نماز ہی میں ہو جب تک
نماز کے انتظار میں رہو۔

۲۳۳ من صلی العشاء فی الجماعة فکانما قام نصف لیلة و من صلی ۴۰۶
الصبح فی جماعة فکانما صلی اللیل کله

۲۳۴ اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجل اعمیٰ فقال یا رسول ۴۰۶
الله انه لیس لی قائد یقودنی الی المسجد فسألَ رسول الله
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یرخص له فیصلی فی بیته
فرخص فلما ولی دعاه فقال هل تسمع النداء بالصلاة فقال نعم
قال فاجب ۔

۲۳۵ عن ابن ام مکتوم قلت یا رسول الله ان المدینة کثیرة الهوام و ۴۰۷
السباع قال تسمع حی علی الصلاة حی علی الفلاح قال نعم
قال فحیهلا

Marfat.com

٢٣٦ و فى رواية، ايسعنى ان اصلى فى بيتى قال اتسمع الاقامة قال ٤٠٧
نعم قال فأتها۔

و فى اخرى، قال فا ـنمرها و لم يرخص له

٢٣٧ و فى رواية، سأل ان يرخص له فى صلاة العشاء و الفجر قال ٤٠٧
هل تسمع الاذان قال نعم مرة او مرتين فلم يرخص له فى ذلك

٢٣٨ جاء رجل ضرير الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فيه ٤٠٨
ايبلغك النداء قال نعم (قال) فاذا سمعت اجب

٢٣٩ و فى لفظ، قال اتسمع الاذان قال نعم قال فأتها و لو حبوا ٤٠٨

٢٤٠ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من ادرك الاذان فى ٤٠٨
المسجد ثم خرج لم يخرج لحاجة وهو لايريدالرجعة فهو
منافق

٢٤١ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا يسمع النداء فى ٤٠٨
مسجدى هذا ثم يخرج منه الالحاجة لايرجع اليه الا منافق

٢٤٢ ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال لا يخرج من المسجد ٤٠٩
احد بعد النداء الا منافق الا لعذر اخرجته حاجة وهو يريد
الرجوع

٢٤٣ قال ابن مسعود فى المتخلفين عن الجماعات لو تركتم سنة ٤٠٩
نبيكم لكفرتم

٢٤٦ ان عمر بن الخطاب فقد سليمن بن ابى حثمة فى صلاة الصبح ٤١٠
و ان عمر بن الخطاب غدا الى السوق و مسكن بين السوق و
المسجد النبوى فمر على الشفأ ام سليمن فقال لها لم ار
سليمن فى الصبح فقالت انه قد بات يصلي فغلبته عيناه فقال
عمر لان اشهد صلاة الصبح فى الجماعة احب الى من اقوم
ليلة

Marfat.com

٢٤٧ عن سليمن بن ابى حثمة عن امه الشفأ قالت دخل على عمر و ٤١٠
عندى رجلان نائمان معنى زوجها ابا حثمة و ابنها سليمن
فقال اما صليا الصبح قلت لم يزالا يصليان حتى اصبحا فصليا
الصبح و ناما فقال لان اشهد الصبح فى جماعة احب الى من
قيام ليلة

٢٤٩ الجفأ كل الجفا و الكفر و النفاق من سمع منادى الله ينادى ٤١١
الى الصلوات فلا يجيبه

٢٥٨ يحسب المومن من الشقأ و الخيبة ان يسمع المؤذن يثوب ٤١٣
بالصلاة فلا يجيبه

٢٥٩ قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ليس صلاة اثقل على ٤١٣
المنافقين من الفجر و العشاء ولو يعلمون ما فيهما لاتوهما و
لو حبوا لقد هممت ان آمر المؤذن فيقيم ثم امر رجلا يؤم
الناس ثم اخذ شعلا من نار فاحرق على من لايخرج الى الصلاة
بعد۔

٢٦٠ انه عليه الصلاة و السلام كان خرج ليصلح بين قوم فعاد الى ٤١٤
المسجد و قد صلى اهل المسجد رجع الى منزله فجمع اهله و
صلى۔

٢٦١ ان اصحاب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كانوا اذا ٤١٤
فاتتهم الجماعة فى المسجد صلى فى المسجد فرادىٰ

٢٦٣ عن انس نفسه انه جاء الى مسجد قد صلى فاذن و اقام و صلى ٤١٤
جماعة

٢٦٤ ان رجلا دخل المسجد و قد صلى رسول الله صلى الله تعالىٰ ٤١٥
عليه وسلم باصحابه فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه
وسلم من يتصدق على ذا فيصلى معه فقام رجل من القوم
فصلى معه۔ و فى بعضها ان ذلك المتصدق على الرجل ابوبكر
صديق رضى الله تعالىٰ عنه۔

Marfat.com

۲۶۵ اذا جئت المسجد و كنت قد صليت فاقيمت الصلاة فصل مع ۴۱۵
الناس و ان كنت قد صليت

۲۶۸ اذا جئت الصلاة فوجدت الناس فصل معهم و ان كنت قد ۴۱۶
صليت

۲۶۹ اذا صليتما فی رحالكما ثم اتيتما مسجد جماعة فصليا معهم ۴۱۶
فانها لكما نافلة

۲۷۰ عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ذلك له سهم جمع ۴۱۶

۲۷۱ سيكون عليكم بعدی امراء تشغلهم اشياء عن الصلاة لوقتها ۴۱۷
حتی يذهب وقتها فصلوا الصلاة لوقتها فقال رجل يا رسول
الله اصلی معهم قال نعم ان شئت۔

۲۷۲ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كيف انت اذا كانت ۴۱۷
عليك امراء يميتون الصلاة او قال يؤخرون الصلاة عن وقتها
قال قلت فما تامرنی قال صل الصلاة لوقتها فان ادركتها معهم
فصل فانها لك نافلة

۲۷۳ فی رواية و اجعلوا صلاتكم معهم تطوعا ۴۱۷

۲۷۴ اذا صليت فی اهلك ثم ادركت فصلها الا الفجر و المغرب ۴۱۷

۲۷۵ اذا صلی احدكم فی رحله ثم ادرك الصلاة مع الامام فليصلها ۴۱۸
فانها له نافلة

۲۷۶ عبداللہ بن عمر کا ارشاد جب ان سے پوچھا گیا میں ان دونوں میں کس کو ۴۱۸
اپنی نماز یعنی فرض تصور کروں فرمایا و ذلك اليك انما ذلك الی الله
عزوجل يجعل ايتهما شاء

۲۸۱ عن ابن مسعود، لقد رأيتنا و ما يتخلف عنها الا منافق معلوم ۴۱۹
النفاق

۲۸۲ و ايضاً، لو تركتم سنة نبيكم لضللتم ۴۱۹

۲۸۶ انكم فی صلاة ما انتظرتم الصلاة ۴۲۰

Marfat.com

۲۸۸ حدیث ابن عمر میں ہے، اصلی فی بیتی ثم ادرك الصلاة فی ۴۲۰
المسجد مع الامام

۲۸۹ حدیث ابو ایوب میں ہے، یصلی (احدنا) فی منزله الصلاة ثم ۴۲۰
یأتی المسجد فتقام الصلاة

۲۹۱ اذا جئت المسجد و کنت قد صلیتُ فاقیمت الصلاة فصل مع ۴۲۱
الناس و ان کنت قد صلیت

۳۴۵ عن عمر انه جاء و الامام یصلی الصبح و لم یکن صلی ۴۳۸
الرکعتین قبل صلاة الصبح فصلاهما فی حجرة حفصة ثم انه
صلی مع الامام

۳۴۸ عن المسور بن مخرمة قال دفنا ابابکر رضی الله تعالیٰ عنه لیلا ۴۳۹
فقال عمر رضی الله تعالیٰ عنه انی لم اوتر فقام و صففنا و راءه
فصلی بنا ثلث رکعات لم یسلم الا فی آخرهن۔

۵۰۶ ان من سنن الهدیٰ الصلاة فی المسجد الذی یوذن فیه ۴۹۸

۵۰۷ اذا کنتم فی المسجد فنودی بالصلاة فلا یخرج احدکم حتی ۴۹۸
یصلی

۵۰۸ من ادرك الاذان فی المسجد ثم خرج لم یخرج لحاجته وهو لا ۴۹۹
یریدا لرجعة فهو منافق

باب القراءة

۴۸ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسا شخص (جو نماز ۳۴۸
یا تلاوت میں بے ترتیب قرآن پڑھتا ہے) خوف نہیں کرتا کہ اللہ
عزوجلّ اس کا دل الٹ دے۔

۴۹ اذا صلیتم فاقیموا صفوفکم ثم لیومکم احدکم فاذا کبر فکبروا ۳۴۸
و اذا قراء فانصتوا۔

۵۰ انما الامام لیؤتم به فاذا کبر فکبروا و اذا قراء فانصتوا ۳۴۹

Marfat.com

۵۱ من صلی رکعة لم یقراء فیها بام القرآن فلم یصل الا ان یکون ۳۴۹
وراء الامام

۵۲ ان عبدالله بن مسعود لم یقراء خلف الامام لا فی الرکعتین ۳۴۹
الاولیین ولا فی غیرهما

۶۰ من صلی خلف الامام فان قراء ة الامام له قراء ة ۳۵۱

۶۱ صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالناس فقراء رجل ۳۵۲
خلفه فلما قضی الصلاة قال ایکم قراء خلفی ثلث مرات قال
رجل انا یا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال صلی الله
تعالیٰ علیه وسلم من صلی خلف الامام فان قراء ة الامام له قراء
ة

۶۲ سئل ابن مسعود عن القراء ة خلف الامام قال انصت فان فی ۳۵۲
الصلاة لشغلا سیکفیك ذلك الامام۔

۶۳ ان عبدالله بن مسعود کان لا یقراء خلف الامام فیما یجهرو ۳۵۲
فیما یخافت فیه فی الاولیین و لا فی الاخریین و اذا صلی وحده
قراء فی الاولیین بفاتحة الکتاب و لم یقراء فی الاخریین شیأ

۶۴ عن ابراهیم انه قال لم یقراء خلف الامام حرفا لا فیما یجهر فیه ۳۵۳
القراء ة و لا فیما لا یجهر فیه ولا قراء فی الاخریین بام الکتاب
و لا غیرهما خلف الامام و لا اصحاب عبدالله جمیعا

۶۵ عن علقمة بن قیس قال لان اعض علی جمرة احب الی من ان ۳۵۳
اقراء خلف الامام

۶۶ عن ابراهیم قال ان اول من قراء خلف الامام رجل متهم ۳۵۳

۶۷ ان عبدالله بن عمر کان اذا سئل یقراء احد خلف الامام قال اذا ۳۵۳
صلی احدکم خلف الامام فحسبه قراء ة الامام و اذا صلی
وحده فلیقراء قال و کان عبدالله بن عمر لا یقراء خلف الامام

۶۸ عن ابن قال من صلی خلف الامام کفته قراء ته ۳۵۴

Marfat.com

۶۹	عن ابن عمر انه سئل عن القراءة خلف الامام قال تكفيك قراءة الامام	۳۵۴
۷۰	عن زید بن ثابت سمعه یقول لا یقراء المؤتم خلف الامام فی شیء من الصلاة	۳۵۴
۷۱	عن موسی بن سعد بن زید بن ثابت یحدثه عن جده انه قال من قراء خلف الامام فلا صلاة له	۳۵۴
۷۲	عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال من قراء خلف الامام فلا صلاة له	۳۵۵
۷۳	ان سعدا قال وددت ان الذی یقراء خلف الامام فی فیه جمرة	۳۵۵
۷۴	ان عمر بن الخطاب قال لیت فی فم الذی یقراء خلف الامام حجرا	۳۵۵
۷۵	من صلی صلاة لم یقراء بام القرآن فهی خداج هی خداج	۳۵۵
۷۶	حدیث عباده بن صامت، لا تفعلوا الا بام القرآن	۳۵۶
۹۶	عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک شخص کو قرآن عظیم پڑھا رہے تھے اس نے انما الصدقت للفقراء کو بغیر مد کے پڑھا فرمایا هکذا اقرأ نیها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔	۳۶۴
۱۱۰	ایک بچہ جس کی ماں شریک جماعت تھیں اس کے رونے کی آواز سن کر حضور پرنور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فجر کی نماز صرف معوذتین سے پڑھائی .	۳۶۷
۱۱۱	قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لبلال اذا ابتدأت سورة فاتمها علی نحوها۔	۳۶۷
۱۱۲	نعتت قراءة النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مفسرة حرفا حرفا الخ	۳۶۸
۱۱۳	لا تنثروه نثرا الدقل و لا تهذوه هذا الشعر قفوا عند عجائبه حرکوه به القلوب و لایکن هم احدکم آخر السورة	۳۶۸

Marfat.com

۱۴۶	لا صلاة لمن لم يقراء بفاتحة الكتاب	۳۷۸
۲۱۶	من صلى صلاة لم يقراء فيها بفاتحة الكتاب فهى خداج	۳۹۹
۲۱۷	ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم امره ان يخرج فينادى لا صلاة الا بقراءة فاتحة الكتاب فما زاد	۳۹۹
۲۱۸	لا تجزى صلاة الا بفاتحة الكتاب و معها غيرها	۳۹۹
۲۶۴	قول انس صليت خلف النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و ابى بكر و عمر و عثمان فكانوا يستفتحون بالحمد لله رب العلمين	۴۱۴
۴۱۲	عن انس قال، صليت خلف رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و خلف ابى بكر و عمر و عثمان فلم اسمع احدا منهم يقراء بسم الله الرحمن الرحيم	۴۶۴
۴۱۳	كانوا لا يجهرون بسم الله الرحمن الرحيم	۴۶۴
۴۱۴	كانوا يسرون بسم الله الرحمن الرحيم	۴۶۴
۴۱۵	ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يسر ببسم الله الرحمن الرحيم و ابا بكر و عمر و عثمان و عليا	۴۶۴
۴۱۷	عن عبدالله بن مغفل، قال سمعنى ابى و انا اقول بسم الله الرحمن الرحيم فقال اى بنى اياك و الحدث قال و لم ارا احدا من اصحاب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان ابغض اليه الحدث فى الاسلام يعنى منه قال و صليت مع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و مع ابى بكر و مع عمر و مع عثمان فلم اسمع احدا منهم يقولها فلا تقلها انت اذا صليت فقل الحمد لله رب العلمين	۴۶۵
۴۱۸	عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی امام کو بسم اللہ جہر سے پڑھتے سنا پکار کر فرمایا یا عبدالله انى صليت خلف رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و ابى بكر و عمر و عثمان فلم اسمع احدا منهم يجهربها	۴۶۵

Marfat.com

۴۱۹ عن ابن عباس قال، الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم قراءة ۴۶۵
الاعراب

۴۲۰ لم يجهر النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حتى مات ۴۶۶

۴۲۱ عن ابن عباس، انا اعرابى ان جهرت ببسم لله الرحمن الرحيم ۴۶۶

۴۲۲ ان الحسن سئل عن الجهر بالبسملة فقال انما يفعل ذلك ۴۶۶
الاعراب

۴۲۳ الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم بدعة ۴۶۶

۴۲۴ عن ابراهيم، ما ادركت احدا يجهر بسم الله الرحمن الرحيم و ۴۶۶
الجهر بها بدعة

۴۲۵ عن شعيب بن جرير، قلت لسفيان الثورى حدث بحديث السنة ۴۶۶
ينفعنى الله به فاذا وقفت بين يديه قلت يا رب حدثنى بهذا
سفيان فانجوانا و توخذ قال اكتب بسم الله الرحمن الرحيم
القرآن كلام الله غير مخلوق (الى ان قال) يا شعيب لا ينفعك
ما كتبت حتى ترى المسح على الخفين و حتى ترى ان اخفاء
بسم الله الرحمن الرحيم افضل من الجهر به و حتى تومن
بالقدر (الى ان قال) اذا وقفت بين يدى الله فسئلت عن هذا
فقل يا رب حدثنى بهذا سفيان الثورى ثم خل بينى و بين الله
عزوجل۔

۴۲۷ كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا يعرف فصل ۴۶۸
السورة حتى ينزل عليه بسم الله الرحمن الرحيم

۴۶۹ انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يقراء فى صلاة الظهر فى ۴۸۲
الركعتين الاوليين قدر ثلثين آية و فى الاخريين قدر خمسة
عشرة آية او قال نصف ذلك

۴۷۰ ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يقراء فى الظهر فى ۴۸۲
الاوليين بام القرآن و سورتين و فى الركعتين الاخريين بام
الكتاب۔

Marfat.com

باب الامامة

۳۲۵ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم امنى جبريل عند ۴۸۳
البيت مرتين فصلى بى الظهر حين زالت الشمس و كان قدر
الشراك

۷۷ ان عائشة رضى الله تعالىٰ عنها كانت تؤم النساء فى شهر ۳۵۶
رمضان فتقوم وسطا

۷۸ ان عائشة امتهن و قامت بينهن فى صلاة مكتوبة ۳۵۶

۷۹ عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم المراءة عورة ۳۵۶

۸۲ و اذا قال و لا الضالين فقولوا آمين فان الامام يقولها ۳۵۷

۹۹ لايؤمن الرجل فى سلطانه ۳۶۴

۱۰۰ من زار قوما فلا يؤمهم و ليومهم رجل منهم ۳۶۵

۱۰۲ تین شخصوں کی نماز ان کے کانوں سے بالشت بھر اوپر نہیں اٹھتی، ۳۶۵
واحد منهم من ام قوما وهو له كارهون

۱۰۳ ثلثة لايقبل الله منهم صلاة من تقدم قوما وهم له كارهون ۳۶۵

۱۰۴ ان سركم ان تقبل صلاتكم فليؤمكم علمائكم ۳۶۶

۱۰۵ من ام قوما وفيهم اقراء منه لكتاب الله و اعلم لم يزل فى سفال ۳۶۶
الى يوم القيٰمة

۱۰۷ لا يؤمن فاجر مومنا الا ان يقهره بسلطانه يخاف سيفه او ۳۶۶
سوطه

۱۰۸ ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم استخلف ابن ام مكتوم ۳۶۷
على المدينة مرتين يصلى بهم وهو اعمىٰ

۱۰۹ ثلثة لعنهم الله من تقدم قوما وهم له كارهون و امراءة باتت و ۳۶۷
زوجها عليها ساخط و رجل سمع حى على الصلاة و حى
على الفلاح فلم يجب

Marfat.com

۱۱۴	ان عتبان بن مالك وهو من اصحاب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ممن شهد بدرا من الانصار انه اتى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال يا رسول الله انى قد انكرت بصرى و انا اصلى لقومى	۳۶۸
۱۱۶	ان سركم ان يقبل الله صلاتكم فليؤمكم خياركم فانهم وفدكم فيما بينكم وبين ربكم	۳۶۹
۱۲۷	ثلثة لا ترفع صلاتهم فوق آذانهم شبرا وعدمنهم من ام قوما وهم له كارهون	۳۷۲
۱۳۵	ثلثة لا ترفع صلاتهم فوق رؤسهم شبرا رجل ام قوماً وهم له كارهون و امراء ة باتت و زوجها عليها ساخط و اخوان متصارمان	۳۷۶
۱۳۶	ثلثة لا يقبل الله منهم صلاة من تقدم قوما وهم له كارهون و رجل يأتى الصلاة دبارا و الدبار ان يأتيها بعد ان تفوته، و رجل اعتبد محررا۔	۳۷۶
۱۵۱	ايما رجل ام قوما وهم له كارهون لم تحز صلاته اذنيه۔	۳۷۹
۱۵۲	ثلثة لا يقبل الله منهم صلاة و لا تصعد الى السماء و لا تجاوز رؤسهم رجل ام قوما وهم له كارهون و رجل صلى على جنازة و لم يؤمر و امراء ة دعا زوجها من الليل فابت عليه	۳۸۰
۱۵۳	ثلثة لا تجاوز صلاتهم آذانهم العبد الآبق حتى يرجع و امراء ة باتت و زوجها عليها ساخط و امام قوم وهم له كارهون	۳۸۰
۱۶۶	ان سركم ان تقبل صلاتكم فليؤمكم خياركم فانهم وفدكم فيما بينكم و بين ربكم	۳۸۵
۱۸۵	انما جعل الامام ليؤتم به	۳۹۱
۲۱۴	ان سركم ان تقبل صلاتكم فليؤمكم خياركم۔	۳۹۸
۲۱۵	اجعلوا ائمتكم خياركم فانهم وفدكم فيما بينكم و بين ربكم	۳۹۸

Marfat.com

۲۸۷ قال علی کرم الله تعالیٰ وجهه من السنة ان تفتح علی الامام اذا ۴۲۰
استطعمك قیل لابی عبدالرحمن ما استطعام الامام قال اذا
سکت

۲۹۵ صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فترك آیة فقال له ۴۲۲
رجل یا رسول الله آیة کذا و کذا قال فهلا اذکرتنیها

۲۹۶ انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قراء فی الصلاة سورة المومنین ۴۲۲
فترك کلمة فلما فرغ قال الم یکن فیکم ابی قال بلی قال هلا
فتحت علی۔

۲۹۷ اثر علی، اذا استطعمکم الامام فاطعموه۔ ۴۲۳

۲۹۸ حدیث انس، کنا نفتح علی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ ۴۲۳
علیه وسلم علی الائمة۔

۳۰۲ روی ان حذیفة الیمان قام بالمدائن یصلی بالناس علی دکان ۴۲۴
فجذبه سلمان الفارسی ثم قال ماالذی اصابك اطال العهد ام
نسیت اما سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول
لا یقوم الامام علی مکان انشز مما علیه اصحابه ۔ و فی روایة
اما علمت ان اصحابك یکرهون ذلك فقال تذکرت حین
جذبتنی۔

۳۰۵ عن سمرة بن جندب، قال امرنا النبی صلی الله تعالیٰ علیه ۴۲۴
وسلم ان نرد علی الامام۔

۳۰۶ اذا ام الرجل القوم یقوم فی مکان لرفع من مقامهم او نحو ذلك ۴۲۵

۳۰۷ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی ان یقوم الامام ۴۲۵
فوق و یبقی الناس خلفه۔

۳۱۶ کان بین مصلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و بین ۴۳۰
الجدار ممر شاة

۳۱۷ لایزال قوم یتأخرون حتی یؤخرهم الله عزوجل ۴۳۰

۳۲۰ اتقوا هذه المذابح یعنی المحاریب۔ ۴۳۱

Marfat.com

٣٥٣ اذا ام احدكم فليخفف۔ ٢٤٠

٤٠١ ليس على من خلف الامام سهو فان سها الامام فعليه و على ٢٨٢
من خلفه۔

٤٧٢ لايؤم عبد قوما الا تولى ما كان عليهم فى صلاتهم۔ ٢٨٢

باب الاذان والاقامة

٣٣٣ انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذن فى سفر و صلى باصحابه ٢٨٥

٣٣٥ كنا مع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى السفرفاراد المؤذن ٢٨٥
ان يؤذن الظهر فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ابرد ثم
اراد ان يؤذن فقال له ابرد حتى رأينا فيء التلول

٣٤١ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذان فجر میں الصلاة خير من النوم ٢٨٧
مقرر کرنے کی اجازت عطا فرمائی

٣٤٢ زیاد بن حارث صدائی سے مروی ہے نے اذان کہی تھی بلال نے تکبیر ٢٨٧
کہنی چاہی فرمایا يقيم اخو صداء فان من اذن فهو يقيم۔

٣٤٣ جب عبداللہ بن زید نے خواب میں اذان دیکھی اور حضور اقدس صلی ٢٨٧
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی ارشاد ہوا بلال کو سکھادو کہ ان کی
آواز بلند تر ہے بلال نے اذان کہی جب تکبیر کہنی چاہی عبداللہ بن زید
نادم ہوئے اور عرض کی خواب تو میں نے دیکھا تھا میں تکبیر کہنا چاہتا
ہوں فرمایا تو تمہیں کہو انہوں نے تکبیر کہی۔

٣٤٥ حدیث تعلیم اذان میں ہے فرشتے نے کہا یوں کہا کرو، الله اكبر الله ٢٨٨
اكبر الله اكبر الله اكبر، اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا
الله، اشهد ان محمد رسول الله اشهد ان محمد رسول الله،
حى على الصلاة حى على الصلاة، حى على الفلاح حى على
الفلاح، الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله۔
عبداللہ بن زید نے فرمایا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
عرض کی حضور نے فرمایا ان هذه لرؤيا حق انشاء الله تعالىٰ ثم امر
بالتاذين فكان بلال مولىٰ ابى بكر يؤذن بذلك

Marfat.com

۳۴۶ عن ابی محذورة، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ۲۸۸
اذان تعلیم فرمائی اس میں بھی شہادتین کے بعد یوں ہے حی، علی
الصلاۃ حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ
اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ۔

۳۴۸ عن السائب بن یزید قال کان یؤذن بین یدی رسول اللہ صلی ۲۸۸
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جلس علی المنبر یوم الجمعۃ علی
باب المسجد و ابی بکر و عمر۔

۳۵۳ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تقوموا حتی ترونی ۲۹۰

۳۵۵ عن جابر ان لا اذان للصلاۃ یوم الفطر و لا اقامۃ و لا نداء و ۲۹۰
لاشیٔ

۳۵۶ المؤذن املک بالاذان و الامام املک بالاقامۃ ۲۹۱

۳۵۸ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یأمر المؤذن فی ۲۹۱
العیدین فیقول الصلاۃ جامعۃ

۳۵۹ الامام ضامن و المؤذن مؤتمن ۲۹۱

۳۹۷ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لبلال اذا اذنت ۳۰۶
فترسل و اذا اقمت و اجعل بین اذانک و اقامتک قدر ما یفرغ
الآکل من اکلہ فی غیر المغرب، و الشارب من شربہ و المعتصر
اذ دخل لقضاء حاجتہ۔

۴۳۸ اذا اذن المؤذن ادبر الشیطان ولہ حصاص۔ ۳۲۳

۴۳۹ حدیث جابر کہ، چھتیس میل تک بھاگ جاتا ہے۔ ۳۲۳

۴۴۰ جب شیطان کا کھٹکا ہو فور اذان کہو کہ وہ دفع ہو جائے گا۔ ۳۲۳

۴۵۵ یغفر للمؤذن منتہی اذانہ ویستغفرلہ کل رطب، و یابس سمعہ ۳۲۵

۴۵۹ نزل آدم بالہند و استوحش فنزل جبریل علیہ الصلاۃ و السلام ۳۲۸
فنادی بالاذان۔

Marfat.com

٤٦١ عن علی، قال رأنی النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم حزینا فقال ٣٢٩
یا ابن ابی طالب انی اراك حزینا فمر بعض اهلك یوذن فی
اذنك فانه درء للهم، مولیٰ علی اور مولیٰ علی تک جس قدر اس
حدیث کے رلوی ہیں سب سے فرمایا فحربته فوجدته كذلك۔

٤٧١ اذا اذن فی قریة امنها الله من عذابه فی ذلك الیوم و شاهده ٢٣١
عنده

باب تقبیل الابهامین

٣٦٠ امام حاوی المقاصد الحسنہ فی الاحادیث الدائرۃ علی الالسنہ میں فرماتے ٢٩٦
ہیں۔ مسح العینین بباطن انملتی السبابتین بعد تقبیلهما عند
سماع قول المؤذن اشهد ان محمد رسول الله مع قوله اشهد
ان محمدا عبده و رسوله رضیت بالله ربا و بالاسلام دینا و
بمحمد صلی الله تعالی علیه وسلم نبیا۔ ذكره الدیلمی فی
مسند الفردوس من حدیث ابی بكرالصدیق رضی الله تعالیٰ
عنه انه لما سمع قول المؤذن اشهد ان محمد رسول الله قال
هذا و قبل باطن الانملتین السبابتین و مسح عینیه فقال صلی
الله تعالی علیه وسلم من فعل مثل ما فعل خلیلی فقد حلت
علیه شفاعتی۔ ولایصح.

٣٦١ پھر فرمایا و كذا ما اورده ابوالعباس احمد بن ابی بكر
الردادالیمانی المتصوف فی كتابه "موجبات الرحمة و عزائم
المغفرة" بسند فیه مجاهیل مع انقطاعه عن الخضر علیه السلام
انه قال من قال حین یسمع المؤذن یقول اشهد ان محمد
رسول الله مرحبا بحبیبی و قرة عینی محمد بن عبدالله صلی
الله تعالیٰ علیه وسلم ثم یقبل ابهامیه و یجعلهما علی عینیه لم
یرمدا ابدا.

Marfat.com

٣٦٢ پھر فرمایا ثم روی بسند فیه لم اعرفه عن اخی الفقیه محمد بن البابا فیما حکی عن نفسه انه هبت ریح فوقعت منه حصاة فی عینه و اعیاه خروجها المته اشد الالم وانه لما سمع المؤذن یقول اشهد ان محمد رسول الله قال ذلك فخرجت الحصاة من فوره قال الرداد رحمة الله تعالی و هذا یسیر فی جنب فضائل الرسول صلی الله تعالی علیه وسلم.

٣٦٣ پھر فرمایا و حکی الشمس محمد بن صالح المدنی امامها و خطیبها فی تاریخه عن المجد احد القدماء من المصریین انه سمع یقول من صلی علی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم اذا سمع ذکر فی الاذان و جمع اصبعه المسبحة و الابهام و قبلهما و مسح بهما عینیه لم یرمدا ابدا.

٣٦٤ پھر فرمایا قال ابن صالح و سمعت ذلك ایضا من الفقیه محمد بن الزرندی عن بعض شیوخ العراق و العجم و انه یقول عندما یمسح عینیه صلی الله علیك یا سیدی یا رسول الله یا حبیب قلبی و یانور بصری و یا قرة عینی و قال لی کل منهما منفعلته لم ترمد عینی.

٣٦٥ پھر فرمایا قال ابن صالح و انا ولله الحمد و الشکر منذ سمعة منهما استعملته فلم ترمد عینی و لرجو ان عافیتهما تدوم وانی اسلم من العمر انشاء الله تعالی.

٣٦٦ پھر فرمایا قال روی عن الفقیه محمد بن سعید الخولانی قال اخبرنی الفقیه العالم ابوالحسن علی بن محمد بن حدید الحسینی اخبرنی الفقیه الزاهد البلالی عن الحسن رضی الله تعالی عنه انه قال من قال حین یسمع المؤذن یقول اشهد ان محمد رسول الله مرحبا بحبیبی و قرة عینی محمد بن عبدالله صلی الله تعالی علیه وسلم و یقبل ابهامیه و یجعلهما علی عینیه لم یعم ولم یرمد.

Marfat.com

۳۶۷ پھر فرمایا وقال الطاؤسی انه سمع من الشمس محمد بن نصر البخاری خواجه حدیث من قبل عند سماعه من المؤذن کلمة الشهادة ظفری ابهامیه و مسهما علی عینیه و قال عند المس اللهم احفظ حدقتی و نورهما ببرکة حدقتی محمد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و نورهما لم یعم.

۴۲۹ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان میں نام سنکر انگلیوں کے پوروں ۳۱۹
کو بوسہ دے کر آنکھوں پر پھیرا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من فعل مثل ما فعل خلیلی فقد حلت علیه شفاعتی۔

باب المسجد

۲۰۶ لا تمنعوا اماء الله مساجد الله ۱۵۶

۲۴۴ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بشرا المشائین فی الظلم الی ۱۷۷
المساجد بالنور التام یوم القیٰمة

۳۳۷ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب مسجد مدینہ طیبہ بنا ۲۸۶
فرمائی وہ ایک نخلستان تھا جس میں مشرکین دفن ہوتے تھے فامر بقبور المشرکین۔

۳۵۷ من سمع رجلاً ینشد ضالة فی المسجد فلیقل لا ردها الله ۲۹۱
علیك فان المساجد لم تبن لهذا

۱۴۷ امر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ببناء المساجد فی الدور و ۲۷۹
ان تنظف و تطیب۔

۳۱۴ خیر البقاع المساجد و شر البقاع الاسواق ۴۳۰

۳۱۵ ما امرت بتشیید المساجد ۴۳۰

۴۳۳ لا صلاة لجار المسجد الا فی المسجد ۴۷۱

۴۳۴ امر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ببناء المساجد فی ۴۷۲
الدور و التنظف۔

Marfat.com

٤٣٥ من بنى لله مسجدا بنى الله له بيتا فى الجنة زاد فى رواية من در ٤٧٢
و ياقوت

٤٣٦ من سمع رجلا ينشد ضالة فى المسجد فليقل لاردها الله ٤٧٢
عليك فان المساجد لم تبن لهذا۔

٤٣٧ اذا رأيتم من يبتاع فى المسجد فقولوا لا اربح الله تجارتك ٤٧٢

٤٤٤ من اكل من هذه الشجرة المنتنة فلا يقربن مسجدنا فان ٤٧٤
الملئكة تتأذى مما يتأذى منه الانس۔

٤٤٥ عن ابن عباس قال، لتز خرفنها كما زخرفت اليهود و النصارى ٤٧٥

٤٤٨ لعنة الله على اليهود و النصارىٰ اتخذوا قبورا بنيائهم مساجد ٤٧٦

٤٤٩ جنبوا مساجدكم صبيانكم و مجانينكم۔ ٤٧٦

٤٨٩ رحم الله عثمان زاد فى مسجدنا حتى و سعنا ٤٨٨

٤٩١ جنبوا مساجدكم صبيانكم و مجانينكم و بيعكم و شرائكم و ٤٨٨
رفع اصواتكم۔

باب فضيلة العمامة

٢٥ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان الله عزوجل و ٣٤٣
ملئكته يصلون على اصحاب العمائم يوم الجمعة

٢٦ عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ٣٤٤
يقول صلاةتطوع او فريضة بعمامة تعدل خمس و عشرين
صلاة بلا عمامة و جمعة بعمامة تعدل سبعين جمعة بلا عمامة

٢٧ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الصلاة فى العمامة ٣٤٤
تعدل بعشرة الآف حسنة۔

٢٨ فرق ما بيننا و بين المشركين العمائم على القلانس۔ ٣٤٤

٢٩ العمامة على القلنسوة فصل ما بيننا و بين المشركين يعطى ٣٤٤
بكل كورة يدور على راسه نورا۔

Marfat.com

٣٠	العمائم تيجان العرب۔	٣٤٤
٣١	العمائم تيجان العرب فاذا وضعوا العمائم و ضعوا عزهم و فی لفظ وضع الله۔	٣٤٤
٣٢	ايتوا المساجد حسرا و معصبين فان العمائم تيجان المسلمين	٣٤٥
٣٣	اعتموا تزدادوا حلما	٣٤٥
٣٤	اعتموا تزدادوا حلما و العمائم تيجان العرب	٣٤٥
٣٥	العمائم وقار المومن و عز العرب فاذا وضعت العرب عمائمها و ضعت عزها۔	٣٤٥
٣٦	لاتزال امتی علی الفطرة ما لبسوا العمائم علی القلانس۔	٣٤٥
٣٧	ان الله امدنی یوم بدر و حنین بملئکة یعتمون هذه العمة حاجزه بین الکفر و الایمان۔	٣٤٥
٣٨	عبدالاعلی بن عدی نے فرمایا، هکذا فاعتموا فان العمامة سیماء الاسلام وهی حاجزة بین المسلمین و المشرکین۔	٣٤٦
٣٩	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمامہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا هکذا تکون تیجان الملئکة	٣٤٦
٤٠	علیکم بالعمائم فانها سیماء الملئکة و ارخوا لها خلف ظهورکم۔	٣٤٦
٤١	ان الله اکرم هذه الامة بالعصائب۔	٣٤٦
٤٢	اعتموا خالفوا علی الامم قبلکم	٣٤٦
٤٣	العمائم تیجان العرب فاعتموا تزدادو احلما و من اعتم فله بکل کورة حسنة فاذا حط فله بکل حطة حطها خطیئة۔	٣٤٧
٤٤	رکعتان بعمامة خیر من سبعین رکعة بلا عمامة	٣٤٧

Marfat.com

٤٥ عن ميمون بن مهران قال دخلت على سالم بن عبدالله بن عمر ٣٤٧
فحدثنى عليا ثم التفت الى فقال يا ابا ايوب الا اخبرك بحديث
تحبه و تحمله عنى و تحدث به قلت بلى قال، دخلت على
عبدالله بن عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنهما وهو يتعمم
فلما فرغ التفت فقال اتحب العمامة قلت بلى قال احبها تكرم
ولا يراك الشيطان الاولى سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ
عليه وسلم يقول صلاة تطوع او فريضة بعمامة تعدل خمسا و
عشرين صلاة بلا عمامة و جمعة بعمامة تعدل سبعين جمعة
بلا عمامة اى بنى اعتم فان الملئكة يشهدون يوم الجمعة
معتمين فيسلمون على اهل العمائم حتى تغيب الشمس۔

٤٦ لاينظر الله الى قوم لا يجعلون عمائمهم تحت ردائهم يعنى فى ٣٤٨
الصلاة۔

باب السواك

٦٧ عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه تسوك و توضأ ثم ١٠٧
قام فصلى۔

٦٨ ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان لا يرقد من ليل و لا ١٠٧
نهار فيستيقظ الا يتسوك قبل ان يتوضأ۔

٦٩ كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا توضأ استنشق ١٠٨
ثلثا و تمضمض و ادخل اصبعه فى فمه۔

٧٠ كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا توضأ تمضمض ١٠٨
و استنشق و ادخل اصابعه من تحت لحيته فخللها۔

٧١ عن على رضى الله تعالىٰ عنه انه دعا بكوز من ماء فغسل وجهه ١٠٨
و كفيه ثلثا و تمضمض ثلثا فادخل بعض اصابعه فى فيه و قال
فى آخره هكذا كان وضوء نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

٧٢ عن عثمان رضى الله تعالىٰ عنه انه كان اذا توضأ يسوك فاه ١٠٨
باصبعه۔

Marfat.com

٧٣ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يجزى من السواك ١٠٨
الاصابع۔

٧٤ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الاصابع تجزى ١٠٩
مجزى السواك اذا لم يكن سواك۔

٧٧ السواك سنة فاستاكوا ١١٠

٧٨ اذا قام احدكم يصلى من الليل فلسيتك فان احدكم اذا قرء فى ١١٠
صلاته وضع ملك فاه فيه ولا يخرج من فيه شئ الادخل فم
الملك

٧٩ ليس شئ اشد على الملكين من ان يريا بين اسنان صاحبها ١١٠
طعاما وهو قائم يصلى

٩٢ ان رجلا من الانصار من بنى عمر و بن عوف قال يا رسول الله ١١٥
انك رغبتنا فى السواك فهل دون ذلك من شئ قال اصبعك
سواك عند وضوئك تمربها على اسنانك انه لاعمل لمن لانية
له ولا اجر لمن لا خشية له۔

٩٣ الوضوء شطر الايمان والسواك شطر الوضوء۔ و فى لفظ ١١٥
السواك نصف الوضوء و الوضوء نصف الايمان۔

١٦٣ عشر من الفطرة قص الشارب و اعفاء اللحية والسواك و ١٣٣
استنشاق الماً وقص الاظفار و غسل البراجم و نتف الابط و
حلق العانة وانتقاص الماً قال الراوى و نسيت العاشرة الا ان
تكون المضمضة۔

٣٧٥ صلاة بسواك خير من سبعين صلاة بغير مسواك۔ ٣٠١

باب الاسراف والتبذير

٩٧ عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما لو انفقت مثل ابى قبيس ١١٧
ذهبا فى طاعة الله لم يكن اسرافا و لو انفقت صاعا فى معصية
الله كان اسرافا

Marfat.com

١١١ عن ابن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه فى قوله تعالىٰ ولا تبذر ١٢٠
تبذيرا قال التبذير فى غير الحق وهو الاسراف۔

١١٢ عن ابى بشر قال اطاف الناس بایاس بن معوية فقالوا ما السرف ١٢٠
قال ما تجاوزت به امر الله فهو سرف۔

١١٤ كنا اصحاب محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نتحدث ان ١٢١
التبذير النفقة فى غير حقه۔

١١٥ عن ابن عباس، المبذر المسفق فى غير حقه۔ ١٢١

١١٦ لا تنفق فى الباطل فان المبذر هو المسرف فى غير حق۔ ١٢١

١١٧ عن عمر رضى الله تعالىٰ عنه لاتبذر تبذيرا لا تعط فى المعاصى۔ ١٢١

باب صلاة الجنازة

٣٣٤ عن ابن عباس قال آخرما كبر النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ٢٨٥
على الجنازة اربع تكبيرات و كبر عمر على ابى بكر اربعا و كبر
ابن عمر على عمر اربعا و كبر الحسن بن على على اربعا و كبر
الحسين بن على على الحسين بن على اربعا و كبرت الملئكة
على آدم اربعا و لم تشرع فى الاسلام الا فى المدينة المنورة۔

٢٩٠ ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صلى على جنازة فلما فرغ ٣٢١
جاء عمر رضى الله تعالىٰ عنه و معه قوم فارادا ان يصلى ثانيا
فقال له النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الصلاة على الجنازة لا
تعاد و لكن ادع للميت و استغفرله۔

٣٥٢ الصلاة واجبة عليكم على كل مسلم يموت برا كان او فاجرا و ٤٧٧
ان هو عمل الكبائر۔

باب التلقين

٣٣٧ ان الميت اذا سئل من ربك ترأى له الشيطان فيشير الى نفسه ٣٢٣
انى انا ربك، فلهذا و رد سوال التثبيت له حين يسئل

Marfat.com

٤٤١ لما دفن سعد بن معاذ (زاد فی روایة) و سوی علیه سبح النبی ٣٢٤
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و سبح الناس معه طویلا ثم کبر و
کبر الناس ثم قالوا یا رسول الله لم سبحت (زاد فی روایة) ثم
کبرت قال لقد تضایق علی هذا الرجل الصالح قبره حتی فرج
الله تعالیٰ عنه۔

٤٤٢ لقنوا موتاکم لا اله الا الله۔ ٣٢٤

٤٤٥ عن سعید بن المسیب، قال حضرت ابن عمر فی جنازة فلما ٣٢٥
وضعها فی اللحد قال بسم الله و فی سبیل الله فلما اخذ فی
تسویة اللحد قال اللهم اجرها من الشیطان و من عذاب القبر
ثم قال سمعته من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

٤٤٦ کانوا یستحبون اذا وضع المیت فی اللحد ان یقولوا اللهم ٣٢٥
اعذه من الشیطان الرجیم۔

٤٤٧ کانوا یستحبون اذا دفن المیت ان یقولوا بسم الله و فی سبیل ٣٢٥
الله و علی ملة رسول الله اللهم اجره من عذاب القبر و عذاب
النار و من شر الشیطان الرجیم۔

٤٤٨ کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا فرغ من دفن المیت ٣٢٥
وقف علیه وقال استغفروا لاخیکم و سلوا له بالتثبیت فانه الآن
یسئل۔

٤٤٩ کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقف علی القبر ٣٢٦
علی القبر بعد ما سوی علیه فیقول اللهم نزل بك صاحبنا و
خلف الدنیا خلف ظهر اللهم ثبت عند المسئلة نطقه و لا تبتله
فی قبره بما لا طاقة له به۔

باب زیارة القبور

٣٢٧ لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم زائرات القبور و ٢٨٣
المتخذین علیها مساجد

باب التعزیة والعیادة

Marfat.com

٣٠٠ ثلثةليس لهم عيادة الرمد و الدمل و الضرس ٣٧٢

٣١٣ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان الله عزوجل يقول يوم القيمٰة يا ابن آدم مرضت فلم تعدنى، الحديث وفيه يا ابن آدم استطعمك فلم تطعمنى قال يا رب كيف اطعمك و انت رب العالمين قال اما علمت انه استطعمك عبدى فلان فلم تطعمه اما علمت انك لو اطعمته لوجدت عندى يا ابن آدم استقيتك فلم تسقنى۔ ٤١٢

باب الزكوٰة

٣١٠ امراءة اتت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و معها ابنتها و فى يد بنتها مسكتان غليظتان من ذهب فقال تعطين زكوة هذا قال لا قال ايسرك ان يسورك الله بهما يوم القيٰمة سوارين من نار قال فخلعتهافالقتهما الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالت هما لله و رسوله ٤٠٥

باب الصدقة

١١٧ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تصدق کا حکم فرمایا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش ہوئے کہ اگر میں کبھی ابو بکر پر سبقت لے جاؤں گا تو یہی بار ہے کہ میرے پاس مال بسیار ہے اپنے جملہ اموال سے نصف حاضر خدمت اقدس لائے حضور نے فرمایا اہل و عیال کے لئے کیا رکھا عرض کی اتنا ہی، اتنے میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اور اپنا کل مال لائے گھر میں کچھ نہ چھوڑا ارشاد ہوا اہل و عیال کیلئے کیا رکھا عرض کی اللہ اور اللہ کا رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں میں وہی فرق ہے جو تمہارے ان جوابوں میں۔ ٩٨

١٢١ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يا امة محمد والذى بعثنى بالحق لايقبل الله صدقة من رجل ولد قرابة محتاجون الى صلته و يصرفها الى غيرهم و الذى نفسى بيده لاينظر الله يوم القيٰمة۔ ١١٣

Marfat.com

١٨٥ قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى الصدقات انما هى اوساخ الناس۔ ١٤٢

٤٦٧ ان عمر رضى الله تعالىٰ عنه اصاب ارضا بخيبر فاتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ليستامره فيها فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان شئت حبست اصلها و تصدقت بها فقال فتصدق بها عمر انه لا يباع و لايوهب و لايورث و تصدق بها فى الفقراء و فى القربى و فى الرقاب و فى سبيل الله و ابن السبيل و الضيف۔ ٤٨١

٤٦٨ ان عمر بن الخطاب كان له ارض تدعى ثمغا و كان نخلا نفيسا فقال يا رسول الله انى استفدت مالاهو عندى نفيس افاتصدق به فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم تصدق باصله لايباع ولايوهب ولا يورث و لكن تنفق ثمرته فتصدق به عمر فى سبيل الله و فى الرقاب و للضيف و للمسافر و لابن السبيل ولذى القربى۔ ٤٨١

٥٥٧ ایک بار (حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) خطبہ فرماتے ہوئے ٥١٧
ایک صاحب کو ملاحظہ فرمایا کہ بہت حالت فقر و مسکنت میں تھے حاضرین سے ارشاد فرمایا تصدقوا، ایک صاحب نے ایک کپڑا دوسرے نے دوسرا کپڑا دیا پھر ارشاد فرمایا تصدقوا، مسکین جن کو ابھی دو کپڑے ملے تھے اور دو کپڑوں میں سے ایک حاضر کیا، یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم کہ تصدقوا، حاضرین کے لئے عام ہے اور میں حاضرین میں ہوں اور اس وقت دو کپڑے رکھتا ہوں ایک حاضر کر سکتا ہوں ان کو اس سے بازر کھا گیا تو تمہارے ہی لئے تصدق کا حکم فرمایا جاتا ہے نہ کہ تم کو۔

باب فضيلة المدينة

١٧٩ ان الايمان ليارز الى المدينة كما تارز الحية الى جحرها ٣٨٩

١٩٥ لا يكيد اهل المدينة احد الا انماع كما ينماع الملح فى الماء ٣٩٣

Marfat.com

١٩٦ من اراد اهل المدينة بسوء اذا به الله كما يذوب الملح فى الماء ٣٩٣

١٩٧ من اذى اهل المدينة اذاه الله و عليه لعنة الله و الملئكة و الناس ٣٩٣
اجمعين لايقبل منه صرف و لاعدل۔

باب ماء زمزم

٤٠٨ من طاف بالبيت اسبوعا ثم اتى مقام ابراهيم فركع عنده ٣١١
ركعتين ثم اتى زمزم فشرب من مائها اخرجه الله من ذنوبه
كيوم ولدته امه

٤٢٥ ماء زمزم لما شرب له۔ ٣١٥

باب فضل العرب

١٧٤ ان الشيطان قدئيس ان يعبده المصلون فى جزيرة العرب ولكن ٣٨٨
فى التحريش بينهم

١٧٥ ان الشيطان قدئيس ان تعبد الاصنام فى ارض العرب و لكنه ٣٨٨
سيرضى منكم بدون ذلك بالمحقرات

١٧٦ ان الشيطان قدئيس ان يعبد فى جزيرتكم هذه ولكن يطاع فيما ٣٨٩
تحتقرون من اعمالكم فقد رضى بذلك

١٧٧ ان الشيطان قدئيس ان يعبد فى حزيرة العرب ٣٨٩

١٧٨ ان الدين ليأرز الى الحجاز كما تارز الحية الى جحرها و ليعقلن ٣٨٩
الدين من الحجاز معقل الاروية من الجبل۔

١٩٣ بغض العرب نفاق۔ ٣٩٣

١٩٤ من سب العرب فاولئك هم المشركون ٣٩٣

باب الصوم

٤٣٣ اغزوا تغنموا و صوموا تصحوا و سافروا تستغنوا و فى حديث ٣٢٠
حجوا تستغنوا۔

١٠١ ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يصبح جنبا من ٣٦٥
الجماع ثم يغتسل و يصوم، زاد فى رواية فى رمضان۔

Marfat.com

باب وقت الافطار

١٤٠ ان عمر بن الخطاب و عثمن بن عفان رضى الله تعالىٰ عنهما ٢٢٧
كانا يصليان المغرب حين ينظران الى الليل قبل ان يفطرا ثم
يفطر ان بعد الصلاة و ذلك فى رمضان۔

١٤١ اذا رأيتم الليل قد اقبل من ههنا فقد افطر الصائم ٢٢٧

١٤٢ اذا غابت الشمس من ههنا فقد افطر الصائم ٢٢٨

١٤٣ اذا غابت الشمس من ههنا و جاء الليل من ههنا فقد افطر ٢٢٨
الصائم

١٥٠ اذا اقبل الليل من ههنا و ادبر النهار من ههنا و غربت الشمس ٢٢٩
فقد افطر الصائم۔

Marfat.com

باب الدين يسر

حدیث نمبر		صفحہ نمبر
۱۳	قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الدین یسر	۱۸۷
۱۴	قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یسروا و لا تعسروا	۱۸۷
۴۳	ان الدین یسر و لن یشاد الدین احد الا غلبہ فسدوا و قاربوا و ابشروا	۱۹۷
۴۴	ان الدین یسر لن یغالب احد الا غلبہ	۱۹۷
۴۵	ایاکم والغلو فی الدین فانما ھلك من کان قبلکم بالغلو فی الدین	۱۹۷
۴۶	انکم لن تدرکوا ھذا الامر بالمغالبة	۱۹۸
۴۷	احب الدین الی اللہ الحنیفة السمحة	۱۹۸
۴۸	عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیر دینکم ایسرہ	۱۹۸
۴۹	ایاکم و التعمق فی الدین فان اللہ قد جعلہ سھلا	۱۹۸
۶۰	کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا بعث احدا من اصحابہ فی بعض امر قال بشروا ولا تنفروا	۲۰۱
۶۴	عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعا یسروا ولا تعسروا و بشروا ولا تنفروا	۲۰۲
۶۵	عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما بعثتم میسرین و لم تبعثوا معسرین	۲۰۲
۶۶	عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعثت بالحنیفیة السمحة و من خالف سنتی فلیس منی	۲۰۲

باب احیاء السنة

۳۵۰	من احیا سنتی فقد احبنی و من احبنی کان معی فی الجنة	۲۸۹
۳۵۱	من احیا سنة من سنتی فقد امیتت بعدی فان لہ من الاجر مثل اجور من عمل بھا من غیر ان ینقص من اجورھم شیأ	۲۸۹
۳۵۲	من تمسك بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائة شھید	۲۸۹

Marfat.com

٤٣١ ستة لعنتهم لعنهم الله وكل نبى مجاب (الى قوله) والتارك ٣١٩
لسنتى۔ و فى لفظ، سبعة لعنتهم و كل نبى مجاب،

باب الامر بالمعروف والنهى عن المنكر

١٤٦ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لان يهدى الله بك رجلا ٢٢٨
خير لك مما طلعت عليه الشمس

٣٤٧ من دعا الى هدى فله اجره و اجر من تبعه ٢٨٨

٣٥٤ قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من رأى منكم منكرا فليغيره ٢٩٠
بيده فان لم يستطع فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه و ذلك اضعف
الايمان

١٢٠ كلكم راع و كلكم مسئول عن رعيته ٣٧٠

٤٣٨ من رأى منكم منكرا فليغيره بيده فان لم يستطع فبلسانه فان لم ٤٧٣
يستطع فبقلبه و ذلك اضعف الايمان

٥٦٢ من دعا الى هدى كان له من الاجر مثل اجور من تبعه لا ينقص
ذلك من اجورهم شيأ و من دعا الى ضلالة كان عليه من الاثم
مثل آثام من تبعه لا ينقص ذلك من آثامهم شيأ

باب الضلالة والبدعة

٣٤٤ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من احدث فى امرنا ٢٨٧
هذا ليس منه فهو ردٌ

١١٩ اياكم و اياهم لا يضلونكم و لا يفتنونكم ٣٧٠

١٢٤ اصحاب البدع كلاب اهل النار ٣٧١

١٤٠ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حسان کے لئے مسجد کریم ٣٧٧
مدینہ طیبہ میں منبر بچھاتے کہ وہ اس پر کھڑے ہو کر مشرکین کا رد
فرماتے۔

١٦٧ عن ابن عمر قال ذكر النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال ٣٨٥
اللهم بارك لنا فى شامنا اللهم بارك لنا فى يمننا قالوا يا رسول
الله و فى نجدنا فاظنه قال فى الثالثة هناك الزلازل و الفتن و بها
يطلع قرن الشيطان

Marfat.com

١٦٩	يأتى فى آخر الزمان قوم حدثاء الاسنان سفهاء الاحلام يقولون من قول خير البرية يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية لا يجاوز ايمانهم حناجرهم	٣٨٦
١٨٠	لا تقولوا للمنافق يا سيد فانه ان يكن سيدا فقد اسخطتم ربكم عزوجل	٣٩٠
١٨١	اذا قال الرجل للمنافق يا سيد فقد اغضب ربه عزوجل	٣٩٠
١٨٢	لا يقبل الله لصاحب بدعة صلاة و لا صوما و لا صدقة و لا حجا ولا عمرة ولا جهادا ولا صرفا و لاعدلا يخرج من الاسلام كما تخرج الشعرة من العجين	٣٩٠
١٨٤	لاتجالسوا اهل القدر و لا تفاتحوهم	٣٩٠
١٨٦	ان الله اختارنى و اختار لى اصحابا و اصهارا و سيأتى قوم يسبونهم و ينتقصونهم فلا تجالسوهم و لا تشاربوهم و لا تواكلوهم و لاتناكحوهم	٣٩١
١٨٧	كان ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما يرى الخوارج شرار خلق الله و قال انهم انطلقوا الى آيات نزلت فى الكفار فجعلوها على المؤمنين	٣٩١
٣٧٢	كل محدث بدعة و كل بدعة ضلالة و كل ضلالة فى النار	٤٤٦
٤١٠	شرار الامور محدثاتها	٤٦١

باب الكفر

٤١٧	ما شهد رجل على رجل بكفر الا باء احدهما	٣١٤
٤١٨	من قال لاخيه يا كافر فقد باء بها احدهما	٣١٤
٤١٩	ما اكفر رجل رجلا قط الا باء بها احدهما	٣١٥
٢٠٣	اذا قال الرجل لاخيه يا كافر فقد باء بها احداها	٣٩٥
٢٠٤	ليس من دعا رجلا بالكفر او قال عدوالله وليس كذلك الا حار عليه و لا يرمى رجل رجلا بالفسق و لا يرميه بالكفر الا ارتدت عليه ان لم يكن صاحبه كذلك	٣٩٥

Marfat.com

٢٠٥ كفوا عن اهل لا اله الا الله لا تكفروهم بذنب فمن اكفر اهل ٣٩٦
لا اله الا الله فهو الى الكفر اقرب

٢٠٦ ثلث من اهل الايمان الكف عمن قال لا اله الا الله و لا يكفر ٣٩٦
بذنب ولا يخرجه من الاسلام بعمل

٢٠٧ الاسلام يعلو و لا يعلى ٣٩٦

٢٠٨ لا تكفروا احدا من اهل القبلة ٣٩٦

باب الغيبة

٤٩٣ من ذكر امراء بشئ ليس فيه ليعيبه به حسبه الله فى نار جهنم ٤٨٩
حتى يأتى بنفاذ ما قال۔

٤٩٤ كان حقا على الله ان يذيبه يوم القيٰمة فى النار حتى يأتى بنفاذ ٤٨٩
ما قال

باب البيوع

٨ ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نهى عن ثمن الكلب ١٨٦

٩ عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه قضى فى كلب ١٨٦
باربعين درهما

١٠ عن عبدالله بن عمرو انه قضى فى كلب صيد قتله رجل باربعين ١٨٦
درهما و قضى فى كلب ماشية بكبش

١١ عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان الله و رسوله حرم بيع ١٨٦
الخمر و الميتة و الخنزير و الاصنام

١٢ عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نهى عن ثمن اكلب و ١٨٧
السنور

باب الحلال والحرام

٥٨ قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من اتقى الشبهات فقد استبرء ٢٠٠
لدينه و عرضه

٥٩ كل المسلم على المسلم حرام ماله و عرضه و دمه حسب ٢٠٠
امرئ من الشر ان يحتقر اخاه المسلم

Marfat.com

٣٩٥ قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم دع ما يريبك الى ما لا يريبك ٣٠٦

٣٩٦ من اتقى الشبهات فقد استبرء لدينه و عرضه و من وقع فى الشبهات وقع فى الحرام كالراعى حول الحمى يوشك ان يرتع فيه الا و ان لكل ملك حمى الا وان حمى الله محارمه ٣٠٦

٣٨٧ الحلال ماأحل الله فى كتابه و الحرام ما حرم الله فى كتابه و ما سكت فهو مما عفا عنه ٤٥٥

٣٨٨ ان الله تعالىٰ فرض فرائض فلا تضيعوها و حرم حرمات فلاتنتهكوها وحد حدودا فلا تعتدوها و سكت عن اشياء من غير نسيان فلا تبحثوا عنها ٤٥٥

٣٨٩ ذرونى ما تركتم فانما هلك من كان قبلكم بكثرة سوالهم و اختلافهم على انبيائهم فاذا نهيتكم عن شئ فاجتنبوه و اذا امرتكم بامر فأتوا منه ما استطعتم ٤٥٥

٣٩٠ ان اعظم المسلمين فى المسلمين جرما من سأل عن شئ لم يحرم على الناس فحرم من اجل مسألته ٤٩٦

باب السوال

١٢٠ ان الله تعالىٰ كره لكم ثلثا قيل و قال و كثرة السوال و اضاعة المال ١٢٢

٣٢٦ نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن نفل المسائل ٢٨٣

باب فى الله عزوجل

١٧٥ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا احصى ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك ١٣٩

٣٩٠ انا عند ظن عبدى بى ٣٠٤

٣٩١ دوسری حدیث میں یہ زائد ہے فليظن بى ما شاء ٣٠٤

٣٩٢ تیسری حدیث میں یہ ہے ان ظن خيرا فله و ان ظن شرا فله ٣٠٥

٤١٥ رأيت ربى فى صورة شاب له وفرة ٣١٤

Marfat.com

باب صفة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۴ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان عینی تنامان و لا ینام قلبی ۸۹

۲۷ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الانبیاء تنام اعینھم و لا تنام قلوبھم ۹۰

۵۲ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعثت بمداراۃ الناس ۱۹۹

۱۳۷ ما ینبغی لاحد ان یقول انا خیر من یونس بن متی ۲۲۷

۲۶۷ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا سید ولد آدم و لا فخر ۴۱۶

۳۵۹ جعلتك ذکرا من ذکری فمن ذکرك فقد ذکرنی ۴۴۲

۴۴۱ رب عزوجل نے کریمہ ورفعنا لك ذکرك کے نزول کے بعد جبریل امین کو خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بھیج کر ارشاد فرمایا اتدری کیف رفعت لك ذکرك، حضور نے عرض کی تو خوب جانتا ہے فرمایا جعلتك ذکرا من ذکری فمن ذکر فقد ذکرنی ۴۷۴

باب حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۹۸ ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء ۳۹۴

۱۹۹ من کلمہ روح القدس لم یوذن للارض ان تاکل من لحمہ ۳۹۴
امام ابو العالیہ تابعی نے کہا ان لحوم الانبیاء لا تبلیھا الارض و لا تاکلھا السباع

باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳۹۳ کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول من صلی علی طھر قلبہ من النفاق کما یطھر الثوب بالماء و کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول من قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محمد فقد فتح علی نفسہ سبعین بابا من الرحمۃ و القی اللہ محبتہ فی قلوب الناس فلا یبغضہ الا من فی قلبہ نفاق ۳۰۵

باب فضیلۃ القرآن

۹۸ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کے پاس قرآن مجید باریک لکھا ہوا دیکھا اسے مکروہ رکھا اور اس شخص کو مارا اور فرمایا عظموا کتاب اللہ ۲۱۲

Marfat.com

١٠٨	عن ابن عباس فی ترتیب نزول السور قال کان اول ما نزل من القرآن اقراء باسم ربك ثم ن (فذکر الحدیث الی ان قال) ثم بنی اسرائیل ثم یونس ثم هود ثم یوسف ثم الحجر ثم الانعام ثم الصٰفت ثم لقمان ثم سبا ثم الزمر ثم حم المومن	٢١٧
١١٣	فی حدیث اسلام عمر رضی الله تعالیٰ عنه وفیه فجعلت امشی رویدا و رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قائم یصلی یقرء القرآن حتی قمت فی قبلته مستقبله ما بینی و بینه الاثیاب الکعبة قال فلما سمعت القرآن رق له قلبی	٢١٩
١١٨	عن عمر رضی الله تعالیٰ عنه خرجت اتعرض رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قبل ان اسلم فوجدته قد سبقنی الی المسجد فقمت خلفه فاستفتح سورة الحاقة فجعلت اتعجب من تالیف القرآن فقلت هو شاعر کما قالت قریش فقراء انه لقول رسول کریم وما هو بقول شاعر فقلیلا ما تؤمنون فقلت کاهن علم ما فی نفسی فقراء ولا بقول کاهن فقلیلا ماتذکرون الی آخر السورة فوقع الاسلام فی قلبی کل موقع	٢٢١
١٤٩	لا تنقضی عجائبه	٢٢٩
٤٧	رب تالی القرآن و القرآن یلعنه	٣٤٨
١٦٠	انزل القرآن علی سبعة احرف لکل حرف منها ظهر و بطن و لکل حرف حد و لکل حد مطلع	٣٨٣
٢٣٢	عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قل هو الله احد تعدل ثلث القرآن	٤٠٦
٣٥٥	لم یفقه من قراء القرآن فی اقل من ثلاث	٤٤١
٣٥٦	من قراء حرفامن کتاب الله فله حسنة و الحسنة بعشر امثالها لا اقول الم حرف ، الف حرف و لام حرف و میم حرف	٤٤١
٣٦٠	من شغله القرآن عن ذکری و مسألتی اعطیته افضل ما اعطیت السائلین و فضل کلام الله علی سائر الکلام کفضل الله علی خلقه۔	٤٤٢
٣٨٢	خفف علی داؤد القرآن فکان یأمر بدوابه فتسرج فیقراء القرآن من قبل ان تسرج دوابه	٤٥١

Marfat.com

۴۲۸ عن ابن مسعود، كنا اذا تعلمنا من النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عشر آيات من القرآن لم نتعلم العشر التى بعدها حتى نعلم مافيه فقيل لشريك من العمل قال نعم ۴۶۸

۴۲۹ عن ابى عبدالرحمن السلمى، قال حدثنا من كان يقرينا من اصحاب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انهم كانوا يقترون من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عشر آيات ولا ياخذون فى العشر الاخرىٰ حتى يعلموا ما فى هذه من العلم و العمل فعلمنا العلم و العمل ۴۶۸

۴۳۰ ان ابن عمر تعلم البقرة فى ثمان سنين ۴۶۸

۴۳۱ تعلم عمر البقرة فى اثنتى عشرة سنة فلما ختمها نحر جزورا ۴۶۹

باب تلاوة القرآن

۱۷۲ قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا يقراء الجنب ولا الحائض شيأ من القرآن ۱۳۸

۱۷۳ قال على رضى الله تعالىٰ عنه، اقرواء القرآن مالم يصب احدكم جنابة فان اصابه فلا و لاحرفا واحدا ۱۳۸

۱۷۴ ان بعض الصحابة رضى الله تعالىٰ عنهم لما رقى السليم بالفاتحة على شأ و جاء بها الى اصحابه كرهوا ذلك و قالوا اخذت على كتاب الله اجرا حتى قدموا المدينة فقالوا يا رسول الله اخذ على كتاب الله اجرا فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان احق ما اخذتم عليه اجرا كتاب الله ۱۳۸

۱۷۶ سورۂ غافر کا آغاز حٰم تنزيل الكٰتب من الله العزيز العليم۔ غافر الذنب و قابل التوب شديد العقاب ذى الطول لا اله الا هو اليه المصير۔ تک پڑھنے کو حدیث میں ارشاد ہوا ہے کہ جو صبح پڑھے شام تک ہر بلا سے محفوظ رہے اور شام پڑھے تو صبح تک۔ ۱۳۹

۱۹۴ قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا يمس القرآن الا طاهر ۱۴۵

باب التكلم فى المتشابهات

Marfat.com

۱۲۹ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب صبیغ سے جس پر بوجہ بحث متشابہات بدمذہبی کا اندیشہ تھا بعد ضرب شدید توبہ لی ابو موسیٰ اشعری کو فرمان بھیجا کہ مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھیں، عن صبیع انه سأل عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه عن المرسلات و الذاریات و النازعات فقال له عمر الق ما علی راسك فاذا له ضفیرتان قال لو وجدتك محلوقا لضربت الذی فیه عیناك ثم کتب الی اهل البصرة ان لاتجالسوا صبیغا قال ابو عثمن فلو جاء و نحن مائة تفرقنا عنه۔ ۳۷۲

۱۳۰ کتب عمر بن الخطاب الی ابی موسیٰ الاشعری ان لاتجالسوا صبیغا و ان یحرم عطاؤه و رزقه ۳۷۳

۱۳۱ کتب امیر المومنین الی ابی موسیٰ اما بعد فان الا صبغ بن علیم التمیمی تکلف ماکفی وضیع ماولی فاذا جاءك کتابی هذا فلا نبایعوه و ان مرض فلا تعودوه و ان مات فلا تشهدوه قال فکان الا صبغ یقول قدمت البصرة فاقمت بها خمسة و عشرین یوما و ما من غائب احب الی ان القائه من الموت ثم ان الله الهمه التوبة وقذ فها فی قلبه فاتیت ابا موسیٰ وهو علی المنبر فسلمت علیه فاعرض فقلت ایها المعرض انه قد قبل التوبة من هو خیر منك و من عمر و انی اتوب الی الله عزوجل مما اسخط امیر المومنین و عامة المسلمین فکتب بذلك الی عمر فقال صدق اقبلوا من اخیکم ۳۷۳

۱۳۲ ان رجلا من بنی تمیم یقال له صبیغ بن عسل قدم المدینة و کان عنده کتب فکان یسأل عن متشابه القرآن فبلغ ذلك عمر فبعث الیه و قد اعد له اعرا جین النخل فلما دخل علیه قال من انت قال انا عبدالله صبیغ قال عمر رضی الله تعالیٰ عنه و انا عبدالله عمر و اومأالیه فجعل یضربه بتلك العراجین فما زال یضربه حتی شجه و جعل الدم یسیل علی وجهه فقال حسبك یا امیرالمومنین و الله لقد ذهب الذی اجد فی راسی ۳۷۴

Marfat.com

۱۳۳ ان صبیغ العراقی جعل یسأل عن اشیاء عن القرآن فی اجناد المسلمین (وساق الحدیث الی ان قال) فارسل عمر الی یطلب الجرید فضربه بها حتی ترك ظهره وبرة ثم ترکه حتی برئ ثم عاد له ثم ترکه حتی برئ ثم دعا به لیعود به فقال صبیغ یا امیرالمومنین ان کنت ترید قتلی فاقتلنی قتلا جمیلا و ان کنت ترید تداوینی فقد والله برئت فاذن له الی ارضه و کتب له الی ابی موسیٰ الاشعری ان لایجالسه احد من المسلمین فاشتد ذلك علی الرجل فکتب ابوموسیٰ الاشعری الی عمر ان قد حسنت هیأته فکتب ایذن للناس فی مجالسته ۳۷۵

باب فضیلة العلم والعلماء

۳۷۳ اطلبوا العلم و لو بالصین ۳۰۰

۳۷۴ عالم قریش یملوء الارض علما ۳۰۰

۳۷۹ اکرموا العلماء فانهم ورثة الانبیاء ۳۰۲

۴۲۰ طلب العلم فریضة علی کل مسلم ۳۱۵

۴۲۱ من ادی الفریضة و علم الناس الخیر کان فضله علی العابد ۳۱۵

۱۲۳ العلماء ورثة الانبیاء ۳۱۵

۱۶۵ حدیث ابوهریره حفظت عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وعائین فاما احدهما فبثثته و اما الاخریٰ فلو بثثته قطع هذا البلعوم ۳۸۵

۱۹۰ ثلثة لا یستخف بهم الا منافق ذوا الشیبة فی الاسلام وذوالعلم وامام مقسط ۳۹۲

۱۹۱ لیس من امتی من لم یبجل کبیرنا و یرحم صغیرنا و یعرف لعالمنا حقه ۳۹۲

۱۹۲ العالم سلطان الله فی الارض فمن وقع فیه فقد هلك ۳۹۳

۳۸۰ (جو لوگ شب کو درس و تلاوت میں مشغول رہتے ہیں انہیں قراء کہتے ہیں ان کے متعلق ہے) یتدارسون القرآن باللیل و یصلون ۴۴۹

۳۹۴ تعلموا العلم و تعلموا للعلم السکینة و الوقار و تواضعوا لمن تعلمون منه ۴۵۷

Marfat.com

٣٩٥ تواضعوا لمن تعلمون منه و تواضعوا لمن تعلمونه و لاتكونوا ٤٥٧
جبابرة العلماء فيغلب جهلكم علمكم

٤٠٢ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من سئل عن علمه ٤٥٩
فكتمه الجمه الله يوم القيمٰة بلجام من نار

٤٢٦ ان اهل الجنة ليحتاجون الى العلماء فى الجنة و ذلك انهم ٤٦٧
يرون الله تعالىٰ فى كل جمعة فيقول لهم تمنوا على ما شئتم
فيلتفتون الى العلماء فيقولون ماذا نتمنى فيقولون تمنوا عليه
كذا كذا فهم يحتاجون اليهم فى الجنة كما يحتاجون اليهم
فى الدنيا

باب الاشياء والاحاديث فيها الفضيلة

٣٨١ من بلغه عن الله عزوجل شى فيه فضيلة فاخذ به ايمانا به و ٣٠٢
رجاء ثوابه اعطاه الله تعالىٰ ذلك و ان لم يكن كذلك

٣٨٢ فى رواية، اعطاه الله ذلك الثواب و ان لم يكن ما بلغه حقا ٣٠٣

٣٨٣ فى لفظ، كان منى او لم يكن ٣٠٣

٣٨٤ فى لفظ، و ان كان الذى حدثه كاذبا ٣٠٣

٣٨٥ ما جاء كم عنى من خير قلته او لم اقله فانى اقوله و ماجاء كم ٣٠٣
عنى من شرفانى لا اقول الشر

٣٨٦ فى رواية، ما قيل من قول حسن فانا قلته ٣٠٣

٣٨٧ فى رواية، خذوا به حدثت به او لم احدث به ٣٠٣

٣٨٨ عن حمزة بن عبدالمجيد قال، رأيت رسول الله صلى الله ٣٠٣
تعالىٰ عليه وسلم فى النوم فى الحجر فقلت بابى انت و امى يا
رسول الله انه قد بلغنا عنك انك قلت من سمع حديثا فيه
ثواب فعمل بذلك الحديث رجاء ذلك الثواب اعطاه الله ذلك
الثواب و ان كان الحديث باطلا فقال اى و رب هذا البلد انه
لمنى وانا قلته۔

٣٨٩ من بلغه عن الله تعالىٰ فضيلة فلم يصدق بها لم ينلها ٣٠٤

باب اثم من كذب على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

Marfat.com

۱۷۱ من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعده من النار ۲۸۷

باب الفتیا

۱۰۶ اجرؤکم علی الفتیا اجرؤکم علی النار ۳۶۶
۱۳۷ اتخذ الناس رؤسا جهالا فاسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا و ۲۷۶
اضلوا

باب فضیلة امة محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

۱۴۵ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رفع عن امتی الخطا و النسیان ۱۲۹
۲۵۰ عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه قال و انهی امتی ۱۷۹
عن اضاعة المال
۵۶ انکم فی زمان من ترک منکم عشر ما امر به هلك ثم یأتی زمان ۲۰۰
من عمل منهم بعشر ما امر به نجا
۳۶۹ جب مسلمان کی عمر چالیس برس کی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ جنون و جذام و ۲۹۹
برص کو اس سے پھیر دیتا ہے اور پچاس سال والے پر حساب میں نرمی
اور ساٹھ برس والے کو توبہ و عبادت نصیب ہوتی ہے، ہفتاد سالہ کو
اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے دوست رکھتے ہیں اسی برس والے کی
نیکیاں قبول اور برائیاں معاف ہوتے برس والے کے سب اگلے پچھلے
گناہ مغفور ہوتے ہیں وہ زمین میں اللہ عزوجل کا قیدی کہلاتا ہے اور
اپنے گھر والوں کا شفیع کیا جاتا ہے۔
۴۱۱ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مثل امتی مثل المطر ۳۱۲
لا یدری اوله خیر ام آخره
۴۱۶ المومن غر کریم و المنافق خب لئیم ۳۱۴
۴۲۶ ان الله یبعث لهذه الامة علی راس کل مائة من یجدد لها دینها ۳۱۶
۱۷۳ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی امت کی نسبت
فرماتے ہیں اما انهم لا یعبدون شمسا و لاقمرا و لا حجرا ولا و
ثنا و لکن یراؤن اعمالهم

باب فی اولیاء الله تعالیٰ

Marfat.com

١٥٦ فاذا احببته كنت سمعه الذى يسمع به و بصره الذى يبصر به ٣٨٢
ويده التى يبطش بها و رجله التى يمشى بها (الى قوله تعالىٰ) و
ما ترددت عن شئ انا فاعله ترددى عن قبض نفس المومن
يكره الموت و انا اكره مسأته

١٥٧ قم الى امش اليك و امش الى اهرول اليك ٣٨٢

١٥٨ و اذا احب الله عبدا لم يضره ذنب ٣٨٢

١٥٩ الدنيا و الاخرة حرام على اهل الله ٣٨٢

١٦١ قوله عزوجل اعطيهم من حلمى و علمى ٣٨٣

١٦٢ من زهد فى الدنيا علمه الله بلا تعلم وهداه بلا هداية وجعله ٣٨٣
بصيرا و كشف عنه العمىٰ

١٨٨ تقربوا الى الله ببغض اهل المعاصى و القوهم بوجوه مكفرة و ٣٩١
التمسوا رضا الله بسخطهم و تقربوا الى بالتباعد عنهم

٢٠٠ من عادى لى وليا فقد اذنته بالحرب ٣٩٤

٢٠١ من عادى اولياء الله فقد بارز الله بالمحاربة ٣٩٥

باب فى الشعر

٤٧٤ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الشعر بمنزلة الكلام ٤٨٣
فحسنه كحسن الكلام و قبيحه كقبيح الكلام

٤٧٥ كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يضع لحسان بن ٤٨٣
ثابت منبرا فى المسجد يقوم عليه قائما يفاخر عن رسول الله
صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اوينافح و يقول رسول الله صلى
الله تعالىٰ عليه وسلم ان الله يؤيد حسان بروح القدس مانافح
او فاخر عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔

٤٧٦ لما استخلف (عمر) صعد المنبر فلما رأى الناس اسفل منه ٤٨٤
حمد الله ثم كان اول كلام تكلم به بعد الثناء على الله و على
رسوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔

هون عليك فان الامور بكف الاله مقاديرها
فليس بأتيك منهيها ولا قاصر عنك مامورها

Marfat.com

باب الامارت

۱۲۶ من استعمل رجلا من عصابة وفيهم من هو ارضیٰ للرمنه فقد ۳۷۱
خان الله و رسوله و المومنين

باب الاطاعة

۳۸ قال عليه الصلوة و السلام عليكم بسنتی و سنة الخلفاء ۱۹۶
الراشدين
۵۴ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا طاعة لاحد فی معصية الله و ۱۹۹
انما الطاعة فی المعروف
۵۵ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا طاعة لمخلوق فی معصية ۲۰۰
الخالق
۳۵۲ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علیکم بسنتی و سنة ۴۴۰
الخلفاء الراشدين المهدين عضوا عليها بالنواجذ

باب النكاح

۳۹۴ (عقبہ بن حارث نے جس عورت سے نکاح کیا وہ اس کی رضاعی بہن ۳۰۶
تھی اس کی گواہی جب ان کی رضاعی ماں نے دی تو عقبہ نے انکار کیا
اس پر) مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں ارشاد فرمایا
كيف و قد قيل

باب الطلاق

۳۷۶ ان رجلا اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال ان امراء تی ۳۰۱
لا تدفع يد لامس فقال طلقها قال انی احبها قال استمتع بها

باب الاخوت

۵۳ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم راس العقل بعد الايمان بالله ۱۹۹
تعالیٰ التحبب الی الناس
۴۶۰ الله فی عون العبد ما كان العبد فی عون اخيه ۳۲۸
۴۶۲ من كان فی حاجة اخيه كان الله فی حاجته و من فرج عن ۳۲۹
مسلم فرج الله عنه بها كربة من كرب يوم القيٰمة

Marfat.com

٤٦٣	ان احب الاعمال الى الله تعالىٰ بعد الفرائض ادخال السرور على المسلم	٣٢٩
٤٦٤	ان من موجبات المغفرة ادخالك السرور على اخيك المسلم	٣٣٠
٤٦٩	من استطاع منكم ان ينفع اخاه فلينفعه	٣٣١
١٤١	لايحل للرجل ان يهجر اخاه فوق ثلث ليال يلتقيان فيعرض هذا و يعرض هذا و خيرهما الذى يبداء بالسلام	٣٧٧
١٤٢	لايحل لمومن ان يهجر مومنا فوق ثلث فان مرت به ثلث فليلقه فليسلم عليه فان رد عليه السلام فقد اشتركا فى الاجر فان لم يرد عليه فقد باء بالاثم و خرج المسلم من الهجرة	٣٧٧
١٤٣	لا يحل لمسلم ان يهجر اخاه فوق ثلث فمن هجر فوق ثلث فمات دخل النار	٣٧٨
١٤٨	لاتباغضوا و لا تحاسدوا و لا تدابروا و كونوا عبادالله اخوانا	٣٧٩
١٨٩	سباب المسلم فسوق	٣٩٢
٢٧٧	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں العباد عبادالله	٤١٨
٢٧٨	الناس بنو آدم و آدم من تراب	٤١٨
٢٧٩	يا ايها الناس ان ربكم واحد و ان اباكم واحد الا لافضل لعربى على عجمى ولا لعجمى على عربى ولا لاحمر على اسود ولا لاسود على احمر الا بالتقوىٰ ان اكرمكم عندالله اتقاكم	٤١٨
٢٨٠	من اذى مسلما فقد اذانى و من اذانى فقد اذى الله	٤١٩
٤٤٣	راس العقل بعد الايمان بالله التودد الى الناس	٤٧٤

باب الظلم والتعدى

١٣٨	من مشى مع ظالم وهو يعلم انه ظالم فقد خرج من الاسلام	٣٧٧

باب التوبة

٤٠٦	جب کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توبہ قبول ہوئی عرض کی یا رسول اللہ ان من توبتى ان انخلع من مالى صدقة الى الله و الى رسوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم	٣١١

Marfat.com

٩٨ التائب من الذنب كمن لا ذنب له ٣٦٤

١٢٨ من عير اخاه بذنب لم يمت حتى يعمله، و فى رواية بذنب تاب ٣٧٢
منه

٤٠٠ كل شئ يتكلم به ابن آدم فانه مكتوب عليه فاذا اخطأ الخطيئة ٤٥٨
ثم احب ان يتوب الى الله عزوجل فليات بقعة مرتفعة فليمدد
يديه الى الله ثم يقول اللهم انى اتوب اليك منها لا ارجع اليها
ابدا فانه يغفر له مالم يرجع فى عمله ذلك

باب الصدق و الكذب

٨٢ قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم دع ما يريبك الى مالا يريبك ١١٢
فان الصدق طمانية و ان الكذب ريبة

٢٥١ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اياكم و الظن فان ١٨٠
الظن اكذب الحديث۔

٦١ قال عبدالله ان الشيطن ليتمثل فى صورة الرجل فيأتى القوم ٢٠١
فيحدثهم بالحديث من الكذب فيتفرقون فيقول الرجل منهم
سمعت رجلا اعرف وجهه ولا ادرى ما اسمه يحدث

٤٩٢ كفى بالمرء كذبا ان يحدث بكل ما سمع ٤٨٨

باب الرؤيا

١٠٦ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من رأنى فى المنام ٢١٤
فقد رأنى فان الشيطن لا يتمثل بى

١٠٧ من رأنى فقد رأى الحق فان الشيطان لا يتزيأبى ٢١٤

٤٠٤ اذا رأى احدكم الرؤيا يكرهها فليبصق عن يساره ثلثا و ليستعذ ٤٦٠
بالله من الشيطان ثلثا و ليتحول عن جنبه الذى كان عليه

باب الظن

١٣٤ بئس مطية الرجل زعموا

باب الاطعمة والاشربة

Marfat.com

٦٤	لما كثر الطعام فى زمن معوية جعلوه مدين من حنطة	١٠٦
٦٥	عن ابى سعيد الخدرى كان طعامنا يومئذ الشعير	١٠٧
٦٦	عن عبدالله بن عمر قال لم تكن الصدقة على عهد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الا التمر و الزبيب و الشعير و لم تكن الحنطة	١٠٧
٨١	كان صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يحب الحلواء و العسل	١١٢
١١٨	انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذن فى اكل لحم الخيل	١٢٢
١٧٧	ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم امر بلعق الاصابع و الصحفة و قال انكم لاتدرون فى ايه البركة	١٤١
١٧٨	ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم امرنا ان نسلت القصعة و قال فانكم لا تدرون فى اى طعامكم البركة	١٤١
١٧٩	قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من اكل فى قصعة ثم لحسها استغفرت له القصعة	١٤١
١٨٠	زاد الحكيم الترمذى عن انس و صلت عليه	١٤٢
١٨١	و زاد الديلمى عنه فتقول اللهم اعتقه من النار كما اعتقنى من الشيطان	١٤٢
١٨٢	عن جابر بن عبدالله فى حديث يرفعه الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا يرفع القصعة حتى يلعقها او يلعقها فان فى آخر الطعام البركة	١٤٢
١٨٣	عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لان العق القصعة احب الى من ان اتصدق بمثلها طعاما	١٤٢
١٨٤	من لعق الصحفة و لعق اصابعه اشبعه الله تعالىٰ فى الدنيا و الاخرة	١٤٢
١٨٨	عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا كثرت ذنوبك فاسق الماء تتناثر كما يتناثر الورق من الشجر فى الريح العاصف۔	١٤٣

Marfat.com

۱۹۹ جب حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہجرت فرما کر سیدنا ۴۹
ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں مقیم ہوئے حضور
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اولش جب ان کے گھر جاتا وہ اور ان
کے گھر والے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشتان مبارک
کے نشان کی جگہ سے کھاتے۔

۲۰۰ عن هلب قال رأيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نهى عن ۴۹
طعام النصارىٰ فقال لا يتخلجن فى صدرك طعام ضارعت فيه
نصرانية

۲۰۱ قال ابوثعلبة خشنى، قلت يا رسول الله انا نغزو ارض العدو ۱۵۰
فنحتاج الى آنيتهم فقال استغنوا عنها ما استطعتم فان لم
تجدوا غيرها فاغسلوها و كلوا منها و اشربوا

۲۳۳ ام المومنین صدیقہ نے عروہ بن زبیر سے فرمایا والله يا ابن اختى انا ۱۶۷
كنا لننظر الى الهلال ثم الهلال، ثم الهلال ثلثة اهلة فى شهرين
و ما اوقد فى ابيات النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نار قلت يا
خالة فما كان يعيشكم قالت الاسودان التمر و الماء۔

۲۳۴ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمراہ رکاب اقدس حضور سرور عالم ۱۶۷
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زمین ثمود پر اترے وہاں کے کنوؤں سے پانی
بھرا اس سے آٹے گوندھے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
حکم فرمایا کہ پانی پھینک دیں اور آٹا اونٹوں کو کھلا دیں چاہ ناقہ سے پانی
لیں۔

۲۳۵ قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الناس شركاء فى ثلث (اى فى ۱۶۷
الماء و النار والملح) لا يفرق بين قصد و قصد

۳۴ ان يهوديا دعا النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى خبز شعير و ۱۹۵
اهالة سنخة فاجابه

Marfat.com

٣٥	عن جابر قال كنا نغزو مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فنصيب من آنية المشركين و اسقيتهم و نستمتع بها فلا يعيب ذلك علينا۔	١٩٥
٣٩	عن ابى ثعلبة قال قلت يا رسول الله انا بارض قوم اهل الكتاب افناكل فى آنيتهم قال و ان وجدتم غيرها فلا تاكلوا فيها و ان لم تجدوا فاغسلوها و كلوا فيها	١٩٦
٤٠	و فى لفظ انهم ياكلون لحم الخنزير و يشربون الخمر فكيف نصنع بآنيتهم وقد ورهم	١٩٦
٤١	سئل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن قدور المجوس فقال انقوها غسلا و اطبخوا فيها	١٩٦
٤٢	ان ابا ثعلبة سأل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم افتنا فى آنية المجوس اذا اضطررنا اليها قال اذا اضطررتم اليها فاغسلوها بالماء و اطبخوا فيها	١٩٧
٥٠	رزين عن بعض الرواة و انى سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول لها ما اخذت فى بطونها و ما بقى فهو لنا طهور	١٩٨
٦٢	اذا دخل احدكم على اخيه المسلم فاطعمه من طعامه فليا كل و لا يسأل عنه و ان سقاه من شرابه فليشرب ولا يسأل عنه۔	٢٠١
٧٤	اذا وقعت الفارة فى السمن فان كان جامدا فالقوها ما حولها	٢٠٥
٤٢٤	طعام الجواد دواء و طعام البخيل داء	٣١٥
٢٥٠	ما ملاء آدمى وعاءً شرا من بطنه بحسب ابن آدم اكلات يقمن صلبه فان كان لا محالة فثلث لطعامه و ثلث لشرابه و ثلث لنفسه	٤١١
٢٥١	ان كثرة الاكل شؤم	٤١١

باب الخمر والمسكرات

Marfat.com

۱۱۸ نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن کل مسکر و مفتر ۳۷۰

باب الذکر

۱ کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یذکر الله تعالیٰ علی کل احیانه ۱۸۲
۴۵۶ ما من شئ انجی من عذاب الله من ذکر الله ۳۲۸
۴۵۷ ذکر کرنے والوں کی نسبت فرماتے ہیں حفتهم الملئکة و غشیتهم الرحمة و نزلت علیهم السکینة ۳۲۸
۴۵۸ عندذکر الصالحین تنزل الرحمة ۳۲۸
۴۶۵ اکثروا ذکر الله حتی یقولوا مجنون ۳۳۰
۴۶۶ اذکروا الله عند کل حجرو شجر ۳۳۰
۴۶۷ لم یفرض الله علی عباده فریضة الا جعل لها حدا معلوما ثم عذر اهلها فی حال العذر غیر الذکر فانه لم یجعل له حدا انتهی الیه و لم یعذر احدا ترکه الا مغلوبا علی عقله و امرهم به فی الاحوال کلها ۳۳۰
۴۶۸ الذکر الکثیران لا یتناهی ابدا ۳۳۰
۵۳۸ لا یزال لسانك رطبا من ذکر الله ۵۱۱
۵۳۹ اکثری من ذکر الله فانك لاتین بشئ احب الی من کثرة ذکره ۵۱۲
۵۴۰ من لم یکثر ذکر الله فقد برئ من الایمان ۵۱۲
۵۴۱ کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یذکر الله تعالیٰ علی کل احیانه ۵۱۲
۵۴۲ معقبات لا یخیب قائلهن (ای سبحان الله، والحمد لله، و الله اکبر) ۵۱۲

باب الصحبة والمجالسة

۲۰۹ انما مثل الجلیس الصالح و جلیس السوء کحامل المسك و نافع الکیر اما ان یحرق ثیابك و اما ان تجد منه ریحا خبیثة۔ ۳۹۶

Marfat.com

٢١٠ منل جليس السوء كمثل صاحب الكير ان لم يصبك من سواد ٣٩٧
اصابك من دخانه

٢١٢ اعتبروا الارض باسمائها و اعتبروا الصاحب بالصاحب ٣٩٧

٢١٣ اياك و قرين السوء فانك به تعرف ٣٩٧

باب الزينة واللباس

٧٣ ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يمتشط بمشط من ٢٠٥
عاج

٣٧٠ عليكم بلباس الصوف تجدوا حلاوة الايمان فى قلوبكم ٣٠٠

٣٧١ ان الشيطان يحب الحمرة فلياكم و الحمرة وكل ثوب فيه ٣٠٠
شهرة

٥٧ الشياطين يستعملون ثيابكم فاذا نزع احدكم ثوبه فليطوه حتى ٣٥١
ترجع اليها انفاسها فان الشيطان لا يلبس ثوبا مطويا

٥٨ اطووا ثيابكم حتى ترجع اليها ارواحها فان الشيطان اذا وجد ٣٥١
ثوبا مطويا لم يلبسه و ان وجد منشورا لبسه

٥٩ مامن فراش يكون مفروشا لاينام عليه احد الا نام عليه الشيطان ٣٥١

باب مناقب ابى بكر وعمر رضى الله تعالىٰ عنهما

٤٢٧ انا و ابوبكر و عمر خلقنا من تربة واحدة ٣١٦

٤٢٨ يكون فى آخر الزمان خليفة لا يفضل عليه ابوبكر و لاعمر ٣١٦

٤٣٢ اقتدوا بالذين من بعدى ابى بكر و عمر ٣١٩

باب مناقب على رضى الله تعالىٰ عنه

٣٦٨ امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے خلافت میں نزاع ٣٤٥
نہیں نہ میں اپنے آپ کو مولیٰ علی کا ہمسر سمجھتا ہوں و انی لا علم انه
افضل منی و احق بالامامة ولكن لستم تعلمون ان عثمان قتل
ظلما و انا ابن عمه و وليه و اطلب بدمه

باب فضائل الصحابة رضى الله تعالىٰ عنهم

Marfat.com

۳۱۱ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمسکوا بعهد بن ام ۲۷۹
عبد (مسعود)

۳۱۲ ان اشبه الناس دلاو سمتا وهديا برسول الله صلى الله تعالىٰ ۲۷۹
عليه وسلم لابن ام عبد

۳۱۳ وہی ابن مسعود ہیں جنہیں امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ ۲۷۹
عنہ فرماتے کنیف ملئی علما

۳۱۴ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رضیت لامتی ما ۲۷۹
رضی لها ابن عبدو کرهت لامتی ماکره لها ابن ام عبد

۴۰۹ اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم ۳۱۲

۱۶۳ د ع عنك معاذا فان الله یباهی به الملئکة قال لرجل قال له معاذ ۳۸۴
بن جبل تعال حتی نومن ساعة فشکاه الرجل النبی صلی الله
تعالیٰ علیه وسلم وقال اوما نحن بمومنین فقال له رسول الله
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ذلك۔

۱۶۴ کان عبدالله بن رواحة اذا لقی الرجل من اصحاب النبی صلی ۳۸۴
الله تعالیٰ علیه وسلم قال تعال نومن بربنا ساعة فقال ذات یوم
لرجل فغضب الرجل فجاء الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم
فقال یا رسول الله الا تری الی ابن رواحة یرغب عن ایمانك
الی ایمان ساعة فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یرحم
الله ابن رواحة انه یحب المجالس التی یباهی به الملئکة

۳۶۹ حرام بن ملحان کی شہادت کے بارے میں بخاری میں ہے جعل ۴۴۶
یدعوهم فاوماؤا الی رجل فاتاه من خلفه فطعنه

۳۷۹ (واقعہ بیر معونہ میں ہے) بعث النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم
المنذر بن عمرو الساعدی و بعث معه المطلب السلمی لیدلهم
علی الطریق۔

۳۸۱ (واقعہ بیر معونہ کی) حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی ۴۴۹
ان اخوانکم لقوا المشرکین فاقتطعوهم فلم یبق احد و انهم
قالوا ربنا بلغ قومنا انا قد رضینا و قد رضی عنا ربنا فانا رسولهم
الیکم قد رضوا و رضی عنهم

Marfat.com

۳۹۶ عن اسامة بن شريك ، قال اتيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و اصحابه حوله كان على رؤسهم الطير ۴۵۷

۳۹۷ حدیث حلیہ اقدس میں ہے، اذا تكلم اطرق جلساؤه كان على رؤسهم الطير ۴۵۷

۴۳۲ قدم رهط من عكل على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فكانوا فى الصفة و قال عبدالرحمن بن ابى بكر قال كان اصحاب الصفة الفقراء ۴۷۱

باب الاسماء

۳۷۷ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من ولد له ثلثة اولاد فلم يسم احدهم محمدا فقد جهل ۳۰۱

باب الاستمداد

۳۹۱ اذا انفلت دابة احدكم بارض فلاة فليناد يا عباد الله احبسوا فان لله تعالىٰ عبادا فى الارض تحبسه ۴۵۶

۳۹۲ فى رواية، اعينونى يا عباد الله ۴۵۶

۳۹۳ اذاضل احدكم شيأ و ارادعونا وهو بارض ليس بها انيس فليقل يا عباد الله اعينونى يا عباد الله اعينونى يا عباد الله اعينونى فان لله عباد لا يراهم ۴۵۶

باب قتل الحية

۱۵ خمس من الدواب و ليس على المحرم فى قتلهن جناح الغراب و الحداة و العقرب و الفارة و الكلب العقور۔ ۱۸۷

۱۶ خمس كلهن فاسقة يقتلهن المحرم و يقتلن فى الحرم وعدالحية بدل الحدأة و فى رواية الحية مكان العقرب۔ ۱۸۸

۱۷ اقتلوا الحيات كلهن فمن خاف ثأرهن فليس منا ۱۸۸

۱۸ اقتلوا الحيات ذوا الطفيتين و الابتر ۱۸۸

۱۹ اقتلوا الاسودين فى الصلوة الحية و العقرب ۱۸۸

۲۰ اقتلوا الوزغ و لو فى جوف الكعبة ۱۸۹

۲۱ من قتل حية فكانما قتل رجلا مشركا قد حل دمه ۱۸۹

Marfat.com

۴۲ من قتل حية فله سبع حسنات ومن قتل وزغة فله حسنة ۱۸۹

باب الحجامة

۳۹۸ من اجتجم يوم الاربعاء و يوم السبت فاصابه برص فلا يومن ۳۰۷
الا نفسه

۳۹۹ امام سیوطی فرماتے ہیں سمعت ابی يقول سمعت اباعمر محمد ۳۰۷
بن جعفر بن مطر النيشاپورى قال قلت يوما ان هذا الحديث
ليس بصحيح فافتصدت يوم الاربعاء فاصابنى البرص فرأيت
رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى النوم فشكوت اليه
حالى فقال اياك و الا ستهانة بحديثى فقلت تبت يا رسول الله
صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فانتبهت وقدعافانى الله و ذهب
ذلك عنى

۴۰۰ وہی فرماتے ہیں، سمعت ابا معين الحسين بن الحسن الطبرى ۳۰۷
يقول اردت الحجامة يوم السبت فقلت للغلام ادع لى الحجام
فلما ولى الغلام ذكرت خبر النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم
فاصابه وضح فلا يلومن الا نفسه قال فدعوت الغلام ثم
تفكرت فقلت هذا حديث فى اسناده بعض الضعف فقلت
للغلام ادع الحجام لى فدعاه فاحتجمت فاصابنى البرص
فرأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى النوم
فشكوت اليه حالى فقال اياك و الاستهانة بحديثى فنذرت لله
نذرا لئن اذهب الله مابى من البرص لم اتهاون فى خبر النبى
صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صحيحا كان او سقيما فذهب الله
عنى ذلك البرص

۴۰۱ ورد النهى عنه (عن تقليم الاظفار) يوم الاربعاء و انه يورث ۳۰۸
البرص، وحكى عن بعض العلماء انه فعله فنهى عنه فقال لم
يثبت هذا فلحقه البرص من ساعة فرأى النبى صلى الله تعالىٰ
عليه وسلم فى منامه فشكى اليه فقال له الم تسمع نهى عنه
فقال لم يصح عندى فقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يكفيك
انه سمع ثم مسح بدنه بيده الشريفة فذهب مابه فتاب عن
مخالفة ماسمع

Marfat.com

باب الدعاء

۱۲۵	اقرب مایکون العبد من ربه وهو ساجد فاکثروا الدعاء	۱۲۳
۴۳۴	من لم یدع الله غضب علیه	۳۲۰
۴۳۵	من لم یسأل الله یغضب علیه	۳۲۰
۴۳۶	عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال قال الله تعالیٰ من لا یدعونی اغضب علیه	۳۲۰
۴۵۰	افضل الدعاء الحمد لله	۳۲۶
۴۵۱	ایک سفر میں لوگوں نے با آواز بلند اللہ اکبر اللہ اکبر کہنا شروع کیا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو اپنی جانوں پر نرمی کرو۔ انکم لاتدعون اصم و لا غائبا انکم تدعون سمیعا بصیرا	۳۲۶
۴۵۲	ثنتان لا ترد الدعاء عند النداء و عندالباس	۳۲۶
۴۵۳	اذا نادی المنادی فتحت ابواب السماء و استجیب الدعاء	۳۲۷
۴۵۴	اذا لقیت الحاج فسلم علیه و صافحه و مره ان یستغفر لك قبل ان یدخل بیته فانه مغفور له	۳۲۷
۴۰۳	انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حول رداء ه لیتحول القحط	۴۵۹
۴۰۵	ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم استسقی فاشار بظهر کفیه الی السماء	۴۶۰
۴۰۶	کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا رفع یدیه فی الدعاء لم یحطهما حتی یمسح بهما وجهه	۴۶۰
۴۰۷	ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا دعا فرفع یدیه مسح وجهه بیدیه	۴۶۰
۴۰۸	سلوا الله ببطون اکفکم ولاتسئلوه بظهورها فاذا فرغتم فامسحوا بها وجوهکم	۴۶۱
۵۱۲	مع کل ختمة دعوة مستجابة	۵۰۴
۵۱۳	من ختم القرآن فله دعوة مستجابة	۵۰۴

Marfat.com

۵۱۴	ثلثة لاترد دعوتهم الصائم حين يفطر، الحديث	۵۰۴
۵۱۵	ان للصائم عند فطره لدعوة ما ترد	۵۰۴
۵۱۶	لكل عبد صائم دعوة مستجابة عند افطاره اعطيها فى الدنيا و ادخرت فى الآخرة	۵۰۴
۵۲۰	ان لربكم فى ايام دهركم نفحات فتعرضوا لها لعل ان يصيبكم نفحة منها لا تشقون بعدها	۵۰۵
۵۲۱	لايجتمع ملوء فيدعو بعضهم يؤمن بعضهم الا اجابهم	۵۰۶
۵۲۶	اذا جلس احدكم فى مجلس فلا يبرحن منه حتى يقول ثلث مرات سبحنك اللهم ربنا و بحمدك لا اله الا انت اغفرلى و بت على فان كان اتى خيرا كان كالطالع عليه و ان كان مجلس لغو كان كفارة لما كان فى ذلك المجلس	۵۰۸
۵۲۷	كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا جلس مجلسا يقول فى آخره اذا اراد ان يقوم من المجلس سبحنك اللهم و بحمدك اشهد ان لااله الا انت استغفرك و اتوب اليك	۵۰۹
۵۲۸	ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا جلس مجلسا او صلى تكلم بكلمات فسالته عائشة عن الكلمات فقال ان تكلم بخير كان طابعا عليهن الى يوم القيمٰة و ان تكلم بشر كان كفارة له سبحنك اللهم بحمدك استغفرك و اتوب اليك۔	۵۰۹
۵۲۹	حدیث قدسی، انا عند ظن عبدی بی و انا معه اذا دعانی	۵۱۰
۵۳۰	يا ابن آدم انك مادعوتنى و رجوتنى غفرت لك على ما كان منك ولا ابالى	۵۱۰
۵۳۱	عليكم عبادالله بالدعاء	۵۱۰
۵۳۲	صلوا على واجتهدو فى الدعاء	۵۱۰
۵۳۳	لا تعجروا فى الدعاء فانه لن يهلك مع الدعاء احد	۵۱۰

Marfat.com

۵۳۴ تدعون الله لیلکم و نهارکم فان الدعاء سلاح المومن ۵۱۱

۵۳۵ اکثر الدعاء بالعافیة ۵۱۱

۵۳۶ ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعاء کی فضیلت ارشاد فرمائی صحابہ نے عرض کی اذا نکثر فرمایا الله اکثر، و فی روایة الله اکبر ۵۱۱

۵۳۷ من سره ان یستجیب الله له عند الشدائد فلیکثر من الدعاء عند الرخاء ۵۱۱

باب اشراط الساعة

۱۷۰ لاتقوم الساعة حتی لایقال فی الارض الله الله ۵۱۱

باب الدجال

۲۵ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یمکث ابو الدجال ۸۹
و امه ثلثین عاما لا یولد لهما ولد ثم یولد لهما غلام اعور اضر شئ و اقل منفعة تنام عیناه و لاینام قلبه

۱۶۲ یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث ۱۳۳
بما لم تسمعوا انتم ولا آبائکم فایاکم و ایاهم لا یضلونکم ولا یفتنونکم

۱۷۱ من سمع بالدجال فلینأ منه فوالله ان الرجل لیأتیه وهو یحسب ۱۳۵
انه مومن فیتبعه فما یبعث به من الشبهات

۱۷۲ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یخرج الدجال ۳۸۷
فیمکث اربعین فبعث الله عیسیٰ بن مریم فیهلکه ثم یمکث فی الناس سبع سنین لیس بین اثنین عداوة ثم یرسل الله ریحا باردة من قبل الشام فلایبقی علی وجه الارض احد من فی قلبه مثقال ذرة من خیر او ایمان الا قبضته حتی لو ان واحدکم دخل فی کبد جبل لدخلته حتی تقبضه قال فیبقی شرار الناس فی حفة الطیر و احلام السباع لا یعرفون معروفا و لا ینکرون منکرا فیتمثل لهم الشیطٰن فیقول لا تستحیون فیقولون ماتامرنا فیامرهم بعبادة الاوثان ثم ینفخ الصور

Marfat.com

باب صفة الجنة والنار

٢٢٧ نار جهنم سوداء مظلمة ١٦٥

٢٢٨ تلا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم هذه الآية وقودها ١٦٥
الناس و الحجارة فقال اوقد عليها الف عام حتى احمرت و
الف عام حتى ابيضت و الف عام حتى اسودت فهى سوداء
مظلمة لا يضئ لهبها۔ و فى رواية فهى سوداء مظلمة كالليل
المظلم۔

٢٢٩ قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يغث فيه ميزابان يمدانه من ١٦٦
الجنة احدهما من ذهب و الآخر من ورق

٢٣٠ قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الا ان سلعة الله غالية الا ان ١٦٦
سلعة الله الجنة

٢٣١ حوضى مسيرة شهر ماؤه ابيض من اللبن و ريحه اطيب من ١٦٦
المسك

٢٣٢ اترونها حمراء كنار كم هذه لهى اشد سوداء من النار ١٦٦

باب الشتى

١٠٩ قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خير الامور اوساطها ١١٠

١٣٩ من حسن اسلام المرء ترك مالا يعنيه ١٢٧

١٤٠ ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا طلى بدء بعورته ١٢٧
فطلاها بالنورة و سائره جسده اهله

١٤٦ الهواو العبوا فانى اكره ان يرى فى دينكم غلظة ١٢٧

١٥٢ من كان يومن بالله و اليوم الاخر فلا يقضن مواقف التهم ١٣٠

٢٠٢ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اياك و ما يسوء ١٥٠
الاذن

٢٠٣ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اياك و كل امر يعتذر ١٥٠
منه

٢٠٤ فرمتے ہیں صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بشروا و لا تنفروا ١٥١

Marfat.com

٢١٠	لايركب البحر الا حاج او معتمراو غازى فى سبيل الله فان تحت البحر نارا و تحت النار بحرا	١٦١
٢١١	عن ابن عمر رفعه تحت البحر نار و تحت النار بحر و تحت البحر نار	١٦١
٢١٢	قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى صفة البحر هو الطهور ماء ه والحل ميتته	١٦١
٢١٩	عن ابن عباس قال كنت العب مع الصبيان فجاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فتواريت خلف باب فجاء فحطانى حطاة وقال اذهب ادع لى معاوية	١٦٣
٢٢٣	حدیث عثمن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے اللهم كبر سنى ورق عظمى فاقبضنى اليك غير عاجز ولا ملوم	١٦٤
٢٤٩	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الحياء خير كله	١٧٩
٢٥٢	قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ايما اهاب دبغ فقد طهر	١٨٠
٢٤	انها (اى الهرة) ليست بنجس انها من الطوافين عليكم و الطوافات	١٨٩
٢٥	قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الهر سبع	١٩٠
٢٦	قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم السنور سبع	١٩٠
٢٧	قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و ذكر الهر فقال هى سبع	١٩٠
٣٠	قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا يأتى عليكم زمان الا الذى بعده شر منه حتى تلقوا ربكم	١٩٣
٣١	عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم امس خير من اليوم و اليوم خير من غدو كذلك حتى تقوم الساعة	١٩٣
٦٧	عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم هلك المتنطعون	٢٠٣
٨٠	لعن الله الناظر و المنظور اله	٢٠٧
١٣٥	ليس الخبر كالمعاينة	٢٢٧

Marfat.com

۳۷۸	اکرموا المعزی و امسحوا برغامها فانهامن دواب الجنة	۳۰۲
۴۰۳	الدیك الابیض صدیقی و صدیق صدیقی وعدو عدوالله و کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یبیته معه فی البیت	۳۰۹
۴۱۰	کان للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی حائطنا فرس یقال له اللحیف	۳۱۲
۴۴۳	اطفئوا الحریق بالتکبیر	۳۲۴
۴۴۴	اذا رأیتم الحریق فکبروا فانه یطفی النار	۳۲۴
۷	قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان الجاریة اذا حاضت لم یصلح ان یری منها الا وجهها و یدیها الی المفصل	۳۳۹
۸۳	انه یحدث بعدی اشیاء و ان من احبها الی لما احدث عمر	۳۵۷
۱۱۷	ذوالوجہین، کو قیامت میں دو زبانیں آگ کی دی جائیں گی	۳۷۰
۱۲۱	ملعون من یعمل عمل قوم لوط	۳۷۱
۱۲۵	کما تدین تدان	۳۷۱
۱۳۹	من احب شیأ اکثر من ذکره	۳۷۷
۱۵۴	الولد للفراش و للعاهر الحجر	۳۸۰
۲۰۲	اذا سمعت الرجل یقول هلك الناس فهو اهلکهم	۳۹۵
۲۱۱	انما سمی القلب من تقلبه انما مثل ریشة الفلاة تعلقت فی اصل شجرة تقلبها الریاح ظهر البطن	۳۹۷
۳۴۴	احب الاعمال الی الله ادومها و ان قل	۴۳۸
۴۰۱	ارسل ملك الموت الی موسیٰ علیهما الصلاة و السلام (فذکر الحدیث الی ان قال) فسأل الله ان یدنیه من الارض المقدسة رمیة بحجر	۴۵۹
۴۹۵	اذا مدح الفاسق غضب الرب و اهتز لذلك العرش	۴۹۲
۵۱۰	الم تر الی العمال یعملون فاذا فرغوا من اعمالهم وفوا اجورهم	۵۰۳
۵۱۱	العامل انما یوفی اجره اذا قضی عمله	۵۰۴
۵۵۸	قاض فی الجنة و قاضیان فی النار	۵۱۷

Marfat.com

الماخذ

١	فتاوی رضویه جلد اوّل	رضوی کتاب گھر بھیونڈی
٢	الجود الحلو فی ارکان الوضوء	مشمولہ جلد اوّل
٣	تنویر القندیل فی اوصاف المندیل	
٤	الطراز المعلم فیما هو حدث من احوال الدم	
٥	نبه القوم ان الوضوء من ای نوم	
٦	الاحکام و العلل فی اشکال الاحتلام و البلل	
٧	بارق النور فی مقادیر ماء الطهور	
٨	ارتفاع الحجب عن وجوه قراءة الجنب	
٩	الطرس المعدل فی حد الماء المستعمل	
١٠	النمیقة الانقی فی فرق الملاقی و الملقی	
١١	اجلی الاعلام ان الفتوی مطلقاً علی قول الامام	
١٢	النور و النورق لاسفار الماء المطلق	
١٣	عطاء النبی لا فاضة احکام ماء الصبی۔ رساله ضمنیه	
١٤	حسن التعمم لبیان حد التیمم	
١٥	الظفر لقول زفر۔ رساله ضمنیه	
١٦	الطلبة البدیعه فی قول صدر الشریعه	

Marfat.com

۱۷	فتاوی رضویه جلد دوم	مکتبہ نعیمیہ دیپاسرائے سنبھل
۱۸	سلب الثلب عن القائلین بطهارة الكلب	مشمولہ جلد دوم
۱۹	الاحلی من السکر لطلبة سکر روسر	
۲۰	جمان التاج فی بیان الصلوٰة قبل المعراج	
۲۱	حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلوتین	
۲۲	منیر العین فی حکم تقبیل الابهامین	
۲۳	نهج السلامة فی حکم تقبیل الابهامین فی الاقامة	
۲۴	ایذان الاجر فی اذان القبر	
۲۵	فتاوی رضویه جلد سوم	رضا اکیڈمی بمبئی
۲۶	هدایة المتعال فی حد الاستقبال	مشمولہ جلد سوم
۲۷	الجام الصاد عن سنن الضاد	
۲۸	النهی الاکید عن الصلاة وراء عدی التقلید	
۲۹	القلادة المرصعة فی نحر الاجوبة الاربعة	
۳۰	تیجان الصواب فی قیام الامام فی المحراب	
۳۱	اجتناب العمال عن فتاوی الجهال	
۳۲	انهار الانوار من یم صلاة الاسرار	
۳۳	وصاف الرجیح فی بسملة التراویح	
۳۴	مرقاة الجمان فی الهبوط عن المنبر لمدح السلطان	
۳۵	رعایة المذهبین فی الدعا بین الخطبتین	
۳۶	التبصیر المنجد بان صحن المسجد مسجد	
۳۷	اوفی اللمعه فی اذان الجمعة	
۳۸	سرور العید فی حل الدعاء بعد صلاة العید	

Marfat.com

فہرست مضامین

جلد اوّل

انتساب	۳	اربعین	۲۴
قدیم	۴	کتب ترغیب وترھیب	۲۴
سرنامۂ سخن	۷	کتب موضوعات	۲۴
مجدد اعظم رزم گاہ حق وباطل میں	۹	کتب احکام	۲۴
کنزالایمان	۱۱	کتب تخریج	۲۴
تصنیفات	۱۲	مفاتیح وفہارس	۲۵
شہنشاہ اقلیم سخن	۱۴	کتب اوائل	۲۵
امتیازی خصوصیات	۱۵	کتب تفسیر ماثور	۲۵
امام احمد رضا کی بصیرت حدیث	۱۶	دیگر کتب	۲۵
تعریف علم حدیث	۱۷	تخریج احادیث	۲۶
ضرورت حدیث	۱۷	تعریف	۲۶
تدوین حدیث	۱۷	اہمیت وفائدہ	۲۶
اقسام کتب	۲۱		
جامع	۲۱	تاریخ	۲۶
مسند	۲۱	مشہور کتب تخریج	۲۷
سنن	۲۱	الفاظ حدیث کے حق میں مستخرجات کا طریق کار	۲۷
معجم	۲۱	نقل اور اصل کی طرف نسبت	۲۸
علل	۲۲	فوائد مستخرجات	۲۸
جزء	۲۲	قوت حافظہ	۳۳
اطراف	۲۲	مراتب احادیث صحیحہ	۳۴
مستدرک	۲۲	بیان راوی	۳۷
مستخرج	۲۲	کتب حدیث کے طبقات	۴۰
مجمع	۲۲	پہلا طبقہ	۴۰
زوائد	۲۳	دوسرا طبقہ	۴۰
مصنف وموطاء	۲۳	تیسرا طبقہ	۴۰

Marfat.com

چوتھا طبقہ ۴۱
پانچواں طبقہ ۴۱
سند حدیث مسلسل بالاولیت ۴۲
سند حدیث مسلسل بالاولیت ۴۴
سند روایت ۴۵
فتاوی رضویہ ۴۸
سند فقہ حنفی ۵۳
فتاوی رضویہ اور احادیث ۵۵
فتاوی رضویہ اور رسائل ۵۷
سبب تالیف ۵۹
طرز تالیف ۶۰
اختتامیہ ۶۵
تعارف فتاوی رضویہ جلد اول ۶۷
تعارف رسالہ الجود الحلو ۷۳
احادیث رسالہ۔ الجود الحلو ۷۵
ابتدائے وضو میں بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے ۷۵
وضو میں پاؤں دھونا فرض ہے ۷۵
انگشتان مبارک سے پانی نکلنے کا معجزہ ۷۶
تعارف رسالہ۔ تنویر القندیل ۷۷
احادیث رسالہ۔ تنویر القندیل ۷۷
وضو کا پانی قیامت کے دن نیکیوں کے پلڑے میں رکھا جائے گا ۷۹
وضو کے بعد تولیہ سے پانی پونچھنا منع نہیں ہے ۷۹
غسل کے بعد کپڑا سے پانی صاف نہ کرنے کے بارے میں ایک حدیث ۸۰
وضو سے جدا پانی جھاڑنا منع ہے ۸۰
حضور کپڑا سے پانی صاف کرتے تھے ۸۱
حضرت ابن عباس غسل کے بعد پانی صاف کرتے تھے ۸۱
تعارف رسالہ۔ نبہ القوم ۸۳
حدیث رسالہ الطراز المعلم ۸۵
زن حائضہ کو مستحب ہے کہ غسل حیض کے بعد خون صاف کرے ۸۵
تعارف رسالہ۔ نبہ القوم ۸۶
احادیث رسالہ۔ نبہ القوم ۸۸
رکوع و سجود میں سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا ۸۸
ایسا سونا جس سے استر خائے مفاصل ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا ۸۸
حضور کی بیداری قلب اطہر کے بارے میں ایک حدیث ۸۹
دجال کے بارے میں ایک حدیث ۸۹
حضور کی نیند ناقض وضو نہیں ۹۰
انبیاء کرام کے دل نہیں سوتے ہیں ۹۰
تعارف رسالہ۔ الاحکام والعلل ۹۱
احادیث رسالہ۔ الاحکام والعلل ۹۳
نیند سے بیدار ہونے کے بعد اگر تری دیکھے تو غسل واجب ہے ورنہ نہیں ۹۳
خواب میں اگر احتلام ہو اور تری بھی محسوس ہو تو غسل واجب ہے ۹۴
تعارف رسالہ۔ بارق النور ۹۶
احادیث رسالہ۔ بارق النور ۱۰۰
وضو اور غسل میں اجماعاً پانی کی مقدار متعین نہیں ہے ۱۰۰
اعضائے وضو دو دو بار دھونے سے متعلق ایک حدیث ۱۰۲
اعضائے وضو ایک ایک بار دھونے کے بارے میں دو حدیثیں ۱۰۲
اعضائے وضو تین تین مرتبہ اور ایک

Marfat.com

ایک مرتبہ دھونا بھی ثابت ہے ۱۰۲
دو تہائی مدپانی سے وضو فرمانے کے بارے میں ایک حدیث ۱۰۳
زن و شوہر دونوں ایک ساتھ ایک برتن سے غسل کر سکتے ہیں ۱۰۳
صاع و مد اور فرق سے وضو و غسل کرنے کے بارے میں چند حدیثیں ۱۰۴
آب وضو کے ذریعے سے گناہ جھڑتے ہیں ۱۰۵
رطل اور صاع و مدہ سے وضو و غسل کے بارے میں دو حدیثیں ۱۰۶
گیسوں کے مد حضرت امیر معویہ نے ایجاد کئے ۱۰۶
زمانہ رسالت میں گیسوں نہیں تھا ۱۰۷
قبل وضو مسواک کرنے سے متعلق دو حدیثیں ۱۰۸
وضو میں کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا سنت ہے ۱۰۸
مسواک کرنا سنت ہے ۱۰۹
آب وضو کے ساتھ گناہ دور ہوتے ہیں ۱۱۰
مسواک کرنا سنت ہے ۱۱۰
مسواک کے ذریعہ منہ پاکیزہ رکھو ۱۱۱
مکمل طریقہ وضو پر ایک حدیث ۱۱۲
حضور کو میٹھی چیزیں مرغوب ہیں ۱۱۲
مشک وار تیاب کی باتیں منع ہیں ۱۱۲
طریقہ غسل پر مشتمل تین حدیثیں ۱۱۲
کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا سنت ہے ۱۱۳
اعضائے وضو ایک ایک مرتبہ دھونے کے بارے میں چار حدیثیں ۱۱۴
انگلیاں مسواک کے قائم مقام ہیں ۱۱۵
وضو جزء ایمان اور مسواک جزو وضو ہے ۱۱۵
صرف پائجامہ یا لنگی سے نماز مکروہ تحریمی ہے ۱۱۶
وضو میں غرۂ تحجیل کا بڑھانا مستحب ہے ۱۱۶
راہ خدا میں خرچ کرنا اسراف نہیں ۱۱۶
صدیق کیلئے خدا اور رسول کافی ہیں ۱۱۷
غسل میں پہلے سر پر پانی ڈالنا مستحب ہے ۱۱۷
عورتوں کے بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچ جائے تو چوٹیاں کھولنا ضروری نہیں ۱۱۷
چلو سے پانی لیکر وضو کرنے کے بارے میں چار حدیثیں ۱۱۸
اعضائے وضو ایک ایک مرتبہ دھونے سے متعلق ایک حدیث ۱۱۹
بڑے برتن سے پانی لیکر وضو کرنے کے بارے میں تین حدیثیں ۱۱۹
معاملات میں میانہ روی بہتر ہے ۱۲۰
نماز میں کن انکھیوں سے دیکھنا ۱۲۰
اسراف و تبذیر کی تفصیل ۱۲۰
قریبی رشتہ دار کو صدقہ دینا زیادہ ثواب ہے ۱۲۰
معنی اسراف پر چار حدیثیں ۱۲۱
گھوڑے کے گوشت سے متعلق ایک حدیث ۱۲۲
وضو میں بلا ضرورت زیادہ پانی بہانا اسراف ہے ۱۲۲
تین چیزیں مکروہ ہیں ۱۲۲
ہمیشہ باوضو رہنا کمال ادب کی دلیل ہے ۱۲۲
وضو پر وضو کے فضائل ۱۲۲
سجدہ سب سے زیادہ قربت رب کا سبب ہے ۱۲۳
جسے نماز میں شک ہو وہ کم پر بناء کرے ۱۲۳
جڑ تک پانی پہنچ جائے تو عورت کو بال کھولنا ضروری نہیں ۱۲۴
وضو میں زیادہ پانی بہانا اسراف ہے ۱۲۵
وضو کے شیطان کو ولہان کہا جاتا ہے ۱۲۶
وضو میں شیطانی بات ۱۲۶
اعضائے وضو تین تین بار سے زیادہ

Marfat.com

دھونا برا ہے ۱۲۶
لایعنی باتوں میں پڑنا منع ہے ۱۲۷
بدن کے غیر ضروری بال نورہ سے دور کرنا جائز ہے ۱۲۷
وسوسہ شیطان دفع کرنا ۱۲۷
وضو کے بعد رومالی پر چھینٹا دینا سنت ہے ۱۲۸
امت مرحومہ کی خطا پر مواخذہ نہیں ۱۲۹
دین میں بے جا سختی منع ہے ۱۲۹
مدار اعمال نیتوں پر ہے ۱۲۹
نماز میں پسینہ سے دل بٹے تو صاف کرنا جائز ہے ۱۳۰
تین چیزیں اللہ کو ناپسند ہیں ۱۳۰
کثرت نماز کی فضیلت پر ایک حدیث ۱۳۰
تہمت کی جگہ سے بچنے کی تاکید پر ایک حدیث ۱۳۰
صرف خروج ریاح کے شک سے نماز نہ چھوڑے ۱۳۰
دجال سے دور رہنے کی تاکید پر ایک حدیث ۱۳۳
دس باتیں سنت ہیں ۱۳۳
وضو کے بعد رومالی پر چھینٹا دینا سنت ہے ۱۳۳
شیطانی خیال آئے تو یہ کہکر ٹھکرادو کہ تو جھوٹا ہے ۱۳۴
دجال سے دور بھاگنا واجب ہے ۱۳۵
تعارف رسالہ۔ ارتفاع الحجب ۱۳۶
احادیث رسالہ۔ ارتفاع الحجب ۱۳۸
جنب وحائض کو قرآن پڑھنے کی اجازت نہیں ۱۳۸
قرآن سے شفا اور اس پر اجرت کے بارے میں ایک حدیث ۱۳۸
اکمل ثنائے الٰہی ۱۳۹
سورۂ غافر کی فضیلت ۱۳۹
تعارف رسالہ۔ الطرس المعدل ۱۴۰
احادیث رسالہ۔ الطرس المعدل ۱۴۱
کھانا کھاکر انگلیاں چاٹنا سنت ہے ۱۴۱
صدقہ مال کا میل ہے ۱۴۲
وضو سے گناہ دھلتے ہیں ۱۴۳
مسلمانوں کو پانی پلانے سے گناہ معاف ہوتے ہیں ۱۴۳
بسم اللہ کہہ کر وضو کرنے سے پورا جسم پاک ہو جاتا ہے ۱۴۴
بغیر طہارت کے قرآن چھونا منع ہے ۱۴۵
تعارف رسالہ۔ النمیمۃ الانقی ۱۴۶
احادیث رسالہ النمیمۃ الانقی ۱۴۸
ٹھہرے ہوئے پانی میں جمع کرنا منع ہے ۱۴۸
چھوٹے تالاب کا پانی لیکر کنارے میں غسل کرنا چاہئے ۱۴۸
عورت و مرد ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے غسل کر سکتے ہیں ۱۴۸
احادیث فتاوی رضویہ جلد اوّل ۱۴۹
حالت جنابت میں وضو کے بعد کھانا کھالیا جاسکتا ہے ۱۴۹
معظم شخصیت کا جھوٹا کھانا جائز ہے ۱۴۹
نصرانی کے یہاں کا کھانا کھانا منع ہے ۱۴۹
کافروں کے برتن دھونے کے بعد استعمال کئے جاسکتے ہیں ۱۵۰
ایسی بات نہ کی جائے جو سننے سے بری معلوم ہو ۱۵۰
تعارف رسالہ۔ اجلی الاعلام ۱۵۲
احادیث رسالہ۔ اجلی الاعلام ۱۵۶
عورتوں کو جماعت میں حاضر ہونا منع ہے ۱۵۶
تعارف رسالہ۔ النور والنورق ۱۵۷

Marfat.com

احادیث رسالہ۔النوروالنورق ۱۶۰
سمندر کے پانی سے وضوو غسل جائز ہے ۱۶۰
نبیذ تمر سے وضو کرنے کے بارے میں ایک حدیث ۱۶۰
بلا ضرورت سمندر میں سوار ہونا نہ چاہئے ۱۶۱
سمندر کا پانی پاک ہے ۱۶۱
گرم پانی سے وضو جائز ہے ۱۶۱
دھوپ کے گرم کردہ پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے ۱۶۲
اجنبیہ عورت کے بچے ہوئے پانی سے ۱۶۲
مرد کو طہارت مکروہ ہے ۱۶۲
کسی بچے کو معمولی سا کام بتانا جائز ہے ۱۶۳
خمیر آلود برتن کے پانی سے وضو و غسل جائز ہے ۱۶۳
وقت غسل صرف خطمی سے سر دھونا ۱۶۳
نبیذ تمر کے بارے میں ایک حدیث ۱۶۴
حضرت عثمان نے موت کی دعا مانگی ۱۶۴
جب تک پانی کے لوصاف نہ بدلیں وہ پاک ہے ۱۶۴
آتش دوزخ کے بارے میں دو حدیثیں ۱۶۵
جنت کے دو پرنالے کوثر میں گر رہے ہیں ۱۶۶
جنت اللہ کا مال ہے ۱۶۶
حوض کوثر کی توصیف پر ایک حدیث ۱۶۶
جہنم کی آگ کالی اور تاریک ہے ۱۶۶
کاشانۂ نبوت میں دو دو مہینے آگ روشن نہ ہوتی ۱۶۷
جس بستی پر عذاب اترا وہاں کا پانی استعمال کرنا مکروہ ہے ۱۶۷
تین چیزوں کی اباحت پر ایک حدیث ۱۶۷
تعارف رسالہ۔ حسن المحکم ۱۶۸
احادیث رسالہ۔ حسن المحکم ۱۷۵
طریقۂ تیمم پر چند احادیث کریمہ ۱۷۵
نماز میں کلام کرنا حرام ہے ۱۷۶
تیمم میں مٹی کا ہاتھوں سے مس ہونا ضروری ہے ۱۷۶
نماز کسوف کے بارے میں دو حدیثیں ۱۷۶
ہولناک منظر کے وقت نماز پڑھی جائے ۱۷۷
نماز کے وقت اگر کوئی سویا رہے تو جاگنے پر پڑھ لے ۱۷۷
اندھیری میں مسجد کو جانا بڑی فضیلت رکھتا ہے ۱۷۷
اذان کی آواز سننے والوں کو مسجد میں حاضر ہونا چاہئے ۱۷۷
اقامت نماز کے بعد وضو یا غسل نہ ہونا یاد آئے تو چلا جائے ۱۷۸
حضور نے ایک شخص کے سلام کا جواب تیمم کے بعد دیا ۱۷۸
حیا جس قدر زیادہ ہو بہتر ہے ۱۷۹
بے وجہ شرعی مال ضائع کرنا منع ہے ۱۷۹
احادیث فتاوی رضویہ جلد اول ۱۸۰
بدگمانی حرام ہے ۱۸۰
بعد دباغت چمڑا پاک ہو جاتا ہے ۱۸۰
ہڈی اور گوبر سے استنجاء کرنا منع ہے ۱۸۰
تین پتھروں سے استنجاء کرنا پاکی لاتا ہے ۱۸۱
☆☆☆
تعارف فتاوی رضویہ جلد دوم ۱۸۱
احادیث فتاوی رضویہ جلد دوم ۱۸۲
حضور علیہ السلام ہمہ وقت یاد الٰہی کرتے ۱۸۲
حائض کا مسجد میں داخل ہونا منع ہے ۱۸۲
حالت حیض میں جماع کرنے سے صدقہ کرنے کے حکم پر دو حدیثیں ۱۸۲

Marfat.com

پانی سے طہارت حاصل کرنے پر ۱۸۳
ایک حدیث ۱۸۳
رفع حاجت کے وقت انگشتری اتار
لینے کے بارے میں ایک حدیث ۱۸۴
شب اسریٰ کو تین چیزیں عطا کی گئیں ۱۸۴
تعارف رسالہ۔ سلب الثلب ۱۸۵
احادیث رسالہ۔ سلب الثلب ۱۸۶
کتا بیچنا منع ہے ۱۸۶
کتا قتل کرنے پر چالیس درہم ضمان
ہوں گے ۱۸۶
حرام چیزوں کی خرید و فروخت حرام ہے ۱۸۶
دین میں آسانیاں ہیں ۱۸۷
پانچ جانور فاسق ہیں ۱۸۷
سانپوں کو قتل کرنے کے بارے میں
چند حدیثیں ۱۸۸
گرگٹ اور سانپ مارنے کے بارے
میں تین حدیثیں ۱۸۹
ملائکہ رحمت تین شخصوں کے قریب
نہیں جاتے ۱۸۹
بلی درندہ ہے ۱۸۹
شیطان کبھی کالے کتے کی شکل اختیار کرتا ہے ۱۹۰
تعارف رسالہ۔ الاحلی من السکر ۱۹۲
احادیث رسالہ۔ الاحلی من السکر ۱۹۴
خیر القرون کے بعد کا زمانہ شر انگیز ہے ۱۹۴
جوتا پہن کر نماز پڑھنے کے بارے میں دو حدیثیں ۱۹۴
حضور نے برائے تالیف کفار کی رعایت قبول فرمائی ۱۹۵
کفار کا برتن استعمال کرنا منع نہیں ہے ۱۹۵
اتباع سنت کی تاکید پر ایک حدیث ۱۹۶
کافروں کا برتن استعمال کرنے میں حرج نہیں ۱۹۶
دین میں آسانی مطلوب ہے ۱۹۷
کھانے کی چیزوں سے متعلق ایک حدیث ۱۹۸
دہ در دہ حوض ناپاک نہیں ہوتا ۱۹۹
مدارات کے بارے میں دو حدیثیں ۱۹۹
معصیت میں کسی کی اطاعت نہیں ہوتی ۱۹۹
حالات زمانہ کی تبدیلی کے بارے میں ایک حدیث ۲۰۰
شبہ کی چیزوں سے بچنا حفاظت دین کے برابر ہے ۲۰۰
ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر کیا کیا حرام ہے ۲۰۰
حضور آسانیاں کرنے کی تاکید فرماتے ۲۰۱
شیطانی باتیں کس طرح پھیلتی ہیں ۲۰۱
دعوت میں جائے تو کھانے کے بارے
میں سوال نہ کرے ۲۰۱
ایک حوض سے متعلق عمر فاروق کا فرمان ۲۰۲
آسانی اور خوشخبری دینے کے بارے میں
ایک حدیث ۲۰۲
رسول کی بعثت آسانی کیلئے ہوئی ہے ۲۰۲
دین حنیف اتباع سنت پر ایک حدیث ۲۰۲
طعن و تشنیع منع ہے ۲۰۳
احادیث فتاوی رضویہ جلد دوم ۲۰۴
حیض میں بیوی سے صحبت کرنے سے
صدقہ دینے کے بارے میں چند احادیث ۲۰۴
ہاتھی دانت کا کنگھا کرنا جائز ہے ۲۰۵
گھی پاک کرنے کا طریقہ ۲۰۵
وضو کا پانی کھڑے ہو کر پینا چاہئے ۲۰۵
پانی سے استنجاء کرنا افضل ہے ۲۰۵
ہڈی سے استنجاء کرنا منع ہے ۲۰۶
پیشاب کی چھینٹوں سے احتراز نہیں
کرنے سے عذاب قبر ہوتا ہے ۲۰۶
ستر دیکھنا دکھانا حرام ہے ۲۰۶

Marfat.com

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا منع ہے ۲۰۷
حضور نے عذر کے سبب کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا ۲۰۸
نماز بیگانہ کے بارے میں ایک حدیث ۲۰۸
نماز دین اسلام کی دلیل خیر ہے ۲۱۰
آٹھ چیزوں پر مشتمل ایک حدیث ۲۱۰
وضو کے بعد حضور کے فرمان پر مشتمل ایک حدیث ۲۱۱
نماز عشاء امت مرحومہ کی خصوصیت ہے ۲۱۱
قرآن عظیم چھوٹی تقطیع میں لکھنا مکروہ ہے ۲۱۲
پہلے پچاس نمازیں فرض کی گئیں تھیں ۲۱۲
نماز عشاء کے سبب امت مرحومہ کی فضیلت ہے ۲۱۳
دو نبیوں نے نماز بیگانہ ادا کی ہیں ۲۱۳
نماز عشا خاص طور سے حضور کو عطا کی گئی ۲۱۳
اوقات نماز کی تعیین پر ایک حدیث ۲۱۳
نماز عشا کی فضیلت ۲۱۴
کونسی نماز کس نبی نے پہلے پڑھی ۲۱۴
خواب میں حضور کی زیارت بیشک حق ہے ۲۱۴
تعارف رسالہ۔ جمان التاج ۲۱۵
احادیث رسالہ۔ جمان التاج ۲۱۷
سورت قرآنیہ کی ترتیب ۲۱۷
انبیاء علیہم السلام نے حضور علیہ السلام کی اقتداء کی ۲۱۷
جبرئیل نے طریقہ وضو و نماز دکھلایا ۲۱۸
فرضیت نماز کے بعد سب سے پہلے کس نے نماز پڑھی ۲۱۸
نماز و قرآن ۲۱۹
ایذائے کفار ۲۱۹
جبریل نے طریقہ امامت دکھایا ۲۲۰
حضور کی بارگاہ میں جنات فجر کے وقت آئے ۲۲۰
اعجاز قرآن ۲۲۱
رکوع کا حکم نماز عصر میں ہوا ۲۲۱
فرضیت بیگانہ سے پہلے بھی مسلمان نماز پڑھتے تھے ۲۲۱
تین نفوس قدسیہ کی نماز ۲۲۲
مسجد اقصیٰ میں نماز ۲۲۳
احادیث فتاوی رضویہ جلد دوم ۲۲۴
ترک نماز کی وعید ۲۲۴
دیوان تین ہیں ۲۲۵
انتظار نماز میں رہنا ۲۲۶
ابتدائے ہجرت میں نماز ۲۲۶
نماز عشاء میں تاخیر مستحب ہے ۲۲۶
وقت عشاء کا آغاز ۲۲۶
نفس نبوت میں انبیاء برابر ہیں ۲۲۷
استوائے شمس کے وقت نماز ۲۲۷
شنیدہ کے بود مانند دیدہ ۲۲۷
وقت افطار ۲۲۷
فجر میں اسفار مستحب ہے ۲۲۸
نشہ آور چیزوں کی وعید ۲۲۸
امر بالمعروف ۲۲۸
ترک صلاۃ کی وعید ۲۲۹
گرمی میں تاخیر ظہر مستحب ہے ۲۲۹
عجائب قرآن ۲۲۹
وقت افطار ۲۲۹
نماز قضا کرنا حرام ہے ۲۲۹
عصر میں تاخیر مستحب ہے ۲۳۰
تعارف رسالہ۔ حاجز البحرین ۲۳۱

Marfat.com

احادیث رسالہ۔ حاجز البحرین ۲۳۴
احناف کے نزدیک دو نمازیں صورۃ ملا کر پڑھنا جائز ہے ورنہ سوائے عرفہ و مزدلفہ کے دو نمازیں حقیقۃً جمع کر کے پڑھنا جائز نہیں۔ اس مضمون پر ۶۴ حدیثیں ۲۳۴
اوقات نماز کی تعیین ۲۵۵
جمع صوری ۲۵۹
حجۃ الوداع میں نماز ۲۶۰
تعیین اوقات ۲۶۰
جمع صوری ۲۶۱
اوقات نماز کی تعیین ۲۶۲
سحری اور نماز کے درمیان فاصلہ ہونا چاہئے ۲۶۳
انتہائے وقت سحر ۲۶۴
وقت زوال ہی ابتدائے ظہر ہے ۲۶۴
گرمی میں تاخیر ظہر مستحب ہے ۲۶۵
جمع صوری ۲۶۵
ملل سے سرف ۲۶۶
پابندی کے ساتھ نماز کی محافظت ۲۶۶
تین چیزوں کی حفاظت ۲۶۹
عاملوں کو حفاظت نماز کی تاکید ۲۷۰
تعیین اوقات ۲۷۰
آخری زمانے کے امراء ۲۷۲
ظہر و مغرب کا آغاز و انتہا ۲۷۳
نماز موخر کرنا گناہ ہے ۲۷۴
اوقات نماز کی ابتدا اور انتہا ۲۷۵
غیر وقت میں نماز پڑھنا گناہ ہے ۲۷۵
دو نمازیں جمع کر کے پڑھنا گناہ کبیرہ ہے ۲۷۵
اوقات ظہر و عصر ۲۷۶
مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی جمع ۲۷۶
تین باتیں گناہ کبیرہ ہیں ۲۷۸
عرفات و مزدلفہ میں جمع ۲۷۸
حضرت عبداللہ بن مسعود کی فضیلت ۲۷۹
احادیث فتاوی رضویہ جلد دوم ۲۸۱
انتظار صلاۃ ۲۸۱
فجر میں اسفار مستحب ہے ۲۸۱
مغرب و فجر ۲۸۲
گرمی میں تاخیر ظہر مستحب ہے ۲۸۲
امامت جبریل ۲۸۳
بیجا سوال منع ہے ۲۸۳
مستورات کیلئے زیارت قبور کا حکم ۲۸۳
قبر کے سامنے نماز پڑھنا منع ہے ۲۸۴
نماز نفل گھر میں پڑھنا بہتر ہے ۲۸۴
فجر کے بعد نفل مکروہ ہے ۲۸۴
حضور کا اذان دینا ثابت ہے ۲۸۵
جنازہ میں چار تکبیریں ہیں ۲۸۵
تاخیر ظہر ۲۸۵
تعمیر مسجد ۲۸۶
تقصیر کی جگہ نماز نہ پڑھے ۲۸۷
قبر کے سامنے نماز ۲۸۷
الصلوٰۃ خیر من النوم ۲۸۷
موذن تکبیر کہے ۲۸۷
آغاز اذان ۲۸۷
بدعت سیئہ ۲۸۷
تعلیم اذان ۲۸۸
نیکی کی طرف بلانا ۲۸۸
اذان خطبہ ۲۸۸
قبل صف منع ہے ۲۸۹
سنتوں کا زندہ کرنے والا جنتی ہے ۲۸۹

Marfat.com

سو شہیدوں کے برابر اجر ۲۸۹
کھڑے ہو کر تکبیر سننا مکروہ ہے ۲۹۰
نہی عن المنکر ۲۹۰
عید کے لئے اذان واقامت نہیں ۲۹۰
تکبیر کا حق موذن کو ہے ۲۹۱
مسجد میں گمشدہ شئی کی تلاش ۲۹۱
عیدین میں الصلاۃ جامعۃ کہنا جائز ہے ۲۹۱
امام و موذن ۲۹۱
تعارف رسالہ۔ منیر العین ۲۹۲
احادیث رسالہ۔ منیر العین ۲۹۶
انگوٹھا چومنا جائز ہے ۲۹۶
کھڑے ہو کر جوتا پہننا منع ہے ۲۹۹
اون کا لباس ۳۰۰
مرد سرخ رنگ استعمال نہ کرے ۳۰۰
عیادت سنت ہے ۳۰۰
حصول علم کی تاکید ۳۰۰
قریش کے ایک عالم دین کی فضیلت ۳۰۰
مسواک کی فضیلت ۳۰۰
داد و دہش کرنے والی خاتون ۳۰۱
محمد نام کی فضیلت ۳۰۱
بکری جنتی جانور ہے ۳۰۲
کرام علماء ۳۰۲
وضو کے بعد پانی صاف کرنا جائز ہے ۳۰۲
فضیلت والی بات پر عمل ۳۰۲
بندے کا گمان ۳۰۴
درود پاک کی فضیلت ۳۰۵
رضاعی بہن سے نکاح حرام ہے ۳۰۶
تہمت سے بچنا ۳۰۶
ترکیل وحدہ ۳۰۶
نشتر لگانا ۳۰۷
حدیث کو ضعیف سمجھنا ۳۰۷
ستر ہزار کلمۂ طیبہ ۳۰۹
سفید مرغ ۳۰۹
ستر نہ ہو تو خط کھینچ دے
زیور کی زکوٰۃ ۳۱۰
حضرت کعب بن مالک کی توبہ ۳۱۱
ایک مشہور معجزہ ۳۱۱
طواف کعبہ اور زمزم ۳۱۱
صحابہ ستاروں کے مثل ہیں ۳۱۲
حضور کا گھوڑا ۳۱۲
امت مرحومہ بارش کی مانند ہے ۳۱۲
اللہ تعالیٰ بندے سے پوچھے گا ۳۱۳
ستر ہ کچھ ادھر ادھر رکھے ۳۱۳
رکوع سے پہلے قنوت ۳۱۴
حضور نے رب کو دیکھا ۳۱۴
مومن کی خصلت ۳۱۴
کسی کو کافر کہنا کیسا ہے ۳۱۴
علم دین حاصل کرنا فرض ہے ۳۱۵
خیر کی تعلیم ۳۱۵
وضو علی الوضو ۳۱۵
نماز دین کا ستون ہے ۳۱۵
سخی اور بخیل کا کھانا ۳۱۵
آب زمزم کے فوائد ۳۱۵
مجد: کے بارے میں ایک حدیث ۳۱۶
تین خون قدیمہ کی تخلیق ۳۱۶
آخری زمانے کے خلفاء ۳۱۶
تعارف رسالہ۔ نہج السلامہ ۳۱۷
احادیث رسالہ۔ نہج السلامہ ۳۱۹

Marfat.com

انگوٹھے چومنا سنت صدیق ہے ۳۱۹
منکر سنت ملعون ہے ۳۱۹
صدیق وفاروق کی اقتداء ۳۱۹
جہاد وروزہ اور حج ۳۲۰
دعا نہ مانگنا غضب رب کا باعث ۳۲۰
تعارف رسالہ۔ ایذان الاجر ۳۲۱
احادیث رسالہ۔ ایذان الاجر ۳۲۳
شیطان قبر میں بھی بہکاتا ہے ۳۲۳
اذان دافع شیطان ہے ۳۲۳
قبر کی تنگی دور ہو گئی ۳۲۳
طریقہ تلقین ۳۲۴
تکبیر سے آگ خاموش ہو جاتی ہے ۳۲۴
دفن میت کے بعد دعاء ۳۲۵
افضل دعاء ۳۲۶
دو دعائیں قبول ہوتی ہیں ۳۲۶
حاجی کی دعا قبول ہوتی ہے ۳۲۷
اذان باعث مغفرت ہے ۳۲۷
ذکر اللہ دافع عذاب ہے ۳۲۷
اذان دافع وحشت ہے ۳۲۸
مسلمان کی اعانت اللہ کو پسند ۳۲۸
اذان دافع غم والم ہے ۳۲۹
مسلمان کی تکلیف دور کرنا ۳۲۹
مسلمان کا دل خوش کرنا ۳۲۹
ذکر اللہ کی کثرت ۳۳۰
مسلمان کو نفع پہنچانا ثواب ہے ۳۳۱
[illegible] ۳۳۰
اذان کی برکت ۳۳۱
تعارف فتاوی رضویہ جلد سوم ۳۳۴
تعارف رسالہ۔ ہدایۃ المتعال ۳۳۵
احادیث رسالہ۔ ہدایۃ المتعال ۳۳۷
عیدین میں سترہ ۳۳۷
سمت قبلہ ۳۳۷
قضائے حاجت کے وقت قبلہ کا استقبال منع ہے ۳۳۸
احادیث فتاوی رضویہ جلد سوم ۳۳۹
عورت پر پردہ واجب ہے ۳۳۹
قطع صف ممنوع ہے ۳۳۹
مرد ناف کے نیچے ہاتھ باندھے ۳۳۹
عورت سینے پر ہاتھ باندھے ۳۴۰
پہلی اور آخری صف ۳۴۰
عورت کی نماز ۳۴۰
عورتوں کی صف ۳۴۰
عورتیں نماز میں پیٹ کو رانوں سے ملائیں ۳۴۱
صف میں ستون حائل نہ ہو ۳۴۱
تنہا ایک آدمی دو ستونوں کے بیچ میں نماز
پڑھ سکتا ہے ۳۴۲
التحیات میں انگلی کا اشارہ ۳۴۲
تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانا ۳۴۳
عمامہ کی فضیلت ۳۴۳
قرآن لعنت کرتا ہے ۳۴۸
مقتدی کو قرأت جائز نہیں ۳۴۸
تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانا ۳۴۹
رفع یدین کیا ہے ۳۵۰
رفع یدین کی ممانعت ۳۵۰
[illegible] اعضاء پر سجدہ ۳۵۰
کپڑا تہہ کر کے رکھنا ۳۵۱
مقتدی قرأت نہ کرے ۳۵۱
سورۂ فاتحہ کی قرأت ۳۵۵

Marfat.com

عورتوں کی جماعت مکروہ ہے ۳۵۶
عورت مکمل عورت ہے ۳۵۶
صف میں مل کر کھڑا ہونے کا حکم ۳۵۶
امام و مقتدی دونوں آمین کہیں ۳۵۷
بدعت حسنہ ۳۵۷
نماز عشاء کے بعد اشعار کا حکم ۳۵۷
نماز کے بعد دعاء ۳۵۸
سلام کے بعد انصراف ۳۵۹
فرض کے بعد دعا قبول ہوتی ہے ۳۶۰
تعارف رسالہ۔ الجام الصاد ۳۶۱
حدیث رسالہ۔ الجام الصاد ۳۶۲
نماز میں اونگھ آئے تو سو جائے ۳۶۲
احادیث فتاوی رضویہ جلد سوم ۳۶۳
نماز کے بعد ایک وظیفہ ۳۶۳
سلام کے بعد مناجات ۳۶۳
تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنا ۳۶۴
منہ میں بدبو ہو تو مسجد نہ جائے ۳۶۴
توبہ سے گناہ مٹ جاتے ہیں ۳۶۴
بے اجازت کے امامت منع ہے ۳۶۴
میزبان مستحق امامت ہے ۳۶۵
حالت جنابت میں روزہ ہو جاتا ہے ۳۶۵
تین شخصوں کی نماز ۳۶۵
زیادہ علم والا امامت کرے ۳۶۶
بے علم فتویٰ دینا حرام ہے ۳۶۶
فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے ۳۶۶
اندھے عالم کی امامت جائز ہے ۳۶۷
تین شخص لعنت کے مستحق ہیں ۳۶۷
طوال مفصل و اوساط مفصل ۳۶۷
ترتیب سے قرآن پڑھنا ۳۶۷
قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھے ۳۶۸
خلاف تجوید قرآن پڑھنا منع ہے ۳۶۸
عتبان بن مالک کی امامت ۳۶۸
فرض اور سنت کے درمیان فاصلہ ہو ۳۶۹
جماعت میں جو افضل ہو وہ امامت کرے ۳۶۹
ذوالوجہین ۳۷۰
نشہ والی چیزیں حرام ہیں ۳۷۰
بدمذہبوں کی صحبت سے بچنا ۳۷۰
حاکم سے سوال ہوگا ۳۷۰
مغلم فاسق ہے ۳۷۱
چور کے بارے میں ایک حدیث ۳۷۱
علماء نائبین انبیاء ہیں ۳۷۱
جہنمیوں کے کتے ۳۷۱
جزاء سیئہ سیئہ ۳۷۱
اللہ و رسول اور مسلمان کا خائن ۳۷۱
بعض امام کی نماز قبول نہیں ہوتی ۳۷۲
توبہ کے بعد گناہ پر عار دلانا ۳۷۲
متشابہات میں تکلم گمراہی ہے ۳۷۲
بدمذہبی کا اندیشہ ۳۷۳
بدگمانی حرام ہے ۳۷۵
تین شخصوں کی نماز ۳۷۶
قیامت کی علامت ۳۷۶
ظالم کی اعانت حرام ہے ۳۷۷
محبوب شئی کا ذکر ۳۷۷
کفار کی تردید جائز ہے ۳۷۷
مسلمانوں سے قطع تعلق حرام ہے ۳۷۷
صرف پائجامہ میں نماز مکروہ ہے ۳۷۸
سورۂ فاتحہ پڑھنا ۳۷۸
تعمیر مساجد ۳۷۸

Marfat.com

مسلمان سے بغض حرام ہے ۳۷۸
مومن فحش گو نہیں ہوتا ۳۷۹
حیا ایمان کی نشانی ہے ۳۷۹
تین شخصوں کی نماز ۳۷۹
ولد الزنا ۳۸۰
پڑوس کی مسجد میں نماز ۳۸۰
تعارف رسالہ۔ النہی الاکید ۳۸۱
احادیث رسالہ۔ النہی الاکید ۳۸۲
اولیاء اللہ سے متعلق چند حدیثیں ۳۸۲
قرآن سات قرأت پر نازل ہوا ۳۸۳
عظمت اولیاء ۳۸۳
حضرت معاذ بن جبل ۳۸۴
حضرت عبداللہ بن رواحہ ۳۸۴
حضرت ابوہریرہ نے دو علوم حاصل کئے ۳۸۵
خیار جماعت کو امام بنایا جائے ۳۸۵
گروہ وہابیہ نجد سے نکلا ہے ۳۸۵
قیامت کافروں پر آئے گی ۳۸۶
بے ایمانوں کی نشانیاں ۳۸۶
مسلمان کی موجودگی میں قیامت نہیں آئے گی ۳۸۶
حدیثیں گڑھنے والا جہنمی ہے ۳۸۷
دجال کو حضرت عیسیٰ ہلاک کریں گے ۳۸۷
امت مرحومہ مشرک نہیں ہوگی ۳۸۸
اہل عرب کیلئے مژدہ ۳۸۸
حجاز کی عظمت ۳۸۹
مدینہ دین کا ماویٰ ہے ۳۸۹
منافق و فاسق کو سردار کہنا منع ہے ۳۹۰
بدعتی کی عبادت قبول نہیں ہوتی ۳۹۰
قدریہ کے ساتھ مجالست ۳۹۰
امام سردار ہوتا ہے ۳۹۱
کچھ لوگ اہل بیت کو برا کہیں گے ۳۹۱
خارجیوں کی شرارت ۳۹۱
فاسق کی دوری ۳۹۱
اہل اسلام کو گالی دینا فسق ہے ۳۹۲
تین شخصوں کی تعظیم ۳۹۲
بڑے چھوٹے اور عالم کے حقوق ۳۹۲
عالم کی توہین حرام ہے ۳۹۳
اہل عرب کو گالی دینا باعث نفاق ہے ۳۹۳
اہل مدینہ کی فضیلت ۳۹۳
حیات انبیاء علیہم السلام ۳۹۴
اولیاء سے عداوت ۳۹۴
خبر ہلاکت مشہور کرنے والا ۳۹۵
کسی کو کافر کہنا کیسا ہے ۳۹۵
اہل قبلہ کی تکفیر حرام ہے ۳۹۶
مسلمان گناہ کبیرہ سے کافر نہیں ہوتا ۳۹۶
اسلام ہمیشہ غالب رہتا ہے ۳۹۶
اہل قبلہ کی تکفیر ممنوع ہے ۳۹۶
انقلاب قلب ۳۹۷
زمین کی معرفت ۳۹۷
صحبت اثر کر جاتی ہے ۳۹۷
اپنے سے افضل کی اقتداء ۳۹۸
احادیث فتاوی رضویہ جلد سوم ۳۹۹
سورۂ فاتحہ پڑھنا ۳۹۹
صفیں سیدھی کرنا ۳۹۹
نمازی کے آگے سے گزرنا منع ہے ۴۰۲
سترہ کے بارے میں ایک حدیث ۴۰۳
تعارف رسالہ۔ القلادۃ المرصعۃ ۴۰۴
احادیث رسالہ۔ القلادۃ المرصعۃ ۴۰۶
سورہ اخلاص کی فضیلت ۴۰۶

Marfat.com

فضیلت جماعت فجر و عشاء ۴۰۶
جماعت کی تاکید ۴۰۶
اذان کے بعد بے نماز پڑھے نہ جائے ۴۰۸
ترک جماعت کی وعید ۴۰۹
تہجد کا ثواب ۴۰۹
جماعت سے نماز ادا کرنا ۴۱۰
ترغیب تہجد ۴۱۰
اذان سننے کے بعد مسجد میں حاضر نہ ہونا ظلم ہے ۴۱۱
پیٹ بھر کر کھانا نحوست لاتا ہے ۴۱۱
تہجد کیلئے سونا ضروری ہے ۴۱۲
قیام لیل کی مواظبت ۴۱۲
صحابہ بعد جمعہ قیلولہ کرتے تھے ۴۱۲
زیادہ مؤکد سنت فجر ہے ۴۱۳
اذان سننے کے بعد مسجد میں ضرور حاضر ہو ۴۱۳
عشاء اور فجر منافقین پر گراں ہیں ۴۱۳
احادیث فتاوی رضویہ جلد سوم ۴۱۴
جماعت ثانیہ کا ثبوت ۴۱۴
جماعت فوت ہو تو کیا کرے ۴۱۴
سورۂ فاتحہ سے قرأت کی ابتداء کرے ۴۱۴
جماعت ثانیہ ۴۱۴
لاالہ الااللہ کہنے والا جنتی ہے ۴۱۶
سیادت مطلقہ ۴۱۶
جماعت ثانیہ ۴۱۶
متقی عنداللہ مکرم ہے ۴۱۸
مسلمان کو ایذا دینا حرام ہے ۴۱۹
ترک جماعت کی تہدید ۴۱۹
صفیں سیدھی کرنا ۴۱۹
نماز کا خشر ۴۲۰
امام کو لقمہ دینا ۴۲۰
فرض کے بعد نفل ۴۲۰
نماز جنازہ دوبارہ نہیں ۴۲۱
فرض کے بعد نفل ۴۲۱
سنن کل ۴۲۱
امام کے قریب دانشور لوگ ہوں ۴۲۲
آداب نماز ۴۲۲
لقمہ دینا ۴۲۲
نماز میں سبحان اللہ کہنا ۴۲۳
امام کا بلند جگہ پر کھڑا ہونا منع ہے ۴۲۴
سات اعضا پر سجدہ ۴۲۴
لقمہ دینا ۴۲۴
امام کا مقتدی سے بلندی پر کھڑا ہونا ۴۲۵
جوتے سامنے رکھنا منع ہے ۴۲۵
قبلہ کی طرف تھوکنا خلاف ادب ہے ۴۲۶
جوتے اگر سامنے رکھے تو چھپا دے ۴۲۶
امام وسط مسجد میں کھڑا ہو ۴۲۷
تعارف رسالہ۔ تبیان الصواب ۴۲۸
احادیث رسالہ۔ تبیان الصواب ۴۳۰
سب سے اچھی جگہ مسجد ہے ۴۳۰
مساجد کو نقش و نگار کرنا ۴۳۰
دیوار قبلہ سے قریب کھڑا ہونا ۴۳۰
مقتدی امام کے پیچھے رہیں ۴۳۰
نمازی اور قبلہ کے درمیان زیادہ فاصلہ نہ ہو ۴۳۱
محراب کے اندر نماز پڑھنا مکروہ ہے ۴۳۱
احادیث فتاوی رضویہ جلد سوم ۴۳۲
کام کاج کے کپڑوں میں نماز نہ پڑھے ۴۳۲
نوافل گھر میں پڑھنا بہتر ہے ۴۳۲
تہجد سنت مستحبہ ہے ۴۳۲
نوافل گھر میں پڑھنا افضل ہے ۴۳۳

Marfat.com

کپڑا لٹکا کر نماز پڑھنا منع ہے ۴۳۴
تہجد ابتدائے امر میں فرض تھا ۴۳۴
نماز شب ۴۳۵
نوافل گھر میں پڑھنا افضل ہے ۴۳۶
سنتیں وقت کے اندر قضا نہیں ہوتیں ۴۳۶
نفل کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے ۴۳۷
اخیر شب میں وتر پڑھنا بہتر ہے ۴۳۷
حضور کی خصوصیت ۴۳۷
اللہ کو دائمی عمل محبوب ہے ۴۳۸
سنت فجر کی تاکید ۴۳۸
نماز شب میں طول قیام ۴۳۸
غیر رمضان میں وتر کی جماعت ۴۳۹
بعد وتر دو رکعت نفل ۴۳۹
سنتوں کی پیروی لازم ہے ۴۴۰
امام طویل نماز نہ پڑھائے ۴۴۰
قرآن بالترتیب پڑھنا ۴۴۰
تین دن سے کم میں قرآن ختم کرنا ۴۴۱
قرآن کے ہر حرف پر دس نیکیاں ۴۴۱
عبادت میں کسل منع ہے ۴۴۲
مسلمان کو فحش بکنا منع ہے ۴۴۲
ذکر نبی ذکر خدا ہے ۴۴۲
تلاوت قرآن دوسرے اذکار سے افضل ہے ۴۴۲
تعارف رسالہ۔ اجتناب العمال ۴۴۳
احادیث رسالہ۔ اجتناب العمال ۴۴۴
غیر وتر میں قنوت پڑھنا منع ہے ۴۴۴
کبھی قنوت سے مراد طول قیام ہوتا ہے ۴۴۵
امیر معویہ کا فرمان ۴۴۵
حضرت حرام بن ملحان ۴۴۶
فجر میں دعائے قنوت ۴۴۶
بدعت سیئہ گمراہی ہے ۴۴۶
قبائل کفار کیلئے قنوت ۴۴۷
بغرض طلب نصرت قنوت پڑھنا ۴۴۷
ایک دعاء ۴۴۸
اسلم و غفار کیلئے دعاء ۴۴۸
مضر کیلئے دعائے سختی ۴۴۸
شہداء بیر معونہ ۴۴۹
قراء کون ہیں؟ ۴۴۹
شہداء بیر معونہ کی خبر حضور نے دی ۴۵۰
احادیث فتاوی رضویہ جلد سوم ۴۵۱
حضرت داؤد پر زبور سہل کر دی گئی ۴۵۱
چند قبائل کفار پر قنوت ۴۵۱
تعارف رسالہ۔ انہار الانوار ۴۵۳
احادیث رسالہ۔ انہار الانوار ۴۵۵
مسکوت عنہ چیزیں معاف ہیں ۴۵۵
حدود اللہ سے تجاوز نہ کرنا ۴۵۵
کثرت سوال ۴۵۵
بعض چیزیں سوال کے بعد حرام ہوئیں ۴۵۶
یا کے ذریعہ ندا کرنا جائز ہے ۴۵۶
استاذ کے لئے تواضع کرنا ۴۵۷
صحابہ کا ادب و احترام ۴۵۷
تقصیر کی جگہ عمل صالح نہ کرے ۴۵۸
نماز کسوف ۴۵۸
بلند جگہ پر دعاء کرنا ۴۵۸
حضرت موسیٰ کی ایک دعاء ۴۵۹
کتمان علم ۴۵۹
تحویل رداء ۴۵۹
برا خواب دیکھے تو کروٹ بدل لے ۴۶۰
استسقاء میں پشت دست آسمان کی طرف کرے ۴۶۰

Marfat.com

دعاء کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنا ۴۶۰
بدعت سئیہ گمراہی ہے ۴۶۱
بدعتی جہنمیوں کے کتے ہیں ۴۶۱
تعارف رسالہ۔ وصاف الرجیح ۴۶۲
احادیث رسالہ۔ وصاف الرجیح ۴۶۴
نماز میں بسم اللہ زور سے پڑھنا منع ہے ۴۶۴
لوگ جنت میں بھی علماء کے محتاج ہوں گے ۴۶۷
بسم اللہ کا نزول ۴۶۸
صحابہ کا قرآن سیکھنا ۴۶۸
ختم قرآن کے بعد کھانا کھلانا درست ہے ۴۶۹
تعارف رسالہ۔ التبصیر المنجد ۴۷۰
احادیث رسالہ۔ التبصیر المنجد ۴۷۱
اصحاب صفہ کے بارے میں ایک حدیث ۴۷۱
پڑوس کی مسجد میں نماز ۴۷۱
احادیث فتاوی رضویہ جلد سوم ۴۷۲
مسجد بنانا ۴۷۲
مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرنا ۴۷۲
مسجد میں خرید و فروخت منع ہے ۴۷۲
نہی عن المنکر ۴۷۳
دیوار قبلہ میں دل بٹنے والی چیز نہ چاہئے ۴۷۳
نماز میں آسمان کی طرف نظر کرنا جائز نہیں ۴۷۳
ذکر نبی ذکر خدا ہے ۴۷۴
روئے زمین سجدہ گاہ ہے ۴۷۴
خلق خدا سے محبت کرنا ۴۷۴
کچی پیاز کھا کر مسجد میں نہ جائے ۴۷۴
مساجد کی زینت ۴۷۵
قبلے کی طرف تھوکنا بے ادبی ہے ۴۷۵
قبروں پر مسجد بنانا جائز نہیں ۴۷۶
بچوں اور پاگلوں کو مسجد میں جانا منع ہے ۴۷۶
نماز کا کفارہ ۴۷۶
توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ۴۷۶
مسلمان کا جنازہ پڑھا جائیگا ۴۷۷
سنت فجر کی قضا ۴۷۷
اوقات نماز ۴۷۸
فجر اور عصر کے بعد نفل پڑھنا منع ہے ۴۷۸
کوئی نماز بھول جائے تو یاد آنے پر پڑھ لے ۴۷۹
صدقہ جاریہ ۴۸۱
ظہر میں قرأت ۴۸۲
سجدۂ سہو ۴۸۲
غلام کی امامت ۴۸۲
تکرار وتر منع ہے ۴۸۳
اچھے اشعار کا پڑھنا جائز ہے ۴۸۳
آداب خطبہ ۴۸۴
نماز قصر ۴۸۵
دیہات میں جمعہ ناجائز ہے ۴۸۵
جمعہ کے بعد یہ چھ سنتوں کا ثبوت ۴۸۶
خطبہ عیدین کے بعد وعظ و تذکرہ ۴۸۶
جو افعال نماز میں حرام ہیں وہ بحالت خطبہ بھی ۴۸۷
سلام کے بعد دائیں بائیں پھرنا ۴۸۷
جمعہ کب فرض ہوا ۴۸۷
جمعہ کے بارے میں ایک حدیث ۴۸۷
مسجد نبوی کی توسیع کس نے کی ۴۸۸
بعجلت نماز پڑھنا ۴۸۸
مساجد کی بے حرمتی منع ہے ۴۸۸
سنی ہوئی بات بیان کرنا دلیل کذب ہے ۴۸۸
بہتان وافترا حرام ہے ۴۸۹
تعارف رسالہ۔ مرقاۃ الجمان ۴۹۰
حدیث رسالہ۔ مرقاۃ الجمان ۴۹۲

Marfat.com

فاسق کی مدح حرام ہے ۴۹۲
تعارف رسالہ۔ رعایۃ المذہبین ۴۹۳
احادیث رسالہ۔ رعایۃ المذہبین ۴۹۴
روز جمعہ اوقات دعاء ۴۹۴
احادیث فتاوی رضویہ جلد سوم ۴۹۵
دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا سنت ہے ۴۹۵
حالت خطبہ میں دعا مانگنا ۴۹۵
تعارف رسالہ۔ اوفی اللمعہ ۴۹۶
احادیث رسالہ۔ اوفی اللمعہ ۴۹۸
مسجد میں اذان دینی مکروہ ہے ۴۹۸
اذان ہونے کے بعد مسجد سے نہ جائے ۴۹۸
تعارف رسالہ۔ سرور العید ۵۰۰
احادیث رسالہ۔ سرور العید ۵۰۲
امام احمد رضا کی سند روایت ۵۰۲
مزدور کب مستحق اجرت ہوتا ہے ۵۰۳
قبولیت دعاء کے مواقع ۵۰۴
نفل کے بعد دعاء کرنا ۵۰۵
نصف شب کے بعد دعاء قبول ہوتی ہے ۵۰۵
سجدے میں دعاء کی کثرت کرو ۵۰۶
قبولیت دعاء ۵۰۶
بعد عید کی دعاء ۵۰۷
مجلس کے اختتام پر دعاء ۵۰۸
دعاء مانگنا ۵۱۰
ذکر الٰہی ۵۱۱
تسبیح فاطمہ ۵۱۲
خطبہ عیدین سنت ہے ۵۱۲
عید کے بعد خطبہ اور وعظ و تذکیر ۵۱۳
نماز چاشت ۵۱۳
نعلین مقدس میں نماز پڑھنا ۵۱۴
عیدین کے بعد خطبہ ۵۱۴
ترغیب نماز ۵۱۶
احادیث فتاوی رضویہ جلد سوم ۵۱۷
خطبہ میں ایک مسکین کیلئے تصدق کا حکم ۵۱۷
قاضی ہونا خطرناک ہے ۵۱۷
بقر عید میں قبل نماز کچھ نہ کھانا ۵۱۷
نیکی کی بات ایجاد کرنا ۵۱۸

Marfat.com

فہرست احادیث بضمن ابواب

جلد اوّل

باب الایمان	۵۱۹	باب الصفوف	۵۸۶
باب فضل لا اله الا الله	۵۱۹	باب الجماعت	۵۸۷
باب الاعمال بالنیات	۵۲۰	باب القراءة	۵۹۲
باب الوضوء	۵۲۰	باب الامامة	۵۹۷
باب الغسل	۵۲۹	باب الاذان و الاقامة	۶۰۰
باب التیمم	۵۳۴	باب تقبیل الابهامین	۶۰۲
باب الحیض	۵۳۴	باب المسجد	۶۰۴
باب الاستنجاء	۵۳۵	باب فضیلة العمامة	۶۰۵
باب الصلوٰة	۵۳۷	باب السواك	۶۰۷
باب رفع الیدین	۵۵۰	باب الاسراف و التبذیر	۶۰۸
باب مواقیت الصلوٰة	۵۵۱	باب صلاة الجنازة	۶۰۹
باب اماکن الصلوٰة	۵۶۲	باب التلقین	۶۰۹
باب الجمع بین الصلاتین	۵۶۳	باب زیارة القبور	۶۱۰
باب الشهید	۵۷۴	باب التعزیة و العیادة	۶۱۰
باب القنوت	۵۷۶	باب الزکوٰة	۶۱۱
باب الاشارة فی التشهد	۵۷۸	باب الصدقة	۶۱۱
باب الدعاء بعد السلام	۵۷۹	باب فضیلة المدینة	۶۱۳
باب السترة	۵۸۱	باب ماء زمزم	۶۱۳
باب الجمعة	۵۸۱	باب فضل العرب	۶۱۳
باب اذان الجمعة	۵۸۲	باب الصوم	۶۱۳
باب الدعاء بین الخطبتین	۵۸۳	باب وقت الافطار	۶۱۴
باب العیدین	۵۸۳	باب الدین یسر	۶۱۵

Marfat.com

باب احياء السنة ٦١٥

باب الامر بالمعروف و النهى عن المنكر ٦١٦

باب الضلالة و البدعة ٦١٦

باب الكفر ٦١٧

باب الغيبة ٦١٨

باب البيوع ٦١٨

باب الحلال و الحرام ٦١٨

باب السوال ٦١٩

باب فى الله عزوجل ٦١٩

باب صفة النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ٦٢٠

باب حيات النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ٦٢٠

باب الصلاة على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ٦٢٠

باب فضيلة القرآن ٦٢٠

باب تلاوة القرآن ٦٢٢

باب التكلم فى المتشابهات ٦٢٢

باب فضيلة العلم و العلماء ٦٢٣

باب الاشياء و الاحاديث فيها الفضيلة ٦٢٥

باب اثم من كذب على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ٦٢٥

باب الفتيا ٦٢٦

باب فضيلة امة محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ٦٢٦

باب فى اولياء الله تعالىٰ ٦٢٦

باب فى الشعر ٦٢٧

باب الامارات ٦٢٨

باب الاطاعة ٦٢٨

باب النكاح ٦٢٨

باب الطلاق ٦٢٨

باب الاخوت ٦٢٨

باب الظلم و التعدى ٦٢٩

باب التوبة ٦٢٩

باب الصدق و الكذب ٦٣٠

باب الرؤيا ٦٣٠

باب الظن ٦٣٠

باب الاطعمة و الاشربة ٦٣٠

باب الخمر و المسكرات ٦٣٣

باب الذكر ٦٣٤

باب الصحبة و المجالسة ٦٣٤

باب الزنية و اللباس ٦٣٥

باب مناقب ابى بكر و عمر رضى الله تعالىٰ عنهما ٦٣٥

باب مناقب على رضى الله تعالىٰ عنه ٦٣٥

باب فضائل الصحابة رضى الله تعالىٰ عنهم ٦٣٥

باب الاسماء ٦٣٧

باب الاستمداد ٦٣٧

باب قتل الحية ٦٣٧

باب الحجامة ٦٣٨

باب الدعاء ٦٣٩

باب اشراط الساعة ٦٤١

باب الدجال ٦٤١

باب صفة الجنة و النار ٦٤٢

باب الشتى ٦٤٢

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com